سلسلۂ مطبوعات نمبر ۱۴۷

دیوانِ جوشش

مرتّبۂ

قاضی عبدالودود صاحب

شائع کردہ

انجمن ترقّیِ اُردو (ہند) دہلی

سنہ ۱۹۴۱ء

MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN. U. P. (INDIA).

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

136958

فہرست

عرضِ حال	۳
مقدمہ	۷
جوشش تذکروں میں	۷
جوشش کے حالات	۱۹
تصانیف	۳۶
زبان اور املا	۴۶
جوشش کی شاعری	۷۱
حواشی	۸۹
دیوان	
غزلیات	۱
متفرق اشعار	۲۲۱
رباعیات	۲۲۳
مخمسات	۲۲۸
مثنویات	۲۳۲
قطعات	۲۳۹
قصائد	۲۴۲
ضمیمہ	۲۵۷
غلط نامہ	۲۶۷
مزید اغلاط	۲۷۱
اشارات و مخففات	۲۷۲

Marfat.com

عرضِ حال

جوشش عظیم آباد کے مایۂ ناز شاعروں میں ہیں، ہم عصر تذکرہ نگاران کی استادی کے قائل ہیں، اور شیفتہ سا مشکل پسند نقاد ان کی نغز گوئی کا معترف ہے، لیکن قبولِ عام اور چیز ہے، شہرت نہ پائی۔ خود کہتے ہیں :-

"بہ ایں فصاحت و خوبی جہاں میں اے جوشش ہمارے شعر نے پایا نہ اشتہار افسوس"

انجمنِ ترقی اردو، ہند کا اہلِ بہار پر خاص احسان ہے کہ دیوانِ جوشش کو اپنے سلسلۂ مطبوعات میں شامل کر کے منظرِ عام پر لا رہی ہے۔

دیوان کا قلمی نسخہ جناب عبدالرشید صاحب نیموی سے مستعار ملا ہے۔ مرتب اس عنایت کے لیے اُن کا نہایت ممنون ہے۔ بدقسمتی سے یہ نسخہ بہت سقیم حالت میں ہے، اور بے انتہا غلط لکھا ہوا ہے (تفصیل مقدمے میں ملاحظہ ہو) تصحیح میں بڑی زحمت اٹھانی پڑی ہے لیکن اس پر بھی اطمینان نہیں کہ اس کا حق ادا ہو سکا ہے۔ اس سلسلے میں جناب ریاض حسن خاں صاحب خیال سے جو اردو فارسی کے باخبر، کہنہ مشق اور سخن فہم شاعر ہیں بڑی مدد ملی ہے۔ اس کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

مقدمے میں ایک خاص باب قائم کر کے قدیم تذکروں سے جن میں سے اکثر نہایت کمیاب ہیں جوشش کے حالات نقل کیے گئے ہیں اور بارھویں صدی کے تذکروں میں جو اشعار پائے جاتے ہیں اُن کی مکمل فہرست بھی دی گئی ہے۔ اِس سے کلام کے ایک معتد بہ حصے کا زمانۂ تصنیف متعیّن کرنے میں مدد ملے گی۔ ان تذکروں میں ۱۶ شعر ایسے بھی ہیں جو دیوان میں نہیں ملتے۔ یہ اشعار ضمیمے میں درج کیے گئے ہیں۔

جوشش کے واقعاتِ زندگی تذکروں میں بہت کم ملتے ہیں، اور دیوان بھی اس پر زیادہ روشنی ڈالنے سے قاصر ہے۔ اس لیے اگر کوئی ایسی تصویر جس میں جوشش کے خد و خال اچھی طرح نمایاں ہوں نہ کھینچی جا سکے تو مرتّب معذور ہے۔

پتھر کی چھپائی میں اغلاط ناگزیر ہیں۔ ناظرین سے گزارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ میں کوئی شعر غلط معلوم ہو تو غلط نامے کے علاوہ حواشی کی طرف بھی رجوع فرمائیں۔

جناب شرف عالم صاحب لکچرار بہار نیشنل کالج۔ بانکی پور نے مسوّدے کے بعض اجزا اور چند کاپیوں کی تصحیح کی ہے۔ ان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

سطورِ بالا اور مقدّمے کے ڈھائی تین جز نومبر ۱۹۳۹ء ہی میں لکھے جا چکے تھے، لیکن مقدّمے کے آخری حصے کی تحریر بعض وجوہ سے معرضِ التوا میں آگئی تھی۔ کاپیوں کی تصحیح کے وقت پتا چلا کہ بعض ضروری باتیں قلم انداز ہو گئی ہیں۔ ص۔ ش کی تکمیل خ سے پہلے ہوئی ہے، بعض شعر مثلاً ۱/۲ ش میں ن کے مطابق ہیں اور خ میں مختلف ص۱۵ جناب شرف عالم صاحب نے خ کے قلمی نسخوں کی عبارت (متعلق جوشش) کا

Marfat.com

مقابلہ کیا۔ جامعۂ پٹنہ کے نسخے میں نام و تخلص نسخۂ کلکتہ کے مطابق ہیں۔ الفاظ کا خفیف اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ خ میں امین کی بہت سی غزلیں جوشش کی زمینوں میں ملتی ہیں۔ یہ مصرع: "یہ بھی اپنے نصیب کی خوبی"، ط ص۲۲ دونوں کے یہاں ہے۔ جوشش کا شعر ۱۳۱/۶ خ میں ہم دم، خلفِ حسرت کے نام درج ہے۔

ص۱۶ لطف کی رائے: "خوش لیاقتی اِن کی جو کچھ کہیے اس سے زیادہ ہے طبیعت اِن کی نظمِ ریختہ میں نہایت رسا ہے، اور معنیِ بیگانہ سے بہ شدّت آشنا ہے ..."

ص۱۵ ع سے تمنّا کا حال نقل ہو کر آیا ہے، اس میں جوشش کا نام شیخ محمد روشن ہے۔ اِس تذکرے میں تمنّا اور نیاز کے دو شعر ہیں جو جوشش کے اشعار ۱۶۷ و ۲۰۲ سے مشابہ ہیں:

'داغوں کی مرے دل میں تو وہ جلوہ گری ہے — جو دیکھے ہے کہتا ہے کہ شیشے میں پری ہے'

'ہو چکا سرسبز اب نخلِ امید اپنا نیاز — پھولنے کے دن گئے آیام پھلنے کے گئے'

ص۱۵ مجموعۂ نغز جلد ۲ ص۲۱۷: جوشش کا شعر ۲۱۵/۱ خفیف اختلاف کے ساتھ منصف عظیم آبادی کی طرف منسوب ہے۔

ص۲ حاشیہ: کتاب کا نام "ہسٹری آف دی مرہٹہ پیپل" اور اس کے مصنّف کنکیڈ اور پیرسنبس ہیں۔

ص۲ حاشیہ: "لیٹر ملگز" اور "مالوہ اِن ٹرینزیشن" سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دیا بہادر چھبیلا رام کا بیٹا تھا۔ اِن اطلاعات کے لیے مرتّب جناب سیّد حسن عسکری صاحب کا ممنون ہے۔

ص۲ عظیم الشان یوں تو مدتوں بنگالہ و بہار کا صوبہ دار رہا، لیکن پٹنہ میں اُس کا قیام چند ہی سال رہا۔ عالم گیر کی وفات کے بعد یہاں سے گیا تو پھر واپس نہ آیا۔

Marfat.com

صفحہ ۲۴ و ۲۵: فارسی عبارت جسونت رائے اور سراج الدولہ کے متعلق مظفرنامہ سے منقول ہے۔

صفحہ ۲۰ عروض الہندی میں ۱۰۹/۵ ، ۲۱۶/۱۲ کے پہلے اور ۱۰۶/۱۵، ۱۶۲/۲ کے دوسرے مصرع ملتے ہیں غزل ۱۰۱

ضمیمہ ۱ کی غزلیں مثنوی متعلق نورتن، اور قطعہ ہولی غالباً ابتدائی مشق کے نمونے ہیں۔

صفحہ ۲۹ و ۳۰ محرم کا خط ۱۱۷۶ھ اور رمضان کا خط ۱۱۷۹ھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے جن پریشانیوں

کی طرف اشارہ ہے، نہ معلوم اُن سے کب چھٹکارا ہوا۔

صفحہ ۳۴ ن میں ک و گ کی غزلیں مخلوط ہیں "تروار" کو ابتدائی اجزا میں شوق نے "تلوار" بنا دیا ہے،

کئی جز اس طرح طبع ہو جانے کے بعد جب اس کا پتا چلا تو باقی اجزا میں بھی "تلوار" ہی رہنے دیا گیا۔

صفحہ ۴۴ شعر ۱۶۷/۶ ن وط میں متفرقات میں بھی ہے۔ اشعار کی مجموعی تعداد جو دی گئی ہے اس میں یہ شامل نہیں۔

مقدمے میں تصرفاتِ شوق اور زبان کی بحث کو چھوڑ کر صفحات کے ساتھ اشعار کے شمار دیے گئے

ہیں۔ صفحات کا شمار نشان ــــ کے اوپر ہے اور اشعار اس کے بعد یا نیچے۔

حواشی: حصہ ۱ میں اساتذہ کے ہم معنی یا قریب المعنیٰ اشعار دیے گئے ہیں بعض شعر محض مقابلے کے

لیے بھی ہیں۔ حصہ ۲۔ اشعار کے مطالب اور حسن و قبح سے بحث جوشش کے ہم معنیٰ اشعار حصہ ۳ میں

اُن اختلافات کا ذکر ہے جو قیاسی اضافہ و تصحیح کی وجہ سے ن وط میں پیدا ہو گئے ہیں۔ تذکروں کے

اختلافاتِ نسخ کا ذکر بھی اسی حصے میں ہے حصہ ۴۔ مرتب نے ن کے بعض غلط مقامات کو ط میں نقل

کر دیا ہے، تصحیح نہ ہو سکی، اس حصے میں اُن کی طرف اشارہ ہے حصہ ۵۔ مثل حصہ ۴، لیکن مرتب نے

غلط الفاظ کی جگہ حواشی میں صحیح الفاظ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ حصہ ۶ میں اُن نقاط کی

تصریح ہے جو ط میں جابجا پائے جاتے ہیں۔

قاضی عبدالودود۔ ۱۲ اگست ۱۹۴۰ء

Marfat.com

مقدمہ

(۱) جوشِش تذکروں میں

(۱) تذکرۂ میر حسن، طبعِ ثانی ص ۴۳ "میاں محمد روشن، المتخلص بہ جوشش مردے ست ساکنِ عظیم آباد، خوش طینت و نیک اعتقاد۔ شاعرِ شیریں کلام، صاحبِ دیوان، از خاصانِ آں دیارست، بندہ باوے ملاقات نہ کردہ۔ از سببِ بُعد اشعارش نیز بہ فقیر نہ رسیدہ، مگر چند بیت از زبانِ مرزا فدوی، سلمہ اللہ شنیدہ بودم، بہ نگارش می آید مشتے نمونہ از خروارے۔ خدایش سلامت دارد: (۴ شعر ۶۹/۱، ۱۲۲/۸، ۱۴۵/۵، ۱۴۸/۳، ۱۶) کلامش شاعرانہ است۔ شخصے می گفت کہ او در تالیفِ تذکرہ مشغول ست"۔

ص ۷۱ "محمد عابد جوانے ست .... المتخلص بہ دل .... برادرِ میاں روشن علی، جوشش تخلص"

زمانۂ تصنیف ۱۱۸۸ھ تا ۱۱۹۲ھ ہے۔ حسن نے سودا، میر، قائم، درد، فغاں، سوز، یقین، بیدار وغیرہ کو متوسّلین میں شمار کیا ہے۔ دل اور جوشش حسن، مصحفی، انشا، جرات، فدوی، نثار وغیرہ کے ساتھ متاخرین میں محسوب ہیں۔ دیوانِ جوشش کے کاتب نے بھی روشن علی نام لکھا ہے، لیکن خود جوشش نے رسالۂ قافیہ میں اپنا نام محمد روشن بتایا ہے اور کل تذکرہ نگار جو اُن سے ذاتی واقفیت رکھتے تھے اسی کے حق میں ہیں۔ تذکرۂ شورش کا زمانۂ تالیف قریب قریب وہی ہے جو تذکرۂ میر حسن کا ہے، اور مشتاق عظیم آبادی بھی جنھیں بعض تذکروں میں جوشش کا

Marfat.com

شاگرد بتایا گیا ہے، بہ روایتِ مسرت افزا تذکرہ لکھنا چاہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حسن کو یا تو کسی نے غلط اطلاع دی، یا اُنھوں نے سہواً شورش یا مشتاق کی جگہ جوشش کے متعلق لکھ دیا کہ تالیفِ تذکرہ میں مشغول ہیں۔

(۲) تذکرۂ شورش۔ نسخۂ قلمی آکسفورڈ: "محمد روشن، جوشش تخلص از خاکِ عظیم آباد فیض مواد است در نظم و نثر صاحبِ استعداد۔ حسنِ معانی و شستگیِ الفاظ از کلامش ظاہر، و از حسن و قبحِ شعر و شاعری ماہر۔ غزل و قطعہ و رباعی و مخمس وغیرہ بہ فصاحت و بلاغتِ تمام بہ زبانِ قلم می آرد، و مضامینِ نو آئیں در اشعار بسیار دارد۔ مشقِ سخن را بہ پایۂ تحقیق رسانیدہ، سخن سنجاں را مشتاقِ سخنِ خود گردانیدہ۔ مذاقِ درویشانہ دارد۔ عجب دانائیت، خود پرستی و نفسانیت را در مزاجش دخلے نیست۔ باہمہ و بے ہمہ اوقات بہ سر می برد۔ دیوانش قریب سہ ہزار شعر خواہد بود۔ ایں چند شعر از آں جملہ است:۔ (تعداد اشعار ۱ ۵، ۷۔ ۲ ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۴ تا ۷، ۳ ۱ تا ۳، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۴ ۱۲، ۱۳، ۵ ۹ تا ۱۲، ۶ ۱، ۲، ۱۳، ۷ ۱ تا ۴، ۶، ۷، ۱۰، ۸ ۲، ۴، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۹ ۲ تا ۴، ۱۱، ۱۷، ۱۰ ۲، ۴، ۵، ۱۱ تا ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۱ ۱، ۲، ۱۲ ۱، ۵، ۱۳ ۹، ۱۰، ۱۴ ۵ تا ۷، ۹، ۱۵، ۱۵ ۱ تا ۳، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۶، ۱۶ ۱۱، ۱۷ ۱، ۲، ۶، ۱۲، ۱۸ ۲، ۱۱، ۱۲، ۱۹ ۱ تا ۳، ۵، ۶، ۲۰ ۳، ۵، ۱۰ تا ۱۲، ۲۱ ۸، ۹، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۲۲ ۳، ۷، ۲۳ ۱، ۵، ۲۴ ۱۳، ۱۵، ۲۵ ۲ تا ۴، ۸ تا ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۲۶ ۳، ۴، ۲۸ ۱۶، ۱۷، ۲۹ ۱، ۵، ۱۲، ۱۷، ۳۰ ۱، ۱۱، ۴ تا ۷، ۳۱ ۱، ۳۲ ۱ تا ۸، ۱۱، ۳۳ ۲، ۴، ۵، ۷، ۱۰ تا ۱۳، ۱۷، ۳۴ ۳، ۴، ۶، ۷، ۱۳، ۱ ۴، ۱۷، ۳۵ ۱۳، ۱۷، ۳۶ ۴، ۶ تا ۸، ۱۰، ۱۱، ۳۷ ۸، ۹، ۱۱، ۳۸ ۸، ۳۹ ۳، ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۴۱ ۴، ۷،

Marfat.com

۱۱، ۱۵، ۱۶ تا ۱۶، ۱۸ ۴۲، ۱ ۴۳، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۶ ۴۴ ۱۳، ۱۰، ۱۶ ۴۵ ۳، ۴۶ ۳ ۴۷ ۳، ۵، ۱۵ ۴۸ ۱۵، ۱۶، ۱۴ ۴۸ ۱ تا ۱۵، ۱۰

۶، ۱۳، ۴۹ ۱ تا ۱۳، ۶، ۶ ۵۰ ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶ تا ۱۶ ۵۱ ۵، ۶، ۶، ۹ ۵۲ ۶، ۶، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۵ تا ۱۵ ۵۳ ۳، ۶

۳، ۱۰ تا ۱۲، ۱۶، ۱۶ ۵۵ ۳، ۶، ۸ ۵۶ ۳، ۶، ۶، ۹، ۱۱ ۵۷ ۵، ۶، ۱۰ ۵۸ ۱، ۳، ۱۶، ۱۶، ۸، ۱۲، ۱۳ ۶۰ ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۶

۶۲ ۸ ۶۳ ۸، ۱۱، ۱۰، ۱۲ ۶۴ ۸، ۱۰، ۱۰، ۱۲ تا ۱۳ ۶۵ ۸، ۹، ۱۱ ۶۶ ۴، ۶، ۶، ۱۳ ۶۷ ۵ تا ۸، ۱۶، ۱۶، ۱۶ ۶۸ ۱، ۶

۲، ۳ ۶۹ ۱۱ تا ۱۳، ۱۰، ۱۶ ۷۰ ۸ تا ۱۰ ۷۱ ۱۰، ۱۰، ۱۱، ۱۳ ۷۲ ۳ ۷۳ ۳ تا ۱۶ ۷۴ ۲ ۷۵ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱

۱۶ ۷۶ ۳، ۶، ۹ ۷۷ ۵ ۷۸ ۱، ۱۰، ۱۰، ۱۵ تا ۱۶ ۷۹ ۱، ۵، ۶، ۱۶ ۸۰ ۳، ۶، ۶ ۸۱ ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۶ ۸۲

۳، ۳، ۶، ۶ ۸۴ ۲، ۳، ۳، ۱۵ ۸۵ ۳ ۸۶ ۹، ۱۱ ۸۷ ۳، ۳، ۱۵ ۸۸ ۳، ۶، ۶، ۹، ۱۲ ۸۹ ۱۶ ۹۰ ۳، ۳، ۶

۱۰، ۱۱ ۹۱ ۲، ۳، ۵ ۹۲ ۱، ۳، ۱۶، ۱۶ ۹۳ ۲ ۹۴ ۲، ۳، ۶، ۶، ۹، ۱۵ تا ۱۶ ۹۵ ۱ تا ۳، ۳، ۱۰، ۱۵

۱۰۰ ۲، ۵، ۱۵، ۱۶ ۱۰۱ ۱، ۱۰، ۱۰ تا ۱۳ ۱۰۲ ۱ ۱۰۳ ۱، ۱۶ ۱۰۴ ۲، ۵، ۶، ۶، ۸، ۱۰، ۱۰ تا ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۶ ۱۰۵ ۲، ۵، ۱

۸، ۹، ۱۱، ۱۵ تا ۱۶ ۱۰۶ ۲، ۶، ۱۶ ۱۰۷ ۱، ۶ تا ۸ ۱۰۸ ۱۵، ۶، ۱۰، ۶، ۱۲، ۱۶، ۱۶ ۱۰۹ ۳ تا ۶، ۹، ۱۰ تا ۱۱ ۱۱۰

۱۲، ۱۵ تا ۱۶ ۱۱۱ ۲، ۳ ۱۱۲ ۸، ۱۱، ۱۲ ۱۱۳ ۱، ۳، ۵، ۶، ۱۶، ۱۶ ۱۱۴ ۳، ۱۵، ۱۶ ۱۱۵ ۱۰، ۱۲ ۱۱۶ ۶، ۱۶، ۱۰، ۵

۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳ ۱۱۷ ۳، ۶، ۶، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۳، ۶، ۶، ۱۰، ۱۲، ۱۳ ۱۱۸ ۱۳، ۱۲، ۱۰، ۱۰، ۹، ۶

۱۰، ۹، ۶، ۱۲، ۱۶ ۱۱۹ ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۶ ۱۲۰ ۱۰، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۵ ۱۲۱ ۱۳، ۱۶ ۱۲۲ ۱۶، ۱۳، ۱۵ ۱۲۳ ۱۲، ۱۰، ۹

۱۳، ۱۳ ۱۲۴ ۲ تا ۵، ۶، ۶، ۶ ۱۲۵ ۳، ۱۶، ۱۶ ۱۲۶ ۳، ۱۳، ۱۲، ۱۰، ۹، ۱۲ تا ۱۳ ۱۲۷ ۱۳، ۱۵ ۱۲۸

۱، ۲، ۶، ۶، ۱۴، ۱۶ ۱۲۹ ۳، ۴، ۹، ۶، ۶، ۱۳، ۱۳، ۱۴ ۱۵۰ ۲، ۳، ۶، ۶، ۱۶ ۱۵۱ ۱، ۲، ۶، ۱۳ تا ۶، ۹ تا ۱۳، ۱

۱۶ ۱۵۲ ۲ تا ۱۳ ۱۵۳ ۶، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۶، ۱۶ ۱۵۴ ۸ ۱۵۵ ۱۳، ۱۳، ۱۶ ۱۵۶ ۳ تا ۵، ۶ تا ۹، ۶، ۱۱، ۶ ۱۶

۱۵۸ ۱، ۶ ۱۵۹ ۱۵، ۱۶، ۱۶ ۱۶۰ ۴، ۶، ۹، ۶، ۱ ۱۶۱ ۱۵ تا ۱۶ ۱۶۲ ۱، ۲، ۵، ۸ ۱۶۳ ۲، ۶، ۶، ۶، ۹، ۶، ۱۱، ۱۲

۱۶ ۱۶۴ ۱، ۲، ۶، ۳ ۱۶۵ ۱۳ ۱۶۶ ۱۳ ۱۶۷ ۱، ۲، ۶، ۵ ۱۶۸ ۱۱، ۶، ۱۲ ۱۶۹ ۹ تا ۱۱ ۱۷۰ ۳، ۶، ۱۲ تا ۱۶ ۱۷۱ ۱، ۶

Marfat.com

۱۱ ۱۷۳ ۱، ۱۷۴ ۸، ۹ ۱۷۵ ۱۲ ۱۷۶ ۱، ۱۷ ۱۷۷ ۱، ۳، ۱۷ ۱۷۸ ۱۳، ۱۵ ۱۷۹ ۱۴ ۱۸۰ ۳، ۱۷

۱۸۱/۱ ۱، ۱۰، ۱۵ ۱۸۲ ۵ تا ۹ ۱۸۳/۲ ۱۰، ۱۸۵/۲ ۸، ۱۸۶/۱ ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۶

۱۸۷ ۲ ۱۸۸ ۱۴، ۱۵ ۱۸۹ ۱۴، ۲ ۱۹۰ ۱۵ ۱۹۱ ۱۷ ۱۹۲ ۲، ۷، ۱۴ ۱۹۳ ۱۰، ۱۱ ۱۹۵ ۱، ۷، ۱۱، ۱۲،

۱۵، ۱۶ ۱۹۶ ۷، ۸ ۱۹۷ ۹، ۱۳ ۱۹۹ ۱، ۲، ۶ تا ۸، ۱۴، ۱۵ ۲۰۰ ۳، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۵ تا ۱۷

۲۰۱ ۲، ۵ تا ۷، ۱۰، ۱۱ ۲۰۳ ۷، ۱۴ تا ۱۶ ۲۰۴ ۱، ۳ تا ۵ ۲۰۵ ۷، ۱۰ ۲۰۷ ۲، ۶ تا ۸، ۱۲، ۱۴

۲۰۸ ۳ ۲۰۹ ۱۴ ۲۱۰ ۱۰، ۱۳ ۲۱۲ ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۷ ۲۱۵ ۱، ۱۰، ۱۱، ۱۴ ۲۱۶ ۱۲ ۲۱۷ ۳،

۹، ۱۲، ۱۶ ۲۱۸ ۷، ۱۲، ۱۵ ۲۲۰ ۱۰، ۱۲ ۲۲۱ ۲، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۴ ۲۲۲ ۲، ۸، ۱۰ تا ۱۲، ۱۷ ۲۲۳

۲، ۵، ۹ - رباعیات ۹، ۱۰، ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۸ - ساٹھ اشعار ضمیمے میں)

شورش عظیم آبادی تھے، اور جوشش سے ذاتی طور پر ضرور واقف ہوں گے۔ جوشش کی ولدیت اور تبدیلِ مذہب کا ذکر اس تذکرے میں نہ ہونا حیرت انگیز ہی۔

(۳) مسرت افزا نسخۂ قلمی آکسفورڈ: "میاں محمد روشن، جوشش، برادرِ خرد محمد عابد دل کہ ہر دو برادر از صلبِ جسونت رائے ناگرچوں ابراہیم خلیل از آذر ظاہر شدہ۔ حق تعالیٰ ہر دو برادر را توفیقِ تحصیلِ حسنات رفیق گردانیدہ، و چراغِ وجودِ ایشان را از روغنِ انکسار و تواضع روشن کردہ، و آب و گلِ ایشاں را بہ جوشش و دل داری مجبول گشتہ۔ از عجز و خاکساری مقبولِ خاطر ہاے وضیع و شریف شدہ، ہر دو برادر در عظیم آباد بہ سر می برند، و ہر یکے بہرۂ وافی در شیوۂ طالب علمی دارند، و نصیبے کافی در سلیقۂ تیر اندازی و دست کاری۔ در اتصافِ فضائل و اوصاف قرینِ یک دگر اند۔ بنا بر آں ذکرِ ہر دو یک جا آوردہ۔ باید دانست کہ بے دینیِ پدرِ بے دیں باعثِ فخر و نام آوری پسرِ دیں دار است، نہ موجبِ ننگ و عار۔ ابراہیم خلیل را از

بت پرستیِ پدر چہ خلل، ولیسرِ نوح را از ایزد شناسیِ اصل چہ سود۔ بہ قولِ جامی:۔

"بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی   کہ دریں راہ فلان ابن فلان چیزے نیست"

اشعارِ جوشش در جوششِ دل ہائے مشتاقاں چوں خورشید روشن ست، و روشن بیانیِ وے در دلِ خاص و عام مبرہن۔ دیوانِ اشعارِ وے مرتب ست، لیکن وقتِ تالیف نزدِ مؤلف حاضر نہ بود۔ (تعدادِ اشعار ۲۵ - ۱۲ ۱، ۲۹ ۱۵، ۳۰ ۱۱، ۳۲ ۲، ۳۷ ۱۲، ۳۸ ۱، ۱۰۶، ۱۱۲ ۲، ۱۱۷ ۵، ۱۲۲ ۲، ۱۲۹ ۸، ۱۳۱ ۱۱، ۱۳۵ ۲، ۱۴۵ ۶، ۱۴۸ ۱، ۲۰۱ ۱۶، ۱۰، ۱۱۔ رباعی ۲۲۔ ۶ شعر ضمیمے میں)

محمد عابد 'دل' برادرِ گرامیِ محمد روشن، جوشش ست۔ صاحبِ دل و مردِ کامل ست بے نیاز و بے ریا، عابدِ با اثر، عاشق مزاج و بے خطر۔ چوں ہر دو برادر در انصاف اوصاف عدیلِ یک دگر اند۔ ذکرِ حالاتِ یکے از بیانِ دیگرے مستغنی می سازد......"

ابوالحسن، امر اللہ الہ آبادی، مصنفِ مسرت افزا ۱۱۹۲ھ میں عظیم آباد آئے، اور کچھ دنوں یہاں مقیم رہے تھے۔ مسرت افزا اور تذکرۂ شورش زمانۂ قیامِ یورپ میں مرتب کی نظر سے گزرے تھے، لیکن اس وقت اِن دونوں کے صرف وہی اجزا پیشِ نظر ہیں جن کی عکسی نقل منتظمِ کتب خانۂ بوڈلین کی مہربانی سے حاصل ہوئی ہے۔ اور جس کے لیے مرتب اُن کا نہایت ممنون ہے۔ اس تذکرے کا زمانۂ تصنیف بارھویں صدی کا آخری عشرہ ہے۔

(۴) گلشنِ سخن قلمی، مصنفۂ مردان علی خاں، مبتلا، محمد روشن، متخلص بہ جوشش، متوطنِ عظیم آباد۔ از فرزندانِ جسونت رائے ناگرست، کہ در کمالِ اقتدار رفیقِ راجا رام نرائن، ناظمِ عظیم آباد بود۔ مشارٌ الیہ از صغرِ سن رغبت بہ اسلام داشت، چوں بہ حدِ تمیز رسیدہ بہ شرفِ

Marfat.com

دینِ احمدی مشرف گشت ۔ فقیر احوالِ ایشاں مفصل از بھگونت رائے خلفِ جسونت رائے کہ فی مابین خصوصیت ہا و دوستی ہاست معلوم نمود ۔ مردے ست قابل وطبعش بہ نکتہ سنجی مائل، کلامش مرغوبِ طبعِ سخن سنجاں و در نظم و نثر صاحب استعداد ۔ دیوانش دو ہزار بیت دیدہ شد ۔ از اشعارِ ریختۂ اوست:۔ (تعداد اشعار ۱ ۳۵، ۲ ۴، ۳ ۱۵، ۱۲، ۴ ۱۵، ۵ ۱۳، ۶ ۱۳، ۷

۱ ۲۸، ۴ ۱۲ ۵ ۱۳ ۶ ۱۴ ۱۱ ۱۵ ۲، ۹ ۱۶ ۱۴ ۲۶ ۱۰ ۲۹ ۱۶، ۳۲ ۱، ۵ ۳۳ ۸، ۱۰ ۳۶ ۶، ۷، ۱۰، ۱۱

۴۱ ۷، ۱۱ ۴۲ ۱ ۴۳ ۱۴۴، ۱۲، ۱۵ ۴۴ ۴ ۱، ۱۷ ۴۵ ۹ ۴۶ ۴، ۵ ۴۷ ۱۵ ۴۸ ۱۱، ۱۳ ۴۹ ۲، ۲، ۳ ۵۰

۴، ۸ ۵۲ ۱۳ ۵۳ ۱۴ ۵۴ ۴، ۱۰، ۱۱ ۵۵ ۸ ۵۶ ۹ ۵۸ ۵، ۱۰ ۶۶ ۸ ۶۷ ۶، ۱۴ ۶۹ ۵، ۸، ۷، ۱۶

۷۰ ۲ ۷۱ ۱۳ ۷۷ ۴ ۷۹ ۱۴ ۸۱ ۱۲، ۱۵، ۱۷ ۸۹ ۹ ۹۲ ۱۶، ۹۳ ۱، ۴ ۹۹ ۳، ۴، ۱۱، ۱۵ ۱۰۲

۱۰، ۱۱، ۱۳ ۱۰۳ ۲، ۵ ۱۰۸ ۱۵ ۱۰۹ ۵ ۱۱۲ ۱۶ ۱۱۳ ۵ ۱۱۵ ۶، ۸ ۱۱۶ ۵، ۶، ۱۶ ۱۱۷ ۳، ۴، ۶

۱۲۲ ۸، ۱۲ ۱۲۳ ۱، ۷، ۱۶ ۱۳۱ ۱ ۱۳۷ ۴، ۱۶ ۱۴۵ ۷ ۱۴۶ ۱۳ ۱۴۸ ۱ ۱۵۱ ۵ تا ۷، ۱۵۸ ۱ ۱۵۹

۱۵ ۱۶۶ ۳ ۱۷۰ ۴، ۱۳، ۱۵، ۱۶ ۱۸۱ ۱۰ ۱۸۵ ۶، ۸ ۲۰۰ ۱۵ ۲۰۳ ۴، ۱۵ ۲۱۵ ۱۴ ۲۱۷ ۹

۲۱۸ ۱۲ ۲۲۱ ۹ ۲۲۲ ۵، ۱۲ ۲۲۳ ۵۔ رباعی ۲۲۔ ضمیمہ ۱۱ شعر)

محمد عابد، متخلص بہ دل، برادرِ کلانِ محمد روشن، جوشش ۔ مولد و موطنش عظیم آباد...."

اِس کا زمانۂ تصنیف بارھویں صدی کا آخری عشرہ ہے ۔ مرتب جناب سید مسعود حسن صاحب رضوی، ادیب، ایم، اے، استاذِ اردو جامعۂ لکھنؤ کا بہ غایت ممنون ہے کہ انھوں نے جوشش و دل کے حالات و اشعار کی نقل عنایت فرمائی ۔

(۵) تذکرۂ قدرت اللہ شوق و قدرت: " محمد روشن، جوشش برادرِ خردِ دل ست،

Marfat.com

چند اشعار دال بر جوششِ دلی اوست: (تعدادِ اشعار ۱۲ ۱۰، ۱۲ ۱۱، ۱ ۱۲، ۱۴ ۱۳، ۱۳، ۱۴ ۱۵، ۵ ۱۹۰، ۱۲ ۲۰۱، ۵ ۲۱۲، ۱۲ ۲۱۴، ۱۶ ۲۲۳، ۴ ۔ ضمیمہ ۲ شعر۔ شعرِ ذیل:

دن میں سو سو بار تیرے کوچے میں جانا مجھے اس میں سودائی کہے یا کوئی دیوانہ مجھے،

خفیف اختلاف کے ساتھ تذکرہ حسن اور گلزارِ ابراہیم میں مجنوں، شاگردِ ضیا کے نام ہے، اور یہی صحیح ہے۔ جوشش کا ایک مطلع ۱۴ ۱۸۱ اس سے مشابہ ہے۔)

محمد عابد دل .... متوطنِ عظیم آباد ....،" سالِ تصنیف ۱۱۸۱ھ تا ۱۲۱۰ھ

(۶) گلزارِ ابراہیم: جوشش تخلص، اسمش محمد روشن از اہالی صوبۂ بہار۔ مولد و موطنِ آں پسندیدہ اطوار بلدۂ عظیم آباد است۔ ذہن و قادش در نظمِ ریختہ رسا افتادہ۔ ہنگامِ تدوینِ ایں تذکرہ ابیاتِ منتخبۂ دیوانِ خود در سنہ ۱۱۹۴ ہجریہ بہ راقم آثم فرستادہ کہ ثبتِ تذکرہ نماید۔ الحاصل در عروض ماہر و چاشنیِ درد از کلامش ظاہر۔ می تواں گفت کہ شیوۂ خواجہ میر درد را بہ خوبی ورزیدہ۔ حقیر را اسلوبِ بیانِ ایشاں نہایت مرغوب افتادہ۔

(اشعار ۴، ۲ ۲، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۱۵ ۳، ۲، ۳، ۱۲، ۱۶، ۱۶ ۴، ۸، ۱۲، ۱۳ ۵، ۱۳ ۶، ۱ ۷، ۱۲، ۱۳ تا ۱۵، ۷ ۷، ۹ تا ۱۳، ۱۳، ۱۶، ۹، ۳ ۴، ۲، ۸، ۱۲، ۱۴ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ۱۰، ۲ ۵، ۷، ۱۱ تا ۱۳ ۱۲، ۱، ۱۶ ۱۳، ۱ ۱، ۶ ۱۴، ۱۵، ۱۶ ۱۵، ۲، ۳، ۹ ۱۶، ۵، ۱۱ ۱۸، ۱۳ تا ۱۵ ۲۱، ۸، ۹، ۱۳ تا ۱۶ ۲۲، ۳، ۵، ۶ ۲۳، ۱، ۲، ۴ ۲۷، ۳، ۴ ۲۸، ۱۶، ۱۶ ۲۹، ۱، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۶ ۳۰، ۱، ۱۱، ۱۳ ۳۱، ۱ ۳۲، ۱، ۲، ۶، ۱۱ ۳۳، ۲، ۴، ۶ ۳۴، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۶ ۳۵، ۸، ۱۱، ۱۴ ۳۵، ۱۶، ۱۶، ۳۶، ۸، ۹ ۳۸، ۱۳ ۳۹، ۲، ۳ ۴۱، ۳، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۵ ۴۲، ۱۶ ۴۵، ۹ ۴۶، ۱۳ ۴۹، ۲، ۳ ۵۰، ۴، ۸ ۵۲، ۳، ۴ ۵۳، ۴، ۵، ۱۰ ۶۱، ۱۶ ۶۳، ۱۱ ۶۴، ۱ ۶۶، ۶، ۶

Marfat.com

۸۰ ۴، ۱۳۰، ۱۴۰، ۱۶، ۸۱ ۱۳، ۸۴ ۱۶، ۸۵ ۱۰، ۸۹ ۷، ۸، ۹ ۹۰ ۵، ۱۶، ۱۴ ۹۱ ۷، ۹۲ ۱۲، ۹۹ ۳، ۴، ۱۰۳ ۲
۱۰۵ ۹، ۱۲، ۱۰۶ ۳، ۱۵، ۱۰۸ ۲، ۳، ۱۱۲ ۵، ۱۰، ۱۶، ۱۱۳ ۱، ۶، ۱۶، ۱۱۶ ۱۰، ۶، ۱۲، ۱۱۸ ۴، ۷، ۱۱۹ ۱۶
۱۲۲ ۸، ۱۲۵ ۴، ۱۵، ۱۲۹ ۵، ۶، ۱۱، ۱۵، ۱۳۱ ۲، ۱۲، ۱۳۳ ۱، ۶، ۱۳۶ ۸، ۱۲، ۱۳۸ ۱۴، ۱۴۱/۱۴، ۱۴۵ ۷
۱۴۸ ۱۶، ۱۶، ۱۵۱ ۵، ۶، ۹، ۱۵۳ ۱، ۱۱، ۱۵۴ ۸، ۱۳، ۱۵۶ ۴، ۵، ۱۵۸ ۱، ۶، ۱۵۹ ۱۵، ۱۶۰ ۶، ۱۶۱
۱۵ تا ۱۶، ۱۶۳ ۲، ۳، ۱۶۴ ۱۳، ۱۶۸ ۱۰ تا ۱۲، ۱۷۰ ۴، ۱۲، ۱۶، ۱۷۴ ۶، ۸، ۱۷۶ ۱۶، ۱۸۰ ۱۳، ۱۸۱
۱۰، ۱۹۷ ۱۳، ۲۰۰ ۱۰، ۶، ۱۶، ۲۰۱ ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۲۰۴ ۳، ۴، ۲۱۵ ۱۰، ۲۲۲ ۱۲، ۲۲۳ ۲۔ رباعی ۲۱۔
ضمیمے میں ۲۵ شعر)

"دل تخلص، اسمش شیخ محمد عابد، مولد و موطن او بلدۂ عظیم آباد۔ ہمیں برادرِ شیخ محمد روشن، جوشش تخلص ست۔ الحاصل ہر دو برادر بہ غایت ہموار۔۔ وحمیدہ خصائل اند۔ محبتے کہ با راقم دارند۔ خلاصۂ دیوانِ خود را فرستادند۔۔۔۔"

نواب علی ابراہیم خاں، مصنف تذکرہ شیخ پورہ ضلع مونگیر کے رہنے والے تھے۔ لیکن اِن کی ننھیال عظیم آباد میں تھی، اور غالباً اُن کی تعلیم و تربیت یہیں ہوئی۔ تذکرہ بارھویں صدی کے آخری سالوں میں بہ مقام بنارس مکمل ہوا۔ گلزارِ ابراہیم اور گلشنِ ہند یک جا طبع ہوئے ہیں۔ اس کے مرتب نے گلشنِ ہند کی عبارت تو رہنے دی ہے، لیکن گلزارِ ابراہیم کی عبارت کی جگہ صرف اتنا لکھا ہے "شیخ محمد روشن" کوئی اضافہ نہیں، ۶ سطر، ۲۴۰ شعر!! اشعار بھی صرف وہی درج کیے ہیں جو گلشنِ ہند میں ہیں۔ ناچار قلمی نسخے سے جو کتب خانۂ مشرقیہ بانکی پور میں ہے، حالات اور اشعار کی نقل لینی پڑی؛ اور چوں کہ یہ نسخہ بہت غلط نکلا، دوسرے

Marfat.com

قلمی نسخے سے جو کتب خانۂ جامعۂ پٹنہ میں ہے، مقابلہ کرایا گیا۔ جن صاحب سے یہ کام لیا گیا ہے انھوں نے سہواً عبارتِ نثر کا مقابلہ نہیں کیا۔ مرتب نے اپنے حافظے پر اعتماد کر کے اغلاط کی تصحیح کر دی ہے۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ نسخۂ کتب خانۂ مشرقیہ میں تخلص جوشش کے بدلے جوش درج ہے اور لفظِ شیخ نام کے ساتھ نہیں۔ یہ بہ ظاہر اُس نسخے میں تھا جو مرتب گلزارِ ابراہیم کے پیشِ نظر تھا، اور کلکتہ کے نسخے میں بھی ہے۔ دل کا ذکر جن الفاظ میں کیا ہے اُن سے ذاتی تعلقات کا پتا چلتا ہے۔ تعجب ہے کہ علی ابراہیم خاں کو جوشش و دل کے نومسلم ہونے کی خبر نہ تھی۔

(۷) تذکرۂ عشقی عظیم آبادی: "جوشش تخلص۔ اسمش محمد روشن، برادرِ عینی محمد عابد۔ دل تخلص۔ مردے خوش اخلاق و گرم جوش از ریختہ گویانِ با استعدادِ عظیم آباد ست۔ در علمِ تیراندازی و بعضے قواعدِ ضروریۂ عروض و قوافی و فنِ ستار نوازی دستے دارد۔ بالجملہ احوالِ جوہرِ ذاتی و صفاتی او بر جمیع صغیر و کبیر روشن و ہویدا است۔ از وست: (تعدادِ اشعار ۱۹)

"دِل تخلص دہلوی، اسمش محمد عابد، برادرِ بزرگِ جوشش . . از مدتے در شہر عظیم آباد بہ فراغیِ حال بسر می برد، آخر ہماں جا ودیعتِ حیات سپرد"۔

زمانۂ تصنیف ۱۲۰۵ھ تا ۱۲۳۰ھ ہے۔ جوشش کی وفات کا ذکر نہیں لیکن اس سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ ۱۲۳۰ھ تک زندہ تھے۔ عشقی کے بیان سے دل کا دہلی سے عظیم آباد آنا مترشح ہوتا ہے لیکن کسی دوسرے تذکرے سے اِس کی تائید نہیں ہوتی۔

Marfat.com

(۸) تذکرۂ ہندی مصحفی ص۶۰ : محمد عابد جوشش تخلص، پسر جسونت رائے ناگر۔ گویند جوانِ قابل ست، و در عظیم آباد بسر می برد۔ فقیر او را نہ دیدہ، دو شعر از و بہم رسیدہ این ست :

"تمھارے در پہ جو دربان نے آستیں پکڑی   بہ رنگِ نقشِ قدم ہم نے بھی زمیں پکڑی"

"جوں آئینہ بہ ستم رسیدہ   رہتا ہے مدام آب دیدہ"

سالِ تکمیل ۱۲۰۹ھ ہے۔ نام کے متعلق مصحفی کی غلط بیانی حیرت انگیز ہے۔ اس لیے کہ تذکرۂ حسن جس میں صحیح نام درج ہے مصحفی کے ماخذوں میں ہے۔ پہلا شعر حسن ص۵۱ پر دل کی طرف منسوب ہے۔ جوشش کی غزل اس زمین میں نہیں۔ دوسرا شعر جوشش کا ہے، ط ص۱۴۵ پر موجود ہے۔

(۹) ریاض الفصحا مصحفی ص۶۸ "میاں محمد روشن، جوشش تخلص از قدماست۔ از وست" ص۹۲ "محمد عابد دل تخلص" سالِ تکمیل ریاض الفصحا ۱۲۳۶ھ۔ اس بنا پر کہ ریاض میں جوشش اور دل کے جو اشعار ہیں وہ ف میں بھی ہیں گمان ہوتا ہے کہ یہ تذکرہ مصحفی کے ماخذوں میں ہوگا۔ مصحفی سے جوشش کے نام کے متعلق جو غلطی تذکرۂ ہندی میں ہوئی تھی، ریاض میں اس کی طرف اشارہ نہیں۔ بہ ظاہر مصحفی کے نزدیک محمد عابد، جوشش اور محمد روشن جوشش ایک تخلص کے دو مختلف شاعر تھے۔ مصحفی کا جوشش کو قدما میں شمار کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ایسی غلطیاں اِن سے بہت ہوئی ہیں۔

(۱۰) گلشنِ ہند، مصنفۂ مرزا علی لطف، طبع اوّل ص۶۶ "شیخ محمد روشن" جوشش عظیم آبادی کا حال دیا ہے جو گلزار کا ترجمہ ہے۔ مقفیٰ نثر لکھنے کی دھن میں دو ایک تعریفی فقرے

Marfat.com

البتہ اپنی طرف سے بڑھا دیے ہیں۔ اتنا فرق اور ہے کہ لطف نے علی ابراہیم خاں کے پاس بنارس اشعار بھجوانے کا ذکر کیا ہے۔ جو محض لطف کا قیاس ہے۔ (تعداد اشعار ۱۰۲) کل اشعار گلزار سے ماخوذ ہیں۔

(۱۱) مجموعۂ نغز، مصنفۂ قاسم دہلوی جلد ۲ صفحہ ۳۸: مصحفی کے تتبع میں محمد عابد جوشش کا ذکر کیا ہے اور وہی دو شعر نقل کیے ہیں جو تذکرۂ ہندی میں ہیں۔ محمد روشن جوشش کا ذکر بھی ہے لیکن وہ ریاض سے ماخوذ نہیں؛ اس لیے کہ مجموعۂ نغز کا سال تکمیل ۱۲۲۱ھ ہے۔ جلد ۱ صفحہ ۳۸۳ ہوئے صحر التیس الخ ۱۰ ۲۱۵ غلطی سے شاہ گھسیٹا عشق کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۱۲) عمدۃ المنتخبہ، مصنفۂ سرور دہلوی: "جوشش محمد عابد شاعر مستعد معلوم می شود" ایک شعر تمھارے در الخ محمد روشن، جوشش کا بھی ذکر ہے۔ سال آغاز ۱۲۱۶ھ یا ۱۲۱۷ھ

(۱۳) گلشن بے خار مصنفۂ شیفتہ دہلوی، مطبوعۂ مطبع اودھ اخبار، ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۵ "جوشش تخلص محمد عابد۔" وہی اشعار دیے ہیں جو تذکرۂ ہندی میں ہیں۔

صفحہ ۱۵ جوشش تخلص، شیخ محمد روشن از تازہ خیالان عظیم آبادست۔ شعرش صاف و بے غش فکرش دل پذیر و دل کش۔ شیوۂ گزیدہ اش گزیدہ، طرز پسندیدہ اش پسندیدہ، و مع ہذا در فن عروض بسیار مہارت دل خواہ دارد۔ از خیالات اوست (۳۴ شعر)

(۱۵) گلستان بے خزاں نول کشوری، مطبوعہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۴۳ جوشش، محمد روشن

Marfat.com

جب جنوں کی جوشش ہوئی تو سخن کی اس طرح کوشش ہوئی" ص۴۲ "جوشش تخلص محمد عارف"، جوں آئینہ الخ - جنوں کا لفظ محض لفاظی کے جنوں میں استعمال کیا ہے اور محمد عارف غالباً سہوِ کاتب ہے۔

(۱۶) تاریخ ادبیات ہندی و ہندوستانی مصنفہ دتاسی جلد ۲ طبع ثانی ص۱۰۹ "جوشش ... شیخ محمد روشن پٹنوی، پسر جسونت رائے ناگر و برادر محمد عابد، دل فنِ بیان کے ایک ممتاز ماہر اور بڑے قابل ہندوستانی شاعر ہیں جن کے دیوان میں ۳۰ ہزار کے قریب شعر ہیں، اور جن کے اشعار شیفتہ، سرور اور منولال نے دیے ہیں۔" حاشیے میں لکھا ہے کہ منولال نے جوش تخلص بتایا ہے۔ منولال نے تذکرہ نہیں لکھا۔ مختلف عنوان کے تحت بہ طورِ بیاض اشعار جمع کیے ہیں۔ اگر دتاسی کا بیان صحیح ہے تو ممکن ہے کہ منولال نے گلزار کا وہ نسخہ دیکھا ہو جو کتب خانۂ مشرقیہ بانکی پور میں ہے۔ تین کی جگہ تیس ہزار محض سہوِ قلم ہے۔

(۱۷) جلوۂ خضر مصنفہ صفیر بلگرامی جلد ۱ ص۱۴۰: جوشش یا دل کا ذکر نہیں لیکن جوشش کا ایک شعر خفیف اختلاف کے ساتھ بے نوا کے نام درج کر دیا ہے:

جب کہ مضمونِ کمر پیش نظر آتا ہے   بس کہ نازک ہے مجھے باندھتے ڈر آتا ہے

(۱۸) سخنِ شعرا نساخ: جوشش کا یہ شعر جوں آئینہ الخ محمد عابد، دل کی طرف منسوب کر دیا ہے ص۱۶۱-۱۶۲ اس زمین میں دل کی غزل ہے لیکن یہ شعر دیوانِ جوشش میں موجود ہے اور قدیم تذکروں میں بھی جوشش ہی کے نام سے ہے۔

جوشش کے حالات کے اصلی ماخذ حسن، شورش، مبتلا، ابوالحسن، علی ابراہیم خاں

Marfat.com

اور عشقی کے تذکرے ہیں، اور اُن میں بھی ضروری حالات نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔ تذکرۂ ذکا اور فہرست اشپرنگر میں کوئی بات ایسی نہیں جو مذکورۂ بالا تذکروں میں نہ ہو۔ دیوانِ جہاں میں غالباً جوشش کا ذکر ہی نہیں۔ تذکرۂ عشق زمانہ ہوا نظر سے گزرا تھا، یہ یاد نہیں کہ اس میں جوشش کا حال ہے یا نہیں، اگر ہے تو کسی نئی بات کے ملنے کی امید نہیں، اس لیے کہ یہ تذکرہ بھی اشپرنگر کے ماخذوں میں ہے۔ اِس بات کا ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ترتیبِ دیوان کے وقت بعض تذکروں سے صرف جوشش و دل کے حالات و اشعار کی نقل حاصل کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دوسرے شعرا کے ذیل میں جوشش کے بارے میں کچھ لکھا ہو اور مرتب کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو۔

جوشش کے حالات

خاندانی حالات: جسونت رائے[1] ناگر عہدِ علی وردی خاں کے ممتاز سردارانِ فوج سے تھا، اور اپنی جرات، وفاداری اور عالی خاندانی کی وجہ سے بزرگانِ بہار و بنگالہ کا روشناس تھا۔ ناگر گجراتی برہمنوں کی ایک شاخ ہے۔ جسے سیف و قلم دونوں سے لگاؤ رہا ہے۔ جسونت رائے کا

---

[1] جسونت ناگر، مہتا جسونت ناگر، مہتا جسونت، لالا جسونت رائے اور لالا جسونت رائے ناگر کے نام سے کتابوں میں اِس کا ذکر آیا ہے۔ لالا کائستھوں کے لیے مخصوص نہیں، جیسا کہ بعض اصحاب کا خیال ہے۔ [2] اِس فرقے کے لوگ بمبئی میں وہی حیثیت رکھتے ہیں جو صوبۂ بہار میں کائستھوں کی ہے۔

Marfat.com

تعلق عظیم آباد سے کس طرح قائم ہوا، اِس کا حال جاننے کے لیے اِس کے اقربا[32] راجا چھبیلا رام ناگر، راجا گردھر بہادر اور راجا دیا[33] بہادر کے حالات سے واقفیت ضروری ہے۔ ایک انگریز[34] مورّخ کا بیان ہے کہ چھبیلارام اور دیارام دو بھائی، الٰہ آباد کے رہنے والے عظیم الشّان کے زمانۂ نظامتِ بہار و بنگالہ میں اُس کی معیّت میں تھے۔ (اس مورّخ نے پرنسپل اٹنڈنٹس لکھا ہے۔) عظیم الشّان کا دارالحکومت پٹنہ تھا، اپنے منصب کے لحاظ سے اِن دونوں کا قیام بھی وہیں ہونا لازمی ہے۔ اعظم و معظّم کی لڑائی میں عظیم الشان کے ہم راہ تھے۔ معظم کی موت (۱۱۲۴ھ) کے بعد اُس کی جانشینی کے لیے جو جنگ ہوئی اُس میں تقدیر کا پاسا عظیم الشان کے خلاف پڑا اور بہ روایتِ سیر چھبیلارام نے بعد میں

---

۳۲ ازاقربائے راجا دیا بہادر بود، سیر المتاخرین نول کشوری ص ۴۰۶ تا ص ۴۰۸۔ اس کتاب میں چھبیلا رام وغیرہ کے حالات صفحات ذیل پر ملتے ہیں: ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۶، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۶۱، ۴۶۳

۳۳ سیر میں لکھا ہے کہ چھبیلارام کے اقربا سے تھا۔ لیکن "پیشوا کا دفتر" کے ایک مجلّے میں، جو مرہٹوں کے حملۂ مالوہ کے لیے مخصوص ہے، دیا بہادر کو چھبیلارام کا بیٹا لکھا ہے۔ یہ کتاب مرہٹی ماخذوں پر مبنی ہے۔

۳۴ یہ اطلاع جناب سیّد حسن عسکری صاحب ایم۔ اے استاذ تاریخ پٹنہ کالج سے ملی ہے۔ بدقسمتی سے انھیں مصنّف کا نام یاد نہیں۔ یہ پتا چلانے کے لیے کہ اس کا اصلی ماخذ کون سا ہے، انھوں نے تذکرۃ السلاطین چغتائیہ مصنفۂ کامور خاں، مآثرالامرا اور منتخب اللباب میں چھبیلارام وغیرہ کے حالات دیکھے۔ عظیم الشان سے توسّل ثابت ہے، لیکن اُس کی معیّت میں عظیم آباد آنے کا کہیں ذکر نہیں۔ مرتّب سید صاحب کا نہایت ممنون ہے اور ناظرین سے عذرخواہ کہ اپنی طویل علالت کی وجہ سے اس طرف مزید توجّہ نہ کر سکا۔

Marfat.com

جہاں دار شاہ کی ملازمت اختیار کرلی، چناں چہ فرخ سیر اور معزالدین کی لڑائی کے وقت وہ کوڑا کا فوج دار تھا۔ اِس جنگ میں وہ معزالدین سے علیحدہ ہوکر فرخ سیر کے ساتھ ہوگیا، اُس کی خدمات کے صلے میں فرخ سیر نے اسے دیوانی خالصہ وتن کا معزز عہدہ عطا کیا۔ اوائل عہدِ محمد شاہ (۱۱۳۱ھ) میں وہ الٰہ آباد کا صوبہ دار تھا، لیکن دربارِ دہلی سے اُس کے تعلقات درست نہ تھے۔ قبل اس سے کہ اُس کے خلاف کوئی کارروائی ہو، وہ دنیا سے کوچ کرگیا، اور اس کا بھتیجا گردھر بہادر اِس کا جانشیں ہوا۔ دہلی سے جو جھگڑا تھا اس کا فیصلہ اس طرح ہوا کہ خطاب و منصب کے اضافے کے ساتھ وہ اودھ کا صوبہ دار مقرر ہوا، اور الٰہ آباد کا صوبہ اسے دوسرے کے حوالے کرنا پڑا۔ اودھ کے بعد مالوہ کا صوبہ اسے ملا، ابھی زیادہ دن وہاں رہنے نہ پایا تھا کہ یہ صوبہ نظام الملک کے سپرد ہوا۔ لیکن جلد ہی بعض مصلحتوں سے بادشاہ نے نظام الملک سے یہ صوبہ لے کر پھر اُسی کے حوالے کیا۔ اس کا انجام اُس کے حق میں اچھا نہ ہوا۔ نظام الملک نے مرہٹوں کو مالوہ پر حملہ کرنے کے لیے ابھارا۔ اور گردھر بہادر کی ساری عمر مرہٹوں کے بڑھتے ہوتے سیلاب کو روکنے کی کوشش میں کٹی اور بالآخر اسی کی نذر ہوئی۔ گردھر بہادر نے مرہٹوں کے مقابلے میں جو جرات اور پامردی دکھائی تھی، اس کا مدتوں چرچا رہا تھا۔ اور

؎ راجا رام نرائن اپنے ایک خط میں جو کم و بیش ۴۰ برس بعد لکھا گیا ہے، اور جس کا مخاطب بہ اصلی میر جعفر ہے لکھتا ہے: "بہ نواب صاحب باید گفت کہ کشتن من آسان است اما بعد من (الفاظ ٹھیک پڑھے نہیں جاتے ....) و تمام سلطنت بعد راجا گردھر بہادر عہدہ برائے مرہٹہ نہ شد"

Marfat.com

اگر دہلی سے اُسے کافی مدد ملتی تو وہ مرہٹوں کو شمالی ہند کی طرف رُخ کرنے نہ دیتا۔ سنہ ۱۱۴۳ھ میں دیا بہادر نے اس کی جگہ لی اور دہلی سے اعانت کا طالب ہؤا، لیکن حسبِ سابق کوئی شنوائی نہ ہوئی اور اسی سنہ میں وہ بھی مرہٹوں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔ مرتّب کا قیاس ہی کہ جسونت رائے کا تعلق[1] عظیم آباد سے بارھویں صدی کے ربع اوّل میں قائم ہؤا جب چھبیلا رام یہاں مقیم تھا۔ اس کے بعد وہ چھبیلا رام وغیرہ کی معیّت میں فوجی تجربے حاصل کرتا رہا ہوگا۔ دیا بہادر کی وفات کے بعد خاندان کا شیرازہ درہم برہم ہو جانے سے اُس نے عظیم آباد آکر فوجی ملازمت اختیار کی۔ اس کے بعد سے سنہ ۱۱۴۸ھ تک مسلسل اس کا نام کتابوں میں آتا ہی:۔

(۱) سنہ ۱۱۴۸ھ تا سنہ ۱۱۴۹ھ بہ سلسلۂ قتلِ عبدالکریم خاں: "چوں۔۔ تا چوکی دوم کہ در عہدۂ جسونت ناگر بود خود را رسانید، جوانے ناگر از پسِ پشت او آمدہ می خواست کہ شمشیرے فرود آرد الخ"۔ مظفر نامہ مملوکۂ مرتب۔ سالِ تصنیف سنہ ۱۱۸۸ھ

(۲) جنگ ہیبت جنگ و مصطفیٰ خاں، بر جنگ سنہ ۱۱۵۸ھ: جسونت رائے ناگر

---

[1] جسونت رائے کا سالِ ولادت معلوم نہیں، اور نہ یہ پتا ہی کہ جب وہ عظیم آباد آکر فوج میں داخل ہؤا ہی تو اس کی کیا عمر تھی، یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ وہ عظیم آباد ہی میں پیدا ہوا تھا، یا وہاں کم سنی میں آیا تھا عشقی نے محمد عابد کے دہلوی ہونے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہی وہ چنداں قابلِ اعتنا نہیں

۱ مرتب کو اعتراف ہی کہ جسونت رائے کے اِس وقت تک کے حالات میں قیاس سے بہت کام لیا گیا ہی، لیکن مرتب نے قیاس اور روایت کا فرق ہمیشہ ملحوظ رکھا ہی۔

13695 8

Marfat.com

باچند نفر بہلیہ مانندِ رعد بہ آوازِ آتشیں غرّید" مظفرنامہ

"درئیں زماں سمو بینگ حملہ دشمن افگن عمدۂ احبائے ہیجا طلب، جسونت رائے بہمن فن ..... بسانِ ہزبر ژیاں... رسید، وآں بدآداب رآبالش سزا دادہ منہزم گردانید،" دوسرے موقع پر نواب احمد خاں بہادر، میر غلام اشرف وغیرہ کے ساتھ" وسردار بہمن پیکار رجاں فروش نام خریدار، تہمتن نصیب فتح پیوند جسونت رائے کامل العباد وچقلش ماسلانہ ومحاربہ پلنگانہ نمودند" تیسرے موقع پر "عمدۃ ابطال کار آگاہ جسونت رائے" ایک جگہ اور ذکر ہے۔ تاریخ فتح بنگالہ موسومہ بہ وقائع محمد وفا مملوکہ پٹنہ کالج۔ اس تاریخ میں ۱۱۵۶ھ سے ۱۱۶۱ھ تک کے خاص خاص واقعات درج ہیں اس لڑائی میں جسونت رائے نے کارہائے نمایاں انجام دیے تھے۔ سیر میں بھی اس کی شرکت کا ذکر ہے منہ ۵۲۴

(۳) رگھو بھونسلہ ۱۱۵۸ھ میں لڑائی میں شکست کھانے کے باوجود صلح پر راضی نہ ہوا اور مرشد آباد کا عازم ہوا۔ مہابت جنگ نے بھی اس کا تعاقب کیا۔ اس موقع پر جسونت رائے اور میر غلام اشرف "کہ ہر دو جماعہ دار ملازم سرکار ہیبت جنگ وصاحبانِ جرات بودہ اند،"

ملہ عبارت کی صحت کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس کتاب میں اور شرکائے جنگ کے متعلق بھی مبالغہ آمیز الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، کتاب میں یہ صنعت رکھی گئی ہے کہ ہر جملے سے تاریخ نکلے۔ ابوالبرکات خاں غالب کے مکاتیب میں بہ روایت سید حسن عسکری صاحب جسونت رائے کے متعلق الفاظ ذیل پائے جاتے ہیں: از زبانِ صاحب وقبلہ قدرداں، یکہ تازِ عرصۂ شجاعت وہمم، عالی نفس، مجمع کرم، فیض مظاہر، لالا جسونت رائے ناگر بہ یکے از آشنایانِ ایشاں در مبارک بادِ اخلاص از قید"

Marfat.com

کسی وجہ سے عظیم آباد میں رہ گئے تھے، مرہٹوں نے راہ بند کر رکھی تھی لیکن پاس غیرت سے
یہ دونوں جمعیت قلیل کے ساتھ مہابت جنگ سے مل جانے کی نیت سے شہر سے باہر نکلے۔
مرہٹوں نے انھیں لوٹنا چاہا۔ لیکن اِن لوگوں نے بغیر مقابلہ کیے مال و متاع مرہٹوں کے
حوالے کر دینا غیرت کے خلاف سمجھا، دونوں سخت زخمی ہوئے، جسونت رائے کی ناک
پر تلوار اس طرح پڑی کہ جڑ سے کٹ گئی" سیر ص۵۵۰

۴ رجب یا شعبان ۱۱۶۳ھ۔ صوبہ بہار سراج الدولہ کے نام سے تھا لیکن جانکی رام
اُس کے نائب کی حیثیت سے یہاں کام کرتا تھا۔ مہدی نثار خاں (عم مصنفِ سیر) کی ترغیب سے
سراج الدولہ مرشد آباد سے عظیم آباد پر قابض ہونے کے لیے روانہ ہوا۔ اور کسی نہ کسی طرح مہدی
نثار خاں وغیرہ کے ساتھ داخلِ قلعہ ہوا" مہتا جسونت (کہ مبارزِ دلیر و درین کار رہا بار یاد ر
آمدہ، آبروے در امثال و اقراں داشت" سے مقابلہ ہوا، اس نے مہدی نثار خاں کو
سمجھایا کہ واپس جانا مناسب ہے، لیکن وہ نہ مانے، اور دونوں میں آویزش شروع ہوگئی!
مہدی نثار خاں کی تلوار سے ایک سخت زخم اس کے گلے پر آیا۔ لیکن بعد میں برادر
زادۂ محمد اشرف اور جسونت رائے نے مل کر انھیں قتل کر ڈالا۔ اور جسونت رائے نے
سخت زخمی ہونے کے باوجود سراج الدولہ کو مصطفیٰ قلی خاں کے یہاں پہنچا دیا۔ خلاصۂ
عبارت سیر ص۵۸۶ تا ص۵۸۵

"راجا جانکی رام بہ استماعِ ایں خبر جسونت رائے ناگر را برلے دستگیر نمودنِ مہدی
نثار خاں روانہ گردانید۔ واو در وسطِ شہر مقابل شدہ مہدی نثار خاں را با رفقا بہ تیغ

Marfat.com

بے دریغ گزرانیدہ ، نواب سراج الدّولہ را بہ تحریم و تکریم تمام در حویلی حاجی صاحب بردہ مصطفٰی قلی خاں را در خدمت شبانہ روزی ایشاں مقرر داشت ، و تقیید نمود کہ از نظرِ ایشاں غیبت اختیار نہ کند ،، سراج الدّولہ مہابت جنگ کو بہت پیارا تھا ، اور اس کی چشم پوشی نے اسے خودسر اور بے باک بنا دیا تھا۔ سراج الدولہ کے عزمِ عظیم آباد کی خبر ملتے ہی وہ خود بھی ادھر چل پڑا تھا۔ مہدی نثار خاں کا مقابلہ سراج الدولہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے بہت نازک معاملہ تھا ، اور جانکی رام کا جسونت رائے کو اس پر مامور کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ کس حد تک جسونت رائے پر اعتماد رکھتا تھا۔

(۵) جنگ کامگار و رام نرائن : اس لڑائی کی روداد رام نرائن نے مہابت جنگ کو بھیجی ہے ، دستور الانشا٭ میں موجود ہے۔ دو جگہ لالا جسونت رائے کا نام آیا ہے۔ اس لڑائی کا

٭ سید حسن عسکری صاحب نے دو مجموعۂ خطوط دریافت کیے ہیں۔ ایک میں راجا رام نرائن اور اُن سے تعلق رکھنے والوں کے خطوط ہیں۔ دوسرے کا نام دستور الانشا ہے۔ اس میں منسا رام ، فوجدار ترہت (بسنت رام داماد رام نرائن کا چچیرا بھائی تھا) اور اس کے متوسلین کے خطوط ہیں۔ خطوط رام نرائن میں کئی جگہ جسونت رائے کا نام آیا ہے۔ الف خط غلام حسین خاں عرض بیگی کے نام ہے ، جس میں ایک پروانے کا ذکر ہے جو عرق گل کیتکی کی طلب میں جسونت رائے کے نام سراج الدّولہ نے بھیجا تھا۔ ب اِسی پروانے کا جواب معلوم ہوتا ہے۔ گو کاتب کا نام نہیں دیا۔ ج بہ نام غم خوار جاں بخشِ دوستاں لالا جسونت رائے جیو۔ کاتب رام نرائن (۹) تولدِ پسر یا نبیرہ کی مبارک باد ہے ،، الٰہی چناں کہ ایں خانداں از شمار دشمن ست ایں فرزند تا ابد چراغ خانہ شماباد ،، د رام نرائن بہ نام غلام حسین عرض بیگی۔ سراج الدّولہ نے اصطرلاب ساخت لاہور طلب کیا ہے (بقیہ صفحہ ۲۶)

Marfat.com

سنہ نہیں دیا ہے، لیکن رام نرائن کے خطوط میں جو حوالے ہیں اُن سے یہ پتا چلتا ہے کہ اِس کا سالِ وقوع سنہ ۶ جلوس احمد شاہی یعنی ۱۱۶۸ھ ہے۔

(۶) مکتوب سکھ لال بہ نام لالا جسونت رائے: خط کی ابتدا ماموں صاحب قبلہ و کعبہ سے ہے۔ سکھ لال شجاع الملک، حسام الدولہ (یعنی میر جعفر) کی خدمت میں باریاب ہوا ہے۔ جسونت کو لکھتا ہے کہ عن قریب کسی خدمت پر مامور ہو کر "برادرِ عزیز" کو طلب کروں گا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسند نشینیِ میر جعفر (شوال سنہ ۱۱۷۰ھ) تک جسونت رائے زندہ تھا۔

(۷) زمانۂ میر قاسم "و پسر جسونت رائے ناگر با پنجاہ شصت سوار در پیش خود گزاشت کہ شاید از مدد ایں ہا کارے تواند کرد" مظفر نامہ۔ اشارہ رام نرائن کی طرف ہے۔ اِسی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ میر قاسم نے رام نرائن کو اواخر سنہ ۱۱۷۴ھ میں گرفتار کیا تھا چونکہ اس موقع پر جسونت رائے کی جگہ پسر جسونت رائے کا ذکر آیا ہے۔ یا تو اس وقت تک انتقال ہو چکا ہوگا یا فوجی زندگی سے علٰحدہ ہو کر رام نرائن کی رفاقت میں زندگی بسر کرتا ہوگا (در کمال

(بقیہ حاشیہ ۲۵) رام نرائن جسونت رائے سے لے کر روانہ کرتا ہے۔ اس سے جسونت کے علمی ذوق کا پتا چلتا ہے "اصطرلاب تحفہ کارِ ولایت بہم رسیدہ ... بر ظاہر سب کہ اصطرلاب در بازار فروختہ نمی شود ...... و ایں اصطرلاب نزدِ لالا جسونت رائے بود بہ منّت گرفتہ شد و چنیں کارستانی مقدورِ فلک ہم نیست ....." دستور الانشا میں سکھ لال کے خطوط ہیں، یہ شخص بہ ظاہر جسونت رائے کا بھانجا تھا۔ اس کے خطوط لالا حکومت رائے (ماموں صاحب)، راجا جگل رائے (عمو صاحب)، رائے رام سہائے (بھائی) کے نام موجود ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسونت رائے کی برادری کے کئی شخص بہار و بنگالہ میں موجود تھے۔

Marfat.com

اقتدار رفیقِ راجا رام نرائن ... بود" مبتلا۔ ش۱۱۵۹ھ میں بہ روایت سیر وہ جماعدار تھا۔ اس کا تحقیقی علم نہیں کہ جماعہ دار کے ماتحت کتنے سپاہی ہوا کرتے تھے۔ اتنا معلوم ہے کہ بعض جماعہ دار ایسے بھی علی وردی خاں کی فوج میں تھے، جو سات سات سو سپاہیوں کے سردار تھے "ایشرش۵۳ شیخ حمید الدین ... جماعہ دار ہفت صد کس ... و شیخ امر اللہ کہ او ہم در جمعیت برابر بہ شیخ حمید الدین بود")۔ اس کا بھی پتا نہیں چلتا کہ آخر تک اسی عہدے پر تھا، یا ترقی ہوئی تھی تین بیٹوں کے نام کتابوں میں ملتے ہیں۔ بھگونت رائے، محمد عابد، اور محمد جوشن۔ دوسرے اور تیسرے حقیقی بھائی تھے۔ اور یہ نام خود ان کے اختیار کردہ ہیں۔ اصلی نام معلوم نہیں۔ بھگونت رائے بھی ان کا حقیقی بھائی تھا یا نہیں، اس کے متعلق کہیں کوئی اشارہ نہیں ملتا

بھگونت رائے غالباً سب سے بڑا تھا، اور یہی اپنے باپ کا جانشین تھا۔ سکھ لال کے خط میں برادرِ عزیز، سے غالباً یہی مراد ہے، اور مظفر نامہ میں جو دو جگہ پسر جسونت رائے کی طرف اشارہ ہے وہ بھی غالباً یہی ہے۔ رام نرائن کے ساتھ یہ بھی قید ہوا تھا (" واز سرداران راجہ موصوف پسر جسونت ناگر و سکھ لال را نیز محبوس نمودند" مظفر نامہ)۔ خطوط رام نرائن میں اس کا ذکر کئی جگہ آیا ہے (الف) " در فتوحہ راجا شتاب رائے بہادر، منتظر فقیر بودند و لالا دیانت رائے با چند سوار و بابو بھگونت رائے با دو سوار ... در فتوحہ ملحق شدند"
(ب) ورق ۱۶۸ پر جاگیروں کے سلسلے میں اس کا نام آیا ہے۔ شاید جاگیر اسی کی تھی۔
(ج) ورق ۱۶۹۔ میر جعفر کے معزول ہونے کے بعد کسی تقریب سے اس کا نام آیا ہے۔
(د) "عزیز القدر لالا بھگونت رائے" کی دی ہوئی معجون کا ذکر ہے۔ مبتلا سے دوستانہ تھا۔

Marfat.com

محمد عابد، دل تخلص، محمد روشن سے عمر میں بڑے تھے۔ سن میں کیا تفاوت تھا اس کا حال نہیں کھلتا۔ سنہ ۱۱۷۶ھ سے قبل جوان کی کتاب عروض الہندی کا سال تصنیف ہے۔ اسلام قبول کر چکے تھے۔ شاعر، طبیب اور ہیئت داں تھے۔ اوائل میں سپاہی پیشہ بھی ہوں تو عجب نہیں، مبتلا کا قول ہے کہ "تہور اور جرات میں یگانۂ عصر تھے"۔ دیوان نہیں ملتا۔ مرتب نے چار پانچ سو شعر جمع کیے ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

گر یار نے آنے کا وعدہ نہ کیا ہوتا — اب تک دلِ مضطر نے کیا کیا نہ کیا ہوتا

گلۂ کم سخنی تا نہ کرے کشتۂ ناز — ایک دشنام سے تو کارِ مسیحا کرنا

بدنام ہوئے مفت میں حاصل نہ ہوا کچھ — فرہاد کی نسبت تو خموشی میں اثر تھا

پھری نہ تیری گلی سے جواب خط لے کر — اجل گرفتہ صبا بھی گئی کہیں پکڑی

وہ اپنی جفا کاری اور ناز و ادا جانے — جو ہم پہ گزرتی ہے سو اس کی بلا جانے

اے درد آہ کھیو اس ابر بہار سے — تو ہو سیاہ مست مروں میں خمار سے

جانتے کیا تھے جوانی گئی اور پیر ہوئے — آج منہ دیکھ ہم آئینے میں دل گیر ہوئے

ذاتی حالات:۔ محمد روشن سنہ ۱۱۵۰ھ[۹] کے لگ بھگ عظیم آباد میں پیدا ہوئے تعلیم و تربیت بھی

۹۔ سالِ ولادت کہیں ملتا۔ مرتب نے رائے قائم کرنے میں جن امور کو پیش نظر رکھا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔ (الف) حسن نے متاخرین میں شمار کیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ سنہ ۱۱۴۰ھ اور سنہ ۱۱۵۰ھ کے اندر پیدا ہوئے (وجوہ مقدمۂ طبع ثانی میں درج ہیں) (ب) سنہ ۱۱۷۶ھ یا اس سے قبل کے جو اشعار ملتے ہیں ان میں کافی پختگی ہے (عروض الہندی، ص ۲۹) (ج) دیوان سنہ ۱۱۹۰ھ کے قرب میں مرتب ہو چکا تھا (د) اس زمانے میں متعدد خوش گو شاگرد موجود تھے (بقیہ حاشیہ

غالباً نہیں پائی۔ تحصیلِ علمی کا مفصّل حال تذکروں میں نہیں۔ اُس زمانے میں فارسی زبان اور اس کے ادب سے واقفیت اس قدر عام تھی کہ اس کے بغیر کوئی شخص شایستگی کا مدعی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ کیوں کر مستثنیٰ ہو سکتے ہیں۔ عربی دانی البتہ مشتبہ ہے۔ خاندانی روایات کے اقتضا سے فنونِ سپہ گری بھی سیکھے ہوں گے۔ ابوالحسن اور عشقی نے تیر اندازی کا خاص طور پر ذکر کیا ہے "نصیبے کافی در سلیقۂ تیر اندازی و دست کاری" (مسرّت افزا)

ان کی زندگی کا سب سے اہم واقعہ تبدیلِ مذہب ہے۔ آبائی مذہب کو ترک کر کے اسلام قبول کرنے کے کیا اسباب تھے اس پر تذکرے کافی روشنی نہیں ڈالتے۔ بتلانے صرف اتنا لکھا ہے کہ صغر سن سے اسلام کی طرف راغب تھے، تمیز آنے پر مسلمان ہو گئے۔ مرتب کا خیال ہے کہ یہ واقعہ سنہ ۱۱۷۰ھ اور سنہ ۱۱۷۶ھ کے درمیان وقوع میں آیا ہو گا۔

راجا رام نرائن شیخ علی حزیں کا عقیدت مند شاگرد تھا، اور اُس کے زمانۂ عروج میں

---

(۹) تذکرہ نگاروں نے جن الفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے ان سے پتا چلتا ہے کہ سنہ ۱۱۹۰ھ میں کہنہ مشق اور مسلّم الثبوت شاعروں میں شمار ہوتا تھا۔ عمر کسی نے نہیں بتائی، لیکن یہ خلافِ قیاس ہے کہ کسی کم عمر شاعر کا اس طرح ذکر کیا گیا ہو۔ (۱۱) 'دست کاری' سے کیا مراد ہے معلوم نہ ہو سکا۔

منا 'زبان' کے تحت میں اس کی بحث آئے گی۔ ان دو شعروں سے طبیعیات کے بعض مسائل سے واقفیت کا پتا چلتا ہے، لیکن سُنی سنائی بات بھی ہو سکتی ہے:-

کیا ہے دستِ کرم نے ترے جہاں خالی رہے ہوا بھی نہ باقی کہ ہو ملا پر ظن"

بالاتفاق جو کہتے ہیں سب خلا ہے محال حکیم جتنے ہیں نزدیک اپنے ہیں کو دن" ص۲۵۴

Marfat.com

شیخ کا کئی بار عظیم آباد آنا ہوا تھا۔ محمد روشن کا کم سنی کے زمانے میں شیخ کی صحبت سے فیض یاب ہونا، رام نرائن اور جسونت رائے کے تعلقات کا لحاظ کرتے ہوئے، دور از کار قیاس آرائی نہیں، محمد روشن کے نام شیخ کے دو خطوں کا وجود اس کا مؤید ہے۔ عجب نہیں کہ اسلام کی طرف میلان شیخ ہی کی صحبت کا اثر ہو۔ شیخ کے خطوط بہ طور یادگار درج کیے جاتے ہیں:

از حضرت صاحب و قبلہ حضرت شیخ علی حزیں صاحب علیہ الرحمۃ:

(۱) برخوردار محمد روشن محفوظ باشند۔ نوشتۂ او متضمن آں کہ مکرر عریضہ ارسال داشتہ و جواب نمی رسد و از دیگراں ہم کہ استفسار می کند، خبر معلوم نمی شود، رسید۔ چوں ناتوانی زیادہ شدہ، و اکثر اوقات بیماری بہ شدت و بر بستر افتادہ است، طاقتے و حالتے نماندہ کہ تواند چیزے نوشت نشستن الحال بسیار مشکل شدہ۔ بہ ہر حال شکر الٰہی واجب ست۔ باید کہ از دعا فراموش نہ نماید۔ ایں چند کلمہ بہ تاریخ جمعہ بست و نہم شہر محرم بہ قلم آمدہ۔ عواقب مقرون بہ خیر و سعادت جاوید باد۔ برب العباد۔

ع۱۲ سید حسن عسکری صاحب کا شکریہ واجب ہے کہ وہ ان خطوط سے مرتب کے تعارف کا باعث ہوئے۔ یہ خطوط مجموعۂ مکاتیب رام نرائن میں شیخ کے اور خطوط کے ساتھ ہیں۔ ان کا مکتوب الیہ محمد روشن پسر جسونت رائے کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ رام نرائن سے تعلق رکھنے والا اس نام کا کوئی دوسرا شخص اس زمانے میں نہ تھا۔ یہ معلوم ہو جائے کہ کس سنہ میں یہ خط لکھے گئے تھے تو قبولِ اسلام کا زمانہ ایک حد تک متعین ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

(۲) برخوردار سعادت یار، محمد روشن معلوم نمایند کہ مرقومہ اور سید، و تنہائی و بے کسی و خستہ جانی او موجب الم شد۔ جناب اقدسِ الٰہی صحت بخشیدہ، بہ آرام بدارد، و تدارکِ بے کسی ہا و تصدیعات دینویہ فرماید۔ تا ایں وقت کہ روزِ چہارم شنبہ نہم شہرِ رمضان ست احیات باقی ست، و بہ ہر جہت مستوجب شکر ست۔ از احوالِ خود اطلاع می نمودہ باشند۔ زیادہ از ناتوانی طاقتِ نوشتن نہ دارد۔ العاقبۃ بالخیر۔

مرتّب کے نزدیک محمد روشن کی شعر گوئی کی ابتدا ۱۱۷۰ھ یا کچھ اس کے قبل و بعد سے ہوئی۔ اس زمانے میں عظیم آباد میں شاعری کا گھر گھر چرچا تھا اور حزیں اور دردمند سے خوش گو شاعر اہلِ عظیم آباد کو دہلی کی طرزِ گفتار سے آشنا کر چکے تھے۔ جوشش کے سوا کوئی اور تخلص سننے میں نہیں آیا۔ غالباً ابتدا سے انتہا تک اسی پر قائم رہے۔ فنِ سخن میں کس کے شاگرد تھے اس کا بھی حال نہ کھلا۔ شعر گوئی کے ساتھ عروض و قافیہ کے قواعدِ ضروری سے واقفیت بھی پیدا کی تھی۔ یہ عشقی کا قول ہے، علی ابراہیم خاں نواتفیں عروض کا ماہر بھی بتاتے ہیں۔

واقعاتِ زندگی بہت کم ملتے ہیں بچپن اور عنفوانِ شباب باپ کے زیرِ سایہ آرام سے کٹا ہوگا۔ موسیقی کے شوق، "در فنِ ستار نوازی دستے دارد، عشقی، نورتن کی مثنوی ص۲۳۸، ہولی کے قطعے ص۲۳۹ سے کچھ کچھ پتا چلتا ہے کہ شباب کس طرح گزرا ہوگا۔

بعد میں، خواہ اس وجہ سے کہ تبدیلِ مذہب اقربا کی برہمی کا باعث ہوئی ہو، خواہ اس سبب سے کہ ۱۱۷۴ھ میں رام نرائن کے زوال اور انقلابِ حکومت سے معاش کے دروازے

Marfat.com

بند ہو گئے تھے، تکلیف سے گزرتی تھی، اور مجبوراً خاندانی روایات کو بالائے طاق رکھ کے اہلِ ثروت کی ثناگوئی اور اُن کے آگے دستِ طلب دراز کرنا پڑتا تھا۔ ایک قطعے کے چند شعر ہیں :-

"کون غم خوار ہے تجھ ذات سوا عالم میں — کیجے کس سے پریشانیِ احوال بیاں
پڑا پھرتا ہوں میں سرگشتہ بگولے کی طرح — نے کہیں ٹھور ٹھکانا ہے نہ ہے کوئی مکاں
یاالٰہی بہ طفیلِ حضراتِ معصوم[۱۳] — جب تک اس کہنہ سرا میں ہے یہ جوشش یہاں
خوانِ الوانِ نعیماں سے رکھ اس کو محروم — دے اسے دستِ کریماں ہی سے یک پارۂ ناں
ہے بہت بے ادبی طولِ سخن اس کے حضور — جو زباں داں کہ سمجھتا ہو خموشی کی زباں" ص۲۴۱

سید جبار علی[۱۴]، بسمل چنار گڈھ کے رہنے والے شاعر اور سخن فہم تھے یہ ۱۱۹۶ھ سے قبل عظیم آباد میں مقیم تھے۔ جوشش نے اِن کے ایک مصرع کی تضمین کی ہے ص۶۵، اور اُن کی ایک غزل کا جواب لکھ کر صلے کے طالب ہوئے ہیں :-

"صلہ ہی دیوے گی جوشش کو ہمتِ بسمل — کہ لایا ہے یہ غزل لکھ کے در جوابِ شتاب" ص۳۹

۱۳؎ غالباً ائمہ اور اہلِ بیت کی طرف اشارہ ہے۔ سنّی انھیں معصوم نہیں سمجھتے۔ گمان ہے کہ شیعہ ہوں گے۔

۱۴؎ بسمل کا حال گلزارِ ابراہیم میں ہے ص۵۱۔ اس زمانے میں اس تخلص کا ایک حبشی شاعر، سیدی حمید بھی پٹنہ میں تھا۔ لیکن، جوشش کا اس سے صلے کا خواہاں ہونا زیادہ قرینِ قیاس نہیں۔

Marfat.com

ثروت[۲] ص۳۲ اور فدوی ص۱۹۰ کے مصرعوں کی تضمین اور نالاں[۳] شاگردِ فغان کی تاریخ وفات دیوان میں پائی جاتی ہے۔ غالباً ان لوگوں سے ذاتی تعلقات تھے۔

ایک بار بہت سخت بیمار پڑے تھے۔ دیوان میں دو رباعیاں ہیں جن میں شفایابی کی دعا مانگی ہے ص۲۲۵۔ پٹنہ سے باہر نکلنے کا بھی پتا چلتا ہے، لیکن سفر ٹکاری ہی پر ختم ہو گیا تھا یا آگے بھی بڑھے تھے، اِس کے متعلق کوئی علم نہیں۔ تذکرہ نگاروں کے بیان کا اعتبار کیا جائے تو "خوش طینت و نیک اعتقاد، سنجیدہ اطوار و حمیدہ خصال" تھے۔ "عجب و انانیت، خود پرستی و نفسانیت سے دور" "باہمہ و بے ہمہ" زندگی بسر کرتے تھے"۔ "خوش اخلاق، گرم جوشی، اور مذاقِ درویشانہ" مزید برآں۔ تذکرہ نگاروں نے کہاں تک راست بازی سے کام لیا ہے، اور کس حد تک آدابِ تذکرہ نگاری کی رعایت ملحوظ رکھی ہے، اس کا فیصلہ مشکل ہے۔

وفات کا ذکر کسی قدیم تذکرے میں نہیں۔ ان کے حالات کے جو اصلی ماخذ ہیں ان میں تذکرۂ عشقی سب کے بعد مکمل ہوا ہے۔ اس میں ۱۲۰۵ھ سے ۱۲۳۰ھ تک کے اندراجات ملتے ہیں، لیکن محض اس بنا پر کہ اس تذکرے میں جوشش کا شمار زندوں میں کیا گیا ہے، یہ

---

[۲] ثروت مفتی غلام مخدوم پھلواروی کا تخلص تھا۔ اکثر علوم خصوصاً منطق میں دخل رکھتے تھے ایسٹ انڈیا کمپنی سے مقدمۂ بہادر بیگ خاں کے سلسلے میں چالیس ہزار رُپے ملے تھے، جس نے عسرت کو خوش حالی سے بدل دیا تھا۔ اردو کے علاوہ فارسی بھی کہتے تھے اور جوہری کے شاگرد تھے۔ تکمیلِ تذکرۂ عشقی سے قبل انتقال ہو چکا تھا۔ فدوی، غالباً مرزا بھچو دہلوی مقیم عظیم آباد [۳] نالاں کا حال گلزارِ ابراہیم میں ہے۔ [۴] بحوالہ ٹکاری ص۲۳۲۔ ٹکاری ضلع گیا کا ایک مشہور قصبہ ہے۔

Marfat.com

دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ ۱۲۳۰ھ تک وہ بہ قیدِ حیات تھے، اس لیے کہ متعدد شاعر جو یقینی طور پر ۱۲۳۰ھ سے قبل ہی مر چکے تھے تذکرۂ عشقی کے صفحات میں زندہ نظر آتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف شاعروں کے حالات مختلف زمانوں میں لکھے گئے ہیں، اور یہ فیصلہ کہ کس کا حال کس زمانے میں رقم ہوا، جب تک خود عشقی نے اس کی طرف اشارہ نہ کیا ہو، یا کوئی اور داخلی شہادت اس کے متعلق نہ ہو، ناممکن ہے۔ بعد کے تذکروں میں جوشش کا ذکر ممکن ہے کہ بہ صیغۂ ماضی ہو، لیکن ان کے مصنّف جوشش سے ذاتی طور پر واقف نہیں، اور انھوں نے زمانۂ ماضی کے شعرا میں اِن کا شمار محض قیاساً کر لیا ہے۔ عشقی کے بعد اہلِ عظیم آباد میں سے عاشقی اور عبرتی نے تذکرے لکھے بھی تو اِن میں ریختہ گو شاعر کا ذکر نہیں کیا۔ اِس صورت میں قطعی طور پر جو کچھ کہا جا سکتا ہے، وہ اس سے زیادہ نہیں کہ ۱۲۱۶ھ تک زندہ تھے؛ مشتاق کی وفات کا قطعۂ تاریخ جو دیوان میں موجود ہے اِس کی شہادت دیتا ہے۔

تلامذہ: تذکرۂ عشقی میں جوشش کے چار شاگردوں کا ذکر ملتا ہے، قرائن اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ سب اِن کے قدیمی شاگرد ہیں جن کی شعرگوئی کا آغاز ۱۱۹۲ھ میں یا اِس سے پیشتر ہی ہو چکا تھا۔ قدیم تذکروں کی ورق گردانی سے اس تعداد میں اضافہ ہونا ممکن ہے۔

مشتاق: محمد قلی خاں۔ اِن کے والد مرزا ہاشم قلی خاں ہیبت جنگ کے داروغۂ دیوان خانہ تھے۔ موسیقی سے شوق تھا۔ ان کی شمشیر شناسی، آداب دانی، اور نازک مزاجی کا عشقی نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ "بود مشتاق لقاے حیدر" تاریخِ وفات ہے۔ اس سے

Marfat.com

سنہ ۱۲۱۶ھ نکلتا ہے۔ یہی تاریخ اشپرنگر کے پیشِ نظر تھی۔ اس کا یہ قول صحیح نہیں کہ اس سے ۱۲۰۶ بھی مستخرج ہوسکتا ہے۔ جوشش نے جو تاریخ نکالی ہے ۱۲۱۶ھ اس سے بھی یہی سنہ نکلتا ہے۔ مشتاق بھی اگر جوشش کی کچھ اعانت کرتے ہوں تو تعجب نہیں۔

ع : دل دیں جگر دیں جان دیں سر کو فدا کریں ✣ تو ہم سے جو کہے ابھی اے بے وفا کریں

ف : کیا سمجھے ہو اس دل کو جو ہے ساتھ ہمارے ✣ دشمن ہے کہ پہلو میں ہے دن رات ہمارے

حیران : میر منو عظیم آبادی۔ مسرت افزا کی تالیف سے قبل انتقال کر چکے تھے:

ع : نہیں رہتے ہو تم ہر چند میں کہتا ہوں ہنس کو ✣ چلے جاؤ بھلا رہ جائے گی یہ بات کہنے کو

ع : روئیے کس کے لیے اور کس کا ماتم کیجیے ✣ عمر جاتی ہے چلی کچھ اپنا ہی غم کیجیے

نیاز : میر افضل علی[۱] عرف میر جان، ہمشیرزادۂ میر محمد سلیم سلیم عظیم آبادی۔ اوائل میں جوشش کے شاگرد تھے، بعد میں سلیم وغیرہ سے استفادہ کیا۔ ان میں یہ بڑا عیب تھا کہ دوسروں کے شعر اپنے نام سے پڑھتے تھے۔ سلیم کے دیوان کو تو یہ اپنی ملک ہی سمجھتے تھے:

ع : یہی خوف رہتا ہے بسمل کے دل میں ✣ ترحم نہ آجائے قاتل کے دل میں

تمنا : مرزا علی رضا ساکن عظیم آباد، "از شاگردانِ شیخ محمد روشن، جوشش":

ع : دشت میں خاک بہ سر پھرتے ہیں غم کرتے ہیں ✣ لوگ جس بات کو ہنستے ہیں وہ ہم کرتے ہیں

ع : اب تلک جیتا ہوں میں کیا سخت میری جان ہے ✣ دل کے سو ٹکڑے ہیں ہر ٹکڑے میں سو پیکان ہے

---

[۱] ماخوذ از تذکرۂ عشقی

Marfat.com

تصانیف

شورش و مبتلا کا بیان ہے کہ جوشش نظم و نثر میں صاحب استعداد تھے، لیکن نظم میں دیوان اور نثر میں رسالۂ قافیہ کے سوا کسی اور کتاب کا سراغ نہیں ملا۔

دیوان: دیوانِ جوشش کا صرف ایک نسخہ دستیاب ہوا ہے۔ شوق نیموی مرحوم نے جو صوبۂ بہار کے مشہور شاعر، زبان داں اور عالم دینیات تھے، چالیس پچاس سال قبل اس کا ذکر یادگارِ وطن میں کیا تھا۔ ضروری اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

"اس دیوان کو جناب والد مرحوم نے ... نقل کیا ہے۔ ہر صفحے میں ۱۷ شعر ہیں۔ ۹ اجزا میں تمام کیا ہے۔ اس دیوان میں قصائد بھی ہیں۔ آخر میں ایک آدھ تاریخ بھی ہے جس سے ثابت ہے کہ میر و مرزا کے ہم عصر تھے ..... افسوس کہ دیوان کی نایابی سے عظیم آباد کے شعرا بھی جوشش سے واقف نہیں۔ جناب شاد عظیم آبادی نے نوائے وطن میں ذکر تک نہیں کیا، سبب کیا وہی گمنامی اور اس دیوان کی نایابی، ورنہ ضرور جوشش کو راسخ مرحوم کے پہلو بہ پہلو جگہ دیتے۔ بہر کیف یہ دیوان ہر چند پرانا ہے مگر کلام پاکیزہ اور استادانہ ہے" ص ۲۹ تا ۳۵

افسوس ہے کہ یہ نسخہ اپنی اصلی حالت میں ہم تک نہیں پہنچا، اس کے متعدد اوراق غالباً

Marfat.com

ادگارِ وطن کی تصنیف سے قبل ہی ضائع ہو چکے تھے۔ تعجب ہے کہ شوق مرحوم نے مطلقاً
س کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی تفصیل آگے چل کر معلوم ہوگی۔ صفحۂ اوّل کے وسط میں کاتبِ
یوان کے قلم سے یہ الفاظ مرقوم ہیں — "دیوان روشن علی جوشش عظیم آبادی" اس کے
عد کے سات صفحے بالکل سادہ ہیں۔ نویں صفحے سے چوبیسویں تک قصیدے ہیں۔ نویں
فحے کے اوپر کا حصہ ضائع ہوگیا تھا، شوق مرحوم نے اس کی مرمّت کی ہے، قصیدۂ اوّل
عنوان اُنھیں کے قلم سے ہے اور غالباً اُنھیں کے مذہبی غلو کا نتیجہ ہے۔ اس صفحے پر ۴ اشعر
ں۔ چوبیسویں صفحے پر آخری قصیدے کے ۶ ابتدائی اشعار موجود ہیں، اور چوں کہ اس
ے بعد کے اوراق غائب ہیں، یہ قصیدہ ناتمام رہ گیا ہے۔ کاتب نے اپنے دستور کے
طابق ایک گوشے میں وہ الفاظ دیے ہیں جن سے ساتواں شعر شروع ہوتا ہے "عبث
ں ساکے" (کذا) اس قصیدے کے باقی اشعار کے علاوہ اور کتنے قصیدے
ائع ہوئے ہیں اس کے بارے میں قطعی طور پر کچھ کہنا ناممکن ہے۔ دو چار قصیدے
ے ہم عصر اہلِ دول کی شان میں کہے ہوں تو عجب نہیں۔ تیرھواں ورق حضرتِ شوق
لگایا ہوا ہے، اور اس میں ایک لفظ بھی اصلی کاتب کے قلم کا نہیں۔ پچیسویں صفحے کے
ط میں دیوانِ جوشش لکھا ہے، اور چھبیسویں صفحے پر غزل کے ۱۳ شعر ہیں۔ اس کے
کے ۴ ورق شوق کے مرمّت کیے ہوئے ہیں۔ اور ہندسے ابتدائے کتاب سے
اق مذکورہ تک ندارد ہیں۔ آگے چل کر دو سلسلے ہندسوں کے ملتے ہیں، ایک قدیم
دوسرا جدید، ان دونوں کے مقابلے سے مرتب اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ قصائد کے

Marfat.com

اوراق کے علاوہ ۴ اورق حسب تفصیل ذیل غایب ہوگئے ہیں :-

(۱) ابتدا کے دو ورق غائب ہیں ۔ دیوان کا افتتاح جس غزل سے ہوتا ہے وہ اصل میں پہلی غزل نہیں ۔ قدیم تذکروں میں ردیف الف کی متعدد غزلیں ملتی ہیں جو دیوان میں نہیں ۔ یہ غزلیں اُن غزلوں میں ہیں جو ابتدائی ورق ضائع ہوجانے کی وجہسے دیوان سے غائب ہیں ۔ مرتّب کا خیال ہے کہ دیوان کی سب سے پہلی غزل یہ تھی :-

"کس طرح سے ہو شرح وبیاں رازِ نہاں کا قدرت نہ قلم کی ہے نہ مقدور زباں کا"

ایک تو یہ کہ اس زمین میں بہ کثرت شاعروں کی افتتاحی غزلیں ہیں ، دوسرے یہ کہ تذکرۂ شورش وغیرہ میں جوشش کے اشعار کا انتخاب مطلع بالا سے شروع ہوتا ہے ۔ شورش جس نے ۱۵ ، شعر انتخاب کیے ہیں مطلعِ سر دیواں کو نظر انداز نہیں کرسکتا تھا

(۲) ۳ ورق : ۲ ، تا ۴ ، ۔ ن میں ورق ۱ ، اِس مصرع پر تمام ہوتا ہے :

'سدا رکھتے ہیں مستاں شیشہ و پیمانہ پہلو میں ' صـ۱۱ ط ۔ اس کے بعد کا ورق ن میں اِس مصرع سے شروع ہوتا ہے "عزرِ بندگی دل سے اٹھا دے خاکساری کر" ضمیمہ

(۳) ا ورق : ۸۲ ۔ مصرعِ آخر ورق ۸۱ ن "مہرباں نامہرباں ہم پر بھلا بہتر نہ" صـ۱۳۰ ط ۔ ابتدائے ورقِ مابعد " جوشش نہ سر اُٹھانے دے واں بارِ انفعال ضمیمہ

(۴) ۲ ورق : ۱۰۶ و ۱۰۷ ، مصرعِ آخر ورق ۱۰۵ ن "جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے" صـ۱۷۱ ط ابتدائے ورقِ مابعد : ... سو جان بہ لب ہے صـ۱۷۱ ط ۔

Marfat.com

(۵) ۵ ورق: ۱۱۹ تا ۱۲۳ — مصرعِ آخر ورق ۱۱۸ "دہی ہم خانہ بر دوشوں کا جو کشش ہم سفر ہوئے" صـ۱۹۱ ط۔ آغازِ ورق مابعد "خوں خوار ہو رہا ہے سفید آئینے کا منہ" ضمیمہ۔

(۶) ۱ ورق: ۱۳۸۔ مصرعِ آخر ورق ۱۳۷ "خدا جانے یہ الفت کیا کرے گی"۔ صـ۲۱۶ ط۔ ابتدائے ورق مابعد "کس کو میں منصف بدوں ٹک آپ ہی انصاف سے"۔ ضمیمہ۔

شوق مرحوم کے اِس دیوان پر اور بھی احسان ہیں۔ اصل دیوان میں جہاں جہاں کچھ ٹکڑے ضائع یا کمزور ہو گئے تھے، اُنھوں نے حسبِ ضرورت چھوٹی بڑی چِپّیاں لگائی ہیں، اور سادہ جگہ پر اشعار یا مصرع یا مصرعوں کے ابتدائی یا انتہائی الفاظ خود لکھے ہیں۔ دیوان میں کہاں کہاں یہ عمل ہوا ہے۔ اُس کی فہرست بہ قیدِ صفحہ و مصرع ذیل میں دی جاتی ہے۔ حضرتِ شوق کا اصل کے مطابق نقل کرنا متیقن نہیں:۔

۱/ ۱ تا ۲۶، ۲/ ۱ تا ۶، ۲۹ تا ۳۴، ۳/ ۲۷ تا ۳۰، ۴/ ۲۳ تا ۲۶، ۵/ ۲۱ تا ۲۴، ۶/ ۱۳ تا ۱۸
۷/ ۹ تا ۱۲، ۸/ ۵ تا ۸، ۲۹ تا ۳۱، ۹/ ۱۷، ۱ تا ۱۹، ۱۵۹/ ۲۷، ۲۹، ۱۶۵/ ۱۸، ۱۶۶/ انتہا ۱۱، ۱۳، ۱۵،
ہر سہ ابتدا ۱۶۳/ ۲، ۴، ۶، ۸، ۱۰، کل انتہا ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۱، ۳۳، کل ابتدا
۱۶۴/ ۳، ۵، ۷، ہر سہ ابتدا ۱۸۱/ ۱، ۳، ۷، ۹، ۱۱، ۱۸۲/ ۲۹، ۳۱، ۳۴، ۱۸۳/ ۱، ۳، ۵، ۷۔
ابتدا ۱۸۷/ ۲۰، ۲۴، ۲۶، ۱۸۸/ ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۱۹۰/ ۵، ۶، ابتدا ۷، ۸، ابتدا ۱۹۳/ ۲۵ ابتدا
۲۰۳/ ۲۰، ۲۱ ابتدا ۲۱۰/ ۳۴ انتہا ۲۱۱/ ۲، ۱۰ انتہا۔ مخمس سوم بندِ آخر ۲۳۲/ ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷،

Marfat.com

۲۹ ۲۳۶ ۲۳، ۲۵، ۲۶ ہرسہ ابتدا ۲۳۷ ۱، ۳، ۵ ہرسہ ابتدا ۲۳۸ ۳۱، ۳۴ ۲۳۹ ۱،
۳ ۲۴۱ ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۲۸ کل انتہا ۲۴۲ ۱۰، ۱۲ ۲۴۳ ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱
۲۴۴ ۳، ۴ ۲۴۵ ۲، ۳۳ ابتدا ۲۴۶ ۱ ابتدا ۲۴۸ ۲۰، ۲۲ ہردو انتہا ۲۴۹ ۱۵، ۱۷،
۱۹، ۲۰، ۲۱ کل ابتدا ۲۵۲ ۳۳، ۳۵ ۲۵۳ ۱، ۳، ۵ ـ ۷، ۹ ہردو ابتدا

ذیل کے مصرع ضمیمے میں ہیں: نہ ہوں میں چرب الخ بہ رنگِ شمع ارادہ الخ خوں خوار ہو رہا ہی الخ۔

شوق مرحوم نے بعض صریح اغلاط کتابت کی تصحیح علاوہ کہیں کہیں اپنے عہد کی زبان یا اپنے ذوق کے مطابق کلام جوشش پر اصلاح بھی دی ہی۔ بعض مقامات پر اگر کسی تذکرے میں (غالباً گلشنِ بے خار) کوئی شعر ان سے مختلف نظر آیا ہی اور یہ صورت اِن کے نزدیک قابلِ ترجیح ہی تو اصل میں ترمیم کر دی ہی۔ بدقسمتی سے مرتب پر اس حقیقت کا انکشاف اُس وقت ہوا جب کتاب کے دو تین جز چھپ چکے تھے۔ اور اِن اجزا میں شوق نے جو تصرفات کیے تھے وہ طبع میں بھی آ گئے۔ بعض تصرفات کا حواشی میں ذکر ہی، بقیہ کی فہرست ذیل میں درج ہی:-

اِن، کن، جن، کی جگہ اس، کس، جس: ۲/۷، ۱/۱۷، ۶/۱۲، ۲۸، ۷/۱۷، ۵/۲۳، ۱۰
۲۱ ۱۵/۲، ۳۲ ۶/۱۲، ۲۶/۴، ۶، ۸، ۲۲، ۲۸/۱۰ ۲۹/۲۴ ڈبانا کی جگہ ڈبونا ۱۶/۷ ۲۵/
۳۴ زور کی جگہ اور ۲/۱۰۔ ۱۶/۲۰ "کبھی اُس گل نے نہ جوشش کی طرف کان کیا"
۲۹/۱۲ "لیکن تجھے خدا نے کیا دل ربا بنایا" اصل مصرع پر مذہبی نقطۂ نظر سے اعتراض

Marfat.com

وارد ہوتا تھا) ۳۵ ، طرف کی جگہ سمت ۱۵۸ ۲ میاں کی جگہ مجھے ۱۶۵ ۲۰ فلانی کی جگہ وہ بت۔ ضمیمہ: جھکتا سوے داماں ہی گریبان ہمارا، اس مصرع میں نشان زدہ الفاظ۔ اصلی الفاظ اس طرح قلم زد ہیں کہ پڑھے نہیں جاتے۔

کہیں کہیں حاشیہ بھی چڑھایا ہی۔ عموماً خاتمے پر شوق نیموی، درج ہی: ۵/۲۲ "متقدمین بھو کا بدون ن استعمال کرتے تھے مگر متاخرین ن کے ساتھ استعمال کرتے ہیں" ۲۵/۸ متقدمین دَہ بہ فتح بولتے تھے (پڑھا نہیں جاتا) بہ ضم مستعمل ہی" یہ عبارت کاٹ دی گئی ہی۔ اور وہ شعر بھی جس کے متعلق یہ عبارت ہی ۱۶/۲ ۔"اس قسم کے الفاظ میں جہاں ترکیب فارسی رہتی ہی اگرچہ متاخرین اعلانِ نون نہیں کرتے، بلکہ معیوب جانتے ہیں۔ مگر متقدمین اعلان بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ذوق دہلوی کے کلام میں جابجا موجود ہی"

۱۶/۱۶ لفظِ سیر کو طبقۂ اولیٰ والے مذکر استعمال کرتے تھے"۔ ن میں ۳ مسلّم غزلیں، اور بہتیری غزلوں کے متعدد اشعار قلم زد ہیں، ایک غزل (قوافی برائے، صدائے ردیف ہوا) کے مقابل لفظ خارج، لکھا ہوا ہی۔ یہ غزلیں اور اشعار ضمیمے میں درج ہیں، اور غالباً ان میں زیادہ تر اشعار حضرتِ شوق کے قلم زد یا خارج کیے ہوئے ہیں۔ حضرت شوق پر اعتراض فضول ہی، اُن کا نہیں اُن کے عہد کا قصور ہی۔

کتاب کے خاتمے پر کاتب نے حسب ذیل عبارت لکھی ہی:۔

"تمام شد بہ تاریخ چہار دہم شہر شعبان ۱۲۳۸ھ فصلی، بہ مکان شیخ قمر علی صاحب

Marfat.com

بہ محلہ گولکھ پور من محلاتِ شہر پٹنہ بہ وقتِ گزشت یک پاس شب تحریر یافت۔

جملہ اوراق ایں کتاب زرنگار یک صد و پنجاہ و یک اندر شمار
غزل کل جوشش بہ خطِ منجلی ختم شد از بندۂ سبحان علی
من نوشتم صرف کردم روزگار من نہ مانم ایں بماند یادگار

من سبحان علی ولد شیخ دھومن ساکن موضع نیمی پرگنۂ غیاث پور ضلع بہار"

کاتب کا حال یادگار وطن میں موجود ہے، سال ولادت ۱۲۲۱ھ اور سالِ وفات ۱۲۹۶ھ ہے ص ۲۹ تا ۳۵۔ مرتب کا خیال ہے کہ کاتب نے قصائد کو دیوان سے الگ لکھا تھا۔ اور ۱۵۱ ورق صرف دیوان کی ضخامت بتائی گئی ہے۔ آج کل اس کتاب میں قصائد کو چھوڑ کر ۱۳۷ ورق ہیں! کاغذ سفید معمولی ہے اور کمزور، متعدد مقامات پر بوسیدہ ہو کر پھٹ گیا ہے، جس کی وجہ سے مصرع ناقص رہ گئے ہیں۔ کیڑوں نے بھی کہیں کہیں اسے خراب کیا ہے۔ خط نستعلیق شکستہ آمیز ہے۔ لیکن نہایت خام، روشنائی پھیکی، اور مسطر ۱۷ سطروں کا ہے۔ کاتب نے مقطعوں کو عموماً دو سطروں میں لکھا ہے، اس لیے زیادہ تر فی صفحہ چودہ پندرہ شعر ہیں۔ کاتب کی غلط نویسی کی کوئی انتہا نہیں، یاے مجہول و یاے معروف، ہاے مخلوط و غیر مخلوط، ک اور گ میں تو فرق کی توقع ہی فضول ہے، لیکن غضب یہ ہے کہ جہاں نقطوں کی ضرورت ہے وہاں نقطے نہیں دیتے اور جہاں ضرورت نہیں وہاں بڑھا دیتے ہیں۔ عربی الفاظ کا املا اکثر غلط ہے، ز کی جگہ عموماً ذ لکھتے ہیں، اور سیکڑوں مقام پر الفاظ چھوڑ دیے ہیں۔ کاتب کی غلط نویسی کا صحیح

Marfat.com

اندازہ انھیں اصحاب کو ہو سکتا ہے جن کی نظر سے یہ کتاب گزری ہے۔ اس کا مفصل ذکر حواشی میں ہے۔ بہ طور نمونہ ایک دو شعر ملاحظہ ہوں۔

یہ دہ مطلع ہے خطا بیکہ ہو جای کتاب ؛ مدعے کہ جو پڑے کا عین ٹمک اسکے نہنگ ص۲۵۱

یہ معجز اهی کہ شق القمر کیا تو نے ؛ یہ معجز اهی زمز کان خل لعل دی یار ص۲۴۲

مرتب نے تصحیح کی بہت کوشش کی ہے لیکن بہت سے شعر ایسے رہ گئے جن کی صحت مشتبہ ہے۔ بعض اشعار یا مصرع جن کا غلط رہ جانا یقینی ہے ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :-

ص۳۱ فرنگی زادے نے لے کر خطِ تقدیر پر لکھا ص۳۵ غربت زدوں کی نالہ رکھتا نہ باغ باں۔

ص۴۵ ہیں تکیہ بانکی تری پرواز میں گویا ص۸۸ ہوتے دیکھی نہ موافق کے جب بھنگ سے بھنگ

ص۲۳۳ زندہی نہیں ہے آشیانہ جغد ص۲۵۲ خدا علیم ہے اس کو یقین الخ ص۲۵۳

جہاں تک کہ واں پیش حسنِ محبوباں ط کی ترتیب ن سے امور ذیل میں مختلف ہے : ط میں قصائد کل اصنافِ سخن کے بعد ہیں۔ دو غزلیں ردیف پیالہ، مزہ حرف الف سے حرف ہ میں اور ایک غزل 'دونوں' ردیف حرف واو سے حرف نون میں داخل کی گئی ہے۔ خارج شدہ اور قلم زدہ اشعار الگ سے ضمیمے میں درج ہوئے ہیں۔ اور اسی میں وہ اشعار بھی شامل ہیں جو کاتب ط نے سہواً نقل نہیں کیے۔ مرتب نے غزلوں کے شمار اور عنوانات ذیل اپنی طرف سے بڑھائے ہیں: غزلیات، مخمسات، مثنویات قطعات، قصائد۔ ص۲۲۱ "متفرق اشعار" کی جگہ ن میں عبارت ذیل ہے: "تمام شد، دیگر متفرقات بہ تاریخ سیزدہم شہر شعبان ۱۲۳۸ فصلی"

Marfat.com

ط میں جہاں نقاط ہیں، وہاں، ن میں فحش الفاظ ہیں، کرم خوردہ ہے یا عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ تفصیل حواشی میں دیکھی جائے۔

دیوان مطبوعہ میں مختلف اصنافِ سخن کے جو اشعار ہیں ان کی مجموعی تعداد ۴۳۳۴[1] ہے۔ غزل ۳۷۲۴، متفرق اشعار ۴۰، رباعی ۸۲، مخمس ۹۵، مثنوی ۱۰۵، قطعہ ۴۲، قصیدہ ۲۴۶۔ ضمیمے میں جو ۴۵ اشعار ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں۔

ن کا سالِ کتابت ۱۲۳۰ فصلی مطابق ۱۲۴۷ھ ہے۔ کاتب نے اپنے منقول عنہ کے بارے میں کسی قسم کی اطّلاع نہیں دی، اور اگر یہ مان لیا جائے کہ کاتب نے نقل اصل کے مطابق کی ہے تو منقول عنہ کے غیر معتبر ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا، اور نہ اس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ جوشش کے کُل کلام پر حاوی تھا۔ شورش نے ۱۱۹۲ھ کے لگ بھگ اشعار کی تعداد تین ہزار بتائی ہے، اور ن کے ضائع شدہ اوراق بھی محسوب کر لیے جائیں تو اشعار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اگر یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ جوشش کا انتقال ۱۲۰۲ کی جگہ ۱۲۲۰ھ کے پس و پیش ہوا جب بھی، ابتدا کے ۲۰ برسوں کے اشعار تین ہزار اور آخر کے تیس برسوں کے اشعار دو ہزار ہوتے ہیں، اور یہ اس بنا پر کہ اوائل مشق کے اشعار زیادہ تر دیوان میں داخل نہیں کیے جاتے قرینِ قیاس معلوم نہیں ہوتا۔

---

[1] معیار بانکی پور، مارچ ۱۹۳۶ء میں دیوانِ جوشش پر ایک مضمون چھپا تھا، اس میں تعداد اشعار وغیرہ میں غلطی ہوئی ہے۔ تین مصرع اور انیس شعر جن کی تضمین کی گئی ہے، دوسرے شاعروں کے ہیں۔

Marfat.com

رسالۂ قافیہ: اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانۂ مشرقیہ میں ہے جس کا حال اس کتب خانے کی مطبوعہ فہرست میں ہے۔ ایک نقل جو ابھی حال میں لی گئی ہے پیشِ نظر ہے۔ یہ ۲۲ صفحوں پر ہے۔ کسی صفحے میں چودہ کسی میں پندرہ اور کسی میں سولہ سطریں ہیں۔ ابتدائی تین سطریں یہ ہیں، بعد حمد الٰہی و نعت حضرت رسالت پناہی کہ تحریر و تقریر آں نامتناہی ست۔ ایں مختصرے ست مشتمل بر علم قوافی کہ بہ پاسِ خاطر میر محمد امین صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ، فقیر حقیر محمد روشن متخلص بہ جوشش از رسائل ہا تالیف نمودہ، قواعداتِ فارسی را بہ چند فصل بیاں می نماید" اصل نسخے میں کاتب کا نام نہیں لیکن تاریخ کتابت چہارم رمضان المبارک ۱۲۱۳ھ فصلی درج ہے۔ رسالے میں کوئی خاص بات نہیں، اور نہ اس کی تالیف جوشش کے لیے باعثِ فخر ہو سکتی ہے۔ مثالیں سب کی سب فارسی سے دی گئی ہیں۔ بیان کہیں کہیں اُلجھا ہوا بھی ہے۔ ممکن ہے کہ کاتب کی غلطی اس کی ذمہ دار ہو۔ دو تین اقتباس بہ طورِ نمونہ ملاحظہ ہوں:

"قدما بر آنند کہ قافیہ معروف و مجہول را در یک شعر جمع نہ کنند، و متاخرین جائز داشتہ اند، چنانچہ در مطلع شیخ محمد حزیں کہ از شاعرانِ متاخرین ست آوردہ:

"زاں رو کہ زد بہ بلبل پر شور پشت دست تا حشر نبگرد گل مغرور پشتِ دست[ئ]"

ئ اس زمین میں جوشش کی ایک غزل بھی ہے ط ص۱۲۷ حزیں کا کوئی اثر کلامِ جوشش پر ہے یا نہیں، یہ مسئلہ تحقیق کے قابل تھا، لیکن، مرتب کو ادھر توجہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔

ئ جوشش کی بعض غزلیں دو دو شعر کی ہیں اور تیرہ شعر سے زیادہ کی کوئی غزل نہیں۔

Marfat.com

"بباید دانست کہ آوردنِ ردیف درشعر واجب نیست بہ خلافِ قافیہ کہ جزذات شعر ست، و ردیف واجب التکرار ست، تغیراو جائز نیست، مگر وقتے اشارتے بہ تغیرّ او نمایند ...... و ردیف بے کار آوردن عیب ست۔"

آخر میں جوشش نے شعر کی بارہ قسمیں بنائی ہیں۔ قصیدے کی تعریف یہ کی ہے کہ مطلع ہو اور اشعار کی تعداد سولہ سے کم نہ ہو، غزل تین شعر سے کم اور پندرہ شعر سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔ مقررہ چوبیس اوزان کے علاوہ بھی استادوں نے دوسرے اوزان میں رباعیاں کہی ہیں۔

جوشش نے معیار الاشعار کے سوا کسی دوسری کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔

زبان اور املا

جوشش کی زبان وہی ہے جو اِن کے دہلوی معاصروں کی ہے، بلکہ بعض باتوں میں اِن کی زبان اِن کے معاصرین کے مقابلے میں ہماری زبان سے قریب تر ہے۔ بہاری اثر دو ایک جگہ نظر آتا ہے۔ ناگن بہ کسرِ گ صفحہ ۱۸۱ لیکن، بہ خوبی ممکن ہے کہ یہاں قافیے کی غلطی ہو۔ لفظِ خوردک یا خردک ۲۵۰ بہ ظاہر فارسی ہے، لیکن، لغات فارسی میں نہیں ملتا، اور نہ اُردو کے ان لغات میں ہے جو دہلی اور لکھنؤ میں مرتب ہوئے ہیں۔ یہ ایک باجے کا نام ہے، بہار میں اب تک سنا جاتا ہے۔ ط میں سوا ایک آدھ لفظ کے قدیم املا کی پابندی نہیں کی گئی۔ زبان کی بحث میں ط سے مثال کے لیے صرف صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے، اور کہیں کہیں اشعار کا۔ جن عنوانات کے تحت الفاظ بڑی تعداد میں ہیں وہاں

Marfat.com

اِس کا لحاظ رکھا گیا ہو کہ اُسی ترتیب سے آئیں جس سے طبع ہیں ہیں۔

عربی فارسی: (۱) عربی فقرے دو چار جگہ استعمال ہوئے ہیں لیکن اُن سے جوشش کی عربی دانی کے متعلق کوئی قطعی رائے قائم کرنے میں مدد نہیں ملتی، اللہ معک ۲۵۰، لحمی لحمک ۲۵۰، (۲) نامانوس عربی، فارسی الفاظ اور مصطلحات بہت کم ہیں، سیاہ چشم ۹۴ (بے مروّت، پلشت ۴۶ ا (مصحفی دیوان پنجم)، السں $\frac{۱۴۵}{۲}$ (ترکی میں الوس وا وِ غیر ملفوظی کے ساتھ۔ اُردو میں قفس کا ہم قافیہ:

"دل ساتھ دوانوں کا تو مت چھوڑ جنوں میں کوئی بھی بگاڑے ہے کہیں اپنی اُلس سے" (میر حسن) بارہ ۲۳۲، ترتیزک $\frac{۲۴۵}{۲۴}$ (ترہ تیزک کہ سبزہ کہ تخمش را بہ ہندی ہالم وچند سور نامند" مؤید الفضلا) سہم $\frac{۲۵}{۱۱}$ حاشیہ (تیر)، چہلتہ ۲۵۱ (یا چلتہ ایک قسم کی زرہ:

"اطلس ہفت فلک ہو جو عدو کی چلتہ کٹے اِس طرح وہ اُس سے کہ چھری سے جوں پیاز" (سودا)

(۳) لفظی و معنوی تصرّفات، اور ہندستانیوں کے عربی فارسی مادّوں سے بنائے ہوئے مفردات و مرکبات ان میں سے کچھ تو غلط العام میں داخل ہیں، لیکن بعض کے متعلق یہ توجیہ نہیں کی جا سکتی، چار چشمی ۲۰ (غالباً ہندستانی محاورے سے ماخوذ)، قسمی ۳۶ (بہ ظاہر قسم کھانے والا)، خود رفتہ ۲۱، گدازگی ۳۹، سختگی ۸۰، باغ و بہار ۱۵۹ (سودا و مصحفی)، موثر ۸۷ و ۱۶۰ و ۱۹۳ (مؤثر)، خطرہ ۲۳۲ (خطر)، نقش کا لجر ۱۷۲ (عربی میں کالنقش فی الحجر۔ سودا، نثار ظفر، "تجھ پہ یہ قتل ہی جو مرا نقش کا لجر" سودا مخمس)، رذالوں ۴، ۱۱ (املا ذیاز ۹)، امیدِ توقع ۱۰۴، چشم توقع ۲۴۴ (اوباش شاگردِ مصحفی کے یہاں "چشم امید" ملتا ہے۔

Marfat.com

تذکرۂ ہندی) (۴) فارسی کی تقلید میں فعل وغیرہ کی صفت اِس طرح لاتے ہیں کہ حروف ربط وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی: تلخ نہ بولا ۹۴، گرم مت مل ۷۰، ہستی بے رنگ وسیع ہی ۴۷۔ بیہدہ آغاز نہ کر ۵۶، سرسری گزر ۱۷۶ (۵) فارسی حروفِ جار و ربط وغیرہ کا استعمال اتنی بے اعتدالی کے ساتھ نہیں جتنا سودا کے یہاں ہی: بہ دل ۵، بر سرِ جنگ ۴۳، در جواب ۹۳، تا منتہائے صبح ۴۸، ہذبس ۱۵، برائے قاصد ۵۲، برلئے شغل، بر تقدیر، بہ اندازِ چراغ، با فراغ ۸۰، از بس کہ سر تا بہ قدم ۱۰۰، بہ سانِ مضموں، بہ از قصیدہ ۱۴۹، در پے آزار، بہ جوش وخروش ۱۷۰، جیب سے لے تا بہ داماں ۴۷، تا بہ سحر ۱۰۵، بایں عنوان ۲۰۸، تا کے، تا بہ کے، بہرِ تعظیم ۲۱۱، تا بہ چوکھٹ ۲۳۳، پیش از اُس کے ۲۵۱ (۶) فارسی کی تقلید میں علامتِ اضافت (کی، کا) کو حذف کر دیتے ہیں، یا از، را وغیرہ کا روزمرّۂ اُردو کے خلاف لفظی ترجمہ کرتے ہیں: اگر اوج آرزو ہی ۲۰۴، ۱۳۱/۱ (۷) فارسی مصادر اپنی اصلی شکل میں کہیں نہیں ملتے، اضافہ یا کے ساتھ جیسے گردن زدنی اور آمدنی ۱۶۰ البتہ پائے جاتے ہیں (۸) الف ندا صرف لفظ ساقی اور شاہ (یا شہ) کے ساتھ ملتا ہی ۳۵/۲، ۲۴۲، ۲۴۸ وضمیمہ (۹) حرف ندا 'اے' کو کہیں کہیں آج کل کے استعمال کے خلاف حذف کر دیا ہی: ۱۶/۱۳۱، ۴۷/۲۵ 'وے' بھی ملتا ہی (۹) یائے تانیث ہندستانی، عربی فارسی الفاظ کے ساتھ: زری ۴۷، جدی ۷۵، ناکاری ۲۳۹ (۱۰) عربی فارسی اور ہندستانی الفاظ کی ترکیب: دیوانہ پن ۵۴، جگر جلا ۱۶۳، دل جلی ۲۰۷، دل جلے ۶۸، اک بیچا ۱۷۳، گھر بہ گھر ۴۳، حسرت بھری ۸۰، چورنگ ۱۵۰، بے ڈھنگ ۵، بے لاگ ۱۱۹، باؤ بندی وبے پیر ضمیمہ

Marfat.com

(۱۱) عربی فارسی الفاظ سے مصادر: بخشنا، بخشنا، شرمانا، گزرنا، درگزرنا، بدلنا، خریدنا، تڑکنا، آزمانا فرمانا، رنگنا، نرمانا ۱۵۷ (۱۲) فارسی محاوروں اور روزمرّوں کا ترجمہ: کوس لمن الملک مارنا ۳۲، بہم کھانا ۵، بہ جنگ میں لانا ۸، (بہ جنگ آوردن جو بہ دست آوردن کا ہم معنی ہے) جنبش میں لانا ۱۳۶، برسرِ جنگ آنا ۴۳، رخت سفر باندھنا ۲۰۵، بہ سر آنا ۱۰، (۱۳) فارسی عربی کے دو لفظوں کو جو ہم معنی یا قریب المعنی ہیں، یا ایک ہی مادّے سے نکلے ہیں، ایک ساتھ استعمال کرتے ہیں بغیر اس کے کہ معنی میں کچھ اضافہ ہو: تن بدن ۳۴ (بدن' ہندستانی لفظ بھی ہے)، طول وطویل ۱۶۲، منت آرزو ۲۲۰، نیست نابود، حس وحواس ۱۰۸، (۱۴) فارسی اور ہندستانی الفاظ کو بھی اس طرح استعمال کرتے ہیں: بوباس ۱۰۸، درد دکھ ۱۶۱، خاک بھس ۱۵۵ (۱۵) واو عطف: جملوں کو ملاتا ہے: ۴۲/۳۴، ۲۵۶/۱۸، ٹھیٹ ہندستانی لفظوں کو ہندستانی اور فارسی لفظوں سے ملاتا ہے ۲۸/۲۶، ۲۳۹/۲۹،۲۶، عطف کی صورت میں بھی ہاے مختفی کو ے سے بدل دیتے ہیں: آب ودانے ۲۲/۲۶ فارسی اور ہندستانی لفظوں کو حرف عطف کے بغیر ملا دیتے ہیں: بوباس، درد دکھ، تن من ۲۵۵، آمد رفت ۱۹۶، نیست نابود ۳۴۱، دل جگر ۲۰۲، منت آرزو، روزمرے کے خلاف واوِ عطف: طول وطویل، دم وہوش ۲۶۱، ۲۰۵ وضمیمہ رجان نے دم ہوش اور میر نے دم اور ہوش لکھا ہے۔

گیا رو بہ رو اس کے آئینہ کیوں   کہ بے ہوشی اس کا دم اور ہوش ہے)

حالت عطف میں جہاں چاہیے اعلان نہیں کرتے اور جہاں نہیں چاہیے کرتے ہیں: شیریں و فرہاد ۳، مجنوں وفرہاد ۲۱۴، بے سروسامان ۱۶، دروربان ۱۱۰، (۱۶) یاے زائد:

Marfat.com

انکساری ۲۲۴، یادگاری ۲۱۷، (۱۷) تراکیب کی وہ ندرت جو غالب و مومن کے یہاں ہے جوشش کے یہاں نہیں پائی جاتی، تاہم بعض تراکیب قابلِ توجہ ہیں، فتنۂ ایام، چرخِ فتنہ سرانجام، اقلیمِ آرزو، پاے سعیِ کاہل ۱۳۳، وضعِ لاابالی ۲۰۴، (۱۸) بعض تراکیب قطعاً غلط ہیں اور بعض کی صحت مشتبہ: خواہش بے دردِ سری ۱۶۷، دردِ سرِ عشق ۱۷۸، خوشّی دل ۳۰، سرِ دردِ دنیا ۲۰۸، تاثیرِ ریز ۱۶۹، (فارسی میں غیر مسموع "ہیں ہمارے شعرِ پُر تاثیر ریز") سودا مثنوی اخم رخی ۸۷، ۱ منکر پاک ۱۹۴، سرسائی ۲۳۰ (۱۹) اضافت: ہندستانی الفاظ کے ساتھ: مثل چکور ۶۵، پیراہن ململ ۲۰۵، ایسے الفاظ کے ساتھ جن میں اہلِ ہند نے تصرف کیا ہے: خطرۂ آسمان، مضاف الیہ کا اعلان ن بیرِ گلستان ۱۱۶، حالتِ اضافت میں مختفی ہ کا ے سے بدلنا: سینۂ پُرکینے ۲۱۷، ی پر تشدید خوشیِ دل ۳۰، مرکبات اضافی میں مضاف الیہ بری کا اضافہ گردشِ ایامی ۲۳۰، بارشِ نیسانی ۱۸۱، قفلِ ابجدی ۲۰۹ مضاف الیہ کے بعد فعل اور حرفِ نفی، اس کے بعد مضاف کی تکرار کے بغیر مضاف الیہ: "نے خواہشِ عیش ہے نہ عشرتِ دل ہے" ۲۲۶، دو لفظوں کے درمیان ہندستانی حرفِ عطف 'اور' ہو جب بھی یہ دونوں مل کر مضاف ہو سکتے ہیں: نام اور نشانِ قلعہ ۲۲۴، اب یہ جائز نہیں۔ جہاں میں یا کی، کا وغیرہ چاہیے وہاں بھی اضافت سے کام لیتے ہیں: "ہیں دولتِ ہجوری منہ زرد و سپید آنکھیں" ۸۱، دستِ اندازِ چراغ ۷۷، پس و پیشِ امتحان ۱۰۰۔

ذیل میں فارسی اور عربی مفردات و مرکبات اکٹھا کر دیے گئے ہیں: نخل (درخت)

Marfat.com

خوش فعلیاں ، یارِ جانی ، سجدہ ہزار عالم ، پُر بے نمک ۱۱/۵ حاشیہ (سودا ، میر و قائم :
پُر بے قرار ہی ہوس سوختن ہنوز" قائم) شگوفہ اور غنچہ (مختلف المعنی) ، خسرو حسن ، چہرہ ۱۱
(اصطلاح) ، قلاش ، خوابِ سنگیں ، براق ، جگر ۱۹/۵ حاشیہ (چپارا) ، مدعی (دشمن) ، شیریں کار[۳]
قرار (اقرار) بیا پے ، فن (عیاری) حسنِ عالم گیر ، کاہیدگی ، دل خواہ ۲/۴ ، چشم تر (بے اضافت) ،
تحفہ ہم نشیں ، بدبلا ، کمانِ ابرو ، خط آزادگی ، عشقِ خرد دشمن ، دست قدرت ، طرف
(طرف داری) ، چشم خوں گریہ ، گریبانِ تعلق ، مستجاب ، دلو ، لعل لب (بے اضافت) ،
بے طرح ، بہار دوست ، بہ حد ۴۲ ، تکرار (جھگڑا) عقل کاملہ ، گنہ گاری ۵۴ ، (سودا :
"شہید رسم ملک عشق ہوں سودا کہ لیتے ہیں جہاں جرم نگہ پر نقد جان و دل گنہ گاری")
عمان و محیط (سمندر) ، آستیں طلب ، برگزیدۂ ناشناد (صحیح املا) ، آسا ، منتہا ، علی الدوام ،
پر بند ، خط شعاعی ، گلابی ، ۵۰ ، زر خرید ، بے نظر ، پامال حیرت ، کمر بند ، سر بند ، آہ سحر گاہی ،
بدحظ ، حسن صندلی ، بادشائی ، قناعت پیشہ ، خانہ خدا (بے اضافت) زہدِ ریا ،
کاروبارِ دنیوی ، انتشارِ عمر ، دار و مدار ۶۴ (کرکے دار و مدار اور اخلاص "حسن) مامن ،
بے جگر ، فی الحقیقت ، ہم پیکر ، ادنیٰ تصرف ، صدر نشیں ، ادلی ، عرصۂ نشۂ جنگ ۶۴ ،
فرق (سر) ، شرق چراغ ؟ داغ بربالائے داغ ، ادستاد (صحیح) انگشت اشارت ، بینی ،
شوق ۸۲/۱۸ ، ۱۵۶/۱۱ مسلّم (سالم) ، دُربخت ، زہے عزو شرف ، رہ آورد ۸۹ ، دستِ کشادِ کارِ دل ،
(بہ ضم ہا صحیح) ، بادشا ، ساعی ، خدمت شریف ۹۵ ، مانا ، بہ سان مضمون ، خجلت دہ ،
ابنائے زماں ، سرشتہ ۱۰۳ ، انفصال ۱۰۸ ، فیصل ، قرط ، اندک و بسیار ، عقوبت ، دل شدگاں ،

Marfat.com

قصہ وار ۱۱۶، خوش خمی، آزردہ جاں، آب داری، گدازِ عشق (گداختۂ عشق)، حکمت ۱۲۱،
نارِ خصومت، دَوڑ دَوڑ، خانہ پرداز، کوز پشت، جگر لخت لخت، وضع کرخت ۱۴۰، رنگیں
لباس، میر سامان ازل، بے صرفہ، بود و نابود، عمر جلد رَو، یار شاطر، زِ نرگس، خامس،
سادس، عذر لنگ ۱۵۰، ہوس، رنگت، تجربے کرانہ، عمر جاودانہ، مزیدار ۱۵۲، شیر بیشہ
خشکی طالع، بدقماش، گلاب پاش، جزاک اللہ، آہنیں دل، چوب دار، سالوسی، محقق،
مغربی، جنوبی، حلبی، ہندی (تلوار کی چار قسمیں) خرچ، گدا پیشہ، منشیِ قضا، حیلہ اور حوالہ،
کلمۂ اخراں، ذات احد، عدیل، سبیل ۱۶۳/۲ نشست (قافیوں کی) فلانی ۱۶۵ (فارسی بے قید دوش
سودا، سوز، قائم، مصحفی :-

"یہ تیرا حال کیا ہے اے فلانی   نہ تو نے قدر حسن اپنے کی جانی" مثنوی سودا)

زشتی، دیدہ وری، آب آتشک ۱۶۹/۲ حاشیہ۔ طوفاں بر جوش، کاہن، ممدِ معادن، متروک جگر،
مردود، بیہودں، ذکر ازہ، حجر ۱۸۵، بلد، لجلوں، مقابلت ۱۹۲، شہ نشیں، دوربیں،
بے تحاشا، وحدت سرا، طرح دار (غالباً ہ)، ماحضر، بالفرض، خراب آباد، حسود،
انگشت دخل، باد پیمائی ۲۰۲، رزاق، واجب التعزیر ۲۰۶، خوش تقریر، مستور، مظفر و
منصور، دریافت، تحقیق، چشم پوشی، ہر کدام "چمن یہ پھول رہا ہے کدام موسم کا" سودا)،
دارباں ۲۱۶ (سودا)، خوش مقال، حسن تیاری (ت اور ط دونوں سے صحیح) حسنِ بازاری،
منطقی، صوت وصدا، پاس انفاس، یک ذات، مربوق، خرقۂ پشمینہ، علی الاتصال،
بلا شبہ و شک، خط بیزاری، آخ، استفادہ، زندگی راعشق ست، بے طمعی، بے غرضی،

Marfat.com

فرضی، کریہی، چاشت ۲۲۸، مباح، دہقانی، شخت، عرصہ ۲۳۲، قدر قلیل، چسپیدہ، نخیل (داخل)
رنگ محل ہ، بیت الخلا، زقوم (بے تشدید)، اثر دنشان) بعضے، جعفری ہ ؟ تقید (تاکید)
افیم دافیمی ہ، سفرہ ۲۳۷/۲، شعر وشاعری، خوان الوان، گل پنج، سبعۂ سیار، (سیارہ ہونا چاہیے)
دوائر، کلیم کلام، علم لدنی، آثار، نہ دشوار، ناتواں بیں، تلوّن طبعی، استقلال ۲۴۴/۲۸، اہمال
دال، حمل، ددولہ، قال ومقال، متلاشی، ذلیج، حرکات وسکنات، کل بروج اور
سیاروں کے نام، فی الحال، حلال، مستولی، اوتاد، ابدال، حکما، علما، فضلا، ضربت،
یداللہی، اشکال، گوش مال ۲۴۹ دکان ملنے والا، سبزک (نیل کنٹھ) مدرک، خطابیہ،
سخن رس، کنجلک ۲۵۱/۲، محدّب، مقعر، ہوش نیوش، لباس فاخرہ، تخشّن ۲۵۳ (صحیح
بہ کسرش بجیب اقوابھی ممکن ہے)، مشفق من، سہوا، سہم گیں، احسن، علیم، خلا، ملا، کودن،
مخن ۲۵۴ (عربی میں نہیں آیا)، جناب کرامت مآب، قبلۂ من، سرسوزن، بانع، زلّہ خوار،
صحنک، روسپید، غرش ضمیمہ، زنگولہ، حسرت کدہ، دریچۂ معنی ہیگانہ، مختار کار، قابل دیدار
(جو دیکھ سکے)، قلم تراش، تودۂ طوفاں۔ گاہے جنیں گاہے چناں، جتے ۲۵۹ نایاب ۲۳۵ (ناپید)

ٹھیٹ ہندستانی مفردات ومرکّبات: بول چال میں جو ٹھیٹ ہندستانی
الفاظ ہیں ان کے علاوہ جوشش کے یہاں ایسے الفاظ کا کوئی بڑا ذخیرہ نہیں: اپنے آپ ۱۳،
نرا، بیج، اچھا ۱۹، چکنا چور، بنا بنایا، اٹھیلی، لکھا (لکھا تقدیر)، گاہک، ویسے ہی ۴۸،
جوں کے توں، نٹ کھٹ، باؤلا، چنگ، گھڑی گھڑی، جھڑی، سا ۵۹ (سلیماں سا ہوا
مہان مور" اس طرح کم استعمال ہوتا ہے)، پنکھڑی، ڈھیری، ماتھا، چاند ۷۷، (زلور) کا سا ۸۴/۱،

Marfat.com

انگ، جب بھنگ ۵۴ (غالبًا یہ مرکب ہی جس کا دوسرا جز بھنگ معلوم ہوتا ہی۔
معنی کا پتا نہیں۔ سودا کے اس شعر میں ممکن ہی کہ یہی ہو:

نہ دے دل آتشیں رخسار پر سودا تو اب کیونکر ‌ ‌ وہ شعلہ دیکھ کر میں ہو گیا چت بنگ آتش کا)

ڈھولک، مول، ہوں ہوں ۱۰۱، جب نہ تب، لپکا ۱۰۴، اپنا کیا ۱۰۸، مسیں، کلیجا ۱۱۲، مار مار، دیپک راگ، نگرا، پہلے ہی پہل، مجھولے، ساون، لگور ۱۲۶، شور بور (بے کلی، دو یا کل سے ہی یا بے + کل + ی ؟)، کھڑا، گھات، کٹھن، ہشت ۱۴۵، لٹ پٹی، جھمک، بھس ۱۵۵، ہم جیسے ۱۵۰، بالا، برچھی، بھالا، تو، ٹھور نہ ٹھکانا ۱۶۵، چٹکی، پتھراؤ، چھینٹا، سچ، ہم سے $\frac{۱۷۶}{۱۲}$، گھر کے بھیدی ۱۸۱، بہتایت ۱۸۳ و ۲۳۰ بہتات، پکا پھوڑا، اوجڑ ۱۹۲، جھومکا (جھمکا)، اکتاہٹ، لپٹ، بھرعمر، ہونٹوں کی دھڑی، چوکھٹ، کواڑ، منڈیر، چھپر، گھاس، آس پاس، دیا سلائی، بتی ۲۳۴، کوٹھری، ست، کھنڈھر ۲۳۵ (آج کل کھنڈر بہ وزن قمر۔ دریائے لطافت طبع مرشد آباد سے ایک اور شکل کا پتا ملتا ہی)، ہاڑ، کیٹلوں، چھاٹ، بلے بلے، پلا، بلا، پچکاری، ڈھال، ابر ابرک، تار، رتال، باورا (باولا)، کنچنی، ڈومنی، رلج پاتر، بھانڈ، بھگتی، دھلینڈی، بھڑوا کتوالی ۲۴۲، پکھال، اگیا بیتال، کنگال، اوچی، سچ، ندھڑک، حسن کی ناک، بھچک، لنڈ منڈ، اچپلاہٹ، کٹن $\frac{۲۵۵}{۳۲}$ حاشیہ۔ ہٹیا، ابے ۲۶۰۔ ان موہوں ۱۵۷، بستی ۲۰۵، لونڈی ۲۳۸

محاورات، روزمرے، مصادر: فارسی محاوروں کے ترجمے بھی اسی عنوان کے تحت جمع کر دیے گئے ہیں۔ محاورے میں تصرف کا اختیار نہیں، لیکن زمانۂ سابق میں

Marfat.com

یہ دستور تھا کہ ہندستانی لفظ کی جگہ اس کا فارسی مرادف بھی استعمال کرتے تھے۔ جوشش کے یہاں بھی اس کی مثالیں ملیں گی: سرکنا، بھانا ۳، پھونکنا (ن پھوکنا) منصف بدنا، گالیاں کھلانا ۹، پتھرانا، بونا، مُنڈنا، دیکھا بھالا، دل اٹکنا ۲۵، چھکانا، سلوانا ۳۲، کھلانا، رعد کا کڑکنا ۳۶، بکانا، اُچھلنا ۳۹، ترقی چاہنا، کان دھر سننا ۴۰، انگاروں پر لوٹنا، بادشاہی پر کب تھوکتے ہیں ۵۶، چورنگ کاٹنا، پھول جھڑنا، تلوار جڑنا، اٹکلنا ۶۲/۶۴، ہونٹ چاٹنا، پھبنا، جی دھڑکنا ۷۱، جلنا بجھنا، دھجیاں اڑانا، کسی کو پہنچنا، ہاتھ پاؤں کو توڑنا، دور کھینچنا، چراغ لے کر ڈھونڈنا ۸۸، رگڑنا ۸۷، جھکنا، کسی پر دل دوڑنا، لہو کے آنسو رونا، تلوانا، کسی سے سمجھنا ۹۹، کہانا، گھونٹنا، پسیجنا ۱۰۲، جلابلا، جلے دل کے پھپھولے پھوڑنا، کام فرمانا ۱۰۶، دیکھنا ۱۰۹/۲۲، ۱۳۶/۲ ہنسنا ۱۳۶/۴ (ن الما ہنسنا)، ٹھہرنا ۱۱۲/۲۰، بھولے بھٹکے، اکتانا، بچھانا ۱۱۵، سر منڈوانا (غالباً قلندرانہ وضع اختیار کرنا) ابھرنا ۱۱۸، چرانا، لہرانا، شیشے میں اتارنا، ڈبانا، جی دوڑانا ۱۲۳، سودا بننا، ماپنا (ن الما نپنا) دل کو ٹٹولنا، رونا، ۱۲۵ و ۲۰۰، جھکنا، ناموس کی باتیں ڈبونا، نبھنا، سر پیٹنا، سمجھنا اور بوجھنا ۱۳۰، آگ میں کودنا، جانے پہچانے، فسوں پھونکنا ۱۳۵، چار آئینہ سجنا، بٹھانا، کٹوانا، مڑھانا ۲۶۶ و ۱۳۹ (ن میں ایک جگہ ڈھا ہنا ہی) آسیب پہنچانا، مسلنا ۱۴۱، لوہو آنکھوں میں اترنا، آنکھیں جھپکنا، بیٹھنا ۱۴۹/۲۶ جی چلانا، مزہ لوٹنا، سنوانا ۱۵۲، اچٹنا ۱۵۵، کٹنا ۱۵۹ (شرمانا) لٹنا، باؤ بہنا، ہوش سنبھالنا، خوان چننا ۱۷۱، جھیکنا، ہانکنا، شدت سے ہنسنا، بھبھوکے نکلنا، پسنا ۱۷۸، الکس چکنا، آنکھ پھڑکنا ۱۸۰، دشمن بغل میں پالنا، غزل لڑانا ۱۸۱،

Marfat.com

رسیلے میں بہنا ۱۸۶، طوفان مچانا، ہاتھ جھاڑنا، انکھڑیاں لڑانا ۱۹۶، باتیں بنانا، سلگانا،
جی چھپانا ۲۰۱، براجنا، دھرنا، دل کو ٹٹولنا ۲۰۸، اٹھتے بیٹھتے ۲۱۶، بھولنا ۲۱۱/۲، زبان کو
سنبھالنا، ٹھہرانا ۲۱۲/۲، نظر گزرنا ۲۱۵، ترنا، نور کے بکّے اڑنا ۲۲۳، گرانا (مجھے گراتا ہی گناہ،
یا مجھ سے ننگ؟)، مسند بچھانا، چھیڑنا، خیال پلاؤ پکانا ۲۳۶، (اب خیالی، مصحفی نے
خیال لکھا ہی)، چمٹنا، چھیکنا، نیہا گھولنا، بہکنا ۲۳۷، لاگا ۲۳۸ (صرف ایک جگہ)،
پھرنا (سودا)، گت ناچنا، ہولی کھیلنا، نام سے کانپنا، کھینچ منگانا، کنجلک مٹانا، بُرا تاکنا ۲۵۸،
خبر منگوانا، ابھرنا، بوجھ لادنا۔ آنا: سامنے ۲، آہنگ، منہ پر ۲۰، سوا نیزے پر آفتاب،
بر سر حساب، پیچ و تاب، خواب ۲۷، بر سر جنگ، درمیان ۵۳ و ۲۰۷، دہن میں آب بھر،
خوش، زبان پر، آڑے ۵۹، سان پر، مزاج کسی بات پر ۹۶، مزاج کسی طرف،
بتنگ ک ۹۳، ترنگ ۱۰۳، حرف ۱۳۶، مجھ کو ۱۴۸، رہ رہ یہی آتی ہی ۱۵۵، (رہ رہ کر
بھی دھیان آتا ہی۔ شاد عظیم آبادی نے بھی آنا کو اس طرح استعمال کیا ہی) خاطر میں ۱۸۶،
پانی تا کمر، چھاتی بھر، تقریب ۲۱۱، عرق، اپنا سا منہ لیے بھر ۲۲۸، جلوے پر بیان تیغ،
بر سنہ ۲۶۰، منہ میں پانی بھر بھر۔ اٹھانا: دل ۹۰، فیض ۹۶، جھکولے ۱۲۵، منت ۲۰۷،
باندھنا یا بندھنا: گرہ ۴۳، کمر کھینچ کر ۵۳، تار ۱۶۸، سامان، نیت ۱۸۳، نظر ۲۰۸،
گانٹھ، باندھنا ۲۰۸/۳۲، دھیان ۲۱۹، عہد، مضمون، دُھن بندھ ۲۴۶۔ بسنا: جی ۱۳، پھولوں سے ۲۰۵،
بادل، کاجل، بولنا: بے ربط ۴۸، جھڑک ۱۷۱، رات کا ۲۱۰۔ بھرنا: کسی کے آگے پانی ۱۹۶
کان ۱۷۱، دم سرد، بیٹھنا: بھول بھول ۱۶، بیٹھنا ۳۹/۹، ۱۴۸/۲۸، پردے ۱۹۳/۱،

Marfat.com

اٹھتے بیٹھتے ۲۱۱، سنبھل کر ۲۱۸، پہل کر، ٹل کر، بیٹھنا ۲۵۱/۱۴، ۲۵۵/۶ پاتا: اشتہار ۷، بار ۱۴۴،
التیام ۱۸۷، اشہ ۲۳۳ پڑنا: شور ۸، زوال میں، پھیکا ۲۳، پاتال سے باہر ۲۷،
ششدر ہیں، فکر میں ۱۱۶، دردِ سر میں، چین، پھپھولے ۱۸۲/۴۴، پردے، غار،
شبہے میں ۲۴۳، پاؤں، بھنک کان میں، آن ۲۵۴ پڑھنا: سبق ۳۱، توتے کی طرح کلمہ ۲۲۴،
پکڑنا: رنگ ۸۷، قرار ۱۰۳، پھینکنا: نگاہ ۳۵، کلمہ، برسر ہوا ۱۴۳ پھرنا: پڑا ۲-۱، آنکھوں میں ۴۲،
بالا بالا، کان پر جوں نہ ۵۸، نزدیک ۸۸، ہوا ۱۱۶، سر ۱۴۲، گھیرے ۱۴۷، چتر ۲۳۱،
ٹوٹنا: کسی سے دل ۸، تارا ۳۵، نشہ، غرور، عالم (ہجوم کرنا)، تار ۲۰۶، نیند جانا:
جی سے اتر، ہو ۱۳/۱۶، رہ ۱۴/۱۰، آ ۱۴/۲۲، ۱۵/۸، ۱۵/۱۰، گزر ۱۵/۶ و ۲۵۸/۱۰، ڈوب ۷۴، ادا ہو ۵۴،
(مرجانا)، ہو ۶۹/۲۹ (مرجانا)، لے ۸۲/۱۲ ۲۱۸/۴ (فاسیّت)، گولے، ڈھل ۹۱ رل، آنسو پی،
آنکھیں ۱۲/۴۴، وجد میں آ ۱۲۹، ٹل ۱۴۴، گھر بیٹھ، زلفوں کا جمع ہو ۱۷۵، قلعی ادھڑ ۱۸۲،
بنٹر، یا دپڑ، لغزش میں آ ۲۰۰، کام آخر ہو ۲۱۰، بات کہنے کو رہ ۲۳۴، پلک لگ ۲۴۸،
سبقت لے، کٹ ۲۵۹ چلنا: کچھ نہیں چلتا ۵۵، لگ ۵۵، ترے چلتے ۹۵،
زباں ۱۹۶، سنا چڑھنا: نظروں پر ۵۹، آنکھ پر ۹۶ چھوٹنا: چھوٹتے ۱۳، ہاتھ ۱۹۶،
فوارہ ضیمہ چھوڑنا: گردنہ باقی ۸۹، ٹیلا ۹۳، دنبال نہ ۲۴۵، دینا: تاب ۲، پیش کش:
آنڑا ۲۶، ہوا لگنے نہ ۵۰، زنجیر ۶۲، امان، ربط ۸۴، تعلیم تکلیف آ ۹۰۵، دھونی در پر ۹۷، ترغیب،
سنکار ۱۱۱، بات مار، جی ہار، داد، بھور کر ۱۲۶، زیب ۱۳۷، جان ۱۴۴/۴۴، جولاں ۱۶۸،
ٹھہر ۱۸۶، رخصت ۱۹۴، اٹا (خرچ کردینا)، حساب ۸، راہ ۲۲۶/۲۰، فشار ۲۳۹، تار (تال)

Marfat.com

سامنا چھوڑ ۷، ۴۲، دستک، دکھائی، رایگاں ۲۶۱، **دکھانا دکھلانا:** مزہ ۵، طمع ۵، ۷،
رنگ، بازار ۷، ۱۰، روے محک ۲۴۸ **دیکھنا:** اپنے گریبان میں سرڈال کر ۴، ۶
بھرنظر ۱۳، آنکھ بھر ۴۴، منہ ۹۸، ۱۰۹/۴۴، اپنی طرف ۱۶۱، دامن ۱۹۳، قدم چشم کم سے ۲۸
ڈالنا: ہاتھ ۳۲، دھوم ۹۵، شور ۱۲۶/۴۴ **حاشیہ رکھنا:** دور دور کا خیال، نوک زباں (
فخر ۶، کھیت ۲۳، چشم ۵۱ (امید)، چاشنی (ذوق)، کان ۵۸ و ۶۳، کسی کے آگے نمک ۸۵،
تحفگی، تیغ سنگ پر، چشم ۱۵۰ (بصیرت)، سررشتۂ نگاہ کو نگاہ ۵، راہ، گواہ ۵، چاہ ۱۵۶،
خدا پر نگاہ ۵، انگشت دغل ۲۰۳، عینک ناک پر ۲۴۸، عکس ۲۵۲ **رہنا:** دست
دگریباں ۱۹، دل لوٹتا رہا ۵۶، تازاں ۶/۲۲، تل ۹۱، پرے، اٹھا ۱۱۲، ستا، کس ملک
میں رہتے ہیں، نگہ (محفوظ)، چشم دوختہ ۱۴۱، حرکتیں یا صحبتیں ۱۶۸/۳۰ حاشیہ، پاے
اعتراض میں، (اپنے جس حال میں ہو خوش رہ)، دبک ۲۴۸، **کسی کے نام کی سمرن کرنا:**
مذکور، نگہ ۸، زنجیر، سر کو قدم، نگہ داشت ۱۱/۱۳، یار ۱۵، قرار، طوفان، کسی کی طرف کان،
نقش دل ۲۸، مددگاری، دید ۳۵ (کرلیں گے دید کوئی گلستان دوسرا)، ۱۰۹، (گلزار کو
جوہر وشاں دید کر چلے)، گھونٹ ۳۴/۴، صید، دریا کوزے میں، تکرار (جھگڑا)، شنا،
دھجیاں، نظر بند ۵۱، آشنا، ساز، باز، نماز، بے ادائی، سودا، درد سر، لطف،
نظر انداز (ذلیل)، سیر ۶۲ (اک عمر کیا سیر مرقع کو جہاں کے)، ۱۴۷، (سیر شکم مثنوی
کا دفتر سادس کرو)، طغیان، تماشا ۷، (دیکھنا)، ربط ۴، منت کشی، تصدیع، سازش،
رسانہ، طرف (طرف داری)، رو ۲۰۰، شادی و غم ہمدم، نیاز، گداز، زندگی، دفع خمار،

Marfat.com

قدم رنجہ، خو ۱۰۵، صحبت گرم، گدائی، امداد ۱۱۸ (عطا)، رد و بدل (بحث، انشا، ۱۲۲،
کتاب تہ، صدقے کیے تھے ۱۲۶، ہجوم ۱۳۱، مقرر ۱۳۸ (جنتا)، مصرع ۱۴۷،
پھیرے، دس میں بیٹھ کر اپنا فخر ۱۴۸، فرش، پہلو تہی، از لیست، تعبیر، دل کر کے
۱۷۲/۱۲ ک، شرح و بیاں، آشتی، نقل مکان ۱۸۰، خاطر پر گرانی ۱۸۲، سیدھا، اظہار ۱۸۹،
کرے ۱۹۴ (بنا سکے)، دیوانہ پن، دخل (اعتراض)، پیغام، انعام، سر انجام،
مہمانی، کیش، مردار ۲۰۴، ٹکڑے ۲۰۶، دل خالی، قسمت میں، کسی امر سے سخن،
خطرہ، جوش و خروش ۲۳۶، طول، بوس و کنار ۲۳۹، نقل، قسمت ۲۴۳، دست و پا گم،
خیال ۲۴۴، بیخال، ارشاد، کرامت ۲۵۲ (عطا ۲۷، معاینہ، کلول، ناز و ادا، کھینچنا:
شر، نظر رنج، منّت ۱۱، صورت، کمان ۵۴، آزار، سر ۱۷، الف ۸۰ چلتے
۱۳۲، ہاتھ ۱۷۴، کہنا: ہفت و ہشت ۱۴۵، حرف ۱۴۴، پکارے ہوئے ۲۶۲، کھانا:
تازیانہ، تاب ۲۷، گُل ۹۱، بل ۱۳۲، ہوا ضمیمہ لانا: فریاد میں ۱۴، منہ پر ۵۸،
زیر پا، خاطر میں ۱۳۱، زبان پر ۲۰۱، کہنا دل میں نہ ۲۲۶ لگانا: منہ ۸، شیشہ منہ سے
۳۴، لگنا: بری لگنے ۱۴، ۲۲/۱۴ و ۹۶/۱ و ۲۵۹/۵، تاک ۸۳، پیوند ۱۲۲، منہ ۱۶۴،
زبان تالو سے نہ ۱۵۵/۵، حاشیہ، آنکھ ۱۲۸، خوش ۱۸۱، جی نہ چپکی ۲۱۰، جی، پلک سے
پلک نہ ۲۴۲، اپنا منہ دیکھنے ۲۶۵ لینا: باج ۱۰، دم ۲۸، قدم، سلام، پیشہ ۳۰،
منہ پر نقاب ۵۷، سراغ ۸۷، دام، مزا کیا لے ۱۰۲، لڑا ۱۸۵ (مقابلہ)، ہول ۱۹۰، باگ کو
لیے ۲۰۷، راہ خبر، آس ۲۵۵ مارنا: دم نہ ۴، دے، سر دے دے ۲۸، بان،

Marfat.com

جوش ۵۴، موج، چشمک ۸۵، لاف، دم نہ ۹۸، دھاڑ مار کر رونا، دامن ۱۲۶، لات،
پشتِ پا، مارنا ۳۵/۸ و ۳۶/۲۲ (قتل کرنا، بغیر کو، علامت مفعولی) بولیاں ۱۴۸، ٹھٹے،
غوطہ ۲۴، بھیک مانگنا: پانی نہ ۱۴، پناہ ۱۲۹، داد ۱۴۳، رخصت ۱۹۷، مناجات ۲۰۹،
ماننا: لوہا ۴، برا ۳۴، ملنا، کسی کے ہونٹ ۱۶، دست تاسف ۶۹، ملنا: بار ۱۴۹،
گلے گلے ۴، ۱۷، ملنا ۱۶۸/۲۱ (مشابہ ہونا) نکالنا: خفگیاں ۳۵، آنکھیں ۱۰۶، نام ۲۰۲،
ہونا: نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا، یاد (معلوم) دیوانہ (کسی کا)، خجلت سے آب، یاروں کا یار ۱۷،
ہوا، جان کا جلاد، شاد شاد، کسی سے صاف نہ، بیڑا پار، جلد ہوا ے مرگ ۲۹،
شادی مرگ، سرخ و سفید ۵۱، آب بند، ہزار پر بھاری، بہار پر، کس کا جگر ہے،
تیر ترازو، مد نظر سے باہر، پانچوں انگلیاں برابر نہیں، کرسی نشیں نہ ۶۶، گلے میں قبا ۶۸،
زمیں سر سبز، طمع ۵، (بغیر کی) دست انداز ۷، (بہ اضافت)، باغ باغ، الف ۸۰،
(الف صحیح)، داغ ۸۸، دل بجھا ہوا ۹ حاشیہ، چشم ۹۴، اندھیر، راہ، دست و
گریباں ۱۰۰، ہوا راس نہ، کان نہ، جان نہ، بہ ۱۱۱، ہمارا ہی کلیجا ہے، اپنے
حال میں مست، میں کس شمار میں ہوں، آنکھوں سے معذور، زیر و زبر، نمود، قصہ مختصر،
کسی پر دانت، چار چشم ۱۳۱ (غالباً ہ) پاے تراب، ترشح ۱۳۴، (بغیر کا یا کی) چھٹکارا،
بت خانے سے ہو ۱۳۵ (بت خانے سے گزرتے ہوئے) مساوات ۱۴۳، بیہودہ،
پیالہ ۱۵۴، بالا ۱۶۱، اک طرح کا زمانہ ہے، ہنوز روز اول ہی ۱۶۸، خجلت سے پانی پانی ۱۷۱،
دھجیاں، سچ درست، نیند حرام، ترکی تمام، رام رام، دھوم دھام، عمل میں ۱۷۷،

Marfat.com

صحبت برآرنہ، نہ خبر کی نہ عطر کی۔ املا؟ (مدت ہوئی کہ پہنچی نہیں کچھ خبر عطر" سجاد)، دو پہر ۱۹۰،
پیش رفت، روزی، رکاب میں، نوبت ہم شراب، برسر حساب، خاطر میں نہ،
آن کھڑے ۲۱۶، کان کھڑے، نام پر بگڑے ۲۱۷، کسی امر میں گفتگو، میں کیا بلا ہوں،
۲۲۶، استفادہ، مدنظر، ۲۲۳، کسی امر پہ مزاج ۲۳۸، حمائل، اپکار، سوار حسن کی ناک
۲۴۸، سواد روشن، تحلیل، سنمکھ ۲۵۹، صرفہ نہ، کسی بات پر کان، ناساز،

ذوث: اگر کوئی شعر ایسا ہی کہ ث وذ کا تعین نہیں ہو سکتا تو مرتب نے زمانۂ قدیم کی
رعایت ملحوظ رکھی ہی، ذ: جلوہ گاہ ۵، (درد ۵؟) تاب کمر ۲، وقر، آہنگ (ارادہ)، مرحنگ،
ننگ، پاس، مزار، نیش، شعار، حصول، باج، پنبہ ۱۱، گلزار، خنجر، اطلاق، سیر ۱۶،
مزرع ۱۷ اور ۱۰۴، گزر، چشم ۱۸ وحاشیہ (سودا)، ضیا، حسن، ہدایت وغیرہ

"مجھے بھی حسن ہو جتا ہی غرض ڈبوئے گا یہ چشم نم آپ کا")

مرہم، شکر خند، قند ۲۳، قتل، شیون، طغیان، تفاوت، نیستاں، سوزن ۲۶، سحاب،
خواب، نگیں ۲۸، مشت پر (لفظ مشت مضاف الیہ کا تابع سمجھا جاتا ہی لیکن حسام الدین
حیدر نامی کا شعر ہی:

"اُس کی گلی میں آمد و رفتِ صبا نے آہ
نامی، بہ باد دی مری مشتِ غبار حیف"

بل، سلوک، وصف ۳۰، قلم، تعویذ، استخواں ۳۲، اقلیم شاید ہی کسی اور نے استعمال کیا ہو جنجال، پیکاں ۳۵،
گلستاں، چلن، تلاش ۳۵، بان، جاں ۳۶ (صرف ۲ جگہ قدیم کلام میں)، قوت ۴۵،

Marfat.com

آذوقہ، آب گہر ۵۱، سر بند، زنّار، اورنگ ۵۷، طلا، مقدم (قدم رکھنے کی جگہ)،
صدف ۶۷ (انتظار دہلوی در تذکرۂ حسن:

صدف مشتاق ہیں دریا میں لے نیساں گوہر کے یہ میرے چشم تر پھینکیں ہیں بھر بھر خوان گوہر کے)

ہونده ۶۰ (کسی اور شاعر کے یہاں ذ نہیں ملا۔ جدید ہندی میں ذوث دونوں طرح
دیکھا گیا)، متکلف، خلطہ، مزاج، اخلاط، صفا ۷۳ (اگر شعر صحیح نقل ہوا ہے
تو سودا نے بھی ذ لکھا ہے:

جو روز رزم مقابل تری کمان کے ہو صفائے شست تر اس کو دیجیے دکھلا")

اعزاز، فراغ، الف ۸۰، خوان، سنبل ۹۳، آب جو ۹۵، کشت ۹۸ و ۱۲۵، شم، نم،
عرض حال ۱۰۳، خار زار، نظیر، نقد جاں ۱۱۲، دید ۱۲۰، پیوند، گلشن ۱۲۶،
ازدحام، شکوہ ۱۵۰، معاش ۱۵۴، برس، لاف، اختراع ۱۸۰، گشت،
التیام، آستاں، خدنگ ۱۹۵، تلطف، جھل بل ۲۰۵، رخت، گرداب ۲۱۸،
چتر ۲۳۱، ٹھاٹ ۲۳۶، مزاج، گزار، کلس ۲۴۲، سرطان، دنبال،
حفظ، دُلدُل، قامت ۲۵۰، سودا، استغنا، گلخن خمیر، قلب ماہیت ۲۵۹،
نشتر، جرس، ۲۶۰- آرے و بلے ۹۳

ث: سقر ۲ حاشیہ، سرگزشت، دستار، نگہ داشت، دست رس ۱۴، سیل، جنس، تاب
$\frac{۲۶}{۲}$، مدارا ۳۳، "غیر کا بھی تو مرے ہوتے مدارا نہ کیا" حسن، آب ۳۹، (موتی کی، لیکن آب گوہر
$\frac{۵۱}{۱۷}$ ذ۔ آتش کے یہاں بھی غالباً ذ) طرز، مژگاں، صفا ۴۸، مژہ، ایذا، مرونگ دیا جا

Marfat.com

نقاب ۵۷، طوطی، گرد، فرد (چہرے کی)، سیر ۶۰، کمان، مشت خاک، نہر، احتیاط، تاک ۸۳ (حاصل مصدر)، تریاک (افیون)، عرض، بھنگ، سنبل ۸۸، نرد، ریحان ۹۳، نغاں، فکر، خلق، بلبل ۱۲۶، برچم ۱۳۰، آب تیغ، قطع محبت، بہبود ۱۴۳، کلہ، سرنوشت، سرشت، ابرو ۱۴۷، چوگان ۱۵۱، مسند، صیقل، گیسو ۱۵۹، چمن، گرد، باؤ، رام رام، یورش، چہل، چشم، د ذ صرف ایک جگہ، چال، تمثال ۱۸۴، بھال، محراب، التماس ۱۸۸، سانس، پیش رفت، کاکل ۲۰۴، ہیکل، برسات، بلا، چھل بل ۲۰۸، شبّرک ۲۱۱، (ناسخ ذ) کارد، عندلیب، راہ، گزران، دھن، شرح، اوقات کاشت ۲۲۸، خندق، فصیل، نقل، پکار، پھہار، عینک، فانوس، دستک، اسپک، (چھوٹا خیمہ) بھنگ، سمرن، جلن، چوب۔

ذ: خاروخس، روزہ نماز ۱۲، تخت وتاج ولوا ۲۰، نالہ وفریاد، پیچ وتاب خس وخاشاک، دیوارودر، سیروسفر ۲۸، دست وتیغ ودامان، شمع وگل ۵۰، زرق اوربرق ۸۷، شادی وغم ۹۷، آہ ونالہ ۱۳۰، نام وننگ ۱۵۰، رنگ وبو ۱۹۴، سنگ وخشت ۲۲۸، قدوقامت ۲۳۸، شرح وبیاں، تیروکماں ۲۴۵ "پہنچے پہل یہ اس نے تیرو کمان لی ہی" حسن)، لحم وشحم، بالش وتوشک ۲۵۱، زادبوم اوروطن ۲۵۵، دل وجاں، ث: چرب ونرمی ۶، بودوباش ۱۲۰، "وہ دن گئے کہ گلشن تھا بودوباش اپنا" حسن) عجزوانکساری ۲۲۴،

Marfat.com

جمع : (۱) جمع الجمع خلاف قاعدۂ عربی : حوادثات ۱۳۲، قواعدات (رسالۂ قافیہ) (۲) عربی
جمع کو واحد قرار دے کر فعل وغیرہ واحد لاتے ہیں : اسباب ۱۳، آثار ۲۴۳/۲ ، حواس ۲۳۲/۱۴
احوال ۴۳/۲، اوقات ث ۲۵۲، نقط ۱۷۰، "دیوان حسن کا نقط انتخاب ہے" دیار کی بیت
ابرو خال نہیں ہے یہ نقط (کذا) آفریں ہے صد آفریں صاحب انتخاب کو" (سودا) افلاک ۵۰ ۲،
اگر جمع دوسرے اسما کے ساتھ ہے جب بھی فعل وغیرہ و: لطف و اشفاق ۶۲، لطف و
اشفاق و کرم ۱۵۱ (۳) حواس ۱۷۸ اور اسباب ۲۰۲ جمع بھی (۴) عربی جمع کو و قرار دے کر
قاعدۂ اردو و فارسی کے مطابق جمع : عشاقوں ۸۴، ایاموں ۱۸۳، ملائکاں ۲۲۴، رسائل ہا
اور حروف ہا در رسالۂ قافیہ) (۴) سال ہاک ۱۸۱، عزیز دل ہا ۲۵۵ (۵) اہل کے ساتھ
جو مرکبات اضافی بنتے ہیں انھیں ایک کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ایک سے
زیادہ کے لیے بھی، فعل وغیرہ واحد یا جمع حسب ضرورت لاتے ہیں : ۴۵/۹ ۵۵/۳۳
۳۹/۱ ۱۵۹/۸ (۶) مرکبات بالا کی فارسی جمع : اہل دلاں ۴۳/۱۱، اہل کاراں ۲۴۲/۲۰
بارھویں اور تیرھویں صدی کے ہندستانی فارسی داں اسے جائز سمجھتے ہیں، شورش
اور انشا کے یہاں مثالیں ملتی ہیں (۷) مرکبات اضافی میں مضاف الیہ پر 'ون' لگا کر
جمع : اہل دلوں ۸۷، طفل سرشکوں ۱۸۱ (۸) عطف و اضافت نہ ہو جب بھی عربی
فارسی اسما کی جمع 'ان' لگا کر بناتے ہیں : گل رخاں ۱۸، وارستگاں ۲۸، خوباں ۱۱۳،
(۹) مرکبات اضافی میں اگر مضاف وذ ہو تو فعل جمع بے تکلف استعمال کرتے ہیں.
"ہم نے تو دیکھے نہیں نقش قدم سے بے نصیب" ۴۰، ۳۷/۴ ۱۴۱/۱۲ (۱۰) صورت بالا میں

Marfat.com

ذ کی جگہ ث ہو جب بھی بعض مصرعوں سے فعل ج کا استعمال ثابت ہے۔
"روئیں ہیں مرے حال پہ تصویر نہالی" ۲۰۷، ۱۷۵/۴، ۲۵۱/۲۴ (۱۱) اگر اسمائے ث ایسے
الفاظ کے ساتھ ہوں جن سے تعداد کا پتا چلتا ہو، لیکن در اصل تعداد کا تعین مقصود
نہ ہو تو اسم کی جمع ضروری نہیں سمجھتے: "ترے ملنے کی سو سو فکر اے مغرور کر دیکھی" ۲۱۴،
"لاکھوں شمع" فعل جمع ۷۶/۱۴، صد تکلیف ۱۲۲، صد آفریں ۱۲۲، اس صورت میں فعل وغیرہ
و اور ج دونوں استعمال کرتے ہیں (۱۲) صورت بالا میں اسمائے ذ ہوں تو فعل وغیرہ واحد:
جب تک کہ دھڑ پہ سر تھا لاکھوں ہی درد سر تھا ۷۰، اس طرح کا شور دیوانوں کے
مدفن میں رہا ۲۵، ۲۷/۱۸، ۵/۱۰ (۱۳) اسمائے ث و ذ کی تعداد متعین ہونے پر بھی جمع نہیں بناتے:
"اقلیم حسن میں تو دو شام اک سحر ہے" ۱۶۱، "روشن رہیں یہ تیری چشم سیاہ دونوں ۱۲۸،
پہلے مصرع میں فعل میں "سحر" کی رعایت ہو سکتی ہے، دوسرے میں باوجود اس کے کہ
اسم کی جمع نہیں بنائی فعل جمع استعمال کیا ہے۔ دس سر ۲۵۴/۱۰ (۱۴) مسلم قاعدہ ہے کہ بعض صورتوں میں
اسم ذ کی جمع نہیں بنتی، لیکن فعل وغیرہ جمع ہی استعمال ہوتے ہیں، ایک مصرع سے
بہ شرطے کہ اس میں کتابت کی غلطی نہ ہو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جوشش ان صورتوں میں اسم ث
کی جمع بھی بنانا ضروری نہیں سمجھتے۔ اس کی مثالیں اور شاعروں کے یہاں بھی ملتی ہیں:
"رگ نمایاں ہیں ہمارے تن پہ مسطر کی طرح" ۴۸، ۹/۳ اور ۱۵۴/۱۱ میں بلبل کو و اور فعل کو جمع
استعمال کیا ہے۔ یہ لفظ عموماً ان کی زبان پر ث ہے (۱۵) دو اسم ث ذوی العقول،
لیکن فعل و: "جن کی خاطر ہیں نہ تھی حور و پری" ۱۹۹۔ کمال سودا نے کیا کہ "مانی و بہزاد"

Marfat.com

کے لیے فعل واحد لایا ہے: "کوئی خاطر میں اس کی مانی و بہزاد آتا ہے" (۱۶) غیر ذوی العقول دو یا زیادہ، خواہ ذ خواہ ث۔ افعال وغیرہ و اور جمع ہر دو: ۶/۱۱، ۲۰/۲، ۲۳/۱۷، ۳۳/۱، ۳۴/۳، ۲۷/۲۲، ۴۹/۱۶، ۵۱/۱۵: ۵۰/۳۱، ۵۲/۲۶، ۶۶/۱، ۶۷/۱۵، ۹۷/۳۲، ۹۸/۲، ۸۴/۱۱ (۱۷) دیا سلائی کی جمع دیا سلائیں ۴۴/۲۳و۱۴۔ مصحفی کے یہاں مثنوی جذبۂ عشق میں ہم سائیں اور چودانیں ملتا ہے (۱۸) "بعض بینا جو رہ گیا ہے کہیں" فعل و ۲۶۳، لیکن بعضے کے لیے فعل جمع ۲۲۵/۲۰، (۱۹) جو کوئی کے ساتھ فعل ج:

"جو کوئی سرگشتۂ دشت جنوں ہوتے ہیں اے جوشش بگولے کی طرح وہ ایک جاگہ کب ٹھہرتے ہیں"

(۲۰) 'ہر' کے لیے فعل وغیرہ جمع: "جوشش ترے ہر شعر ہیں دیوان کے موتی" (۲۱) یہ مصرع بھی قابل توجہ ہے: "جادۂ راہِ فنا پر ہیں یہاں گو ہر یک" ۲۴۸، لیکن ۳۲/۲ "ہر اک استخوان جلا" (۲۲) دونوں کے ساتھ فعل واحد: "گو اپنے ہاتھ مفت ہی دونوں جہاں لگے" ۱۸۶، فعل جمع بھی ۱۲۸ (۲۳) امت بہ طور واحد ۲۴۴/۲ (۲۴) طالع اور نصیب عموماً بہ طور جمع، (۲۵) معنی بہ طورِ جمع (۲۶) مژگان واحد ۴۷/۳ (۲۷) صفت مؤنث بیاری وغیرہ کی جمع مطلق استعمال نہیں کی، حالانکہ انشا کے یہاں بہ کثرت موجود ہے اور دو ایک جگہ آتش کے دیوان میں بھی ملتی ہے (۲۸) سوختہ اور دل سوختہ کی جمع (۲۹) مصرع ہائے ذیل قابل توجہ: ۲۹/۱۱، ۳۲/۴، ۱۹۵/۳۱ حاشیہ پر، میں، کا وغیرہ: اُردو میں کبھی کبھی پر اور میں وغیرہ حذف بھی کردیے جاتے ہیں۔ جوشش کے یہاں اس طرح بھی حذف ہیں کہ آج کل اس پر اعتراض ہو سکتا ہے۔ حذف کی صورت میں قابلِ اعتراض ہو یا نہ ہو شمار قوسین کے اندر ہے۔

پر یا پہ: ۴/۲۷ ۶/۱۹و۲۲ ۷/۲ ۸/۲۳ ۱۱/۱۰و۱۶ ۱۲/۸ ۱۳/۸ ۱۵/۶و۸ ۲۴/۲ ۲۶/۷ ۳۱/۳۴ ۳۲/۱۴و۱۶ ۴۱/۱

Marfat.com

۴۲/۲۹ ۵۴/۱۷ ۵۶/۱۸،۱۲،۶۵ ۵۷/۳۲و۱۹و۱۲ ۵۸/۲۴و۱۲و۲ ۵۹/۲۹ ۶۳/۲۶ ۶۸/۱۹ ۷۳/۲ ۷۵/۷ ۷۶/۲۰،۱۹،۱۲ ۹۰/۲۲

۹۱/۵ ۹۴/۳۳ ۹۶/۹ ۱۰۴/۳۰ ۱۰۸/۱۶ ۱۱۰/۲۵ ۱۱۵/۳۰ ۱۲۳/۲۳ ۱۲۶/۲ ۱۳۰/۲۷ ۱۳۱/۲۶،۲۵،۱۵ ۱۳۲/۷ ۱۳۶/۱۱ ۱۴۱/۳۱ ۱۴۸/۱۷

۱۵۲/۱۷ ۱۵۵/۱۵ ۱۴۴/۱۲ ۱۴۸/۱۵ ۱۶۲/۳۳،۱۱ ۱۶۵/۹و۵ ۱۹۴/۲۶ ۱۹۵/۳۲ ۱۹۹/۲۷ ۲۰۳/۷ ۲۰۵/۳۲ ۲۰۹/۲۷ ۲۱۷/۳۴،۲۸،۲۶

۲۳۱/۶ ۲۳۸/۹ ۲۴۳/۹ ۲۴۴/۳۳،۲۸ ۲۴۶/۹ ۲۵۴/۲۲ ۲۵۸/۱۲ ۲۶۲/۱۲ ۲۶۶/۱۰ سے: ۳/۶ (۵/۱۱)

۵/۲۱ ۱۰/۶ ۱۵/۱۰،۸،۷ ۱۸/۳۱،۱۰ ۱۹/۱۹،۵ ۲۱/۲ ۳۸/۲۲ ۳۹/۱۳ ۴۲/۲۴ ۴۹/۲۷ (۴۹/۳۲) ۵۲/۵،۱۳ ۵۳/۲۳

۵۵/۱۹و۷ ۵۶/۲ ۶۰/۶ ۷۴/۶ ۷۷/۲۳ ۸۳/۲۸ ۸۴/۲۹و۹ ۸۷/۳۰و۱۳ ۸۸/۲ ۹۵/۲۷ ۱۰۵/۳۳ ۱۰۸/۷ ۱۰۹/۱۹ ۱۱۷/۱۹ ۱۲۱/۱۹

۱۲۲/۵ ۱۲۳/۱۹ ۱۲۶/۳۴ ۱۳۲/۲۹ ۱۳۴/۶ ۱۳۵/۲ (۱۵۱/۱۶) ۱۵۸/۳۴ ۱۶۰/۳۴ ۱۶۱/۲۸ ۱۶۸/۱۵ ۱۷۰/۲۸ ۱۷۲/۷ ۱۷۳/۲۴ ۱۷۴/۱۵

۱۷۵/۲۶ ۱۷۷، ۱۷۶/۳۰،۱۶، ۲۶،۱۳ ۱۷۸/۳۱،۳۰،۲۸،۲۰،۱۰ (۱۸۰/۴) ۱۸۵/۲۰ ۱۸۸/۱۲،۹ ۱۹۰/۲۷،۲۳ ۱۹۱/۷ ۲۰۰/۲۶

۲۰۵/۳۰ ۲۰۷/۹ (۲۱۵/۴) ۲۱۶/۴ ۲۱۷/۲۹ ۲۱۸/۹ ۲۱۹/۲ ۲۲۶/۲۷ ۲۲۹/۱۸ ۲۳۰/۲۲ ۲۳۱/۳ ۲۳۶/۱۸ ۲۳۷/۲۴

۲۴۸/۱۶،۸،۷ ۲۵۶/۷ ۲۵۸/۱۰ ۲۶۰/۲۶ ۲۶۲/۳ کا: ۶/۳ ۱۲/۸ ۳۲/۱۹ ۴۱/۳۲ ۵۷/۱۱ ۸۱/۱۲ ۸۵/۵ ۸۸/۱۰

۹۲/۲۵ ۱۰۱/۲۳،۵ ۱۵۳/۲۵ ۱۵۵/۳ ۱۸۹/۲۳ ۲۱۹/۱۷ ۲۲۷/۳۳ ۲۳۱/۸ (۲۳۴/۳۰) کو: ۴/۲۰ ۷/۱۴

۸/۳۲ ۱۳/۴ ۱۹/۲ (۲۱/۲۹، ۲۵/۴۲، ۲۶/۱۴) ۳۰/۳۲،۲۰ (۳۵/۲۵) ۳۶/۹ (۳۸/۴) ۴۲/۱۳ (۴۳/۱۲) ۴۵/۱۴

۴۶/۴ ۴۹/۹ (۴۹/۳۱) ۵۱/۳۱،۲۵ (۵۵/۷) ۶۲/۹ ۶۶/۲۴ ۷۱/۲۱ ۷۲/۳۰ ۷۴/۶ ۷۷/۱۳،۱ ۹۱/۳ ۱۰۱/۲۵

۱۰۲/۸ ۱۰۴/۲ ۱۰۶/۳۴،۱ ۱۰۷/۲۸ ۱۱۱/۴ ۱۱۳/۱ ۱۱۴/۱۷،۱۴ ۱۱۵/۳۲ ۱۱۸/۹ ۱۳۰/۶ ۱۳۱/۱۶ (۱۳۴/۱۳)

۱۳۷/۲۴ ۱۳۸/۲۰ ۱۳۹/۲۹،۲۵،۱۴،۱۳،۹ ۱۴۰/۲۰،۱۶ ۱۴۱/۲ ۱۴۲/۲۰،۱۰ ۱۴۳/۱۶ ۱۴۵/۲۴ (۱۵۲/۷) ۱۵۳/۲

(۱۵۴/۲۳) ۱۵۶/۱۲و۵ ۱۹۲/۳۳ (۱۹۳/۹) ۱۹۷/۹ ۲۰۵/۳ ۲۰۶/۳۲ ۲۰۸/۶ ۲۲۶/۳۰،۲۰ ۲۲۷/۱۷ (۲۲۷/۱۸)

۲۳۳/۱۲ ۲۳۴/۴ ۲۳۶/۲۸،۱۱،۱۷ ۲۴۳/۱۹ ۲۵۰/۲۳ ۲۵۲/۱۵ ۲۶۱/۱ کی: ۳۳/۲ ۳۴/۳ ۷۴/۱۵ (کی یا کے؟)

Marfat.com

(۵۱/۲۷) ۶۲/۲۶ ۷۳/۲۸ (۶۵/۲۸) ۱۰۱/۲۷ ۱۰۹/۲۱ ۱۶۵/۳۰ ۱۸۳/۲۰،۲۴ ۱۹۵/۶ ۲۵۱/۲۶ ۲۵۹/۱۹ ۲۶۱/۲۵ ۲۶۲/۴ ۲۶۵/۹
کے: (۳۶/۱۴) ۴۲/۲۵ ۴۹/۱ ش ۴۹/۲۵ ۶۷/۲۰ ۱۰۸/۱۲ ۱۱۱/۱۷ ۱۱۲/۶ (۱۲۴/۳۲) ۱۸۰/۲۹ - ۱۸۵/۲۸ ۱۹۳/۱
۱۹۹/۱۰ ۲۱۱/۱ ۲۲۴/۱۰ ۲۴۲/۲۲ (۲۴۵/۱۲) میں: ۷/۳۴ ۸/۲۴ ۹/۱ ۴۰/۱ ۴۱/۲۰ ۴۸/۶ ۵۵/۳۰ ۶۴/۱۷
۷۰/۶ ۸۷/۹ (۸۸/۱۷) ۹۹/۳۴ ۱۰۳/۱۷ ۱۰۴/۱۳ ۱۰۶/۷ ۱۱۳/۵ ۱۱۸/۸ ۱۱۹/۳،۳۰ ۱۲۱/۱۶،۱۸،۱۹،۲۰ ۱۲۲/۲
۱۲۷/۱۳ ۱۴۸/۳۰ (۱۵۱/۲۰) (۱۵۱/۲۴) ۱۵۹/۶ ۱۶۴/۳۰ ۱۶۸/۴ ۱۸۵/۲۷ (۱۹۳/۱۰) ۱۹۴/۲۳ ۱۹۶/۶،۲۰ ۱۹۷/۳
۲۰۵/۳۴، ۲۱۳/۱۰ ۲۱۸/۱۵ ۲۲۰/۱۶ ۲۲۸/۱۱ ۲۲۹/۸ ۲۴۲/۲۰ ۲۴۴/۵ ۲۴۷/۱۷ ۲۴۸/۲۳ ۲۵۱/۳۰
کے بیچ ۴۵/۳۲ کے ساتھ: ۱۵۱/۸ ۲۳۶/۱۵ سی ۲۳/۳۱ ۸۵/۴ ۱۷۶/۶ ۲۵۴/۲۸

افعال اور مصادر: (۱) پوچھے ہی ۱۴، سمجھوں ہوں ۱۸، ملیں ہیں ۶۹/۳۴، کہے تھی ۲/۱۴، کرے تھا ۱۰۹، (۲) آوے جاوے، ہووے وغیرہ ن میں ہیں، لیکن چونکہ جوشش کے زمانے میں واو کی جگہ ہمزہ بھی استعمال ہوتا تھا، (اشعار کلیم کی تضمین جو دیوان درد میں ہی ملاحظہ ہو) دیوان مطبوعہ میں ایسے مقامات پر صرف ہمزہ لکھا گیا ہی۔ (۳) زبان حال کے خلاف جوشش 'کے' یا 'کر' کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور بڑھا بھی دیتے ہیں: پکار دیکھا ۲۱، بھر نظر ۱۳، کھلا کر کے ۲۵، اٹھا کر کے ۲/۴۲، پڑھ سناؤں ۶۰، جا کہو ۸۲، جھڑک بولنا ۱۴۴ (۴) فعل کے آخر میں ایک ی کے بعد دوسری آتی ہی، تو ایک کو کبھی حذف کر دیتے ہیں: بیٹھے ۱۳۲/۲۹، لیجے ۱۷، بدلے ۲۰۲/۱۴، (۵) 'نے' جوشش کے یہاں حذف ہو جاتا ہی، لیکن زائد کبھی نہیں ہوتا: آخر اُسی کی نالۂ شب گیر کی طرف ۸۰، ۶۸/۴ ۱۷۹/۱ (۶) چمٹیاں رہتیں جعفری کے ساتھ" ۲۳۶

اس قسم کی صرف یہی ایک مثال ملتی ہے، اور یہ بھی اُس کلام میں ہے جو غالباً ابتدائی ہے
(۷) لیوے ۳۹، دیوے ۶ ہے، لیکن جیوے، ہیوے، کھوے رکھوے نہیں۔
(۸) لگائیں ہیں ۲۳/۱۳، آج کل لگائی ہیں، چاہیے؛ لیکن نسیم لکھنوی کے یہاں یہ
مصرع ملتا ہے: "عیسیٰ کی تھیں اُس نے آنکھیں دیکھیں" قافیہ دیریں (۹) فعل کے بعد
آج کل جہاں 'ہی' کا استعمال مرجح ہے، جوشش اسے حذف کر دیتے ہیں: آنکھ مندنے
۲۰، دیکھتے ۹/۲۵، کہتے ۳، (۱۰) اسی طرح بعض موقع پر 'ہوئے' کو حذف کر دیتے ہیں
سانس لیتے ۱۷۶/۱۹ باگ کو لیے ۲۰۷، (۱۱) مصدر کی تانیث: لینی ۲/۳۲ (۱۲) مل جانے
کھل جانے ۲۱۹ (۱۳) کیجیو ۵/۳۲، سوئیو ۳۶/۳۲ (۱۴) رونے لگ گئے ۱۲، بری لگنی لگی ۴۱
(۱۵) "اے ترکِ چشم اب تو ترکش کمر سے کھولو" (۱۶) ہم تو رہ جائیں گے جاتے ہی تجھے کیا کرنا
ضمیمہ (۱۷) "دل کر کے جس کو کرتے ہیں تعبیر سنگ ہے" ۱۷۲ (۱۸) ملتی ہی بلتی ۱/۱۲ (۹
نہ ملیے گا انساں سے اے خضر تو نے ۱۹، "انجام محبت کا کیا جانیے کیا ہوگا" ۱۰
"یہ وہ آزار نہیں جس کی دوا کیجیے گا" ۹، "پیری میں بھلا ڈھونڈ لیے کیا بخت جواں کو" ۱۳۹
"لاکھ تدبیر کرو پردہ ہوا ہی چاہیے" ۵، (۲۰) "روتے روتے ہوئے بلبل گئی ڈھل برسرِ گل" ۹۱
یا تو ہوئے: نہ ہونا چاہیے یا رُوئے، کی تکرار غلط ہے (۲۱) صدقے کیے تھے ۱۲۶/۲
(۲۲) 'ہو' کی جگہ 'رہے گا' (۲۳) مصرع ہائے ذیل: ۳۵/۸، ۳۶/۲۲، ۵۳/۲۰، ۱۸۶/۳۴

متروکات: ذیل میں ایسے مفردات و مرکبات کی فہرست دی جاتی جن کے متعلق یہ
خیال ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ متروک ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مرتب کے نزدیک بھی وہ

Marfat.com

متروک ہوں۔ متروکات اور عنوانوں کے تحت بھی ملیں گے: ولیکن، جوں ۱۱، پر،
گر، تب، ٹک، زور ۲۴/۲۶، تلک، تجھ بن، سنئے، کسو، پہ، ہر ایک، تندخو ۲۶ (وہ تندخو)
تنک، ہنسو، کبھو، جلتی ہی بلتی ۱۰، ولے، نپٹ ۱۲، جنھوں (جن)، اس کے حضور،
(سامنے)، لیک، اپنے تئیں (کو)، اس مرتبہ ۱۶ (اتنا)، طرف (اس کو سب طرف سے
فراغ رہا" حسن) وے ۱۸، انھوں ۲۰ (اُن)، بنت، یہ ۲۴/۱ (اس قدر)، او وہیں،
تجھ بغیر، ایدھر ۲۶، اودھر، وہ یار ۲۷، گوے ۲۸ (گو) مت، بھیر ۲۹، ندان ۳۶
(کلام قدیم میں صرف ایک جگہ) صداے پاے (صداے پا) کاہے کو ۳۹، کتا ۴۲،
کی دولت ۴۳، اُن (اُس)، بیچ (میں)، لوہو ۴۶، جوں کے توں ۴۷، کب تئیں
(کب تک)، خورشید اُ ۴۸ (اُس محذوف) جیدھر ۵۳، جوں توں کی خاطر ۶۴،
پہنچ (۶۵/۲۹)، بجھ حسن ۷۰، وگر، میاں، زری بیٹھ ۷۴، بس ۷۸، حد ضعیف ۷۹،
اسنے پر ۸۰، تا مرنہ مٹے ۸۱، سدا، بہت ۸۴، پرے ۹۶، چشم نم ۹۸،
بن تیرے، سنا چاہیے ۱۰۰، بھی ۱۰۵، بولا چاہیے ۱۰۷، بن کہے ۱۰۷، بھاویں،
کس کنے ۱۱۳، اُس بناگوش ۱۱۶ (اس کی بناگوش)، شتر گربہ ۱۲۳ (فرمائیے اور
رہتے ہو)، جان ۱۲۴ (اے یا مری کے بغیر)، سبزہ سواد کے سوا)، اکٹھے ۱۲۶
دبے تشدید)، جن ۱۴۹ (جس)، اتنے لیے ۱۵۳، تجھ پاس ۱۶۰، سمجھیے ۱۸۴، تلے،
جانی ۱۸۷، پہر ۲۰۵، تجھ بغیر، نہیں ۲۱۴/۱ (نہ)، یار بن، ہر کہیں ۲۲۳، کیوں کے ادِس:
۲۲۶/۳ (چھاتی تڑقے ہو کھلتے دس کی گانٹھ" سجاد)، اوپر ۲۳۲، جاگہہ، سبھوں ۲۳۶،

Marfat.com

اُن گنے ۲۳۶، رنڈی (بہ معنی عورت)، نشہ، ۲۲۷ (املا 'نشا' +) لاگے (صرف ایک جگہ) لے شاہ تا گدا ۲۴۰، تجھ ذات، آخرش ۲۴۳، جنبشِ دم اس کی میں ۲۵۱ ("اس کی جنبش دم میں") اس قسم کی تعقید مصحفی تک کے یہاں عام ہے لیکن جوشش کے یہاں دو ایک جگہ سے زیادہ نہیں ملتی)، نین ۲۵۲ و ۳۹، سوائے اس کے، خوشی ضمیمہ (خوش)۔ اُس ہی، اُن ہی، اوہی، ہم ہی، تم ہی، یہ ہی، بالالتزام اسی، انھیں، وہی، ہمیں، انھیں، یہی لکھے گئے ہیں، تقطیع میں اگر اس طرح نہ آسکے تو اور بات ہے۔ جوشش کے یہاں بعض مصادر جن میں اب تشدید بہتر معلوم ہوتی ہے باتشدید اور بے تشدید دونوں طرح ملتے ہیں۔ سارے (کل) ۱۹۸، بارے ۲۳۷

جوشش کی شاعری

علی ابراہیم خاں اور لطف کی رائے میں جوشش درد کے پیرو ہیں، لیکن ان کے کلام کے مطالعے سے یہ پتا چلتا ہے کہ جس شاعر کا انھوں نے سب سے زیادہ تتبع کیا ہے وہ سودا ہے۔ جوشش معنی بند[1] شاعر ہیں اور سودا کی طرح ان کی غزلوں میں حالی مضامین کے پہلو بہ پہلو خیالی مضامین ملتے ہیں۔ مبالغہ، حسن تعلیل اور تمثیل وغیرہ انھیں بہت مرغوب ہیں۔ متاخرین شعراے فارسی کی تقلید میں تشابیہہ و استعارات

---

[1] جوشش "تلاش لفظ و معنی"، ص ۳۵ "معنی بیگانہ"، ضمیمہ، حسن "کلامش شاعرانہ" "شورش مضامین توانیں" لطف "معنی بیگانہ سے بہ شارت آشنا" ان سب سے یہی مراد ہے۔

Marfat.com

کے استعمال میں کبھی کبھی بے اعتدالی کرتے ہیں۔ ان کی طباعی اور تلاش کا تو قائل ہونا پڑتا ہے لیکن تشبیہ و استعارہ کی جو اصلی غرض ہے وہ پوری نہیں ہونے پاتی۔ لفظوں کے ذومعنیین ہونے سے بھی مضمون پیدا کرتے ہیں۔ اکثر اس کی وقعت ادبی شعبدہ بازی سے زیادہ نہیں ہوتی:

اگر یوں ہی رہے گی حیرتِ عشق ق — اگر یہ دیدۂ نم نم رہے گا
بہ رنگِ شبنم آکر قطرۂ اشک — ہماری ہر مژہ پر جم رہے گا

لطف بحرِ عدم میں ہے ورنہ — چشمِ نرگس لیے حباب آیا؟

دزدِ چالاک نسیمِ سحری ہے کیونکر — شمع کے سر پہ رہے طرۂ زر آخرِ شب

مژہ نے تیری ایسی یار اُس کے ساتھ کاوش کی — مشبک ہو گیا دل پردۂ بادام کی صورت

اُس کے بحرِ حسن میں ابرو ہے جوں شمشیرِ موج — طرۂ طرار ہے خجلت دہِ زنجیرِ موج

آپ چل سکتے نہیں اور غیر کے ہیں رہ نما — ہم نے تو دیکھے نہیں نقشِ قدم سے بے نصیب

مطمئن پیرِ فلک سے وہ نہیں اے جوشش — اُس کے گہوارے میں کس طرح سے سوئے خورشید

پڑی اس پر زبس گردِ یتیمی — ہوا اس واسطے آبِ گہر بند

ہر بے زبان اہلِ زباں سے ہے سر بلند — گریہ نہیں تو شعلے سے کیوں ہے شرر بلند

ہر تنِ کاہیدہ رشکِ سایۂ مژگانِ مور — کیا تعجب ہے اگر ہوئے نہ زیبِ خوانِ مور

راست رو بھاگتے ہیں کج رو سے — کیا رہے خانۂ کماں میں تیر

اگر باطن میں ہم رنگی نہ ہو روشن ضمیروں کو — تو کیوں آتش سے ملتے ہی شرابِ ناب ہو آتش

Marfat.com

اس دلِ صد چاک میں یوں جلوہ گر ہے اس کا داغ
جیسے قندیلِ مشبک میں چمکتا ہو چراغ

بحرِ خوں ہے چمنستان میں ہر تختۂ گل
دودِ آہِ دلِ بلبل کا ہے پُل بر سرِ گل

جو ہوئے صاف طینت کیوں نہ چاہے سبز رنگوں کو
گرے واں بیشتر دیکھے جہاں پتّے ہرے شبنم

جوشش رواں ہے اشک ان آنکھوں سے رات دن
ڈرتا ہوں راہ زن سے یہ وہ کارواں نہیں

آنسو کا ہے یہ عالم اس شمع رو کے آگے
جھمکیں ہیں روشنی میں جوں قطرہائے باراں

کب رہے گا دامنِ گل میں زرِ گل بلبلو
دیکھتا ہوں صورتِ دست و گریباں غنچے کو

۱؎ عارضِ یار پہ یوں خط ہے کہ جیسے کوئی
ورقِ گل پہ لکھے آیت قرآنی کو

نہیں روتا ہے جو ظاہر میں وہ باطن میں گریاں ہے
یہ عقدہ کھل گیا ہے دیگ کے سرپوش سے مجھ کو

۲؎ غوّاص ہے یہ خالِ سیہ چشمۂ لب پر
آیا ہے ترے دانتوں کے نئیں جان کے موتی

تمام عالم اگر زنگبار ہو جائے
نہ دیکھے تیغ عدو کش تری رخِ زنگار

۳؎ اہلِ جوہر نہیں فراغ نصیب
تیغ زنجیر میں ہے جوہر سے

جوں نظر اس کا جمال بے مثال
آنکھ سے اک دم جدا ہوتا نہیں

۱؎ خط کی تشبیہیں اشعار ذیل میں بھی دیکھی جائیں: ۳۱/۱۲ ۵۸/۱۶ ۹۲/۱۰ ۱۲۷/۹ ۱۳۱/۱۳ ۱۳۱/۱۷

۲؎ ۱۴۱/۱۴ اور ۷۰/۶ بھی خال کی تشبیہ میں ہیں۔ ولی کا شعر ملاحظہ ہو:

"ترے لب ہیں بہ رنگِ حوضِ کوثر مخزنِ خوبی
یو خالِ عنبریں تس پر بلاں آسا کھڑا دستا"

۳؎ شعر ۱۹۱/۹

Marfat.com

سرکشوں سے نہ رکھ اُمید توقع جوشش
کب قدم بوس کو خارِ سرِ دیوار آئے

سراپا معنیِ باریک ہی زلف دراز اُس کی[۵۵]
بجا ہی اہلِ معنی پہ مطوّل مختصر ہوئے

اہلِ رقم کو چین نہیں ہی جہان میں
دیکھو قلم کو ہی سفر انگشت کے تلے

مقلّد اہلِ معنی کا نہ ہوئے صاحبِ معنیٰ
صنوبر اہلِ دل ہی پر اُسے کون اہل دل جانے

تا نہ توڑ ور کرے ہاتھ میں آتے ہی یہ خوف
قطرۂ خوں رگِ یاقوت سے جاتا ہی ٹیک

تاب کھائے ہی کمر یار کی یوں وقت خرام[۵۶]
شاخ گل باغ میں جس طرح سے جائے ہی لچک

سربلندی نہیں کچھ خوب زمانے میں کہ دیکھ[۵۷]
ماہِ نو فرق پہ گردوں کے ہی مانند لچک

معرفت کے اشعار بہ کثرت ہیں، اور یہ تقلید درد کا اثر ہی۔ ان اشعار سے اسلامی تصوف کے اعمال و نظریات سے کچھ نہ کچھ واقفیت[۵۸] کا تو پتا چلتا ہی، لیکن ان میں وہ سرمستی اور بے خودی نہیں، جو صوفیانہ اشعار کو ان لوگوں کے لیے بھی دلکش بنا دیتی ہی جو تصوف سے چنداں مس نہیں رکھتے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہی[۵۹] کہ وحدت الوجود کا مسئلہ

---

[۵۵] "مطوّل کو کرے ہی مختصر زلف دراز" سودا۔ [۵۶] و [۵۷] سودا کے اشعار ذیل:

"سازودستِ حنا بستہ کی ایسی حرکات
شاخ میں گل کی پون بہنے سے جوں آئے لچک"

"شوکت و شان کہوں کیا میں ترے ہاتھی کی
چرخ پر جوں مہِ نو ماتھے پہ یوں اُس کے لچک"

[۵۸] ۲۱۹/۱۴، ۲۰۷/۲، ۱۹۵/۱۱، ۱۴۱/۴، غزل ۲۰۸، صـ ۱۰۷، ۲۸/۱، [۵۹] ۱۵۷/۱ کہا جا سکتا ہی کہ اس شعر میں وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہی، لیکن جوشش اس عقیدے کے ہوتے تو لفظ "مخلوق" استعمال نہ کرتے۔ ان کا اصلی خیال غالباً شعر ۵۵ میں منظوم ہوا ہی۔

Marfat.com

ان کے یہاں مطلقاً نہیں پایا جاتا۔ جوشش نے "واقف اسرار" ۱۰۱/۲ اور خدا کے سوا کل امور سے بے تعلق ۳/۲ ہونے کا دعوی کیا ہے۔ ان کا "مذاق درویشانہ" مسلّم (صـ ۲۳۲ مثنوی، و ۲۱۷/۸)، لیکن ان کی آخری منزل غالباً وہ تھی جس کی طرف ان اشعار میں اشارہ ہے:

"نہ آئینہ ہوں نے شکل گوہر — ولیکن میں پرستار صفا ہوں"
"صاف ہوتا ہی نہیں زنگ تعلق ہیہات — دل کے آئینے کو ہر چند جلا دیتے ہیں"

اخلاق کی طرف یہ تصوف کی راہ سے آئے ہیں، اس لیے ان کی اخلاقی تعلیم وہی ہے جو صوفیہ کی ہے، یعنی تسلیم و رضا، فقر و فنا، صبر و توکل وغیرہ۔ جبر و اختیار کا مضمون ایک دو جگہ سے زیادہ نہیں ملتا، گو 'تقدیر' کا مضمون زیادہ باندھا ہے، جو در اصل اس سے مختلف نہیں۔ غیرت اور ہمت کے مضامین بھی پائے جاتے ہیں، لیکن اس سپاہی زادے کے یہاں جو غالباً خود بھی سپاہی[۱۱۰] رہ چکا ہے شجاعت اور سرفروشی کے مضامین مفقود ہیں۔ حق نمک[۱۱۱] ادا کرنے کا مضمون کئی جگہ عاشقانہ انداز میں نظم کیا ہے۔ اور یہ عجب نہیں کہ خاندانی روایات کا اثر ہو۔ خالص فلسفہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ عام زندگی پر نقد و نظر، اور عملی زندگی کے متعلق ہدایات بھی کہیں کہیں ملتی ہیں۔

کیا فکر تو کرتا ہے اس فکر سے کیا ہوگا — ہوئے گا وہی جو کچھ قسمت میں لکھا ہوگا

---

۱۱۰ قصائد اور غزل کے بعض اشعار سے فنون جنگ سے کچھ واقفیت کا پتا چلتا ہے ۱۱۱ ۲/۶، ۲۳/۱۲

۱۷/۱۲۔ ۵/۱۰۔ ۱۹۶/۴ (اُن لبوں سے کہیں کہ کام نہیں — اتنے بھی تو نمک حرام نہیں" دل)

Marfat.com

بندے کہلاتے ہیں راضی بہ رضا ہیں جوشش ہوگی جو اُس کی رضا وہ ہی کیا کیجیے گا

کشادِ کار اُس سے چشمِ مست رکھ جو کوئی باتیں کرے آنکھوں کو کر بند

غیرت یہ مقتضی ہی کہ اے غنچہ باغ میں مرجھا ہی جا پہ منّتِ بادِ سحر نہ کر

اوروں کی عیب جوئی اپنا ہنر نہیں ہی اپنے ہی عیب جو ہیں یہ ہی ہنر ہمارا

جہان خواب تماشا جہان کا سب خواہش خیال خوب کیا تو خیال اپنا ہوں

کہتے ہیں فاعل مختار ہی بندہ لیکن خوب دیکھا تو یہ مجبور ہی مختار نہیں

یاں برے اور بھلے ایک سے ہیں نظروں میں جو برا چاہتے ہیں ان کا بھلا چاہتے ہیں

جب تک اس میں غم دنیا ہی یہ دل شاد نہ ہو چغد جس گھر میں ہو وہ گھر کبھی آباد نہ ہو

گر آرزو ہی دل مین اتنی ہی آرزو ہی تاراج بے نیازی اقلیم آرزو ہو

فرہاد یہ بے فائدہ خارا شکنی ہی گھر کیجے کسی دل میں یہی کوہ کنی ہی

محققوں سے یہ نکتہ مجھے ہوا معلوم خلاف طبع جو ہوئے وہی جہنم ہی

کیا فائدہ جو شکوۂ ایام کیجیے راضی رضا بہ رہیے اور آرام کیجیے

جوشش کوئی ہزار کرے یاں مخالفت اپنی طرف سے تو نہ کسی سے بگاڑیے

اگر اوج آرزو ہی مشق وضع لاابالی کر بگولے کو کیا ہی سرکش اتنا خاک اڑانے نے

مر گئے جوشش اسی دریافت مین کیا کہیں ہی کون سی شی زندگی

Marfat.com

مجھ سے جوشش تو کچھ سبب مت پوچھ   ق   واں سے آنے کے یاں سے جانے کے
چپ[۱۲] ہی رہ جا یہ کھیل ہیں پیارے   اُس کی قدرت کے کارخانے کے

تصوف سے قطع نظر کرکے مذہبی عقائد کا اظہار غزل میں انھوں نے ایک آدھ ہی جگہ کیا ہے ۴۴/۳، رباعیوں اور قصیدوں سے ان کے عقائد وہی معلوم ہوتے ہیں جو ان کے عہد میں راسخ العقیدہ مسلمانوں کے تھے۔ بعض اشعار جو حالات کے ذیل میں نقل ہو چکے ہیں تشیع پر مشعر ہیں، لیکن شعر ذیل سے تسنن مترشح ہے۔ اہل تشیع رویت باری کے قائل نہیں۔

"نہیں معتقد جو ترے دید کا   دوانا ہوں میں اُس کی فہمید کا"

کلام سے پتا چلتا ہے کہ کم از کم ابتدائے شباب میں رند مشرب ضرور تھے، نورتن نامی رقاصہ کی شان میں مثنوی لکھی ہے، اور ہولی کی تصویر تو سراسر رندانہ انداز میں کھینچی ہے۔ رباعی شمار ۲۰ سے کسی زمانے میں شغل[۱۳] شراب کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ عمر کے ساتھ معلوم

---

[۱۲] ۴۵/۹، ۶۱/۷، ۷۲/۸، ۵۴/۱، ۱۴۰/۱۲ بھی ملاحظہ ہوں۔ جوشش اپنے پیش کردہ معیار اخلاق پر خود کس طرح اترتے ہیں اس کا اندازہ غزل ۱۰۹ ص ۳۹ کے شعر ۴ اور مقطع کے دیکھنے سے ہو سکتا ہے۔ کہاں تو یہ بلندی کہ خدا سے بھی دعا نہیں کرنا چاہتے اور کہاں یہ پستی کہ غزل کے صلے کے طالب ہیں؛ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کلام زمانے کے اعتبار سے مدوّن نہیں ہوا۔ بہ خوبی ممکن ہے کہ یہ غزل ابتدا کی ہو، بعد میں ان کے قول و فعل میں اتنا نمایاں تضاد باقی نہ رہا ہو۔

[۱۳] خمریات ان کا خاص مضمون نہیں۔ تاہم اشعار ذیل ملاحظہ طلب ہیں: ۱۱۹/۴، ۱۴۱/۲، ۱۸۱/۱۵، ۱۹۲/۹، غزل ۱۰۶: ص ۳۸

Marfat.com

ہوتا ہے کہ ان کی طرزِ زندگی میں بھی تغیر ہوا تھا۔ غزلوں میں قطعۂ ہولی کا انداز[۱۴] شاید ہی کہیں ہو۔ رباعی مذکورۂ بالا بھی یہ بتاتی ہے کہ شراب سے توبہ کرلی تھی، لیکن یہ باور نہیں آتا کہ کسی زمانے میں بھی زاہد خشک ہو گئے ہوں۔ تصوف کی طرف اِن کا میلان اس کی کافی ضمانت ہے۔ جوشش بچپن ہی سے اسلام کی طرف مائل تھے۔ اس لیے سن تمیز پر پہنچنے پر جب انھوں نے باقاعدہ اسلام قبول کر لیا تو اس سے اُن کے نقطۂ نظر پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں نہ غلو و تشدّد ہے اور نہ انھوں نے اپنے آبائی مذہب کو نشانۂ تعریض بنایا ہے۔ دیوان میں تبدیلِ مذہب کی طرف کہیں اشارہ نہیں، ہاں عام شعراے اُردو کی طرح کہیں دیر و حرم کی[۱۵] تفریق مٹائی ہے، کہیں کفر کو اسلام پر ترجیح دی ہے، اور کہیں "زلف کافر کیش کی بندگی میں" مسلمان سے ہندو ہو گئے ہیں[۱۶]۔ اگر خارجی طور پر علم نہ ہوتا تو ان کے دیوان کو دیکھ کر یہ کہنا ناممکن تھا کہ یہ نو مسلم ہیں:

سوے حرم یا طرف بت کدہ ق الغرض اے شیخ جدھر جائیے
دونوں جلوہ گہِ یار ہے خواہ ادھر خواہ اُدھر جائیے

چشمِ وحدت سے گر کوئی دیکھے بت پرستی بھی حق پرستی ہے

انسان تو ہی صورتِ حق کعبے میں کیا ہے اے شیخ بھلا کیوں نہ کروں سجدے بتاں کو

رفتہ رفتہ بندگی میں زلف کافر کیش کی تھا تو یہ جوشش مسلماں لیک ہندو ہو گیا

---

۱۴ ۸۷/۱۴، ۵۱/۱۳، ۹/۱۲۔ ۱۵ سکین ۲۳۰/۹ "ہو کے بے خود کہوں رحیم کو رام" مثنوی ص ۱۲۴۴ اور "کلوخ ہاتھ نہ آئے بہ جز سر کفار" قصیدہ

Marfat.com

ملکی مضامین اور ہندوانہ تلمیحیں اس قدر کم ہیں کہ نہ ہونے کے برابر ہیں نظیر کا تو ذکر ہی کیا ہے، سودا اور انشا بھی اس معاملے میں ان سے بہت آگے ہیں۔ لے دے کر جو کچھ ملتا ہے (قطعۂ ہولی کے علاوہ) یہ اشعار اور مصرع ہیں:

ہجوم گریہ میں یوں آہِ سوزاں دل سے نکلے ہے — کوئی جس طرح سے گاتا ہو دیپک راگ پانی میں

ساون کی رات تجھ بن گزرے ہے اس طرح سے — ایدھر صدائے گریہ اودھر صدائے باراں

"اُس کو ہے عزم سفر بارش شگوں اچھا نہیں" ۱۳۰ — "جیسا ہے اس برہمن زادے کے قشقے کا الف" ۸۰

اڑتی ہوئی دیکھوں ہوں تری چنگ ہوا پر، ۵ — "لے کاش ترے ہجر میں یہ آنکھ نہ پھڑکے" ۱۸۰

کودنے اور اچھلنے لگے اگیا بیتال" ۲۴۶ — "دو خصم دیں کہ جو دس سر کا ہوئے جوں راون" ۲۵۴

بارے تب اس سے رام رام ہوئی ۱۹۸ — مہر اور ماہ کی افلاک بجائے خوردک، ۲۵۰

"دانتوں میں مسی براجے آنکھوں میں کاجل لیے" ۲۰۵ — ہجو باؤرا صہ ۲۳، پیراہن ململ، صہ ۲۰۵

سودا کی طرح جوشش کی غزلوں میں بھی تنوع مضامین پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ عشقیہ اشعار کی وہ کثرت نہیں ہو سکتی جو اُن غزل گویوں کے یہاں ہے جن کے نزدیک غزل صرف عشقیہ مضامین کے لیے مخصوص ہے۔ جوشش کی غزلوں میں معشوق حقیقی اور معشوق مجازی دونوں سے خطاب ہے۔ منتخب اشعار میں تتبع درد کا اثر نمایاں ہے۔ اور ان میں درد[1] کی کمی نہیں،

---

[1] جوشش کا دعویٰ ہے کہ: "سوزِ کلام جوشش برقِ ہراَنجمن ہے" صہ ۱۲، "جوشش ترا کلام بھی کیا دردناک ہے "لگتی ہے چوٹ دل کو ترے ہر سخن کے بیچ"۔ علی ابراہیم کا قول بھی ملاحظہ ہو۔ دیوان میں برہمن بچے، فرنگی بچے، کابلی بچے سے دو چار جگہ مذبیڑ ہو جاتی ہے لیکن، کلام کا بیشتر حصہ ایسا ہے جس میں جنس کی تخصیص نہیں۔ ضمیریں البتہ مذکر استعمال کی ہیں۔

Marfat.com

لیکن کلام کے بیشتر حصے کے متعلق یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہی کہ جوشش کو معنی بندی کا شوق ہی، اور دوسری یہ کہ منتخب اشعار سے قطع نظر کرکے ترنم میں وہ گہرائی نہیں جو کلام میں درد پیدا ہونے کے لیے ضروری ہی۔ ان کا لہجہ عموماً سنجیدہ ہی، بوس وکنار کے مضامین باندھے بھی ہیں تو ان میں زیادہ[۲] عریانی نہیں۔ آداب عشق کی رعایت عموماً ملحوظ رکھی ہی، محض چند اشعار ایسے ہیں جن میں ان سے انحراف[۱] کیا ہی۔ طنز آمیز مضامین کم ہیں معشوق کے ظلم کا شکوہ ہی لیکن غزل میں واسوخت کا رنگ پیدا ہونے نہیں دیا، معشوق کے رنگ روپ، بناؤ سنگار، شوخی وشرارت، نازوادا، عشوہ وکرشمہ کا بیان زیادہ نہیں اس کے لیے مصورانہ چابک دستی کی ضرورت ہی اور یہ جوشش کا نمایاں وصف نہیں:

کیا بہارِ حسن پر موقوف میرا عشق ہی	جب تلک جیتا ہوں میں ہوں اور تیرا عشق ہی
کیا تجلّی ہوئی اے عشق ترے آنے سے	نور کے اڑتے ہیں بکّے مرے کاشانے سے
راغب نہ ہو طبیعت گو حور روبرو ہو	اپنی یہ آرزو ہی دنیا ہو اور تو ہو
ہزار پیار کرے گا ہزار چاہے گا	مری طرح نہ کوئی تجھ کو یار چاہے گا
چمن میں یار بن رہنے کو تو کیا ہی رہا کیجے	ولیکن جی نہیں لگتا ہمارا اس کو کیا کیجے
چشم پُرآب ہی لب خشک دماغ آشفتہ	زور عالم ہی غرض دل کی گرفتاری کا

۲ھ ۸۷/۱۲، ۱۵/۱۳، ۹/۱۲، ۱۱/۸، ۱۸/۸، ۵۴/۲، ۱۸۷/۹، ۱۱۲/۷ رباعی ۱۰ میں معشوق سے خطاب ہی تو قابل اعتراض کہ عاشق کی فرومایگی کے مضامین بھی بہت کم ہیں ۱۵۸/۴، ۱۵۷/۱۱

Marfat.com

آہ رکتی نہیں اور اشک بہا جاتا ہے ۔۔۔ چپ تو رہیے پہ کوئی ہم سے رہا جاتا ہے

لذتِ وصل تصور میں اٹھا رہتے ہیں ۔۔۔ گو کہ ظاہر میں سدا اُس سے جدا رہتے ہیں

رہتا ہوں اُس کے سایۂ تیغِ نگاہ میں ۔۔۔ کرتا ہوں زندگی میں اجل کی پناہ میں

جو کچھ دن ہم نے دیکھے ہیں ترے ہاتھوں زمانے میں ۔۔۔ فلک ایسے کسی کے کب بُرے ایام ہوتے ہیں

اگر چاہیں نہ بولیں اُس سے ہم یہ ہو نہیں سکتا ۔۔۔ وگر کچھ بولتے ہیں تو ابھی بدنام ہوتے ہیں

مرے دم میں کہ جب تک دم رہے گا ۔۔۔ یہی رونا یہی ماتم رہے گا

کہاں تک یہ غرورِ حسن ظالم ۔۔۔ ہمیشہ کیا یہی عالم رہے گا

وہ زمانہ کیا ہوا جو مرے گریے میں اثر تھا ۔۔۔ یہی چشم خوں فشاں تھی یہی دل یہی جگر تھا

ہر ایک خارِ بیاباں رکھے ہے نوکِ زباں ۔۔۔ یہ ماجرا ہے ہماری برہنہ پائی کا

اے رخصتِ بہار یہ حسرت ہی رہ گئی ۔۔۔ دل کھول کر چمن میں کبھی ہم نہ رو لیے

حال دیوانوں سے اپنا کم نہیں ۔۔۔ تم نے جو دیکھا تھا سو اب ہم نہیں

خوب اس جینے نے ہم کو خوش کیا ۔۔۔ اپنے مرنے کا ہمیں کچھ غم نہیں

کہیو میری طرف سے اے قاصد ق ۔۔۔ اُس کی محفل میں تو اگر گزرے

کسی دشمن کو بھی نہ روزی ہو (کذا) ۔۔۔ دن جو کچھ تیرے دوست پر گزرے

روٹھ بیٹھا ہے مجھ سے وہ جوشش ق ۔۔۔ کوئی جا کر اُسے یہ سمجھائے

آرزو ہی میں تیرے ملنے کی ۔۔۔ آہ کیا یہ غریب مر جائے

Marfat.com

نصیبوں کی کہاں تک کہیے خوبی ق جو اُس کے پاس جوشش لے گیا دل
تو وہ منہ پھیر کر جھنجھلا کے بولا اٹھا بھی تحفگی رکھتا ہے کیا دل

جوشش اُس بے رحم سے اتنا تو اب پوچھے کوئی غیر کا شکوہ کیا تھا تو نے کیوں مانا بُرا

ہو جائے حرفِ شکوہ لبِ زخمِ دل سے دور اتنا نمک بھی تیرے نمک دان میں نہیں

اک بار دیکھنے نہ دیا اُس کو بھر نظر سو بار اُس تلک دل بے تاب لے گیا

نہ آنا، نہ خط، نے کبھی کچھ زبانی غریبوں پر اتنی بھی نامہربانی

بہ جائے خار تمام اس میں غنچہ و گل ہو جو شاخِ گل کی نہ آرامگاہ بلبل ہو

نہ پھولتے ہیں شگوفے نہ غنچے کھلتے ہیں چمن میں شور پڑا کس کے مسکرانے کا

اس ادا کا ہوں تیری دیوانہ دیکھنا مجھ کو اور چھپ جانا

اے بتاں کرتے ہو کیوں بوس و کنار آپس میں ایسی باتوں کا مرے دل میں تو ارمان نہیں

ہمیں خود کچھ تو وہ کہتے نہیں مارے مروّت کے شرارت سے بتاں غیروں کے تئیں سنکار دیتے ہیں

وہ آپ آزردہ ہوتا ہے گلہ آمیز باتوں سے ہماری بات کو اغیار ناحق مار دیتے ہیں

کیوں نہ دیوانہ ہوں جوشش دیکھ اُسے جس شوخ کے دانتوں میں مستی براجے آنکھوں میں کاجل بسے

جس سر زمیں پر کہ وہ سروِ رواں چلے قمری و فاختہ ہی کے سائے میں واں چلے

آئے دو چار باتیں دل آزار کر چلے کیا خوب تم عیادتِ بیمار کر چلے

Marfat.com

لے گئی دل کو اس کی محبوبی   یہ بھی اپنے نصیب کی خوبی [1]

سودا کی طرح جوشش بھی اکثر اصنافِ سخن پر قادر ہیں۔ قصائد میں یہ اپنے مشہور معاصروں سے بہت پیچھے نہیں۔ ان کی مثنویوں میں روانی پائی جاتی ہے، لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ کوئی طویل قصہ لکھتے تو کس حد تک کامیاب ہوتے۔ زورِ بیان اور پختگی بندش ان کے یہاں بہ درجۂ اوسط موجود ہے۔ بہ کثرت غزلیں اور قصیدے (خصوصاً قصیدۂ کافیہ) اس کے ثبوت میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔ فدوی یا ہدایت کی طرح انھیں مثل و محاورہ بند شاعر نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن صفائی زبان اور صحت محاورہ کی بہ کثرت مثالیں دیوان میں ملتی ہیں:

لگا دے بے تامل منہ سے اب شیشہ کہ مرتے ہیں   نشا تیرے سیہ مستوں کا اے پیرِ مغاں ٹوٹا

پھر گئی ہے ہوا سے میخانہ   شیشے ہنستے ہیں جام روتے ہیں

---

[1] اشعار ذیل بھی ملاحظہ ہوں: ۲/۱۵، ۳/۱۴، ۴/۱، ۵/ق، ۶/۱۳، ۷/۴، ۹/۴، ۱۰/۱۱، ۱۱/۱۲، ۱۲/۱۰ و ۱۱، ۱۵/۹، ۱۸/۱۱ و ۱۵، ۲۱/۱۴ و ۶، ۲۲/۵ و ۶، ۳۰/۴، ۳۳/۲ و ۷ و ۹ و ۸، ۳۳/۱۳، ۳۴/۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵، ۳۶/۱۰، ۴۱/۱۶، ۴۲/۱۰، ۴۴/۱۴، ۴۹/۳، ۵۴/۱۰۔ ۵۵/۹ و ۴، ۵۶/۱۱، ۵۷/۱۴، ۶۴/۱۳، ۶۶/۸، ۷۵/ق، ۸۳/۲ و ۱۳، ۸۹/۹، ۹۹/۱۴، ۱۰۱/۱، ۱۰۸/۱۵، ۱۱۱/۱ و ۳، ۱۱۲/۲ و ۵ و ۱۶، ۱۱۳/۱۶ و ۱۷، ۱۱۵/۵ و ۸، غزل ۳۱۶ ص ۱۱۷، ۱۲۰/۱۵، ۱۲۲/۱۵، ۱۲۳/۱، ۱۳۰/۱۲، ۱۳۱/۹، ۱۳۲/ق، ۱۳۳/۱۴، ۱۳۴/۱۷، ۱۳۵/۴، ۱۳۶/۱۲، ۱۴۸/۱۶، ۱۵۳/۱۱، ۱۶۲/۷، ۱۶۳/۱۰، ۱۶۷/۹، ۱۷۰/۱۳، ۱۸۱/۱۴، ۱۹۱/ق، ۱۹۳/۱۶، ۱۹۵/۱۱ و ۷ و ۹، ۱۹۹/۸ و ۱۴، ۲۰۰/۱۷، ۲۰۱/۷، ۲۰۳/۱۲ و ۷، غزل ۵۷۶ ص ۲۰۳، ۲۰۵/۱۰ و ۱۵، ۲۰۸/۱۰ و ۱۵، ۲۱۶/۱۶، ۲۲۱/۹ و ۳، ۲۲۲/۱۳ و ۱۴، ۲۲۳/۹، ۱۹۴/۱۶

Marfat.com

بولتی ہے رات بوے صبح ہنستی ہے ہنسے
اپنی تو ہے موت بے دل دار ہنستے بولتے

گھیرے یوں رہتا ہے عرش دل کو ہر شب دود آہ
آسماں پر جس طرح سے رات کو بادل بسے

کیوں نہ دیوانہ ہوں جوشش دیکھ اُسے جس شوخ کے
دانتوں میں مسّی براجے آنکھوں میں کاجل بسے

سودا کی غزلوں میں ہزل کے اشعار بہ کثرت ملتے ہیں، ان کی غزلیں اس سے بالکل خالی ہیں۔ دو مختصر مثنویاں ہزل میں ہیں لیکن ان میں پرانی حکایتوں کو نظم کر دیا ہے۔ ذیل کے اشعار ان کی ظرافت کا نمونہ ہیں۔ ایسے اشعار کی تعداد بہت کم ہے:

شیخ آزردہ نہ ہو دیکھ کے مسجد میں ہمیں
سہو سے آ گئے تھے ہم اسے مےخانہ جان

بے گنہ کہتا پھرے ہے آپ کو
شیخ نسلِ حضرت آدم نہیں، (و ۱۶۲/ق)

شیخ و زاہد کی تضحیک جوشش نے بھی کی ہے (۴۲/ق، ۹۹/ق، ۲۵۹/۱۱) لیکن ایک آدھ شعر سے قطع نظر کرکے ان کے اشعار میں ابتذال پیدا نہیں ہونے پایا۔ ٹکاری کی ہجو اشخاص کی نہیں، محض ایک مقام کی ہجو ہے۔ تعلّی کے شعر کہے ہیں (۲/۱، ۱۱۱/ہ) لیکن کسی دوسرے شاعر پر چوٹ نہیں کی۔

ان کے عہد میں بہار و بنگالہ میں جو انقلابات رونما ہوئے ان کی طرف ان کے کلام میں کوئی اشارہ نہیں۔ زمانے کی شکایت کی ہے، زندگی سے بیزاری کا مضمون بھی نظم کیا ہے، لیکن، ایسے مضامین کم و بیش ہر شاعر کے یہاں ملتے ہیں۔

جوشش اپنے کلام سے ایک سلیم الطبع اعتدال پسند آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ فلسفیانہ بالغ النظری بھی ہوتی تو ان کے کلام میں ایک خاص رنگ پیدا ہو جاتا۔ اس کے بغیر ان کی اعتدال پسندی ان کی شاعری کے لیے چنداں مفید ثابت نہیں ہوئی۔ ان کا تخیل مصوّرانہ نہیں، مغنیانہ ہے۔

Marfat.com

اور مشاہدۂ عالم کا انھیں اتنا شوق نہیں، جتنا مطالعۂ باطن کا ہے۔

جوشش کی شخصیت کے متعلق اس رائے سے اتفاق کیا جائے یا اختلاف رائے قائم کرنے میں امور ذیل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے: (۱) شعرائے اردو واردات قلبی اور معتقدات ذاتی کو رسمی اور تقلیدی مضامین کے ساتھ اس طرح مخلوط کر دیتے ہیں کہ اکثر دونوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (۲) وہ مضامین جن کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے شعرا آمادہ نہیں ہوتے، اکثر ان کے اصلی میلانات کو ظاہر کرتے ہیں۔ (۳) کلام کی تدوین زمانے کے لحاظ سے نہیں ہوتی اس لیے اس کا پتا چلنا مشکل ہو جاتا ہے کہ شخصیت کا نشو و نما کس طرح ہوا۔ (۴) جوشش کے حالات زندگی سے ہمیں بہت کم واقفیت ہے، اس لیے کلام کی بنا پر جو رائے قائم کی جائے اس کے جانچنے کے لیے ہمارے پاس کوئی معیار نہیں۔

غیر مقبول بحروں میں صرف دو غزلیں ہیں۔ بحر منسرح مثمن مطوی منحور میں "یار رجہ [?] کر بے وفا، الخ، ص ۱۶۵۔ بحر ہزج مسدس سالم میں "اگر منظور تجھ" الخ ص ۲۱۶۔ مترنم بحروں میں کم غزلیں ہیں۔ بحر متقارب شانزدہ رکنی مقبوض اثلم میں صرف ایک غزل ہے: "تمھاری صورت" الخ ص ۲۱۷۔ بحر متدارک مقطوع شانزدہ رکنی صرف ایک غزل: "جیتے ہی جی گر" الخ ص ۲۵۔ میر کی محبوب بحریں جو چھند سے لی گئی ہیں ایک غزل نہیں، اور یہی حال بحر کامل کا ہے۔ ردیف و قافیہ: (۱) واو مجہول و معروف شور و لوز ص ۱، یائے مجہول و معروف سیر و تقدیر ص ۱۳۳ (۲) آزردہ اور پژمردہ ص ۱۵۳، دل شدوں، حاسدوں، امردوں، ص ۱۸۱، توانا، شانہ ص ۳۲۔ یہ قوافی اب بھی جائز ہیں (۳) جوشش نے رسالۂ قافیہ میں

Marfat.com

قریب المخرج حروف کا قافیہ معیوب قرار دیا ہے، لیکن اثر اور گھر کا قافیہ پھر
صـ ۱۸۰ وحاشیہ استعمال کیا ہے، سودا نے تھوڑی اور گوری کا قافیہ ایک مطلع میں
روا رکھا ہے، لیکن محمد تقی، مرثیہ گو پر ایسے قوافی کے لیے اعتراض بھی کیا ہے۔
(۴) ہاتھ ساتھ کا قافیہ گات اور رات کے ساتھ صـ ۲۱۹ و ۲۲۰ جوشش کے زمانے میں
ہاتھ ساتھ، ہائے مخلوط کے بغیر ہی لکھتے تھے (۵) دکھلائیے، اور مینائی صـ ۶۷ اس پر
وہی اعتراض وارد ہوتا ہے جو سودا کے اس مطلع پر ہے:

"عاشق تو نامراد ہیں پر اس قدر کہ ہم　　　دل کو گنوا کے بیٹھ رہے صبر کرکے ہم"

(۶) خشن ۲۵۳ قافیہ بدن و تن۔ ناگن صـ ۱۰۸ قافیہ لیکن۔ یہ گمان ہو سکتا ہے کہ خشن
جوشش کی زبان پر بہ فتح ش اور ناگن بہ کسر گ تھا۔ بہار میں ناگن بولتے ہیں۔ (۷)
ردیف میں دو جگہ ہائے معروف و مجہول کا فرق ملحوظ نہیں رکھا ہے اور سی $\frac{۲۴}{۲}$ اور
$\frac{۱۵}{۳}$ (۸) لکھا اور لکھو آ، ردیف صـ ۳۱ (۹) الف بہ کسر لام والف بہ فتح لام ردیف
مصرع $\frac{۴۴}{۲}$ (۱۰) قطعہ ہولی صـ ۲۳۹ میں متعدد اشعار کی ردیفیں بے کار معلوم ہوتی ہیں
اور یہی حال مصرع $\frac{۱۷۲}{۴}$ کی ردیف 'سنگ' کا ہے (۱۱) متعدد غزلیں ایسی کہی ہیں
جن میں صرف قافیے ہیں، ردیف نہیں صـ ۱۵۲ و صـ ۱۵۳ وغیرہ (۱۲) ایک غزل صـ ۲۹

"جہاں میں بادۂ عشرت پیا پیا نہ پیا　　　سلوک بخت نے ہم سے کیا کیا نہ کیا"

میں یہ التزام کیا ہے کہ ردیف سے پہلے قافیہ دو بار آتا ہے اور اس کے بعد ایک بار،
تین غزلوں میں "کی ہے ترے دیوانوں" الخ صـ ۶۲ "کیوں نہ ہوں ہم نفساں" الخ صـ ۶۵،

Marfat.com

اوں" آئے سو سو طرح" الخ ص۹۵ میں قافیہ ایک بار ردیف سے پہلے اور ایک بار ردیف کے بعد آتا ہے۔

پچاس سے کم زمینیں نہیں جو سودا سے لی ہیں۔ درد کی زمینوں میں بھی دس بارہ غزلیں ہیں۔ اور چار پانچ غزلیں میر کی زمینوں میں بھی مل جائیں گی۔ سودا کی تقلید میں مشکل زمینیں بھی اختیار کی ہیں۔ اور ان میں ناکامیاب نہیں رہے۔ غزل ہائے ذیل ملاحظہ ہوں: غزل ۱۰۶ و ۱۰۸ ص۳۸، ۱۲۲ ص۴۴، ۱۷۰ ص۶۲، ۱۸۶ ص۶۹، ۱۹۰ ص۷۰۔ خود جوشش کی نکالی ہوئی زمینوں میں شگفتگی کم ہے، لیکن شاید ہی کوئی زمین ایسی ہو جس کے ردیف و قوافی رکیک اور غیر شاعرانہ ہوں۔

حروفِ علت جوشش کے یہاں بھی دبتے اور گرتے ہیں۔ "اے بلبل لطف دیکھ اس مادہ رو کا" ص۵۔ سودا نے 'اے' کے اس طرح استعمال کیے جانے پر اعتراض کیا ہے، لیکن اس کے شاگرد راقم اور میر حسن کے یہاں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ محمد عابد دل عروض الہندی میں اسے جائز سمجھتے ہیں۔ انھیں ۱۱/۱۸، تئیں ۲۱/۱۴، کریں ۲۳/۲۴، سوا ۲۷/۱۴، گئے ۲۹/۲، جالینوس ۵۳/۳۴، کوئی ۳۵/۱۸، ابرو ۳۵/۲۵، اعضا ۳۹/۲۰، ہوئی ۵۴/۲۴، میاں ۵۶/۲، ہوئے ۹۶/۲۹، اور ۱۴۰/۱۰، گئی ۱۳۹/۲۹، پیالہ ۱۹۴/۹، اور پر ۲۳۲/۳۱ ہ کے گرجانے کی مثالیں بہت پائی جاتی ہیں: آب ہی ۹/۲۹، نہیں ۱۹۵/۹، خاک ہی ۲۴۰/۱۱، ہر مصرع ہی ضمیمہ۔ ہ کا اظہار نہیں ہوتا: جاگہ ۲۳۴/۲ "نہ ملی جاگہ ہم کو رہنے کو" بادشہ ۲۵۶، اک، مرا، ترا، مری، تری، مرے، ترے، دوانا، بگانا وو کو مرتب نے

Marfat.com

مستقل لغات قرار دیا ہے۔ 'وہ' کے متعلق یہ التزام کیا گیا تھا کہ اگر 'ہ' تقطیع میں نہ آئے تو 'و' لکھا جائے، لیکن کاتب نے اسے قائم نہ رکھا۔

جوشش نے مختفی ہ کو الف کی طرح بھی استعمال کیا ہے: سادہ رو ۷، جامہ زیب ۱۳۸، پاؤں، فاع کی جگہ 'فعلن' کے وزن پر ۱۲۵/۱۶، اور 'پیاری' فعلن کی جگہ مفعولن کے وزن پر بھی ۲۱/۷ ملتا ہے۔ صنائع میں مراعات النظیر جوشش کو بہت پسند ہے۔ ان کا ایک شعر ہے:

وہی شاعر مسلّم ہے اسے جوشش
جو اک کو دوسرے مصرع سے دے رابط

اس سے غالباً یہ مطلب ہے کہ لفظی حیثیت سے ایک مصرع کی دوسرے مصرع میں رعایت کی جائے۔ ان کا ایک شعر تھا۔

دیکھ کر رنگ صنم تیری جفا کاری کا
کوہ کن ہو تو نہ دم مارے وفاداری کا

پہلے مصرع میں کوہ کن کی رعایت نہ تھی۔ انھوں نے اس کو اس طرح بدل دیا، دیکھے تیشہ جو کبھی الخ (مصرع ۱۱۳/۲ کے متعلق حاشیہ ۳ بھی ملاحظہ ہو) اس کے علاوہ ایہام، طباق، اشتقاق، تجنیس وغیرہ کی بھی مثالیں ملتی ہیں: اشعار ۲۱/۵، ۱۰۹/۸، ۱۲۰/۱۶، ۱۷۰/۵، ۱۷۸/۱۲

اس وقت تک یہ دکھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ فکر جوشش کن کن حدود کے اندر کام کرتی ہے۔ اس سے یہ اندازہ بھی ہو گیا ہوگا کہ جوشش کا کوئی خاص طرز نہیں، لیکن ان کے کلام میں معائب بھی ہیں یہاں پر محض چند مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے اور مثالیں حاشیہ حصہ ۲ میں ملیں گی۔ یہ مثالیں ایسی اور اتنی نہیں کہ جوشش اپنے معاصروں کے سامنے سرنگوں نظر آئیں:

Marfat.com

تعقید ۶۵/۱۱، دعوے کا ثبوت نہ دینا ۱۶۱/۹، (سودا کا شعر حاشیہ ۱) بعض مقامات پر ضروری الفاظ کا ترک ۲۴۰/۱ نامناسب یا غلط الفاظ کا استعمال ۶۹/۱۸

حواشی

صفحوں کا شمار نشان —— کے اوپر ہی، اشعار یا مصرعوں کا شمار اس کے نیچے یا اس کے بعد ہی۔ حصۂ اول، دوم و سوم میں اشعار کے شمار دیے گئے ہیں۔ باقی حصوں میں مصرعوں کے۔ قوسین کے اندر اشعار کے شمار ہیں۔ کسی شعر کا شمار اگر قوسین کے اندر پایا جائے تو اس سے یہ مطلب ہی کہ وہ شعر یا تو کسی شعر کا جس کا حوالہ دیا گیا ہی، ہم معنی یا قریب المعنی ہی یا اس کے سمجھنے میں اس سے مدد ملتی ہی۔

حصہ ۱: جوشش نے اساتذہ کے کلام سے استفادہ کیا ہی۔ ان کے بہت سے شعر اساتذہ کے اشعار سے ماخوذ معلوم ہوتے ہیں۔ انھوں نے لفظی یا معنوی حیثیت سے کبھی کبھی شعر کا مرتبہ بڑھا بھی دیا ہی، جیسا کہ مثالوں سے ثابت ہوگا۔ جوشش کو نشانۂ ملامت بنانے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ شاہ گلشن کے مشورے پر دوسرے شاعروں نے کسی حد تک عمل کیا ہی

لاعلاجی ہی جو رہتی ہی مجھے آوارگی ۲۳۲/۱ کیجیے کیا میر صاحب بندگی بے چارگی۔ میر

Marfat.com

سودا کسی کی مرگ پہ اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز ۲۱۷/۱۶ بہت سا روئیے اُن پر جو اس جینے پہ مرتے ہیں

سودا چہرۂ مہروش ہے ایک سنبل مشک فام دو ۱۶۱/۹ حسن بتاں کے دور میں ہے سحر ایک شام دو

سودا کر ذبح شتابی مجھے صیاد کہ یہ صید ۲۰۴/۹ ہاتھوں ہی میں تیرے کہیں مردار نہ ہوئے

ولی آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کو ۱۵۶/۱ کرتی ہے نگہ جس تنِ نازک پہ گرانی

سودا نطق کہتا ہے مرا آج یہ ہے ناطق سے ۱۶/۱۴ آن کر ہونٹ ابھی طوطی کے مل جاؤں گا

" اک خلق کی نظروں میں سبک ہو گیا لیکن ۹۴/۱ کرتا ہوں میں اب تک تری خاطر پہ گرانی

درد کیا ہوا مر گئے آرام ہے دشوار ہنوز ۹۶/۸ جی میں تڑپے ہے بڑی حسرت دیدار ہنوز

قایم مجھ سا جہاں میں کوئی آشفتہ تر نہیں ۹۰/۱۴ ہے یوں تو زلفِ یار بھی پر اس قدر نہیں

سودا حیف اِس گلشن میں عاشق سے کوئی راضی نہیں ۹۷/۸ گل سدا بلبل سے ناخوش مجھ سے تو نت بے دماغ

" ہوئے نہ ملک عشق سے کم رسم داغ دل ۸۹/۹ روشن رہے ہمیشہ الٰہی چراغ دل

" ہے شرطِ درد یوں کہ بہ جز حکم عندلیب ۹۱/۹ کوئی کسی مزار پہ ہرگز نہ لائے دل

ضیا جوں چنار اس جا نہ پھولیں ہیں نہ پھل لاتے ہیں ہم ۹۲/۱۴
جب مراد اپنی کو پہنچیں ہیں تو جل جاتے ہیں ہم

سودا کیا ہی وحشت زدہ مضموں تھے جنھوں کو سودا ۱۲۱/۱ تو نے ہر مصرعِ موزوں میں زنجیر کیا

" ہر چند سعی ہی میں رہا ناخن ہلال ۱۰۵/۵ کھلتی ہے پر سپہر کی کوئی کہیں گرہ

" گردوں سے کارِ بستہ کھلے کیوں کہ ہے محال " ہرگز نہیں ہے عقدہ کشا ناخن ہلال

درد مدت کے بعد خط سے یہ ظاہر ہوا کہ عشق ۱۲۷/۹ تیری طرف سے حسن کے دل میں غبار تھا

Marfat.com

چمن میں باغ باں سے صبح کو کہتی تھی یہ بلبل ۹۶/۱۲ گلوں کے منہ پہ یوں چڑھتی ہے دیدہ دیکھ شبنم کا — درد

نالہ ہے سو بے اثر اور آہ بے تاثیر ہے ۱۳۳/۱۰ سنگ دل کیا تجھ کو کہیے اپنی ہی تقصیر ہے — درد

رحم کچھ آپ ہی تجھے آئے تو آئے ورنہ یاں ” آہ ہے سو بے اثر ہے نالہ بے تاثیر ہے — سودا

یار کے جب منہ کو وہ تکتا ہے سودا رشک سے ۱۳۷/۱۴ جی میں آتا ہے کر دوں میں سنگ سار آئینے کو — ”

یوں پاس بٹھا تو جس کو چاہے ۱۳۷/۱۴ پر جا گہ نہ دیجو یار جی میں — ”

آئے جو سیر کرنے اک بار وہ چمن میں ۱۴۳/۱۱ گل آسماں پہ پھینکیں اپنی سدا کلاہیں — ”

۱۴۵/۱۴ کسی ایرانی شاعر کا مصرع ہے: ” نہ بہارِ باغ سازد نہ کنارِ کشت مارا “

ماتم کدۂ جہاں میں جوں ابر ۱۴۸/۱۲ اپنے تئیں آپ رو گئے ہم — درد

افسوس اہل دید کو گلشن میں جا نہیں ۱۶۶/۹ نرگس کی گو کہ آنکھیں ہیں پر سوجھتا نہیں — درد

کرتی ہے مرے دل میں تری جلوہ گری رنگ ۱۶۷/۱۴ اس شیشے میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ — سودا

تیری گلی میں میں نہ چلوں اور صبا چلے ۱۶۸/۱۰ یوہیں خدا جو چاہے تو بندے کی کیا چلے — درد

دونوں جہان کی نہ رہی پھر اُسے خبر ۱۶۹/۱۲ دو پیالے تیری آنکھوں نے جس کو پلا دیے — ”

کدھر کو چھوڑ گئے مجھ کو ہم رہاں تنہا ۱۸۹/۸ پھروں ہوں دشت میں جوں گردِ کارواں تنہا — سودا

سودا کے لیے بر سرِ بازار ہوئے ہم ۱۹۷/۱۲ ہاتھ اس کے بکے جس کے خریدار ہوئے ہم — ”

ہر چند فسق میں تو ہزاروں ہیں لذتیں ۱۹۹/۸ لیکن عجب مزہ ہے فقط دل کی چاہ کا — درد

ساقی تو ہم کو دینے سے کیوں جام رہ گیا ۲۲۱/۱۱ ملتا جو تھا وہ بوسہ بہ پیغام رہ گیا — سودا

گرچہ وہ خورشید رو نت ہے مرے سامنے ۲۲۳/۹ تو بھی میسّر نہیں بھر کے نظر دیکھنا — درد

Marfat.com

سودا چمن ہی کس کی گرفتارِ زلف و کاکل کا ۲۴۲/۵ کہ اس قدر ہی پریشان حال سنبل کا

" گوبر کرے اس آن میں رستم کا گاؤ سر ۲۴۷/۹ بیت الخلا کو یاد کرے سام باربار

" قامت ایسا ہی کہ ہنگام خرام اس کے اگر ۲۵۰/۹ آگے آجائے قیامت تو یہ بولے کہ سرک

" قول بِران کے نہ ہوتی تری ہمت جو دلیل ۲۵۴/۱۱ پوچھتا میں حکما سے ہی خلا کیوں کے محال

" سودا شراب عشق کو کہتے تھے ہم نہ پی ۲۶۳/۱۰ آخر مزہ نہ پایا اب اس کے خمار کا

ناجی دیکھ ہم صحبت کی دولت سے نہ رکھ چشم کرم ۶/۱۷ ۱۷۷/۱۱ لب صدف کے تر نہیں ہر چند ہی گوہر میں آب

میر نے 'ہم صحبت' کی جگہ 'خرد' تجویز کیا ہی، لیکن جوشش کا 'پروردہ' دونوں سے بہتر ہی۔

حصہ ۲: طوالت کے ڈر سے محض اکثر اشاروں پر اکتفا کیا گیا ہی۔ ۲/۱ درد و غم کے سوا نہ میرا کوئی طالب ہی نہ مطلوب ۱۱/۱۲ چہرہ (۶/۱۰) نظر کھینچنا، اور شاید نگہ داشت بھی اہلِ دفتر کی اصطلاحیں ہیں۔ اہل دفتر ملازمین شاہی کے تقرر کے وقت نام کے ساتھ اور ضروری باتیں بھی لکھ لیا کرتے تھے، یہ چہرہ ہی۔ نظر کھینچنا اور نظری کرنا ایک ہی۔ نسیم لکھنوی نے اس معنی میں 'نظر کرنا' بھی استعمال کیا ہی: "بینائی کے چہرے پر نظر کی"۔ یہ دفتر سے نام خارج کرنا ہی۔ نگہ داشت کے معنی یہاں پر حفاظت تو ہو نہیں سکتے، عجب نہیں کہ معاینہ کا غذات مراد ہو، اس صورت میں شعر با مطلب ہو جاتا ہی لیکن 'گو' اور 'ولے' کا کوئی محل نہیں ۱۱/۹ معشوق کی زرکشی کا مضمون جوشش نے کہیں اور نظم نہیں کیا ۵/۱۲ وصال بزرگان دین ہی کے لیے ٹھیک ہی، گو دوسرے شاعروں نے بھی اپنی موت کے لیے استعمال کیا ہی ۱/۱۲ 'مست کے بدمی خوار'

Marfat.com

لانے سے اضافۂ معنی نہیں ہوتا ہے ۲/۵ قول و قرار وعدہ پیماں مرادف الفاظ ہیں، ایک لفظ کافی تھا، لیکن اردو میں اکثر شعرا مرادف الفاظ کو اس طرح استعمال کرتے ہیں۔ کبھی کبھی اس سے کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے، لیکن اکثر بے کار۔ ۲/۷ میرے نزدیک پرِ کاہ کوہ کے برابر ہے، یا یہ کہ اگر عشق نے کاہیدہ نہ کر دیا ہوتا تو میں کوہ کو پرِ کاہ کے برابر بھی نہ سمجھتا ۲/۸ حباب کو دم بھر کی زندگی بھی ناگوار ہے، عدم کے لطف کو یاد کر کے روتا ہے ۳/۱ دل ملِ گیر، رنگیں وغیرہ کے یہاں بھی ملتا ہے ۳/۱۵ ن میں لے کر خط تقدیر مشتبہ ہے۔ بظاہر معنی یہ ہیں کہ فرنگی زادے نے خطِ تقدیر پر مصرع ثانی کی عبارت لکھ دی، جو یہ ہے اگر تم خدا کی بندگی کرنا چاہتے ہو تو میں تمھیں اپنی بندگی سے آزاد کرتا ہوں۔ اس میں قباحت یہ ہے کہ خط آزادگی بندے کا، یہ فقرہ بندے کی زبان سے معلوم ہوتا ہے، مالک یا دعوائے خدائی کرنے والے کی زبان سے اچھا نہیں ۳/۱ لیکن 'لکھے' یعنی تقدیر کا کیا علاج! ۳/۴ جادو کرنے اور بان مارنے کا اجتماع محلِ نظر ہے ۳/۵ قسمی ہونا بظاہر کسی بات کی قسم کھانا ہے۔ عارض قرآن ہے۔ اور اس پر خط آنا گویا تلوار کو قرآن کے درمیان رکھ دینا ہے اور یہ معاہدۂ صلح کی ایک صورت تھی، جس کے بعد کشت و خوں حرام تھا، خط آنے کے بعد ظلم سے ہاتھ اٹھانا شعرا کا پامال مضمون ہے (۳/۱۲)۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کے بعد بھی معشوق نے قتل کر ڈالنے میں دریغ نہ کیا۔ ۳/۱۲ جس کا ہر وقت خیال رہتا ہے وہ جسمانی آنکھوں کے سامنے آ جائے۔ ۳/۸ پشت دست اپنی خوشی سے

Marfat.com

ہتھیلی کی حنا کا رنگ نہیں دکھاتی۔ وہ اسے کیا کرے کہ صفا کے باعث اِدھر کا رنگ اُدھر نظر آتا ہے ۴۴/۱۱ ہتھیلی پر پشت دست رکھنا سماجت کا کوئی طریقہ ہوگا ۴۵/۲ صبح کا چاک گریباں مراد ہے ۴۶/۲ بحر حسن کے لیے موج ٹھیک ہے، لیکن اسے شمشیر کی کیا ضرورت ہے؟ ۴۷/۸ جو کام اہل معنی سے ہوتا ہے اہل صورت سے نہیں انجام پا سکتا۔ موج کا کام موج کی تصویر نہیں کر سکتی۔ ۵۰/۱ خطاب بہ خورشید ۵۰/۸ پامال میں سربند کی رعایت ہے ۵۱/۹ موتی کے لیے 'یتیمی' افزائشِ قدر اور انسان کے لیے کس مپرسی کا باعث ہوتی ہے پہلی صورت میں اُسے گرد، قرار دینا ٹھیک نہیں۔ موتی کی آب بھی پانی نہیں جس میں روانی کا نہ پایا جانا توجیہ کا محتاج ہو، لیکن شاعر نے 'یتیمی' اور 'آب' کے ذو معنیین ہونے سے مضمون پیدا کیا ہے اور آب گوہر میں روانی نہ ہونے کا سبب یہ بتایا ہے کہ اس میں 'یتیمی' کی گرد جمع ہو گئی ہے ۵۱/۱۲ معشوق گل ہے اور گل گلے نہیں ملتا۔ یہ جو ایسا نظر آ رہا ہے محض نظر بندی ہے ۵۳/۱ دیہ بھی امتیاز کر، زبان حال سے کے خلاف ہے ۵۴/۲ اس شعر میں رعب حسن کی اتنی تعریف نہیں جتنی رستم کی بزدلی کی مذمت ہے ۵۹/۱۲ 'بہ زور' محل نظر ہے۔ ۶۱/۱۹ خاکستر میں لطف اٹھانے کا مادہ نہیں لیکن رندی و مستی وہ چیز ہے کہ صرف اُس کے تذکرے سے بھی رنج و غم باقی نہیں رہتا۔ اگر اس کا ذکر خاکستر کے گوش زد ہو تو وہ بھی جل بھن کر خاک ہو جانے کی مصیبت بھول جائے اور باوجود اس کے کہ اس میں لطف اٹھانے کا مادہ نہیں، اس کی نظر میں گلخن بزم نا و نوش بن جائے ۶۳ داغِ پر طاؤس کی نیرنگی کا باعث اسے

Marfat.com

قرار دیا ہے کہ وہ ہم آغوشِ خاکستر ہے، اور خاکستر میں آگ کی حرارت کو فرض کر لیا ہے۔ اور آگ کے وجود کے لیے سوزِ دل کو۔ شاید مطلب یہ ہے کہ طاؤس کے نقش و نگار کا اصلی سبب اس کا سوزِ دل ہے ۶۲/۱۵ انتشار۔ پریشانی۔ باعثِ انتشار کو انتشار کہا ہے، عمر کی جگہ زندگی بہتر ہوتا ۶۲/۱۴ ہزار چنگاری پر چنگاری ہو مگر خاکستر کا وجود باقی رہتا ہے۔ آگ خاکستر کو جلا کر فنا نہیں کر سکتی۔ مثالیہ شعر ہے ۶۵/۱۳ یہ مضطر (اپنی طرف اشارہ ہے)، ہجومِ بے قراری سے آخر، سیمابِ آتش دیدہ کے مانند ہو گیا۔ (پارا آگ پر رکھنے سے اڑ جاتا ہے) ۶۶/۱۴ صنعِ الٰہی؟ ۶۷/۵ 'سر سے دردِ سر' پر اعتراض ہو سکتا ہے، لیکن یہاں 'دردِ سر' سے پریشانی مراد ہے۔ ۶۹/۲ (۶۳/۱) اس شعر میں خاکستر کے نیچے آگ بھی دکھائی ہے۔ ۶۹/۸ گرفتاریِ دل، محلِّ نظر ہے ۶۷/۱۶ شرحِ چراغ، ناسموع ۸۴/۴ ترکِ عادت کی تکلیف کا بیان مقصود ہے ۸۵/۱۵ اہلِ دل کے دلوں پر تو قابو پا چکا، پھر باجے کو ہاتھ سے کیوں نہیں رکھ دیتا؟ ۸۸/۴ تیرا دل دراصل پتھر تو نہیں، لیکن سختی میں پتھر سے زیادہ ہے ۸۸/۵ سرکشی خارج از بحث ہے، ساغرِ شیشے کے لیے پتھر کا کام کرتا ہے ۹۱/۱۱ دوسرے مصرع میں 'وہ' بے کار ۹۱/۱۲ دوسرے مصرع میں 'ہوتے' بے کار ۹۲/۲ پھر گردشِ افلاک کے ماروں کو کون مول لے تعقید۔ ۹۳/۵ عشق اور موت دونوں شکاری ہیں۔ ایک نے دوسرے سے بچا لیا، لیکن شکار کو اس سے کیا فائدہ؟ شاہیں کے چنگل میں اذیت اٹھانی موت سے زیادہ جاں گزا ہے۔ ۹۴/۵ 'بے برگ و بے نوا' کی تکرار بے مزہ ہے ۹۶/۵ نرگس دوسروں کی نظروں میں

Marfat.com

کم ہی، تو معشوق بھلا کب اسے خاطر میں لاتا ہی؟ شعر میں کوئی بات نہیں نکلتی ۱۰۱/۲
(۷۶/۳) ۱۰۲/۱۰ (۱۵۷/۱) ۱۰۳/۱ شعر صاف نہیں، بظاہر مطلب یہ ہی کہ آفتاب اور
ماہتاب کو جو زوال ہوتا ہی تو اس کا باعث ان کا کمال ہی، اور ہر کمالے را زوالے،
لیکن مجھ میں کوئی کمال نہیں۔ میرے زوال کا کیا باعث ہی؟ ۱۰۸/۹ زوال: باعث زوال
۱۰۹/۱ ہوا' کے دونوں معنی شاعر کے ذہن میں ہیں ۱۱۱/۵ دوسرے مصرع سے معنی میں
کوئی اضافہ نہیں ہوتا ۱۱۲/۱ حسینوں کا ایک دوسرے کو پیار کرنا زیادہ تر اس لیے
ہوتا ہی کہ عشاق کی آتش شوق بھڑکائی جائے۔ شاعر اس نکتے سے واقف ہی
۱۱۲/۲ عقوبت کے فرشتے اگر معشوق کے خوف سے بھاگتے ہیں تو یہ معشوق کی کوئی
تعریف نہیں (۵۴/۲) ۱۱۵/۵ قلندرانہ مشرب اختیار کر لینے کی طرف اشارہ ہی ۱۱۸/۵
صورت = جسم پانی = آب شمشیر ۱۱۹/۱۶ 'نظر کر' اور 'دیکھ' میں سے ایک بے کار۔ 'نظر کر'
سے اگر 'غور کر کے' مراد لی جائے تو اس کا محل نہیں ۱۳۱/۳ "ہی قصہ مختصر"
یہی پیام ہی' دوسرا مصرع قاصد سے خط نہ لکھنے کی معذرت ہی ۱۳۵/۱۷ مصرع ۲:
اُٹھی کیا ہوا ہی' آگے چل کر تیر اگر بیان بھی چاک ہوگا ۱۳۶/۱ شاخ پر گل اور غنچے اس طرح
نظر آتے ہیں کہ گویا غنچہ گل سے آمادۂ پیکار ہی اس سے یہ مضمون پیدا کیا ہی کہ زر گل کے لیے لڑتی ہی۔
نو شگفتہ پھولوں کے دامن میں جو 'زر' نظر آتا ہی یہ وہ ہی جو سوکھے ہوئے پھولوں سے چھینا
گیا ہی ۱۳۶/۲ گل کی ہنسی معشوق کی ہنسی کو نہیں پاتی،، اس پر طول ہی، غنچہ خوش ہی کہ دہن سے مشابہ ہی۔
۱۳۶/۴ دکھا = دکھا کر ۱۳۹/۱۰ زاہد الخ۔ پست شعر ہی۔ عام طور پر شعرا یہ باندھتے ہیں

Marfat.com

کہ میکدے کا وجود خانقاہ کی ویرانی کا باعث ہوتا ہے۔ میر علی محمد شاد کے ایک شاگرد کا مطلع ہے:-

"آباد ہوگی مسجد زاہد تری کہاں سے　　مے خانے کُھل گئے ہیں پہلے ہی کچھ اذاں سے"

۱۴۱/۲ 'وہ' سے مراد معشوق - ورنہ فعل جمع نہیں آسکتا ۱۴۶/۱۲۶ لفظ 'مناسب' یہاں ٹھیک نہیں ۱۴۷/۱۲ 'منہ کٹنا' محاورہ نہیں یا تو کاتب کی غلطی ہے یا 'منہ' 'رو بہ رو' کی رعایت سے لائے ہیں ۱۵۰/۱۲ جو رنگ تلوار کو دیکھتے ہی کٹ گیا ۱۵۶/۱۰ میرے نزدیک 'کر' کی جگہ 'گر' اور 'جو' کی جگہ 'تو' بہتر ہے ۱۵۷/۱ خدا کا وجود مخلوق میں بھی ہے۔ اس لیے وہ بھی عاشقوں کی نظر میں معبود ہے ۱۵۸/۹ بحر و بر کا راز معلوم نہیں تو کچھ مضایقہ نہیں، خدا کو جس نے 'محیط' سمجھ لیا اُس نے گویا عالم کا احاطہ کرلیا۔

۱۶۳/۱۷ مطلب صاف نہیں، لیکن اس کا احتمال کم ہے کہ کاتب نے غلطی کی ہو۔

۱۶۴/۲ جناب خیال فرماتے ہیں: "مصرع ۱ کا سنگ چٹکی کی صفت اور مصرع ۲ کا سنگ تیر کے متعلق ہے۔ مفہوم بہ ظاہر یہ ہے کہ تیری چٹکی ایسی مضبوط ہے کہ جو تیر تو نے لگایا وہ دل کے پار ہو کر سنگ ہو گیا۔ 'سنگ ہونا' اگلے زمانے میں کوئی محاورہ ہوگا۔" لیکن سودا کی ایک بیت مثنوی گریا میں ہے:

"پانی کو بلبلیں پھریں بھٹکی　　طفل غنچوں کو لگ گئی چٹکی"

اس کے متعلق جناب خیال کی رائے ہے کہ 'چٹکی' نہیں 'چپکی' ہوگا۔ بہ ہرحال اس کا امکان ہے کہ چٹکی لگنا کوئی قدیم محاورہ ہو۔ مصرع ۲ میں سنگ بے ضرورت بھی

Marfat.com

ہو سکتا ہے ۱۷۶/۹ کوہِ تحمل سے خطاب، پہاڑ جو بے جان ہے بولنے لگا، آپ کیوں
نہیں بولتے؟ ۱۷۷/۱۲ ہمارے اعمال برے ہیں اس کا ڈر ہے ۱۷۸/۹ زخم رخی غیر مسموع
۱۷۹/۱۶ ملنا بہ معنیِ مشابہ ہونا۔ میں رقیبوں کی طرح جانور تو نہیں، چکور میں مہ جبیں کی
رعایت ہے ۱۸۲/۲ "زیست سے صحبت برآر" ۱۸۴/۴ پامال حیرت (۵۱/۶) چشم معشوق یا
چشم آئینہ کیوں پامالِ حیرت نہ ہو جب معشوق کا عکس آئینے کی آنکھ کی پتلی بن رہا ہو۔
مصرع اول میں 'اس' سے 'تمثال' کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ 'پامالش' کا ترجمہ ۱۸۷/۵
'منکر پاک' صاف انکار کرنے والا۔ 'شیشے کی خوں ریزی' 'شیشے کا توڑ ڈالنا' یا 'مے خواری'
مطلب یہ کہ معشوق شیشہ توڑ کر اس کا ثبوت دینا چاہتا ہے کہ وہ شراب نہیں پیتا، یا
یہ کہ شراب خواری سے اُسے انکار محض ہے۔ ۱۸۹/۴ (۱۱۳/۱۵) ۱۹۰/۱ بلد اور راہ بر ہم معنی ہیں
۱۹۱/۱ (۱۷۷/۴) تیغ کو جوہر دار کہا ہے) تیغ کا جوہر دار ہونا مسلم ہے، شاعر کہتا ہے کہ یہ محض اس وجہ
سے ہے کہ اس کا قبضہ طلائی ہے ۱۹۱/۱ زلف کو بہ اعتبار درازی اور مطول اور بہ اعتبار
جسامت (یعنی باریکی) مختصر قرار دے کر ایہام رکھا ہے۔ کہتا ہے کہ اس زلف دراز کا
باریک ہونا بجا ہے۔ مختصر (مختصر المعانی) اور مطول علم معانی میں کتابیں ہیں۔ دوسری پہلی کا
خلاصہ ہے ۱۱۳/۳ 'کوئی' محل نظر ۱۹۸/۲ جب اس کا نرگیش کے مشرب یعنی کفر کو اپنا مذہب
بنایا' ۱۹۹/۲ ارباب زمانہ کی شکایت ہے اگر کوئی کچھ کھلاتا پلاتا ہے تو اس بد دلی کے
ساتھ کہ گویا اپنا خون دل اور لخت جگر پیش کر رہا ہے۔ ۲۰۲/۲ فکر غزل کا انصرام محل نظر ۲۰۳/۱۶
(۲۱۱/۱۲) ۲۰۵/۱ طالعِ برگشتہ مخاطب ۲۰۹/۴ (۱۵۱/۱) ایک تو ہاتھ ویسے ہی نارسا ہیں، ڈر یہ ہے کہ

Marfat.com

اگر زلف کھل گئی تو باندھ بھی نہ دیے جائیں ممکن ہے کہ 'رکھے' کی جگہ 'رکھتے' ہو۔ ۲۱۰ رات کا سناٹا ہو یا خندۂ صبح اگر معشوق نہیں تو اپنی موت ہے ۲۱۱ بیٹھتے ہی وہاں سے اُٹھ جاتے ۲۱۱ اگر تو غیروں کو میرے سامنے قتل نہ کرتا تو ہم تیرے پاس سے نہ اُٹھتے۔ بہ ظاہر غیروں کی قسمت پر رشک اور اپنی محرومی کا اظہار ہے ۲۱۲ 'محجوبی' کا لفظ اچھا نہیں۔ معشوق شرم کے باعث رقیب کی گستاخی پر تنبیہ نہیں کرتا۔ اس چشم پوشی سے عاشق کی بے عزتی ہوتی ہے ۲۱۵ 'نظر سے' ہونا چاہیے ۲۲۰ جب گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس بات کی کیا شرم کہ کوئی منہ دیکھ لے گا۔ بعض ضروری الفاظ حذف ہو گئے ہیں ۲۱۵ بہزاد نے ہر عضو کی جدا جدا تصویریں لاکھوں ٹکڑوں پر بنائیں کہ اس مشق میں جو جو ٹکڑے معشوق کے عضو کے مماثل ہوں گے ان کو منتخب کر کے پوری تصویر بناؤں گا، لیکن کوئی ٹکڑا کسی عضو کے مماثل نہ ہو سکا۔ ٹکڑے سے مراد پارۂ کاغذ ہے جس پر تصویر کھینچی ۲۲۴ یعنی ابھی تک مرتبۂ فنا کو نہیں پہنچے۔ ابھی تک وجود ہی کے قائل ہیں ۲۳۰ 'سر سائی' غیر مسموع ہے جبہ سائی کی جگہ استعمال ہوا ہے جب بھی اس کا محل نہیں ۲۳۹ 'بیجو' کی رعایت سے 'باؤرا' کہا' اور پھر دوسرے مصرع میں بھی اسی وجہ سے 'تال' کو 'تار' کہا ۲۴۳ 'زنگبار' میں 'زنگ بار' کا ایہام ہے۔ زنگی سیاہ فام ہوتا ہے اور زنگ کا رنگ سیاہ۔ تلوار زنگ سے کند ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ اگر تمام عالم سیاہ ہو جائے جب بھی تیری تلوار پر زنگ کا اثر نہ آئے اور وہ عدو کشی کے لیے تیار رہے۔
۲۴۵ قال و مقال یعنی بات چیت ۲۴۲ کسی چیز کا مساوی تقسیم کرنا کوئی معجزہ نہیں۔ ریاضی کا

Marfat.com

کوئی مسئلہ اگر شاعر کے ذہن میں ہو تو اور بات ہے ۲ ۵/۸ ۵ (۲/۴ ۲۴) جاں باز قابل غور ہے
یہاں پر تیزی، چالاکی کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ حصہ ۳: پہلے ط کے الفاظ ہیں،
اس کے بعد نسخوں کے اختلافات، لیکن، بعض مقامات پر ط کے الفاظ درج نہیں
کیے گئے۔ ط کے دیکھنے سے بہ آسانی ان الفاظ پتا چل جائے گا۔ ان کی تصحیح میں
قیاس سے یا تذکروں سے مدد ملی ہے اگر مقدمے سے معلوم ہوتا ہے کہ شعر زیر بحث کسی تذکرے
میں ہے، اور حواشی میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس میں الفاظ ط سے مختلف ہیں، تو یہ
سمجھنا چاہیے کہ تذکرے میں یہ شعر ط کے مطابق ہے۔ ط اور ن میں بہت اختلاف
نقطوں کے نہ دینے یا گ پر دو مرکز نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ طوالت
کے ڈر سے، یہ زیادہ تر نظر انداز کیے گئے ہیں۔ جز ۱: ۱/۲ دیکھیے تیشہ جو بھی نش:
دیکھ کر رنگ صنم خم: دیکھ کر رنگ ستم × شیفتہ ۱۵ کے غیر دں: رقیبوں نسخ ۱۹ ترے غالباً اصلاح:
مرے ش دوسری صورت میں 'تفتہ' جگر کی صفت ہے۔ ۲۰ سکتا ش۔ آج کل 'سقر' مذکر ہے
۲۹ گر خم: گو نسخ۔ ۳۰ سودائے محبت ہے سودا تو کبھو سر سے خ ۳۰ ہے: تو شم ۳/۵ نہیں لے:
ہی نہیں خ ۶ سے: میں شخم ۲۹ مجھ پر مت کھینچ تیغ ناز و ادا م ۳۳ دیکھیں لے جوشش
خ شیفتہ و اصلاح: دیکھ سکتے ہیں نش ۲/۱۶ ہے عالم: یک عالم خ ۵/۱۸ کسی × س۔ ش میں شعر
۱۱ شعر ۱۲ کے بعد ہے ۲۴ جو: تھا ش ۲۵ دکھا دوں خ ۶/۲۷ خو + خ: جن۔ ۳۰
حد بے نمک اصلاح: پر بے نمک ن ۷/۱۲ بے نسخ سے ن ۱۷ دینا اصلاح
لینا خ ۳۴ تڑپے ہے آگ پر کوئی خ ۹/۲ متن مطابق خ و شیفتہ و اصلاح:

Marfat.com

نہ پھولتا ہے شگوفہ نہ غنچہ کھلتا ہے نسخہ ۸ میں: موں ۸ م پیارے: ہر کرش ۳۱ کوئی:
کون ۳۲ کو: کی ش ۹/۵ غیروں ہی پہ نسخہ: غیروں پر خ ۶ نہ کبھو: نہ کبھی پٹنہ خ جو کبھی خ
۲۴ تجھے آج: کبھی تجھ کو خ ۹/۱ نگہ: نظر ش ۹ کیا: کیوں نسخہ ۔ ن میں شعر ۱۰ کے بعد
۴ شعروں کی غزل ہے جو ص ۲۵۷ پر درج ہے ۲۶ گناہ ش ۱۲/۱ اپنا نسخہ: اتنا فج پٹنہ
۱۔ گناہ: تصور شیفتہ ۱۳/۹ ۔انھیں کو بس اصلاح: انھوں ہی کو ن ۱۸ تھا: میں ش ۱۴/۱۲
لے گئی: بہ گئے ش ۳۱ ہوا ہے اس قدر خ ۱۵/۱ ہوئے دل چاک چاک۔ غالباً اصلاح:
ہوئے ہیں چاک دل ن: ہیں دل بھی چاک چاک ش ۴ اک غالباً اصلاح شیفتہ: کیا
نسخہ ۱۸ جبر نسخہ ش: 'ہائے' یہ لفظ جبر کو کاٹ کر بنا دیا گیا ہے۔ غالباً اصلاح ۲۴ میں نے
کیا تیرا قیاس: میں تیرا کیا ن: ہم تیرا کہتا ش ۷/۱ جان کو اصلاح: جان تو ن
۱۵ رشکِ چمن اصلاح: باغ و بہار ن۔

جز ۲۔ ۲۱/۱ گر بلے اصلاح و شیفتہ: رونے نسخہ ۲۱ و ۲۲ وہ کیا ہوا زمانہ رونے میں جو
اثر تھا، یہ چشم خوں فشاں تھی یہ دل ہی جگر تھا ×: خ مثل متن ۲۰ پارہ دل۔ غالباً
اصلاح: لخت دل ن۔ 'لخت دل کے' ہونا چاہیے ۴/۱ با چشم اصلاح: یہ چشم ن
۱۸ کب تھا غالباً اصلاح: تھا تے ن ۱۹/۳ ہی تو غالباً اصلاح: جگر ن ۲۰/۱۲ ط
اصلاح: بہت اپنے حسن پر ن ۲۱/۱۱ کون نسخہ: کوئی خ ۱۷ میں نسخہ: کے خ ۲۸
دیکھا: پایا × شیفتہ ۲۹ ہر جسم: ہو جسم خ ۲۲/۴ بھی نسخہ: ہی خ ۳۳ متن اصلاح:
تری دولت اے عشق ن ۲۳/۹ اعتماد: اعتبار ش ۲۴/۹ غم زدہ اصلاح ۲۵/۳۴

Marfat.com

متن اصلاح: کوہ و بیاباں ن ۲۶/۴ بھی: ہیں ش ۷ یہ رہے: ہوئے ش ۸ ا زہر ہی:
آہ زہر ش ۲۰ سا: کا × م ۲۸/۲ کل غالباً اصلاح: ہر ن ۳۴ اپنی ہی عیب جوئی ہے
یہ ہنر × خ شل متن ۲۹/۳۲ بہ جز آواز کے × خ: خ شل متن ۳۰/۱ پہلو میں خ ۲۵ کھول
کھول تخ: کھول کر خ ۳۱/۲۷ ہے قیاس: تھے ن ۲۸ قبضہ: تیغ ن ۸ ترک کی:
ترکے ن ۳۲/۱۱ ہوں تیری: تیری ہوں خ ۱۴ پر: ہیں ش ۲۶ متن غالباً اصلاحی:
اب ذکر ہمارا ہی ہے یا شور تمہارا؟ ن

جز ۳ ۳۳/۳ اس: کیا خ ۷ دل میں نے دیا غالباً اصلاح: میں دل نہ دیا نسخ ۹
رہیں ش ۴ ۱۰، اسی طرح سے سو بار خفا شیفتہ ۳۱ شکوے ہیں خ ۳۲ زخم: چشم خ
۳۴/۱۵ ہو: ہے ح ۲۱ گر یہ تخ مشرقیہ: بالا خ پٹنہ ۲۵ نہ: یہ س ۲۶ اور یہ ش ۳۳
تو اب پوچھے کوئی غالباً اصلاح: تو کوئی پوچھے سہی ن: کوئی پوچھے سہی ش: کوئی
پوچھے سہی ش ۲۵/۱۳ وو: دن ۳۱ مرا دل جبہ سائی سے کب لے نامہرباں ٹوٹا
خ ن ۳۰/۹ مجھ ش ۱۱ انگہ متن م ۳۷/۱۷ سدا: شب شخ ۳۵/۱۴ مرے: ترے ن ۱۵ صحبت شب کو:
رات کی باتیں ش ن ۴۱/۱۲ خدنگ: نگارش ۱۲/۳ تو اضافہ ۴۳/۱ خدا دشمن کے دشمن کو
نہ دیوے ش ۴ کا۔ اضافہ ۸ صرف سبزہ اور گلزار بڑھا جاتا ہے اضافہ ۴۹/۹ نہ کہے
کون کہے قیاس: الٰہی کون کہے ن: نہ کبھی کوئی کہے؟ ۳۴ مری ترے ش ۴۶/۱۹
بے قراری کی سی کیفیت کہاں آرام نہیں ن: نہیں کی جگہ 'میں' ہونا چاہیے ورنہ
'سی' کی جگہ 'ہے' اور 'کہاں' کی جگہ 'یہاں' ۴۷/۳۰ ڈوب: ہیرم ۳۲ خوں کے یوں دیکھے ہے

Marfat.com

× شس ۴۹/۲ ہی ش ۳ خون دل پر اکتفا کی ہی جنھوں نے غنچہ دار ش ۴ کے نہیں پابند گوہر
ش ۱۰ اہا تھ ہیں ہی مر کشوں کے ش ۲۵ کم رہی نش : کچھ نہیں نخ ۲۶ دل ہمارا۔ جی مرا
کہ شنخ : دل مرا کہ م

جز ۴ ۴۹/۱ رخسار یار کے ش ۵ ہمارے توڑ نے آخر × ش × ش ۶ سُرخ : چاک ×
خ پٹنہ ۵۰/۸ چاہوں : جاؤں ش ۱۵ کی : کا × ۲۳ ہی : وہ ش ۵۱/۶ مہر : لہرن ۳۲ ہوتے :
اوبی ن : اٹھتے ؟ لیکن اس میں فارسیت ہی ۵۲/۳۳ زرا دیر : خریدہ ن : حاشیہ ن جو
دیدہ ۵۳/۲ ہوں یہ بھی : ہوئی بھی ن ۲۶ رک : رہ ش ۲۷ خوف : ضعف ش ۳۰ مار :
یار ش ۵۴/۸ جیتے بچا ہی کوئی م ۵۶/۱۴ جم ش : ہم ن : ۱۸ ٹوٹتا × ش ۶۱/۲۸ ہی جو سے
حصیر : کوئی حقیر ن ۶۳/۱۵ ہی : بھی ۱۸ ہوں اضافہ ۲۰ ہو : ہوں ن ۶۴/۶ تن قیاس :
ہوں ساقی یا خدا ن

جز ۵ : ۶۵/۵ پڑ قیاس : مٹر ن ۱۶ ہی ن میں قلم زدہ ہی ۶۷/۱۱ پر اس کی : پر اس کو
شنخ ۶۸/۲۳ لائی : آیان ۳۳ قبا اضافہ ۶۹/۱۴ نہ ہوں میں سبھے ش ۱۵ ایک نہیں :
کوئی نہ رہا شم ۷۰/۳ دل لیکن : میرا دل م ۷۱/۲۱ ہم : یک ش ۲۴ پر تو سایہ ۷۲/۲ ہی
راستی کہ دامنِ خ ۳ رہ رو راہ اضافہ : ن میں صرف 'رہ' نے عشوہ نے کرشمہ ،
نے ناز و نے ادا ش ۹ : امیدیاں مرادیہاں آرزو یہاں ش ۷۳/۲ ہر ریحاں : یہ یحاں
ن : کی ہی اپنے بھی : کیا اپنے ہی ن ۷۴/۶ جو اک کو دوسرے : جو ایک دن ۷۵/۱۹ سوز عشق
درد و داغ دکھڑا اخ ۲۱ پڑا ہوں نزع میں پر اب ایک بوسے کی ش ۲۵ تری :

Marfat.com

مرے ش ۲۶/۷ مہتاب وار عشق میں ش ۲۷ ہے۔ اضافہ ۹۹/۱۸ تری: مرے خ ۲۷
مائل نہ ہوں پناہ م ۲۸/۲۷ طرح اضافہ

جزو ۶: ۲۵/۲ میں اضافہ ۹۰/۲ لے ش میں نہیں ہے ۲۱ ابھی کر بیٹھتے؟: ابھی کر بیٹھے
تھے ن ۱۱/۱۲ چھپایا ش ۹۳/۵ رُل گئے پاؤں ہی تلے م

جزو ۷: ۹۴/۳ شادی سے غم ہے: شادی سے ہے ن ۹۹/۸ خ پٹنہ میں محفل اور مجلس
دونوں ہے ۲۹ بھی اضافہ ۲۹ پرتو اک عالم خراب ہے ش: پر تو جہاں اک خراب ہے
م ۱۰۰/۲۳ میں: ہوں ش ۱۰۲/۹ کی: کا ش ۲۵ کا: کی × م ۱۰۳/۹ وہ: یہ ش ۱۰۵/۲۴ ڈرتا ہو رہ
زتوں سے خ ۱۰۶/۱۳ ہے ہیں ت ۱۰۷/۹ کبھو ش ۵ مجھ کو ہی خ ۲۷ کون اس زلف پریشاں
میں گرفتار ش ۱۰۸/۹ گرہ اضافہ ۲۵ ہی اضافہ ۲۷ دل و دیں دیا ہم رکھا م ۲۱
اک عالم ہے گریاں ش ۱۰۹/۱ جو پوچھا تو کہنے لگا م ۱۹ سے: پر ش ۱۱۰/۱ سرگزشت: خیریت
ش ۱۰ کون: کوئی ن ۱۴ اب اضافہ ۳۴ لیا: یہاں ن ۱۱۱/۷ 'خود' اور 'وہ' اضافہ ۱۱۲/۵
ہیں اضافہ ۱۷ سرگشتہ: کشتہ ن ۲۴ اک ہی: ہم ہیں کہ ش ۳۴ آزار: آرام
× م غالباً آلام۔

جزو ۸: ۱۱۳/۱ کو: کا خ ۱۵ ہم کو ش ۱۷ بھی: یہ ش ۲۱ نے کیا: سے ہوا ش ۲۹
گاہ گریاں ہیں کہے نالہ ش ۳۳ ہی اضافہ ۱۱۴/۳۱ کبھی اضافہ ۱۱۵/۱۷ سے اضافہ
۲۳ کو اضافہ ۱۱۶/۲ نام اضافہ ۲۰ کہ نخ مشرقیہ: جو نسخ پٹنہ ۳۲ ہوا ہے م ۱۱۷/۵ کی نیاز
کے نثار م ۸ ل: تک ش ۹ ہجوم عاشقاں دیکھوں ہوں اپنے یار کے اور قت ۲۱

Marfat.com

دلِ پُرخوں سو مینا داغ ہی سو جام لے زاہد ش ۱۱۸/۹ ن میں ہی کو کاٹ اس کے بدلے 'لیے' لکھا ہی ۲۴ چلاش ۱۱۹/۹ چراتے: چلاتے ن بہار میں عوام کی زبان ہی ۱۲۱/۹ زور: ن میں یہ لفظ کرم خوردہ ۱۱ صرف زر پڑھا جاتا ہی ۱۲ کو اضافہ ۱۴ بیر: تیرن ۱۲۲/۱۵ سان: ساخ پٹنہ ۱۵ یہ تمنا ہی کہ قرب نسخم: دل میں ہی اب قرب میں حسن ف ۲۳ مجھ کو: دل میں ۱۲۴/۱۴ سمجھنا × ش ۱۹ کوئی: کون

جزء ۹: ۱۱۹/۱۰ ہی: ہوخ ۱۰ چور: چغد + شخ ۱۳۰/۲۲ دم: بدم ن ۱۳۱/۲ تو اڑنے ہی لگے نامہ برمرا بال کبوتر ہو م ۱۳۲/۳ قوی ہیں قیاس: ن قوی ہی۔ قیاس غیر ضروری تھا۔ ۹ ہو ش ۲۰ توکل: جلوہ گاہ × ن ۱۳۳/۱ گو نخ: جو ش ۱۰-۱۷ ی ش میں نہیں ۱۳۴/۱۶ تو اضافہ ۱۳۶/۲۷ بٹھلانے کو تو پاس بٹھا م ۳۱ حیرانی: احوال م ۱۰ ۲ آتا ہی م ۱۳۸/۱ نکلا جو ہی تو بیچئے دل اپنا ش ۱۳۹/۱۶ روش دلوں کے درپے ایذا اگر نہیں ش ۱۴۰/۲۳ ناداں: نافہم ش ۱۴۲/۵ نے اضافہ ۲۰ تری: تیری ن ۱۴۳/۱۴ شوق: ذوق ش ۱۸ ہم نرم دیکھتا ہوں ش ۲۴ مارا ہی آج اُن نے ش

جزء ۱۰: ۱۴۵/۱ مں: ل ن ۶-۷ آباش ۱۳ توانائی تو کرتی ہی جدا نسخم: توانائی جدا کرتی ہی اب حسن فع: توانائی تو کر بیٹھی جدا خ شیفتہ و اصلاح ۲۴ دیگ سے کے دیکھ کے ن ۱۴۶/۲۶ نپٹ کج فہم ہیں جو تجھ کو کہتے ہیں شع ۲۷ نظر آتی نہیں اب زیست اپنی عشق میں اس کے ش ۱۴۸/۳۲ مصرع اوّل مصرع ثانی شیفتہ ۱۴۹/۳۲ بارگہ: یار کے ن ۱۵۰/۱۱ بے درد: ظالم ش ۱۲ ترے: دل ش: بیت ن ۱۴ کو دہٹ

Marfat.com

گوہار مست ۳۲ جس جن کی جگہ غلطی سے درج ہوگیا ۱۵۱/۱ گیا نش: حاشیہ اُن پر بہ طور
نسخہ 'آیا' درج ہے۔ ۳ عشق اور بوالہوسی میں ہے تغایر کلی س ۴ ربط کس طرح سے ہوش ۸
آیا مجھے ہر فرد: آتا ہے ہر اک فرد ش ۱۰ گوکہ آجائے ہے: گوکہ آجاؤں میں م : گوکہ
آجاؤں بھی نسخ پٹنہ : گوکہ آجائے بھی خ مشرقیہ ۱۱ دید: دیدار ن × : ہنوز + شخم ۱۵
یہاں: میں ہیں ن ۱۶ نہ کھلے: نہ ملی ن ۲۴ گوئے شمشیر × ش ۲۳ ن میں سہے اچھی طرح
پڑھا نہیں جاتا: ملے ش ۱۵۲/۲۷ عاشق: عاشق کو + ش ۱۵۳/۱ خود بہ خود: دم بہ دم
خ واصلاح ۴ نست: تب ن ۱۲ کیا ہے اب زندگی اندیشہ ۲۲ بھاتا: چھبتا۔ شخ
ش میں پھلتا پھبتا کی خرابی ہے ۲۲ میرے ش × ۱۵۶/۱۹ کر: نکر ن ۲۸ سوز دل کا ش
۱۵۷/۱۷ ابر مژگاں سے اپنے ش ۳۱ آپ ہی: اب ہی ن ۱۵۸/۲ میاں ن مجھے شعخم
شیفتہ واصلاح ۱۴ بے طرح حال مرا مجھ کو شخ ۱۵ ابر و بحر ن ۱۵۹/۸ اہل: ایک ن ۹
ہیں پہ یہ: ہے یہ پھر ن ۲۷ خبر: خیر ن ۳۰ گھر کیجیے کسی شخ گھر کیجیے کس خ ۱۶۰/۱ آج
ایشخ ن ۱۱ نہ کوئی دوست ہے نے کوئی مرا ش: نہ کوئی دوست ہے نہ کوئی مرا خ
جز ۱۱: ۱۶۱/۲ میری نو، ن ۔ اس صورت میں 'ہے' کو حذف کرنا اور 'میری' کو مری
پڑھنا ضروری ۳۱ : احد نش: واحد × خ مشرقیہ: خدا خ پٹنہ ۱۶۲/۲۲ شمع: شخ ×
ش ۳۰ حزیں: جویں × ن ۱۶۳/۲۷ الجھتے: تجھسے ن ۳۱ کم یاب ن ۱۶۶/۱۲ نرگس
اضافہ ۱۶۷/۴ بھی: ہی ش ۱۵ اسے ہے ن ۱۶۸/۹ دل: پھول ن ۱۵ ہٹوں :
ملوں ن ۱۶۹/۱۹ فغاں ہے: فغان وش ۲۴ کس سے یال دکسے کہاں ن ۱۷۰/۲۰

Marfat.com

یہ نیم جان ہے ش ۳۲ ۱۷۳/۲ نمکیں ہے اضافہ از ش ۹ دل: حال ن ۱۷۴/۱۵ شب ش میں نہیں
۱۵ تم نش و گلشن ہند خ مشرقیہ: تھے: خ خ پٹنہ؟ ۱۷۵/۲۱ ہم تو: ظالم ش ۱۷۶/۱۵ ہجر کے:
کثرت ش ۱۷۷/۲ تو: سو ش ۳۲ ہے۔ اضافہ: نہ ش ۱۷۸/۲۹ گیے: کبھی ش ۲۹ کہیں: کبھی ش
۳۰ حرکتیں: صحبتیں ۱ ش: ۱۸۰/۲۰ ہم دوانے ہیں خ ح: ہم دیوانہ × ش: ۳۴ کیا اضافہ
۱۸۲/۱ حد: جدن: لیکن جد کدو غیرہ ن میں کہیں اور نہیں ملتا ۲۵ پائے اعتراض ہے:
پائے اعتراضی ن ۱۸۲/۱۱ کہ تو ہم نرم ہے ورنہ ش ۳۱ دوا ہے: دو اپنے ن ۱۸۴/۲ دلکنار
ن ۱۸۵/۳۰ کو: کی ن ۱۸۶/۱ ہی: میں ش ۱۸۸/۲۹ کوئی کہتا ہے دوانا ش ۲۸ ہے اضافہ ۱۸۹/۸
اک نگاہ: ایک بار × ش ۱۲ نہ ٹک اضافہ: بعد میں معلوم ہوا کہ ش میں دہر کیے ہے
۱۹۰/۲۳ و ۲۴ مجھے: تم × قت ۱۹۱/۳ اور کہتی ہے ن ۶ یہ: نہ ن ۳۲ جانتا تھا میں انھیں
ش ۳۴ مجھے: ہمیں ش ۱۹۲/۱۱ روز وصال ش

جز ۱۳: ۱۹۳/۵ کوئی: کوے ن ۱۹۶/۱۵ ہوے گا: دل کا ن ۱۹۷/۹ ہم بھی اضافہ ۱۹۹/۴
دل گرفتہ ہم سے جوش ۱۶ ہے ش میں نہیں ۲۸ یار: میاں ش ۳۰ کجھوش ۲۰۲/۵ رنگ
× ش ۱۱ - اغیار اضافہ ۳۰ کجھوش ۲۰۱/۱۹ مرکدہ × ف ۱۲ جلوہ کناں خ پٹنہ ۲۶ نبر:
نہ مرن ۲۸ جو: کہ ش ۲۰۸/۹ انصاف + س

جز ۱۴: ۲۰۹/۶ ن میں رکھتے ہے اور ہیں نہیں ۸ سے اضافہ ۱۰ افضل امجدی × ن
۲۶ صدف × ن ۲۱۰/۱ سب یار: بسیار ن ۱۳ بولتی ہے قیاس: بولتی ۲۱۱/۵ یہ اضافہ
۶ یہ: نہ ن اس کا محل نہیں۔ یہ بہ معنی "اس قدر" ہے اس کی جگہ "تو" بھی ممکن ہے مطلب

Marfat.com

یہ ہے کہ میری وحشت خانۂ زنجیر میں چھپ گئی ورنہ کوئی مجنوں کا نام نہ لیتا۔ ۲۱۲/۱ مجھ:
تجھ ن ۲۳ متن قیاس: کیا بدگماں بتاں ہیں اخ نش ۲۱۸/۹ یہ جان ہے ن شعر، کے اوپر
لفظ قطعہ ن میں درج ہے اس کے بعد کا شعر قلم زد ہے، یہ شعر ضمیمے میں ہے ۱۳ بھی:
ہی ش ۲۲ ۔۔: یہ ن ۲۱۹/۸ جز: جزن ۲۴ چلی: چلی ن ۲۲۱/۴ ماخوذ از ش ۲۲۲/۱۰ ماخوذ از م
۲۳ شب (کذا) اشک کے قطرے نظر آتے ہیں شرر سے م ۲۲۳/۱ ابتدائی
الفاظ کے سوا ش سے ماخوذ ۲۲۲/۳۲ کیا: نہیں ش

جز ۱۵ ۲۲۵/۲ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۴ تیری: مری س ۲۷، میں اضافہ ۲۲۶/۳ و س نخ
مشرقیہ: اس خ ۲۲۷/۱۱ دل کی یہ حقیقت ہے کہ ش ۱۳ و ش میں نہیں ۲۲۹/۱۵ دیوان
حافظ کا جو مطبوعہ نسخہ پیش نظر ہے اس میں نسخوں کے اختلافات دیے ہیں، لیکن
'راحت عین' نہیں ۲۳۴/۲۲ کا اضافہ ۲۳۵/۲۲ اتنا: اسنان ۲۴ پر ہے: بڑھے ن ۲۴
بس اضافہ ۲۶ شیر ہی بو تلیں ہیں بجائے شغال ن ط میں 'بولتے' ہے، لیکن جوشش نے
غالباً 'بولیں' لکھا تھا ۲۳۹/۲ بھلیتوں ن ۲۴۰ لفظ وفات اضافہ۔

جز ۱۶: ۲۴۱/۱ لفظ قطعہ، اضافہ مشتاق کا نام بعض نے محمد علی خاں لکھا ہے لیکن
غالباً محمد قلی خاں صحیح ہے ۲۴۳/۱ کلام: کلان ۲۴۴/۲ کفارہ: نکارن ۲۴۵/۲ ن 'رم' کی جگہ دم۔
دم کرنا بہ ظاہر 'ہانپنے' کے معنی میں استعمال ہوا ہے لیکن غیر مسموع 'لگے' ہونا چاہیے اور 'نہیں
توڑے' کے بدلے 'دی'۔ آخری صورت میں 'اس نے' محذوف ہوگا ۲۲ کا: کی ن
۲۳ مثال: مثل ن ۲۵ یہ ہو: نہ ہو ن ۲۹ کیوں نہ بھر: کیوں نہوں ۲۴۶/۱۵ یا ہو:

Marfat.com

ہون ۱۸- اگیا بیتال: اکبار تے مال ن ۲۴ ہیں اضافہ ۲۴۷/۱۵ یداللہی کی: یداللہ ہی، کے
ن ۲۴۹/۲۴ مرترک ن ۲۵۱/۳۰ صحن: نمن ن ۲۵۲/۳۱ بڑا: پڑاں -

جز ۱۷: ۲۵۷/۱ ن میں اس غزل کا صرف یہی شعر چوتھی غزل کے ساتھ ہے اور وہ
بھی قلم زد- عاشق کوکب جلوۂ معشوق کی طاقت شخف ۲ مہتاب: خورشید × ن ۸
واضافہ ۱۲ امرا: مرے ن ۲۵۸/۸ اک: وہ ش ۲۵ ن میں 'کا' اور 'کو' دونوں ۲۶۰/۱۱ اس غزل
کے مقابل غالباً شوق نے حاشیے پر لفظ 'خارج' لکھا ہے ۱۸ غریش ابر کی ن ۲۶۱/۱۴ جستجو
اضافہ ۵ ن میں صرف 'بدتر' باقی ازش ۶ جلوہ ش ۲۶۲/۱ بے ماپہ پیمانہ ن ۵ تیرے:
میرے ن: ۲۹ خط اضافہ ۳۰ نہیں اضافہ ۲۶۳/۱ کس طرح سے اوصاف ہو خلاق
جہاں کا خ بے رنگ نشفنج: نیرنگ × خ ۵ راہ: کام ف (گام) ۱۱ جسم: رنگ ش ۱۱ شعلہ:
لالہ ف ۱۵ پیناش ۱۹ سمجھ کے: سمجھ ولے خ ۲۰ برا: بُراخ ۲۶۵/۲۲ دل: تب ش

حصہ ۲۴: اس میں ایسے مصرع بھی ہیں جو بہ ظاہر صحیح ہیں، لیکن بعد کے مصرعوں سے
مربوط نہیں: ۲۵/۲۶ ۳۵/۱۱ ۵۷/۵ ۸۵/۲ ۹۹/۱۷ ۱۳۵/۲۵ ۱۴۵/۱۵ معشوق کی سخن نافہمی کا گلہ رقیبوں سے
نہیں ہوسکتا ۱۶۷/۱۷ اخم رخی ۲۰۰/۱۵ ۲۳۳/۲۵ ۲۴۰/۱۱ سب پر نثار ۲۴۹/۳۲ بہ ظاہر مفہوم یہ ہے کہ
گیاہ خشک سرسبز و شاداب ہوگئی، لیکن الفاظ صحیح نہیں معلوم ہوتے ۲۵۳/۳۳ ۲۵۴/۶۱
میر 'بزن' ہوسکتا ہے لیکن غیر مسموع ۲۵۶/۱۳ ۲۵۷/۱۸ ۲۵۸/۱۹ ۲۵۸/۲۹ ۲۵۹/۲۴ ۲۵۹/۲۵ ۲۶۰/۳۱

حصہ ۲۵: ۲/۵ تو: کو ۹/۱۴ ہم: تم- لیکن پہلی شکل میں بھی بہ تکلف یہ معنی نکلتے ہیں
کہ کتنا ہی ستاؤ، میں اس شکایت کا موقع نہ دوں گا کہ مجھ سے تحمل نہ ہوسکا

Marfat.com

۱۰/۱۵ کے ناکہ؟ ۴۸/۱۶ ایسانہ: اے شانہ ۳۹/۲۵ نہ: یہ ۳۸/۵ دیکھا: دکھلا ۴۲/۱۵ دکھائی ۴۲/۱ بت خانے
۴۹/۲۷ مہ و منہ؟ ۴۹/۲۸ بیش حسن: پیش خیز؟ (خدمت گار) ۵۹/۱۰ ایوانِ؟ ن میں اس طرح
لکھا ہے کہ یا تو نعمت کو تعجب پڑھیے یا ایوان کی جگہ الوان ۵۹/۲۶ تری: مری ۱۴/۸
۹۵/۱۴ ۱۳۶/۱۲) ۶۲/۲۶ ستایا۔ اس صورت میں ’تو نے‘ محذوف: ستاتا ۶۶/۲ یہ؛ پر ۹/۹ بھرا: بجھا
۱۰/۲ ۹۱/۲۳ اپنے: اس نے ۱۰۲/۱۴ آمادۂ آثار؟ ۱۰۴/۹ کون میں یعنی ہستی میں؟ ۱۱۴/۲۱ ن میں
دل کی حرات لیکن حرات خیرات یا جرات سے کوئی مطلب نہیں نکلتا۔ ’خیراب‘ ہو تو یہ مطلب
نکل سکتا ہے کہ جب اپنی بہبود کی امید اٹھا دی تو اہل نظر کا محسود ٹھہرا ۱۱۵/۳۱
کہیں: کبھی + ۱۱۹/۲۳ کوئی اک لاگ ہے جس سے لگے ہے ۱۲۰/۲ یہی ہے: بھی یہ ہے؟ ۱۲۱/۱۹ آتا؟ ۱۲۲/۲۸
مائل: قاتل؟ ۱۲۶/۲۴ ماریں گی قیاس: باریں کے × ن ڈالیں گی + چمن میں وہ شور
ڈال سکتی ہے منہ تو دیکھو بہار اپنا“ سودا ۱۳۰/۴ اتیز ط: ن تیز: لیکن تند تر اور تند و تیز
بھی ممکن ہے ۱۳۰/۹ لکھوں: لگوں ۱۳۱/۱۲ بھلا: ابھی؟ ۱۳۲/۲ اپنے: اتنی ۱۳۴/۱۳ مرے:
مرا؟ ۱۳۴/۲۶ نہ: یہ ۱۳۸/۱۱ لگالوں: نکالوں ۱۴۰/۳ یہ: ہم؟ ۱۴۴/۲۹ سوز: شورِ ۱۵۵/۵
باتوں سے قیاس: باتو سی ن: تالو سے صحیح ہے ۱۶۹/۸ تاب: آب ۱۶۲/۴ لکھتے: گھٹتے
۱۶۴/۳۱ اگریں ۱۸۳/۱۵ ’آئی نہیں کہ تم‘ کرامت یہ ہے کہ زبان پر آنے سے پہلے ہی مدعا
سمجھ لیا جائے ۱۹۵/۳۱ ہو: ہوں ۲۰۸/۲۲ نہیں: یوہیں ۲۱۸/۲۸ مرے ۲۲۲/۱۴ جل تو گئے
۲۲۸/۸ ہے زندگی دو روزہ؟ ۲۲۶/۱۹ مجھے: مجھ سے؟ ۲۳۲/۲ نہ: یہ ۲۴۳/۸ یہ معجزہ ہے
زمرّد کا نخل لعل دے بار؟ ۲۴۵/۲۳ ناداں: دانا۔ آسمان اہل دانش کا دشمن ہے نہ کہ

Marfat.com

نادانوں کا ۲۴۸/۲۸ آئے گی یہ ۲۴۸/۱۵ کہ: کو ۲۵۰/۶ طوطی ہو ۲۵۵/۱۶ دو: تو۔ آسن راکب لیتا ہے
مرکب کو اس سے تعلق نہیں ۲۵۵/۳۲ کٹھن: کٹن۔ "میں تو کہتا ہوں تجھ سے اے کٹن"
سودا مثنوی ۲۵۵/۱۱ جلی سی یا جلی ہوی ۲۶۲/۱۷ برق: رعد (۲۶۲/۳۸) یہی وہی؟

حصہ ۶: مقامات ذیل پر ط نقطے ہیں (۱) ن میں الفاظ کسی وجہ سے ضائع ہو گئے ہیں بالکل پڑھے نہیں جاتے ۱۳۵/۲۵ ۱۶۶/۱۳ ۱۷۱/۲۹ ۱۷۵/۱۷ ۱۷۵/۲۳ ۱۷۹/۴ ۱۷۹/۵ ۱۷۹/۹ ۱۸۵/۲۴ ۱۸۵/۲۶ ۲۰۸/۸ ۲۲۲/۱۱ ۲۳۷/۲۸ ۲۴۷/۲۲ ۲۴۸/۱۹ ۲۴۸/۲۱ ۲۵۰/۱۶ ۲۵۱/۹ ۲۵۳/۳۲ ۲۵۵/۹ ۲۵۵/۱۰ ۲۵۹/۲۳ ۲۵۹/۲۶ (۲) قیاس ۱۷۵/۱۲ لاکھوں ہی ۲۱۰/۲۲ طلا کی جیسے ہوا کیسر ۲۴۷/۲۴ آ گئے ہی نہال ۲۴۹/۱۷ سبز ۲۴۹/۱۹ تابش ۲۵۳/۳۰ تو یہ شکن ۲۵۵/۶ وہ دامن ۲۵۶/۹ ہے (۳) بعد میں پڑھا گیا ۲۰۷/۷ مدد ۲۱۵/۱۳ سہم (۴) ش میں مکمل ملے ۲۳۳/۲۰ کہا یہ زیر لب اُن نے ۱۲۸/۳۴ اے کاش تیرے ہجر میں یہ آنکھ نہ پھڑکے (۵) ن میں مخش الفاظ ہیں: ۲۳۶/۲۲، ۲۳۷/۲۷ سفرے ۲۳۸/۱ جڑ مرانی ۲۳۸/۴ (۶) ن میں اس کی جگہ مصرع ۲۶ مکرر: ۲۶۰/۲۸ (۷) قت میں اسی طرح: ۲۶۵/۳۳

تصحیح و اضافہ

صک تذکروں کے سنین تصنیف جو لکھے گئے ہیں وہ زیادہ تر قیاس پر مبنی ہیں۔ دل کے تراجم اکثر مکمل نقل نہیں ہوے۔ ثانوی ماخذوں سے جوشش کے تراجم جو نقل ہوئے ہیں، اُن کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ص ۹/۱۳ ۱۲۹ ۳ یہ شعر ہے: موقوف کرائے ص ۲۰/۹ و ۲ راجا دیا بہادر دیا رام کا بھی خطاب تھا۔ سیر میں ممکن ہے کہ اسی کی طرف اشارہ ہو ص ۲۱/۲

Marfat.com

دیوانی خالصہ وتن بہ روایت خافی خاں و غلام حسین، صرف دیوانی خالصہ بہ روایت کاموٗ
صا۲ و صا۲۲ لیٹر کلکٹر نے مرتب سرجدوناتھ سرکار نے بھی اس کتاب کے بعض ابواب لکھے ہیں۔
گردھر دیا بہادر وغیرہ کے متعلق صحیح سنین ان ابواب میں ملیں گے۔ گردھر وغیرہ کے خطوط
کے مطالعہ سے سرکار نے یہ رائے بھی قائم کی ہے کہ یہ لوگ مالوہ میں خود اپنی حکومت کی بنیاد
ڈالنا چاہتے تھے۔ گردھر کے بعد مالوہ کی عنان حکومت اس کے بیٹے اور اس کے بعد
دیا بہادر (پسر چھبیلا بہ قول سرکار) کے ہاتھ میں آئی۔
صا۱۴ اس جس کا املا کلّیات سودا میں اوس ہے ن: اُس ہے تاج وارِ خاوری کا 'سودا
صا۵۱ و ۵۳ عربی، فارسی ہندوستانی: معتقد، نگہداشت ۹ صفحہ ۹۲ سطر ۹ کی تصحیح سطور ذیل کی
روشنی میں کی جائے۔ نگہ داشت کا لفظ آئین اکبری میں 'چہرہ' کے ضمن میں آیا ہے۔ نگہ داشت
ملازموں کے فائدے کے لیے ہوتی تھی کہ متصدی انھیں بے سبب تنگ نہ کریں۔ سودا کے
ایک قصیدے میں جو احمد علی خاں بخشی احدیاں کی مدح میں ہے اور جس میں فوجی اصطلاحیں بہت
استعمال کی ہیں، یہ لفظ بھی آیا ہے۔ شعر ذیل کے بعد کے شعر کلیات میں دیکھے جائیں:

چہرہ لکھا کے سرخ نگہ داشت اب کرو — تعداد پوچھتے ہو تو بے حدّ و بے شمار)

ہم پیالہ، ہم نوالہ، قسم حیا ۱۷، بہ جز اپنے، جلبی جلبی، سیاہی (روشنائی)، قصہ پارینہ، ہر کس و ناکس
۲۳، پیر نابالغ، ذی حیات ۴۲، کاسے ۶۸، زرتار، ایک سے ۸۴، سوز گلو، یہ کیا معنی ۱۱۱ء
سراپا ۱۱۸، جلوہ فروش، انتظار کش، بھلا بہتر ن ۱۳۱ ۱۳۲ "اگر جیتے رہے ہم تم سے سمجھیں گے بھلا بہتر" دل)
اک دل نہ اک دن، بہتیرا، لب و لہجہ ۱۴۲ و ۱۶۲، پینہ بینا، بلشت ۱۴۶ (بالشت)، سویرے ۔

آوردہ، یارباش، تردد، تلاش ۱۵۴/۱۶ و ۱، (ہر دو زراعت)، فرصت وقت، آخر الامر، ہی ۱۵۹/۱۱،
اَنگ، سنگ، رنگ، ڈھنگ (ہر چہار جواہر کے لیے)، گل بیز، ناموری، اپنا کیا ۱۶۲، یورش ۱۷۴
(بہ وزن شورش استعمال کیا ہی) جیب ۱۷۴ و ۱۹۳، نفر، ضخامت، سبکی (بہ ضم با) آئینۂ خاطر،
قدم بوس ۱۸۶، بے قیاس، شکوہ مند ۱۹۹، ٹانکے ۲۱۶، ممسک، مباد، وحشت، سرشت، آں کہ،
محلّے ۲۳۶، طبلہ، زوّار، سینچے، ظہورِ نور، سبعہ سیّارہ ۲۴۲ (فارسی اردو میں جائز) تہی کیسہ،
چراگاہ ۲۴۷، لغتی، کزلک، صحن ۲۵۱، (پرکا) مردک، چاں باز ۲۵۵/۱۵، کج، مج ۲۵۹۔
کمیت ۸، سادگی ۹ (بھولاپن) آپ سا ۲۶/۲۰، فہمید ۳۴، اوس ۳۷، سی ۴۲/۱، بے تکلفی ۷۰،
کہا، بے ملے ۷۴، دم ساز ۷۷، چقماق ۸۶، بندۂ درگاہ ۹۷، بس ۱۱/۲، کوئی ۱۲۴/۱۹، مستانے
۱۲۴، گوشوارہ ۱۳۶۵، جمعیّت خاطر، ازسرِنو، آرمیدہ ۱۴۹، دیدہ ۲۵۰/۸ (آنکھ)، مصادر وغیرہ۔
ص ۵۴: کسی پر کمر باندھنا ۱۶، نظر لگنا ۲۱/۱، غیرت دلانا ۲۰، بنا بنایا ۲۹/۱۶، دل کھول کھول رونا
۳۰، کھنچنا ۳۱، املا سمجھنا بھی ہی، لکھ بھیجا ۳۴، نظر میں کھٹکنا ۳۵، پلا چھوڑنا ۴۵،
جان پر کھیلنا ۵۸، کمان چڑھانا، کمر کھولنا ۶۶، گرتے نہ سنبھالا ۶۵/۲۲۔ گوش دل سے
سننا ۸۱، مرٹنا، لیٹنا، ہونٹ چاٹنا، دل جلنا ۸۶، اُٹھ چلنا ۸۸، زلفوں کا بندھا،
شبنم کرنا ۹۶، چوکنا، آنکھیں ملانا، موتی پرونا، جی نکلنا ۱۰۶، گھیرنا ۱۰۹، فرشتوں کے پر جلنا ۱۱۴،
جلنا ۱۱۴/۲۰ اجی الجھنا، نام ہی سنتے ہیں، آنکھیں جھپکنی ہیں ۱۴۷، مزہ لوٹنا، کشتی الٹ رہی ہے، خاک چھاننا،
گنوانا، ہنستے بولتے ۲۱۰، بہنچنا ۲۱۲، کراہنا، افیم کھانا، گتھنا ۲۴۲، جیتے جی اٹھانا ص ۵۶
ہاتھ ۱۷۲، حرف کو ۲۴۸، بیٹھنا ل ۸۷، تلے دھرے ۹۶، گور میں پاؤں لٹکائے ہوئے ۱۱۵،
حرف کا ۱۷۲، روٹھ ۲۰۷، پڑنا ص ۵ عکس ۶، بھول ۱۴، مارا ۹۵، دل میں گرہ ۱۳۴، ڈھلک
۲۱۷، جانا لے ۳۱/۲۲، تھم ۳۹، سر سے گزر ۶۶، آنکھیں مند ۲۰۹، ... گردن کو بھول ۲۲۸،

Marfat.com

اُگتے ہی جل ۲۲۷/۲۴ حاشیہ ۷، جگر آب، کباب ہو، پلک جھپک ۲۵۰، دل چھن، دینا جی ۸۴،
حلاوت ۱۱۱، جلا، رنگ ۷، ۱۳، کسی امر کی تکلیف ۱۹۰، کسی کی داد ۱۹۴، رخصت نہ، ترقی ۲۴۴،
چرخ، زبان نکال ۲۴۵، رکھنا ص۵۵ دل کو تھام تھام ۱۸۱، مڑی ۱۷۶، کرنا کاوش ۱۸۱،
بس، کوتاہی، چورنگ، لطف ۵۹، آنکھوں میں گھر ۱۵۸، گھٹنا ص۵۹ الاماں ۲۵۱، زیر زنخ
ہاتھ رکھ کر ۲۵۳ لینا قسم ۲۷، امتحان ۲۸، کسی کا نام نہ ۵۴ مارنا کسی کے سر سے ۳۸،
پل مارتے ۸۲، پلنگ کا ۲۰۴، اچھان ۲۶۱، ہونا ص۶ دو بدو ۲۶، طاقت طاق ۴۳،
رات بھاری ۱۴۴، گھر سے باہر ۱۹۱، جان کا سودا ۶۹، آسمان پر دماغ، خون خشک ۸۳،
چراغ گل، منہ پر لہو ملے ہوئے دادخواہ ۹۴، زبانی ۱۰۱، کان نہ ۱۱۰، مسیں آغاز، ایک ۱۱۱/۲۴
درہم ۱۳۰، خیمہ ایستادہ، کدھر مزاج ہے ۱۴۲، بار، نظر میں ۱۶۸، اللہ کی قدرت ۱۷۳، کسی
کے سامنے ۱۸۰، اُس کی قدرت کے کارخانے کے کھیل ہیں، کیا بلا ہے ۲۲۱، تن بدن
کی خبر نہ ۲۳۷، سر کا وبال ۲۴۵، بدن خشک ۲۵۳ ص۶۶ پر ۶۲/۲۸و۳۱ ۶۴/۳ ۱۳۷/۱۱ ۲۱۸/۱
سے ۲۳/۳۱ ۲۸/۳۷ ۴۹/۳۰ ۷۳/۷ ۸۵/۴ ۸۷/۱۳ ۱۱۶/۲۱ ۱۳۷/۲۶ ۱۳۹/۳ ۱۶۷/۶ (۲۱۳/۲۰) ۲۵۴/۲۸ پر سے ۱۶۸/۱۵ کی ۱۸۴/۶
۱۹۴/۱ کے ۴۷/۱۱ ۸۶/۱۹ (۱۸۰/۱۱ بے کسی بغیر ۲۰۶/۲۸ کے بیچ ۲۴۶/۱ ص ۶۸/۱۶ نے رو دیا ۲۶/۶ اور سمجھا
۱۶۳/۱۲ کے ساتھ۔ اب بگڑنے کے بہتر ہے۔ ص۶۶/۱۱ سیاہ کے لیے فعل جمع ۲۵۱/۳۴

حواشی (شمار صفحہ و شعر) ۷/۱۲ آیا ن: آتا ط ۱۳۹/۴ جانب ن، لیکن جانے بہتر ۱۵۶/۱ کر
اور جو کی جگہ گر اور تو بہتر ہے لیکن جناب خیال کی رائے میں ط میں جس طرح ہے وہی قابل ترجیح ہے مطلب
یہ کہ اگر دل چاہے تو دعوائے قتل کرے، اور قاتل کے تیغ و داماں کو گواہ رکھے۔ میرا دعوی کرنا
یا گواہی دینا شان عاشقی کے خلاف ہے ۱۶۷/۴ پہاڑ سے ٹکرا کر آواز بازگشت نکلتی ہے اسی سے
مضمون پیدا کیا ہے ۲۳۴/۱۵ راجا سندر سنگھ (۵۸، ۶۱) بنیاد سنگھ اور فتح سنگھ (۶۲، ۱۷)

Marfat.com

زمینداران ٹکاری کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے، ۲۵۳/۱۵ گو: کون: گر ہونا چاہیے ۲۶۱/۶ ہوگئے ہم ط: ہم ہوئے تھے سخن شعرا۔ شیفتہ ؟

اغلاط

کہیں کہیں صرف صحیح الفاظ مندرج ہوئے ہیں۔ ط کا غلط نامہ بھی غلطی سے
محفوظ نہ رہ سکا، اس کی تصحیح سب سے مقدم ہے۔ ص = صفحہ، (خارج) = یہ لفظ یا ہندسہ خارج کیا جائے۔
مقدمہ وغیرہ ص ۲/۴ مخمسات ص ۵/۱ وفات سے کچھ پہلے ص ۱۱/۱۴ مرتب ص ۱۲/۶ ۲۴۲ ۱،۱ : ۳/۴
ص ۱۶/۱ ۲۸۳ : ۲۰۵ ص ۱۹/۱۳ ناگر، ہتا ص ۲۰/۱۱ جلے : حصے ۲۱/۹ نظام الملک یا اُن کے کسی عزیز ص ۲۳/۱۶
ن : نِ ص ۲۶/۱۳ سب : ست ص ۲۷/۱۱ ساتھ : کچھ بعد ص ۲۸/۱۴ قائم ص ۳۱/۱ قبل و بعد : ص ۳۱/۷ محمد باقر حزیں
ص ۳۲/۶ ۱۲ : ۱۳ ۳۴/۹ شاعروں ص ۳۸/۱ غائب ص ۴۰/۷ تصحیح کے علاوہ ص ۴۰/۱۵ ۱۶/۱ ۱۲ ص ۴۴/۱۲ پس و پیش :
لگ بھگ ص ۴۶/۳ رائے ص ۴۶/۷ اپنے ص ۴۷/۸ کہ : (خارج) ص ۴۷/۸ بارہ ۲۳۳ ص ۴۷/۱۶ توقع ۱۸۶ ص ۴۸/۱۲
۳۸/۵ ص ۴۸/۱۳ ۲۴۷ ص ۴۹/۴ باندھنا ۲۰۸ ص ۴۹/۱۴ ۲۶۱ : ۶۱ ص ۵۰/۱۴ ۲۳۴، ۲۳۴: زرق اور برق چراغ
ص ۵۲/۱۱ اترہ ص ۵۳/۳ (سیّارہ ہونا چاہیے) : (خارج ص ۵۵/۹ ۱۳۸/۹ : ۱۱۰/۹ ص ۵۶/۱۵ دُھن بند ۲۶۱
ص ۵۶/۳ پھپھولے ص ۵۶/۹ ۸۸ : ۸۶ ص ۵۶/۸ اگرز ۱۵/۸، ص ۵۶/۱۰ ٹل ۱۴۵ ص ۵۷/۱۲ ۵۷۵ : ص ۵۷/۱۴ ۹۳ :
۹۹ ص ۵۷/۱۶ ۱۴۴/۳۲ ص ۵۸/۱ چھوڑ ۲۴۶ ص ۵۸/۷ ناک، چشم ص ۵۸/۷ عکس ۲۴۴ ص ۵۸/۱۰ دبک ۲۴۹
ص ۵۸/۱۱ ۱۱/۱۵ ص ۵۸/۱۵ کے)، ۱۴۷ ص ۵۸/۱۶ ربط ۳، ص ۵۹/۱۴ آنکھ ۱۶۹ ص ۵۹/۱۶ ہول : ہول ص ۶۱/۵ ۲۴۹،
سواد ص ۶۱/۹ ۱۸/۴ ص ۶۱/۷ قوت ۸۴ ص ۱۲/۱ آذوقہ : آزقہ ص ۶۲/۱۰ کشت : کشت ص ۶۳/۱ ۵۷، ۵۷ :
چنگ، ص ۶۳/۵ چین ص ۶۳/۱۱ لوا ۲۰ ص ۶۴/۳ ث ۲۲۵ ص ۶۴/۷ ملائکاں ۲۴۲ ص ۶۴/۱۱ کاران فلک
۲۴۴/۲۰ ص ۶۵/۱۵ ۹۰/۳۱ ص ۶۶/۱۷ ۱۵/۶۹ : (خارج) ص ۶۷/۵ ۵۲/۵ : ۵۲/۱۵ ص ۶۷/۵ ۵/۲۱ ص ۶۷/۵ ۴۲/۲۳ ص ۶۷/۹
ص ۶۷/۲۲ و ۲۱ ص ۶۷/۹ ۲۱۶/۷ ص ۶۷/۱۰ ۱۸/۲ ص ۶۷/۱۰ ۱۴/۳۲ ص ۶۷/۱۱ (۲۳۴/۳۰) : (خارج ص ۶۸/۲ (۱۸۵/۲۸) ص ۶۸/۴

۱۲۱/۱۹ : ۱۲۱/۱۷ صہ ۶۸/۸ ۱۴ : ۴ صہ ۶۸/۱۵ ۱۳۲/۳۱ ، کیجے صہ ۶۹/۵ مندتے صہ ۶۹/۱۵ ۱۸۶/۳۴ : ۱۸۵/۳۴ و ۲۳۴/۳۰ صہ ۲۷/۹ خورشید رو صہ ۱۰۱/۱۶ جانی ۱۸۶، صہ ۷۳/۱۳ ۱۲۷/۹ : (خارج) صہ ۷۴/۱۳ ساعد و دست صہ ۷۵/۱۷ ۱۹۶/۱۴ صہ ۷۷/۱۱ ۵۴/۱ ۱۴۰/۱۲ ۶۰/۱۲و۱۶ صہ ۷۷/۱۶ ۴۱/۲ صہ ۸۰/۱۶ ۱۱/۸ : ۱۱/۹ صہ ۸۳/۱۳ ۱۰۱/۱ : ۱۰۱/۱۷ صہ ۸۶/۱۴ پیالہ ۱۴۹/۹ آپ ہی ۹/۲۸ صہ ۸۸/۱۵ بھی : (خارج) صہ ۸۹/۱ ۶۵/۱۰ صہ ۸۹/۱۰ ماخوذ صہ ۹۰/۸ قائم صہ ۹۳/۱ ۲۴/۱۵ صہ ۹۴/۴ ۲۶/۹ صہ ۹۵/۱۷ ۹۴/۴ صہ ۹۶/۲ (۱۵۷/۱) : (صہ ۱۳۲/۸) صہ ۹۶/۵ ۱۰۹/۸ صہ ۹۶/۱۰ جسم،

ط (شمار صفحہ و مصرع) ۶/۳۴ اس ۲۳/۲۱ خرسند ۲۴/۳۴ میں ۔ ٹپکتا ۲۸/۱۶ سیر و ۴۷/۲۰ دیں ۴۸/۳۲ وہ آز قہ ہی ۱۲/۲۶ خرم ۹۵/۳۱ اُسے ۹۵/۲۳ سے ۹۸/۳۳ سے ۱۰۱/۲۱ اُس ۱۰۹/۲۶ ترا ۱۲۰/۲۳ اُس رُخ ۱۲۰/۱۵ کاوش ۱۲۶/۱۸ دیکھی ۱۳۴/۲۱ بڑی ۱۳۵/۱۸ خوں ۱۳۵/۲۹ جیسے ۱۳۹/۲۷ مرے ۱۴۳/۷ صفیر ۱۴۹/۲۶ اُس کے خاکسار ۱۵۱/۱ دیکھے ۱۷۹/۱۵ چاہیے ۱۸۳/۱۹ ہوں ۱۹۲/۱۳ ہ ۱۹۲/۲۱ ہو ۲۱۴/۲۶ پر ۲۴۷/۲ جگل ۲۴۷/۶ ہوئی ۲۵۳/۲۷ ہی ۲۶۲/۱۵و۱۶ : (یہ شعر خ میں ہی)

غلط نامہ : (شمار صفحہ و سطر) صہ ۲۶۷/۳ کیا گیا ہی صہ ۲۶۷/۲ ۳۴/۳۱ کے صہ ۲۶۷/۹ ۱۶ : ۳۵/۱۶ صہ ۲۶۸/۹ ۲۳ ۹۵/۲۳ صہ ۲۶۸/۱۱ ۹۹/۳۱ صہ ۲۶۸/۱۵ ۱۱۷/۱۷ یہ صہ ۲۶۸/۱۷ ۱۲۴/۲۳ صہ ۲۶۸/۱۷ ۲۸ : ۱۲۷/۲۸ صہ ۲۶۹/۱۰ ۱۶۸/۳۲ ۲۶۹/۱۳ ہوئے ہیں صہ ۲۷۰/۲ آئی ہی تو صہ ۲۷۰/۱۲ ۳۵/۳ صہ ۲۷۰/۱۴ ۱۲۴/۲ صہ ۲۷۰/۱۶ ۲۵۶/۱۷ صہ ۲۷۱/۴ ۱۴۸/۳۵ : ۲۴۸/۳۵ ط ۲۷۱/۱۱ ڈر سے صہ ۲۷۱/۱۲ ۱۲۸/۲۳

غزلیات

جو دل کہ جلوہ گاہ ہوا اُس کے نور کا — مشتاق وہ نہیں ہے تجلّی طور کا
آئینۂ خیال میں ہے یار جلوہ گر — طالب پری کا ہوں نہ طلب گار حور کا
زنہار عکسِ غیر نہ ہو اس میں جلوہ گر — یہ دل تو آئینہ ہے کسی کے حضور کا
اہلِ شعور اُس کو سمجھتے ہیں بے شعور — جس کے تئیں گھمنڈ ہو اپنے شعور کا
آ بھی کہیں شتاب تغافل کہاں تلک — احوال ہے بتنگ دلِ ناصبور کا
نے موسمِ خزاں ہے نہ گلشن میں باغباں — اے عندلیب کیا ہے سبب تیرے شور کا
تو ڈھونڈتا ہے جس کو وہ شہ رگ سے ہے قریب — جوشش خیال دل میں نہ رکھ دور دور کا

میں منتظرِ دید ترے در سے نہ سرکا — ہے چشم کا حلقہ مری حلقہ ترے در کا
تو لے تو چلا نامہ مرے سوزِ جگر سے — اللہ نگہباں ہے کبوتر ترے پر کا
آویزۂ لعل اور بنا گوش کو دیکھو — ہے مہر کے پنجے میں گریبان سحر کا
غربت میں ہوئے جاے گہر افسرِ شاہاں — آرام وطن سے نہیں کم رنج سفر کا
عالم کا ہوا راہ نما شیخ و لیکن — جوں سنگِ نشاں ہے نہ اِدھر کا نہ اُدھر کا
یہ دونوں ہی ہوں گے ہدف ناوکِ غمزہ — جو دل کا ارادہ ہے وہی عزم جگر کا

Marfat.com

دے تاب تری زلف مری رشتۂ جاں کو — بے تاب کرے دل کو مرے تاب کمر کا
حسرت میں قدم بوس کی چشم نگراں ہے — ہر نقش قدم یار ترے راہ گزر کا
ہستی کی بنا ہی تو بہا دیجیے جوشش —— اب کے یہ ارادہ ہے مرے دیدۂ تر کا

دیکھیے تیشہ جو کبھی تیری جفاکاری کا ۳ کوہ کن ہو تو نہ دم مارے وفاداری کا
چشم پُر آب ہے لب خشک دماغ آشفتہ — اور عالم ہے غرض دل کی گرفتاری کا
جاں فدا کرکے بھی شرمندہ ہوں لب سے تیری — حق ادا ہو نہ سکا مجھ سے نمک خواری کا
دل سلامت رہے اور درد و غم عشق بتاں — کون مشتاق ہے ناصح تری غم خواری کا
مسکراتا ہے مجھے دیکھ کے غیروں کے حضور — یاد ہے اُس کو عجب طور دل آزاری کا
اُس نے جب مول لیا دل کو مرا اے جوشش —— شور عالم میں پڑا اُس کی خریداری کا

کچھ اور ہی عالم ہے ترے تفتہ جگر کا ۴ کوئی سامنے آسکتی ہے منہ دیکھو سقر کا
جی سیر ہیں گلزار کی تن کنج قفس میں — یہ صید گرفتار ادھر کا نہ اُدھر کا
کافی ہے یہ رونا ہی مرا ہجر میں اُس کے — اے آہ میں محتاج نہیں تیرے اثر کا
ہیں دیر و حرم میں تو بھرے شیخ و برہمن — جز خانۂ دل کیجیے پھر قصد کدھر کا
سرگشتہ جو پھرتا ہی پڑا دشت میں جوشش —— شاگرد بگولا ہے کسی خاک بسر کا

گر کوئی کاٹ لے سر بھی ترے دیوانے کا ۵ پر یہ سودائے محبت ہے نہیں جانے کا
مست رکھ یاد میں اُس چشم کی تا روز جزا — منہ نہ دکھلا مجھے یا رب کسی مے خانے کا
میرے دل کو بھی نہ ہوئے ہوس بوسہ اگر — آشنا لب سے ترے لب نہ ہو پیمانے کا

Marfat.com

حسن اور عشق کا مذکور نہ ہوئے جب تک — مجھ کو بھاتا نہیں سننا کسی افسانے کا
کیوں نہ مضطر ہوں اسے دیکھ کے دیکھو تو سہی — شمع کے سامنے کیا حال ہے پروانے کا
ہاتھ اٹھاتا نہیں اے یار جو سلجھانے سے — دل تری زلف سے الجھا ہے گر شانے کا
گو کہ مر جائے ترے عشق میں جوشش لیکن — شکوۂ جور و جفا منہ پہ نہیں لانے کا

نہیں معتقد جو ترے دید کا ہے — میں دیوانہ ہوں اس کی فہمید کا
تعلق کسی سے نہیں غیر حق — یہ عالم ہوا اپنی تجرید کا
خیالِ دو عالم ہوا دل سے دور — یہاں ذکر کیا جام جمشید کا
ہم آغوش وہ مجھ سے ہو یا نہ ہو — دوانا ہوں میں دید وادید کا
یہاں نامرادی ہے عینِ مراد — نہ ہو بارور نخل امید کا
یہ کوچے میں لیلیٰ کے مجنوں نہ ہو — ارم میں ہے گویا شجر بید کا
ترا شعر جوشش تجھے ہے پسند — تو محتاج ہے کس کی تائید کا

دیکھ کر حسن گل عذاروں کا ہے — خانہ ویراں ہوا ہزاروں کا
آب خجلت سے ہو گیا سیماب — دیکھ منہ تیرے بے قراروں کا
شعلۂ طور ایک شعلہ تھا — اس محبت ہی کے شراروں کا
تیغ ابرو سے کر اشارۂ قتل — ہوں میں کشتہ ترے اشاروں کا
دیکھیں گر اس کی چشم پرفن کو — ہوش اڑ جائے ہوشیاروں کا
اس کی آنکھوں کو دیکھیے جوشش — منہ تو دیکھو شراب خواروں کا

Marfat.com

اُس کو فرزانہ کہیں جو ہے دِوانا عشق کا ۸/۴ ہے خرابی سے نرالا کارخانہ عشق کا
جی رہے یا جائے اے ناصح جو ہونا ہو سو ہو یہ سرِ شوریدہ ہے اور آستانہ عشق کا
پہلے دعویٰ عشق کا تھا پیش کش پھر سر دیا کوہ کن نے آخر آخر لوہا مانا عشق کا
کس طرح جلتا بھلا خار و خس حرص و ہوا گر ہمارا دل نہ ہوتا آشیانہ عشق کا
میرے دل کو اور جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مجھ ہی پر موقوف تھا تیغ آزمانا عشق کا
دیکھیے راہ طلب میں اس کی تب خوش فعلیاں کھائے جب شبدیز ہمت تازیانہ عشق کا
دیکھ لے اپنے گریباں میں بھی ٹک سر ڈال کر — مجھ سے کیا پوچھے ہے اے جوشش ٹھکانا عشق کا

پہلو میں مرے دل ہے طلبگار کسی کا ۹/۴ وارستہ ہے عالم سے گرفتار کسی کا
ہر چند بھٹکتے رہو سر دیر و حرم میں اے شیخ و برہمن نہ ہوا یار کسی کا
جز درد و غم اس دہر میں شاید کہ نہیں ہیں مطلوب کسی کو نہ طلبگار کسی کا
ہرگز نہ ہوا عشق کے بازار میں جوشش — غیر از غم و اندوہ خریدار کسی کا

دل پھرا ہم سے یار جانی کا ۱۰/۴ کیا رہا لطف زندگانی کا
جس جگہ بیٹھے اُٹھ نہیں سکتے زور عالم ہے ناتوانی کا
آپ ہوتے ہیں کیوں خفا ہم پہ کون خواہاں ہے مہربانی کا
دیکھتا ہی نہیں کسی کی طرف کیا غرور اُس کو ہے جوانی کا
آہ مت پوچھو سرگزشت مری سننا مشکل ہے اس کہانی کا
مور کے گھر تلک تو اے جوشش — شور ہے اپنی ناتوانی کا

Marfat.com

حال اب تنگ ہے زمانے کا ۱۱ رنگ بے رنگ ہے زمانے کا
نہیں کوتاہ اُس کا دستِ طلب یہ گدا تنگ ہے زمانے کا
ایک دم چین سے نہ کوئی رہے یہی آہنگ ہے زمانے کا
سرکشوں کا رہا نہ نام و نشاں زور سرچنگ ہے زمانے کا
اے جفا کار دہر میں تجھ بن کون ہم سنگ ہے زمانے کا
جھوٹ میں نے کہا تری ہاں ہوں قافیہ تنگ ہے زمانے کا
چل نکل جلدیاں سے اے جوشش — ڈھنگ بے ڈھنگ ہے زمانے کا
اے بلبل لطف دیکھ اُس سادہ رو کا ۱۲ نہ کر مذکور گل کی رنگ و بو کا
نہ الفت نے مروت جی کے خواہاں بتوں سے کچھ نہیں چلتا کسو کا
غلط کہتا نہیں میں تجھ سے جوشش ق یہ ہے مذکور میرے روبرو کا
برہمن نے گلے سے توڑا زنار مصلے آگ میں زاہد نے پھوکا
زمیں پر شیخ نے دے ماری دستار — ذرا دیکھا جو منہ اُس خوب رو کا
مزہ دکھاؤں تجھے تیری بے وفائی کا ۱۳ اگر نہ ہوئے مجھے پاس آشنائی کا
وفورِ اشک نے افسوس آستاں سے ترے مٹا دیا ہے نشاں میری جبہہ سائی کا
اسیرِ زلف رہا جب تلک یہ طائرِ دل خیال جی میں نہ گزرا کبھی رہائی کا
وہی بہ دل نہیں سنتا کسی کی آہ و فغاں گلہ نہ کیجیو نالے کی نارسائی کا
کر آشنائی تو اپنے ہی دل سے دیوانے جو تیرے جی میں ارادہ ہو آشنائی کا

Marfat.com

ہر ایک خار بیاباں رکھے ہے نوکِ زباں — یہ ماجرا ہے ہماری برہنہ پائی کا
خیالِ یار میں رہتا ہوں محوِ جوشش — نہ فکرِ وصل ہے مجھ کو نہ غم جدائی کا
گلہ کرے جو کوئی اُس کی بے وفائی کا ١٤/١ یہ چاہیے کہ نہ لے نام آشنائی کا
نہیں سپہر کے آئینے میں یہ جلوۂ مہر — پڑا ہے عکس ترے پنجۂ حنائی کا
عجب نہیں کہ مزار اُس کا سنبلستاں ہو — جو کوئی مارا ہو زلفوں کی کج ادائی کا
رہی نہ تجھ میں زری چرب و نرمیٔ گفتار — یہ طور کس نے سکھایا ہے مجھے رکھائی کا
اسی کا آئینہ سجدہ ہزار عالم ہے — غرض وہی ہے سزا وار خود نمائی کا
تری کشش نے لیا کھینچ دل کو بے کوشش — دگر نہ مجھ کو بھروسا نہ تھا رسائی کا
یہ سمجھے دیکھ کے ہم سوزِ شمع ویرانہ — شبِ وصال سے بہتر ہے دن جدائی کا
ہوا ہے کاکلِ مشکیں پہ جب سے اُس کا گزر — نسیم باغ کا شیوہ ہے مشک سائی کا
اسیرِ دامِ خط و زلف ہو گیا ہے دل — بغیر جان دیے ذکر کیا رہائی کا
رکھے ہے افسرِ شاہی بہ فخر اے جوشش — ہمارے سر پہ یہ کاسہ جو ہے گدائی کا
جیسا کہ دل پہ زخم ہے اُس کے خدنگ کا ١٥/١ گلشن میں ایک گل نہیں اس آب و رنگ کا
ہنس ہنس کے تند خو مجھے دیوے ہے گالیاں — کس نے سکھا دیا ہے یہ طور جنگ کا
چھڑکا کبھی نمک نہ دلِ داغ دار پر — حد بے نمک ہے حسنِ بتانِ فرنگ کا
دیوانوں کے بدن پہ عجب کچھ بہار ہے — خنداں بہ رنگِ گل ہے ہر اک زخم سنگ کا
اے شیخ بلی تو دیکھ تنک تو شرابِ عشق — عالم جدا ہے اُس کے نشے کی ترنگ کا

Marfat.com

دیکھ اضطراب شمع پہ جوشش پتنگ کا ——— اُس شعلہ رو کے وصل کی شب یاد آگئی

دل میں ہر چند ہے خیال اُس کا ۱۶ نظر آتا نہیں جمال اُس کا

وہ جو تھی بے خودی سو ہے موجود ہجر سے کم نہیں وصال اُس کا

ہو چکا ہے جگر پسندِ مژہ دل کو مانگے ہے خط و خال اُس کا

شیخ اگر سامنے ہو مستوں کے نظر آجائے سب کمال اُس کا

ہم پڑے اک زوال میں جوشش ——— دیکھ کر حسن بے زوال اُس کا

اُٹھ اے طبیب جا مجھے آرام ہو چکا ۱۷ مرتا ہوں کوئی دم کو مرا کام ہو چکا

اب بھی کہیں اٹھائے گا چہرے سے دام معمور تو شکار سے یہ دام ہو چکا

دینا تھا اُس کو دل سو لیا اُس نے نامہ بر اب میرے اُس کے نامہ و پیغام ہو چکا

اب مجھ سے ہو سکے ہے کوئی ترک عاشقی رسوا ہوا جہان میں بدنام ہو چکا

آغاز ہی میں اِس کے مرا جی نکل گیا معلوم کارِ عشق کا انجام ہو چکا

جوشش عبث ہے منتِ ساقی رذگا ——— معمور زندگی کا مری جام ہو چکا

ظالم نہیں علاج کہیں اس گزند کا ۱۸ دل پر لگا ہے نیش ترے نوش خند کا

گو ہوئے اس سے کنگرۂ عرش تک گزر بہتر ہے کاٹنا ہی ہوس کی کمند کا

مانندِ شمع سوزِ محبت کے ہاتھ سے جلنا ہی ہے شعار مرے بند بند کا

مجھ سا ہی جو طبیب کہ ہو درد آشنا وہ ہی کرے علاج دلِ دردمند کا

دل آتشِ فراق سے بھاگے نہ کس طرح ٹھہرے ہے آگ میں کوئی دانہ سپند کا

Marfat.com

کوئی کسی کے شعر کو سنتا نہیں یہاں — جوشش یہ شور ہے تری فکر بلند کا

ہماری آہ کے صدمے نہیں اٹھانے کا ۱۹/۶ یہ چرخ بام کہن ہے کسی زمانے کا
یہاں تو خواب ہوئی سیر باغ مدت سے — کسے خیال ہے تیری گلی سے جانے کا
نہ پھولتے ہیں شگوفے نہ غنچے کھلتے ہیں — چمن میں شور پڑا کس کے مسکرانے کا
نہ چھیڑ سونے دے قاتل کو میرے نالے — حصول کچھ نہیں اس فتنے کے جگانے کا
یہ راستے میں نہ چھوڑے گا کج روی اپنی — کمیت چرخ ہے مشتاق تازیانے کا
یہ طفل اشک نہ چھوڑیں گے دامن اے جوشش — خیال کیجیو ہرگز نہ دل لگانے کا

سر اس کی تیغ سے جب تک جدا نہ ہوئے گا ۲۰ کسی طرح سے حق اس کا ادا نہ ہوئے گا
تمہاری زلف جو آشفتگی پہ نازاں ہے — صبا سے حال ہمارا رسا نہ ہوئے گا
بغیر ناخن شمشیر یار عقدۂ دل — ہزار کیجیے تدبیر وا نہ ہوئے گا
کبھی کسی سے ہوا ہو تو ہم سخن ہنس کر — یہ اتفاق تو پیارے ہوا نہ ہوئے گا
کل اس نے بیٹھ کے غیروں میں کی نگہ مجھ پر — یہ تیر کس کے جگر میں لگا نہ ہوئے گا
اگر یہی ہیں جفا کاریاں تری ظالم — کوئی کسی سے کبھی آشنا نہ ہوئے گا
دل دیگر ہی پہ آفت نہیں فقط جوشش — جو ہے ترا یہی رونا تو کیا نہ ہوئے گا

جینے ہی جو فنا کی تدبیر کر سکے گا ۲۱/۵ وہ ہی حریم دل کی تعمیر کر سکے گا
غافل ہے زلف تیری کیوں ہم سے کوئی اس بن — سودائیوں کو تیرے زنجیر کر سکے گا
اے جنگ جو کسے ہم منصف بدیں جہاں میں — ثابت کوئی بھی میری تقصیر کر سکے گا

Marfat.com

زور آوری طالع گو ہو پر اُس کے دل میں　　کب نالہ ضعیفاں تاثیر کر سکے گا
نامہ جو تو لکھے ہے اُس بے وفا کو جوشش　　احوال سوز دل کا تحریر کر سکے گا

۲۲ غیروں ہی پہ تو ستم کرے گا　　ہم پر نہ کبھو کرم کرے گا
ہم سا ہی وہ ہو گا سادگی میں　　باور جو تری قسم کرے گا
گزرے گا وہی تری گلی سے　　سر کو جو کوئی قدم کرے گا
اس تیغ دو دم کا تیرے زخمی ـــ آرام نہ ایک دم کرے گا

۲۳ ہم پہ سو ظلم و ستم جور و جفا کیجیے گا　　یہ نہ ہو گا کہ کبھی ہم سے گلہ کیجیے گا
عشق میں اپنی مجھے موت نظر آتی ہے　　یہ وہ آزار نہیں جس کی دوا کیجیے گا
وا ہوئے غنچہ و گل صبح ہوا ہوئی　　چشم مخمور کو ٹک اب بھی تو وا کیجیے گا
بندے کہلاتے ہیں راضی بہ رضا ہیں جوشش ـــ ہو گی جو اُس کی رضا وہ ہی کیا کیجیے گا

۲۴ مدعی کی ہے جو کچھ چال سو کیا چھوڑے گا　　کچھ نہ کچھ پھر بھی تجھے یار سکھا چھوڑے گا
جی رہے یا نہ رہے یار پہ یہ دیوانہ　　اپنی چھاتی سے تجھے آج لگا چھوڑے گا
شیخ مت جا بیٹھیو اُس رند قدح خوار کے پاس　　ورنہ تجھ کو بھی کوئی گھونٹ پلا چھوڑے گا
مت کرو منع نہ مانے گا طبیب ناداں　　آپ ہی گھبرا کے ہماری وہ دوا چھوڑے گا
جب تلک جی نہ نکل جائے مرا گھبرا کر　　دام سے مجھ کو نہ صیاد مرا چھوڑے گا
باز آتا جو نہیں کوچے سے اُس کے یہ دل　　گالیاں ہی مجھے اک روز کھلا چھوڑے گا
گر یہی غم ہے یہی درد و الم ہے جوشش ـــ شعلۂ آہ مرے دل کو جلا چھوڑے گا

Marfat.com

مہربانی سے مرے پاس اگر آئے گا ۲۵/۴ قتل کرنے ہی کا سامان وو کر آئے گا
لے لیا دل کو مرے ایک نگہ میں جس نے یا الٰہی کہیں وہ پھر بھی نظر آئے گا
اس نے تو باج لیا فتنۂ دوراں تجھ سے اور کون ایسا ہے جو اس سے بسر آئے گا
اس کے کہنے پہ نہ جا غصے میں ہے اے جوشش — گو کہ کہتا ہے نہ آؤں گا مگر آئے گا

کیا فکر تو کرتا ہے اس فکر سے کیا ہوگا ۲۶/۴ ہوئے گا وہی جو کچھ قسمت میں لکھا ہوگا
شمشیر تری یکتا ہے عقدہ کشائی میں یہ عقدۂ دل دیکھیں کس طرح سے وا ہوگا
ہم جلتوں کی باتیں بھی کچھ جلتی ہی ملتی ہیں کیا خاک وہ سمجھے گا دل جس کا بجھا ہوگا
جس طرح کے ہم رسوا ہیں عشق کے وادی میں اس طرح تو مجنوں بھی رسوا نہ ہوا ہوگا
آغاز تو ہے یہ کچھ جو خلق میں رسوا ہوں انجام محبت کا کیا جانیے کیا ہوگا
یاد آیا ہے اک مطلع پڑھتا ہوں سن اے جوشش ان قافیوں میں ایسا مطلع نہ سنا ہوگا

جس نے تری آنکھوں کو ٹک دیکھ لیا ہوگا ۲۷/۴ وہ مر ہی گیا ہوگا ہرگز نہ جیا ہوگا
گردوں تری بخشش کی کیا بات ہے پر ہم کو جب تو نے دیا ہوگا آزار دیا ہوگا
مت منع کرو اس کو گر قتل وہ کرتا ہے ایسا ہی گنہ اس کا کچھ ہم نے کیا ہوگا
پرزہ ہی نظر آیا ہوگا مرے ہاتھوں سے اس جیب کو اے ناصح جب تو نے سیا ہوگا
کیا شیخ و برہمن نے کیا گبر و مسلماں نے تیرے خم ابرو کو سجدہ ہی کیا ہوگا
کیا خاک وہ سمجھے گا اس عشق کی مستی کو خوناب جگر جوشش جس نے نہ پیا ہوگا

مرے جب تک کہ دم میں دم رہے گا ۲۸/۴ یہی رونا یہی ماتم رہے گا

Marfat.com

کہاں تک یہ غرورِ حسن ظالم — ہمیشہ کیا یہی عالم رہے گا
یہی سوزش ہے داغوں کی تو کیوں کر — سلامت سینۂ مرہم رہے گا
جدا جب تک ہوں اے بے درد تجھ سے — یہی درد اور دل باہم رہے گا
اگر یوں ہیں رہے گی حیرتِ عشق ق — اگر یہ دیدۂ نم نم رہے گا
بہ رنگِ شبنم آ کر قطرۂ عشق — ہماری ہر مژہ پر جم رہے گا

اس طرف تو نہ تجھے زور نہ زر کھینچے گا ۲۹ ے جذبۂ عشق ہی کھینچے گا اگر کھینچے گا
وہ طلب گار ہے دل کا مجھے بوسے کی طلب — حسن اور عشق کا جھگڑا یہ بشر کھینچے گا
خنجرِ حسن نے گو کی ہے نگہداشت ولے — یک قلم چھپ کے یہ عاشق کے نظر کھینچے گا
ہم سے قلاشوں سے ملنے سے تجھے کیا حاصل — تو ملے گا انھیں سے جن سے کہ زر کھینچے گا
یار ملنا جو ہو منظور تو مل لے ورنہ — آب و دانہ مرا کیا جانے کدھر کھینچے گا
قدرِ آرام وطن ہوگی اسی کو معلوم — جو کوئی میری طرح رنجِ سفر کھینچے گا
حسرتِ وصل میں مر جائے گا لیکن جوشش — منتِ غیر نہ یہ خاک بسر کھینچے گا

تیرے دیدار سے محروم اگر جاؤں گا ۳۰ ن یاں تلک روؤں گا اے یار کہ مر جاؤں گا
کوچۂ یار سے روتا میں اگر جاؤں گا — ایک عالم کو رلاؤں گا جدھر جاؤں گا
ناصحو عشق سے کیوں اتنا ڈراتے ہو مجھے — میں ڈرانے سے تمہارے کوئی ڈر جاؤں گا
اس قدر نالے نہ کر اے دلِ ناداں محبوب — اس جفا جو کے ابھی جی سے اتر جاؤں گا

پنہاں تھا حسنِ یار نمودار ہو گیا ۳۱ ا آتے ہی خط کے سبزہ یہ گلزار ہو گیا

Marfat.com

اپنا تو کچھ گناہ نہ آیا ظہور میں　　کیا بات ہوگئی کہ دل بیزار ہوگیا
ہوتی نہیں کسی کی دعا مجھ کو سودمند　　یارب مجھے یہ کون سا آزار ہوگیا
اس وقت دیکھتا ہوں نپٹ پیچ و تاب میں　　زلفوں میں تیری کون گرفتار ہوگیا
عاشق ہوں مجھ کو مارے کوئی یا برا کہے　　سب کچھ مرے مزاج پہ ہموار ہوگیا
آیا جو یاد حلقۂ زلف بتاں مجھے　　ہر داغ دل کا نافۂ تاتار ہوگیا
سرگرم ظلم دیکھ کر اُس خود پسند کو　　جوشش یہ دل بھی درپے آزار ہوگیا
عکس روسے اُس کے گھر آئینہ خانہ ہوگیا ۳۲/۵ ہر طرف دیکھا اپنی صورت کو دوانا ہوگیا
یاں تلک سجدے کیے ہم نے تری در پر کہ دوست　　دشمن اپنے سر کا تیرا آستانہ ہوگیا
زلف کا اُس کی تصور رہ گزار عشق میں　　توسن ہمت کا اپنے تازیانہ ہوگیا
ہم نوالہ ہم پیالہ ہم سخن ہم بزم تھے　　اس کا کیا افسوس اک وہ بھی زمانہ ہوگیا
مرنے والا ہی تھا یہ بیمار اُس کی چشم کا — اک مرض بھی موت کا جوشش بہانہ ہوگیا
ہاتھ قاتل کا مرے خوں سے نگارین ہوگیا ۳۳/۵ ایک تو رنگین تھا ہی اور رنگیں ہوگیا
خوبی قسمت کہ صبح وصل جب پہنچی قریب　　مانع دیدار جاناں خواب سنگیں ہوگیا
غیر بیتابی نہیں اس کو کسی سے دوستی　　کارگر جس دل میں تیرا خنجر کیں ہوگیا
بھول ہی جائے گا یہ روزہ نماز اے شیخ جی　　جب تمہارے سامنے وہ آفت دیں ہوگیا
شعر جو پڑھتا نہیں تو ہر کسی کے روبرو　　ان دنوں جوشش مگر مشتاق تحسیں ہوگیا
جب عشق میرا شہرۂ آفاق ہوگیا ۳۴/۵ اک عالم اُس کے حسن کا مشتاق ہوگیا

Marfat.com

کس سے ہوئی ہے دوستی ایسی کہ ان دنوں — آنا ہمارا دل پہ ترے شاق ہو گیا
یاں تک رہے جدا کہ ہمارے مذاق میں — آخر کو زہرِ ہجر بھی تریاق ہو گیا
کیا ہو گیا کہ آتے ہی خط کے وہ تند خو — کچھ اپنے آپ صاحبِ اخلاق ہو گیا
مرنے سے کام کیا ہے جہاں آئی بےخودی — عاشق پر اُس کے مرگ کا اطلاق ہو گیا
جوشش انہیں کو بس نظر آیا جمالِ حق — دل کا جنھوں کے آئینہ براق ہو گیا

وہ کماں ابرو مرا جب چیں بہ ابرو ہو گیا — ۳۵/۵ چھوٹتے تیرِ نگہ دل میں ترازو ہو گیا
پاس میرے آکے جب بیٹھا رقیب اُس کے حضور — درد دل تو تھا ہی اُس پر درد پہلو ہو گیا
دیکھتا ہوں آج ہے ہر موج کا دل بیقرار — سرو رعنا کون سا آ کر لبِ جو ہو گیا
جی اگر چاہے تو مل مجھ سے نہیں مختار ہے — کیا بُرا ایسا کہا تھا جو خفا تو ہو گیا
رفتہ رفتہ بندگی میں زلفِ کافر کیش کی — تھا تو یہ جوشش مسلماں لیک ہندو ہو گیا

آیا ترا خیال خور و خواب لے گیا — ۳۶/۶ دل سے ہمارے عشق کا اسباب لے گیا
وہ ماہ بھر کے جام مئے ناب لے گیا — اک دم میں آفتاب کو مہتاب لے گیا
ہم رونے لگ گئے خمِ ابرو کو یاد کر — سجدے کا شوق جب سوئے محراب لے گیا
شوقِ نظارہ میں سرِ دیوارِ یار تک — آنکھوں کو میری اشک کا سیلاب لے گیا
اک بار دیکھنے نہ دیا اُس کو بھر نظر — سو بار اُس تلک دلِ بیتاب لے گیا
جب روئے معذرت میں تو سیلابِ اشک کا — جوشش غبارِ خاطرِ احباب لے گیا

کس وقت خشک دیدۂ نمناک ہو گیا — ۳۷/۵ کب گردِ غم سے دامنِ دل پاک ہو گیا

Marfat.com

جوں شانہ دست رس نہ ہوئی زلفِ یار تک　　ہر چند سو جگہ سے یہ دل چاک ہو گیا
صید افگنی تو تھہرے اُس شہ سوار کی　　جو آگیا سو بستۂ فتراک ہو گیا
اے شیخ ہم نہ کہتے تھے تجھ سے شراب پی　　آخر تو سوکھ سوکھ کے مسواک ہو گیا
جوشش نہ پوچھ مجھ سے کچھ اس خاکداں کی بات — آیا جو کوئی یاں سو تہِ خاک ہو گیا

۳۸ ہ

میں ہی نہ کچھ دیکھ اُدھر رہ گیا　　جس کی پڑی اُس پہ نظر رہ گیا
تیغِ نگہ نے نہ کیا کچھ قصور　　داغ کی دل رُک سپر رہ گیا
دیدہ و دل لے گئی سیلِ سرشک　　حیف کہ سینے میں جگر رہ گیا
قتل کو آیا پہ مری بےکسی　　دیکھ کے وہ ترک پسر رہ گیا
اُٹھ گئے جوشش سبھی اس بزم سے — تو ہی نرا خاک بسر رہ گیا

۳۹ ہ

بھول پڑا ایسا جو ادھر آ گیا　　آج تو مدت پہ نظر آ گیا
بھول گیا اپنے تئیں عشق میں　　خوب ہی آیا میں جدھر آ گیا
یار نے منہ پھیر لیا جس گھڑی　　سامنے یہ خاک بسر آ گیا
روز ہی ملتا ہے ستم گار سے　　دل کو مرے زور ہنر آ گیا
دیکھنے پائے نہ اُسے بھر نظر — ہو چکی شب وقتِ سحر آ گیا

۴۰ ہ

اشک کے ہم راہ دل تک بہ گیا　　ایک یہ داغِ جدائی رہ گیا
وہ جو آزردہ ہے مجھ سے اس قدر　　کوئی بدگو کچھ تو اُس سے کہہ گیا
یار تیرے ظلم میں وہ لطف ہے　　جو نہ تھا سہنے کے قابل سہہ گیا

Marfat.com

جوں کتاں لاکھوں ہوئے دل چاک چاک — جس طرف جوشش وہ رشکِ مہ گیا

اُس کا خدنگ دل سے جگر سے گزر گیا — اک تیر تھا کہ صاف جگر سے گزر گیا

نالہ ہمارے دل کا صدای جرس کی طرح — مشہور تو ہوا پہ اثر سے گزر گیا

دامان و آستیں سے میں روکوں کہاں تلک — اب ضبطِ اشک دیدۂ تر سے گزر گیا

جوشش رہِ طلب میں دلِ گرم رو مرا — ایسا گیا کہ اپنی نظر سے گزر گیا

رخسار پر ترے خطِ شب رنگ آگیا — آئینے میں صفا نہ رہی زنگ آگیا

چلتی جو دیکھی تیغ نگہ اُس کی ہر طرف — بے اختیار مرنے کا آہنگ آگیا

یارب وصالِ یار ہو اب یا وصال ہو — دستِ غمِ فراق سے میں تنگ آگیا

تجھ سے ظالم کو اپنا یار کیا — ہم نے کیا جبر اختیار کیا

مثلِ سیماب بے قرار رہے — ایک جا ہم نے کب قرار کیا

آنکھیں پتھرا گئیں اے سنگیں دل — یاں تلک تیرا انتظار کیا

تو جو کہتا ہے جلد آؤں گا — میں نے کیا تیرا اعتبار کیا

جیب تو کیا ہے ناصحو ہم نے — چاک سینے کو غنچہ وار کیا

نظر آئے قبا سے باہر — دل کے زخموں کو جب شمار کیا

آتشِ عشق نے بہ رنگِ سپند — دانۂ دل کو بے قرار کیا

تو وفا سے نہ درگزر جوشش — اس نے گو جور اختیار کیا

صبح کی طرح جو کل چاک گریباں کیا — داغ نے مہرِ درخشاں کو پشیماں کیا

Marfat.com

سوختہ جانوں پہ کیا عشق نے احسان کیا — شمع کی طرح جلا بے سر و سامان کیا

جلوہ عالم میں جب اے مہرِ درخشان کیا — تو نے ہر ذرّے کو جوں لعلِ بدخشان کیا

فوجِ غمزہ نے کمر باندھی ہے کس پر سچ کہہ — گھر تو ہر گبر و مسلمان کا ویران کیا

کوہ و صحرا و بیابان کو ڈبو یا یک لخت — چشمِ تر تو نے تو اس مرتبہ طوفان کیا

اور کیا پاس مرے ہے جو کروں تجھ پہ نثار — دین و ایمان و دل و جاں کو تو قربان کیا

کاوشِ ناخنِ غم سے گل و بلبل ہیں خفا — اس نے سینے کو مرے رشکِ گلستان کیا

میں ہوا محوِ تماشائے جمالِ رخِ دوست — مثلِ آئینہ مجھے عشق نے حیران کیا

جلوہ گر دل میں ہوا جب مرے وہ رشکِ چمن — میں نے گھر بیٹھے ہوئے سیرِ گلستان کیا

سر اٹھا سکتے نہیں بار خجالت سے ہم — اپنے فعلوں نے ہمیں سخت پشیمان کیا

زمزمہ سازیِ اغیار سے محظوظ رہا — طرف جوشش کے نہ اُس گل نے کبھی کان کیا

تو نے جو ترک شیوۂ جور و جفا کیا ۲۵ کیا آئی تیرے جی میں ستم گر یہ کیا کیا

کس نے کہا ہے تم سے جو بدظن ہوئے ہو تم — کس کے حضور ہم نے تمہارا گلہ کیا

غیروں سے تجھ کو رات رہیں گرم جوشیاں — میں شمع وار سامنے تیرے جلا کیا

دیکھا نہ تجھ کو اک نظر اے رشکِ ماہتاب — کوچے میں تیرے صبح تلک میں پھرا کیا

کل پھول بیٹھے تھے گل سارے باغ میں — مرجھا گئے جو بندِ قبا تو نے وا کیا

قابل اسی کے تھا کہ ہو سو ٹکڑے سنگِ دل — توڑا جو تو نے شیشۂ دل کو بھلا کیا

جوشش غزل سرائی سے تھا ذوقِ جنوں — طوطی کا ہونٹ نطق ہمارا ملا کیا

Marfat.com

وے کے دل چھپانے سے ہوتا ہے کیا ۴۶/۵ ہونی تھی سو ہو چکی روتا ہے کیا
گلشن دنیا ہے مزرع یاس کا دانۂ امید یاں بوتا ہے کیا
چبھتی ہو گی پنکھڑی اے نازنیں سیج پر پھولوں کی تو سوتا ہے کیا
سیج جانے کی نہیں بوئے ریا خرقۂ سالوس کو دھوتا ہے کیا
اس قدر راتوں کو اے جوشش نہ رو — نیند لوگوں کی عبث کھوتا ہے کیا

شہرت نہ تھی جب تیری کوئی اور کدھر تھا ۴۷/۵ میرا سر سودا زدہ تھا اور ترا در تھا
سرگشتہ ترے واسطے یہ خاک بسر تھا سچ کہہ دل گم گشتہ کہاں تھا تو کدھر تھا
لطف و کرم سے متوجہ وہ ادھر تھا جب آہ میں تاثیر تھی نالے میں اثر تھا
تے ہی نظر یار ترے تیر مژہ پر سینے میں جو دیکھا تو نہ دل تھا نہ جگر تھا
وتے تھے جو کل یاد کر اس کے لب خنداں — جوشش مرے داماں میں بھرا لعل و گہر تھا

وہ زمانہ کیا ہوا جو مرے گریے میں اثر تھا ۴۸/۵ یہی چشم خوں فشاں تھی یہی دل یہی جگر تھا
ملوں کبھی میں اس سے نہ دکھاؤں اپنی صورت مجھے آشنا نہ کرنا یہی مدعا اگر تھا
چشم حیا ہے مجھ کو ہمیں جن دنوں تھی الفت نہ خبر اپنے اس گلی میں کسی اور کا گزر تھا
گرے تھے پارۂ دل نہ بہا تھا اشک خونیں نہ یہ لعل بے بہا تھا نہ یہ دانۂ گہر تھا
رہ عشق میں تو جوشش قدم اپنے رکھتے — یہی آہ راہبر تھی یہی اشک ہم سفر تھا

جب دل بروں دل دار تھا خوش چشم خوش رفتار تھا ۴۹/۶ یاروں ہی کا وہ یار تھا اغیار سے بیزار تھا
اس روز تیری یاد تھی بے تابی و فریاد تھی یہ بے نصیبی شاد تھی میں زیست سے بیزار تھا

Marfat.com

وے دن بھی گیا اے جان تھے تم پر بہر احسان تھے
ہم بزم ہم ہر آن تھے دشمن ذلیل و خوار تھا

جب تک کھڑے اے یار تھے ہم طالبِ دیدار تھے
با چشمِ تر خوں بار تھے کوچہ ترا گلزار تھا

آپس میں کل یہ گل رخاں مل کر کے بیٹھے تھے جہاں
یہ عاشقِ بے دل وہاں آنکھوں میں سب کی خار تھا

یادہ بینا گوشِ صنم جب تھی ہمیں روتے تھے ہم ——
دامن میں اپنے تاک قلم جوشش درِ شہوار تھا

مارنا تلوار سے خوں خوار کیا در کار تھا ۵۰
جو ترا تیرِ نگہ تھا دل سے میرے پار تھا

لغزشِ پا نعش برداروں کی میرے دیکھ خلق
پوچھے ہے یہ کس کی چشمِ مست کا بیمار تھا

بوالہوس تو ٹل گیا تیور ہی بدلے دیکھ کر
یار کی تیغِ نگہ کا تو یہ پہلا وار تھا

سبزۂ خط کو منڈایا تو نے کیوں اے بے وفا
زخمِ دل پر تو بجائے مرہمِ زنگار تھا

تھا پرستاروں میں زلف و خط کے جب تک دل مرا
در پئے تسبیح کب تھا طالبِ زنار تھا

ہجر کی راتوں کا جوشش حال مجھ سے کچھ نہ پوچھ —
خواب میں تھے میرے طالع اور میں بیدار تھا

قیس پھرتا جو رہا دشت میں دیوانہ تھا ۵۱
اُس کو لیلےٰ ہی کے دروازہ پہ مرجانا تھا

اتنا اظہارِ ستم آج عبث کرتے ہو
روزِ اول ہی تمھیں ہم نے تو پہچانا تھا

آہ اس سنگِ حوادث سے مرے پہلو میں
چور وہ شیشۂ دل ہے جو پری خانہ تھا

ناحق ایسا نہ ہوا خون دلوں کا پامال
اُس کی زلفوں کو بہ آہستگی سلجھانا تھا

مدعی سمجھوں ہوں جن جن کو میں اب تیرے لیے
دوست اپنے ہی تھے سب کیا کوئی بیگانہ تھا

ان دنوں عشق سے دل ٹوٹ گیا ہے ورنہ
مے الفت ہی سے لبریز یہ پیمانہ تھا

کیا ہوئے آہ وہ ایام کہ ہم اے ساقی
مست و مے خوار تھے آباد یہ مے خانہ تھا

Marfat.com

رتے ہی مرتے بچا ہی وہ تری دوری سے — یار جوشش کی عیادت کو مجھے آنا تھا

۸/۵۲

جنت یہی کچھ ہے تو کوے یار بہتر تھا ۔ ترے سایے سے طوبیٰ سایۂ دیوار بہتر تھا
عل ہر وقت اب دست و گریباں مجھ سے رہتی ہے ۔ نہ ہونا ہی کسی کی چشم کا بیمار بہتر تھا
وا فہماں بتاں کی جنبش ابرو تماشا ہے ۔ اگر چلتی ہی رہتی مجھ پہ یہ تلوار بہتر تھا
چشم کی نگاہوں نے تو ہم کو ذبح کر ڈالا ۔ ترا چیں بر جبیں رہنا ہی اے خوں خوار بہتر تھا
ب مرگ پہنچایا ہم آغوشی کی حسرت نے ۔ ہمیں آئینہ ساں وہ دور سے دیدار بہتر تھا
غمزہ مژہ سب قتل کے حربے تھے ان میں سے ۔ جو ترک چشم کو بھاتا وہی ہتھیار بہتر تھا
ب ہر زخم سے قاتل صدا نکلے ہی یہ ہر دم ۔ کہ تیر ناز کا ہونا ہی دل سے پار بہتر تھا
نگ شمع جوشش رونق بزم فنا ہوتے — درِ دل سے جو اٹھتا پردۂ پندار بہتر تھا

۴/۵۳

سے پاس نخل بیشۂ فرہاد رکھتا تھا ۔ سدا امید آبِ تیشۂ فرہاد رکھتا تھا
یا تو نے آبِ تیشہ اس کے نخلِ قامت کو ۔ رگِ ہر سنگ میں جا ریشۂ فرہاد رکھتا تھا
تھا قصر شیریں ہاتھ جب پرویز کے دل میں ۔ کچھ اندیشہ نہ تھا اندیشۂ فرہاد رکھتا تھا
ب صورت کا نقشا کوہ محمل بے ستوں جوشش — کہ ہر سنگ اس کا پاس تیشۂ فرہاد رکھتا تھا

۹/۵۴

وہ نا آشنا نکلا جو آشنا تھا ۔ اچنبھا ہے یہ کیا ہوا اور کیا تھا
دل گم شدہ کا مجھے کیوں نہ غم ہو ۔ وہ اپنا ہی تو تھا بھلا یا برا تھا
رہوں آہ محروم میں بندگی سے ۔ اسی واسطے مجھ کو پیدا کیا تھا
نہ ملیے گا انساں سے اے خضر تو نے ۔ یہی سوچ کر آبِ حیواں پیا تھا

Marfat.com

طلسمِ جہاں جائے عبرت ہے جوشش ق میسر جنھیں تخت و تاج و لوا تھا
انھوں کا یہ احوال ہے آنکھ مندتے ـــــ جو دیکھا تو اک دم میں سب کچھ ہوا تھا

شب کسے آنا ادھر منظور تھا ۵۵ خانۂ دل جلوہ گاہِ نور تھا
تھی مدارات اُس کے تیروں کی مدام ساغرِ دل خوں سے جیب معمور تھا
تیری مرضی گر نہ ہوتی بے وفا روکتا دربان کیا مقدور تھا
مہرِ کل منہ پر نہ اُس کے آسکا حسن پر اپنے بہت مغرور تھا
اتنی دل داری مری تھی کیا ضرور جان ہی لینا اگر منظور تھا
سامنے ہوتے ہی تیرے سنگ دل شیشۂ دل میرا چکنا چور تھا
اپنے جوشش کی عیادت بھی نہ کی ـــــ یہ مروت سے تمھاری دور تھا

جا کے دیکھا میں ارم میں تو وہ کیا تھا کہ نہ تھا ۵۶ ایک کوچے کا ترے یار مزہ تھا کہ نہ تھا
خونِ عشاق سے آسودہ کیا کیوں تو نے یار ہاتھوں میں ترے رنگِ حنا تھا کہ نہ تھا
کل تری بزم میں حاضر تھے سبھی اے ظالم لیکن اک یہ ہی گنہ گار ترا تھا کہ نہ تھا
ہو کے جوشش تو گرفتار مزہ کچھ پایا ـــــ ہم نے تجھ سے جو کہا تھا سو بھلا تھا کہ نہ تھا

جن دنوں سینہ ہمارا جلوہ گاہِ نور تھا ۵۷ یہ تجلی خیز دل خجلت دہ صد طور تھا
کیوں نہ شاکی ہو نیازِ عشق نازِ حسن سے لے کے دل کو پھیر دینا کون سا دستور تھا
تھی میسر چار چشمی جب تک اس مے نوش سے بے خودی کی مے سے میرا جامِ دل معمور تھا
مجھ پہ جو گزرا ترے سننے میں کیا آیا نہیں شہرۂ آفاق تھا یہ ماجرا مشہور تھا

Marfat.com

لگ گئی کس کی نظر یا رب وہ صحبت کیا ہوئی — اس سے ہم مسرور رہتے اور ہم سے وہ مسرور تھا
رات اس کی بزم میں داغِ جگر پر اے طبیب — شمع کے مانند سوزاں مرہمِ کافور تھا
غیر کو تلوار کیوں دی تو نے اپنے ہاتھ سے — قتل جوشش کا اگر ظالم تجھے منظور تھا

۵۸
کیا ہوئے وہ دن کہ ملکِ دل خراب آباد تھا — درد تھا غم تھا الم تھا نالہ و فریاد تھا
قسمتوں سے قصرِ شیریں ہاتھ خسرو کے لگا — ورنہ کب تجھ سا وہ شیریں کار اے فرہاد تھا
جن دنوں منظور تھا اس بے وفا کو امتحاں — تھی ادھر طرحِ وفا اور ادھر ستم ایجاد تھا
جوششِ خود رفتہ سے احوالِ شب کا کچھ نہ پوچھ — اپنے تئیں بھولا تھا و لیکن اسے تو یاد تھا

۵۹
یاں مدعی اپنا کسے اے یار نہ دیکھا — ہے کون جسے تیرا طلبگار نہ دیکھا
سوتوں کو جگایا مرے نالے نے عدم میں — پر طالعِ خوابیدہ کو بیدار نہ دیکھا
ظالم ترے تیروں ہی کے پیکاں نظر آئے — چھاتی پہ کبھی مرہمِ زنگار نہ دیکھا
اک عمر ہوئی بیچتے اس دل کو ولیکن — تجھ سا تو کوئی ہم نے خریدار نہ دیکھا
بلبل کی بھی آنکھوں میں ہوا خار چمن میں — جس گل نے ترا گوشۂ دستار نہ دیکھا
کل بزم میں سب پر نگہِ لطف و کرم تھی — اک میری طرف تو نے ستمگار نہ دیکھا
جز چشمِ بتاں نے کہ وہ دہر میں جوشش — ہم نے تو کسی مست کو ہشیار نہ دیکھا

۶۰
ہر جسم حباب دار کو دیکھا — ہستی کو نہ پائیدار دیکھا
جوں شیشۂ ساعت اس جہاں میں — دو دل کو نہ بے غبار دیکھا
وہ مستِ غرور تو نہ بولا — سو بار اسے گو پکار دیکھا

Marfat.com

مضطر نہیں ہجر میں فقط دل — اس جی کو بھی بے قرار دیکھا
جوں شمع حرم کنشت دل میں — زینت جلوۂ روئے یار دیکھا
ہم مر بھی گئے پہ تو نہ آیا — بس ہم نے ترا قرار دیکھا
ہر آن ہے غرق بحر معنے — جوشش کا عجب شعار دیکھا

یار کو قاصد مرے جا کے اگر دیکھنا ۶۱/۵ میری طرف سے بھی تو اک نظر دیکھنا
لے کے ترا نقد جاں وہ ہوا ہے ملاں — زر تو نظر آ گیا زور بھی کر دیکھنا
یار یہ کیا ناز ہے کون سا انداز ہے — جان ہی لے چھوڑ نا ٹک بھی ادھر دیکھنا
چھوٹیں گے جوشش سبھی ساتھ نہ دے گا کوئی — پہنچے گا جس گھڑی یاں سے سفر دیکھنا

تری زلف کا عقدہ جب وا ہوا ۶۲/۹ نئے سر سے اک فتنہ برپا ہوا
لگایا جبھی اس کی زلفوں کو ہاتھ — لگا کہنے کیا تجھ کو سودا ہوا
طلب کرتے بوسہ وہ دل لے گیا — عجب طرح کا یہ تماشا ہوا
نہ تڑپے نہ سسکے نہ دم لے سکے — تری تیغ ابرو کا مارا ہوا
ترے جوہر تیغ کا کیا قصور — نصیبوں میں جو کچھ لکھا تھا ہوا
دو نا مہرباں مہرباں ہو گیا — اچنبھا ہے یہ کیا تھا اور کیا ہوا
سنان مژہ سے ڈراتا ہی کیا — یہ نیزہ تو ہے دیکھا بھالا ہوا
بس اے تیشۂ غم نہ کر کاوشیں — یہ دل کیا ہوا سنگ خارا ہوا
بدولت تری عشق جوشش کے تئیں — نہ تھا جو گوارا گوارا ہوا

Marfat.com

غش آگیا وہ سامنے میرے جہاں ہوا ٦٣/١٠ مجھ کو وصال یار میسّر کہاں ہوا
بے طاقت اس قدر یہ دلِ ناتواں ہوا حرفِ تواں بھی اس کی زباں پر گراں ہوا
جی تک بھی دے چکا ہیں اسے بہر امتحاں لیکن نہ صاف مجھ سے مرا بدگماں ہوا
سر پر کھڑا ہے کھینچے ہوئے تیغ کہکشاں جلاد میری جان کا یہ آسماں ہوا
لطف و کرم پہ اُن کے مجھے کب ہے اعتماد گو مہرباں بھی وہ بتِ نامہرباں ہوا
سُن کر خبر ہماری اسیری کی باغ میں سنتے ہیں شاد شاد دل باغباں ہوا
اے چشم دیکھتا ہوں پریشاں ہیں طفلِ اشک تاراج کس کے ہاتھ سے یہ کارواں ہوا
بلبل کے اشک سرخ سے گلشن میں باغباں رشکِ بہار خارِ و خسِ آشیاں ہوا
کیوں کر نہ دل کو کھینچ رکھیں ابرو و مژہ بچتا ہے جو مقابل تیر و کماں ہوا
جوشش کہیں خموش بھی ہو بس کہاں تلک ——— تو تو غزل سرا نہ ہوا قصہ خواں ہوا
حیرت دل سے میں اس واسطے خورسند ہوا ٦٤/٥ مثل آئینہ ترے آگے نظر بند ہوا
ڈھونڈتے ڈھونڈتے مدت پہ جو پایا بھی اُسے ہم گلہ کیا کریں گے وہ ہی گلہ مند ہوا
تلخ کام آہ یہ ناکام نہ ہوتا ہرگز تلخ کامی کا سبب تیرا شکر خند ہوا
تھک گئے ہاتھ دعا مانگتے کب تک یارب آج دروازہ اجابت کا مگر بند ہوا
سن کر اس لب کی حلاوت کا بیاں جوشش ——— مصری پھیکی پڑی شرمندہ بہت قند ہوا
جب سے اُس شعلہ رو سے یار ہوا ٦٥/٦ دل مرا صورتِ شرار ہوا
جس گھڑی ہم سے وہ دوچار ہوا دل سے تیرِ نگاہ پار ہوا

Marfat.com

کیوں سبک ہوں چشمِ عالم میں — تیری خاطر پہ جب میں بار ہوا
یاد میں آتشیں عذاروں کی — دل مرا رشکِ شعلہ زار ہوا
دی پیالے گلابی ساقی نے — آج مستوں کا بیڑا پار ہوا
تیرے ہی واسطے اے خانہ خراب — اتنا جوشش ذلیل و خوار ہوا

کب ترے غمزدے دیوانے کا مسکن نہ رہا ۶۶/۷ کس گھڑی خانۂ زنجیر میں شیون نہ رہا
ہر سحر بادِ صبا دامنِ گل جھاڑے ہے — ایک دن میں ہاتھ میں اپنے ترا دامن نہ رہا
دلِ افسردہ عبث سینۂ پر داغ میں ہے — دل جو پژمردہ ہو قابلِ گلشن نہ رہا
ساری خلقت کو دوانا کیا جلوے نے ترے — صرفِ زنجیر ہوا دہر میں آہن نہ رہا
شکر صد شکر کہ اب کاوشِ مژگاں سے تری — چاک اس سینے کا منت کشِ سوزن نہ رہا
دل جلانے کا تماشا میں دکھاتا تجھ کو — حیف صد حیف مرے سینے میں روزن نہ رہا
دل ہی اک دشمنِ جانی تھا ہمارا جوشش — دوستی اس سے ہوئی اب کوئی دشمن نہ رہا

دامان پونچھنے سے پشیمان ہی رہا ۶۷/۵ آنکھوں سے میرے اشک کا طغیان ہی رہا
مرنے کو یوں تو مر گئے پر اپنے ہاتھ سے — تو نے کیا نہ قتل یہ ارمان ہی رہا
میں سوزِ دل کے ہاتھ سے بزمِ جہاں میں — مانندِ شمع بے سر و سامان ہی رہا
آیا نہ یار مر گئے ہم انتظار میں — قول و قرار وعدہ و پیمان ہی رہا
اس گلشنِ جہان میں جوشش تمام عمر — مے خوار و مے پرست و غزل خوان ہی رہا

تیرِ مژگاں کا مرے دل میں کھٹکتا ہی رہا ۶۸/۴ جب تلک جیتا رہا میں سسکتا ہی رہا

Marfat.com

جستجو میں تیری گل لے مہروشِ ماہِ تمام — شام سے تا صبح گلیوں میں بھٹکتا ہی رہا
جب تلک وہ شہسوار اترا نہ جولانگہ میں آ — صیدِ دل فتراک میں اس کی لٹکتا ہی رہا
روئے آزادی نہ دیکھا میں نے جوشش تا بمرگ — زلفِ محبوباں سے دل میرا اٹکتا ہی رہا
اے جنوں نے گل رہا نے سرو گلشن میں رہا ۶۹ طوقِ قمری کی طرح سے اپنی گردن میں رہا
مثلِ گل دستِ جنوں کے فیض سے اس باغ میں — جب تلک جیتے رہے ہم جیب دامن میں رہا
میری آہِ گرم کی دہشت سے دونوں گل گئے — نے رہا کچھ سنگ میں باقی نہ آہن میں رہا
تم نے جس فن سے لیا تھا میرے دل کو اے بتا — اب کہاں وہ فن تمہاری چشمِ پرفن میں رہا
شور تھا صید افگنی کا جس کی تا دشتِ حرم — مرتے مرتے جی مرا اس صید افگن میں رہا
حلقۂ زلفِ بتاں میں ہو گیا جب سے اسیر — یہ دلِ ماتم زدہ ہر آن شیون میں رہا
دوست کہلا کر کے دشمن جان کا ہو جو کوئی — تو ہی کہہ پھر کیا تفاوت دوست دشمن میں رہا
حشر تک جوشش کسی کے حسنِ عالم گیر سے — سو طرح کا شور دیوانوں کے مدفن میں رہا
سوزِ دروں نے کیا یہ دل و جاں جلا دیا — ہر استخواں کو شمع لگن ساں جلا دیا
دل سے جگر سے سینے سے اے شمع تجھ بغیر — شعلے لگے نکلنے کو جب یاں جلا دیا
تو نے کیا سرشک خجل اس کے رو برو — نے آستیں نہ جیب نہ داماں جلا دیا
جب پہنچی کان تک مرے لے نے تری صدا — نالے نے میرے دو ہیں نیستاں جلا دیا
تیرے لبوں کی گرمیِ شہرت نے لعلِ لب — پھونکا یمن کو اور بدخشاں جلا دیا
اے اشک و آہ یہ دلِ وحشی کہاں رہے — تم نے ڈبو یا کوہ بیاباں جلا دیا

Marfat.com

جوشش کل اس کی بزم میں قطروں نے اشک کے — مجھ کو بہ رنگِ سروِ چراغاں جلا دیا

زلفوں سے لے کے دل بھی اسی چشم کو دیا ۲۱/۹ جس نے جگر میں سوزنِ مژگاں چبھو دیا

اک تیری چشم تر نہ ہوئی ورنہ سنگ دل — جس نے ہمارا حال سنا اس نے رو دیا

راضی رہے رضا پہ نہ شاکی ہوئے کبھی — ہم نے کیا قبول ہمیں اس نے جو دیا

سیلِ سرشکِ چشم نے تیری خیال میں — حرفِ دوئی کو دل کے سفینے سے دھو دیا

جنسِ وصالِ یار لگی ہاتھ تب مرے — جب نقدِ جاں کو راہِ محبت میں کھو دیا

جوشش تمام عالم آب آئے ہے نظر — روئے زمین دیدۂ تر نے ڈبو دیا

دل کی تپش نے ان دنوں سونا بھلا دیا ۲۲/۹ ادھر لگی ٹک آنکھ اُدھر اس نے جگا دیا

لے یار جام مے مرے منہ سے لگا دیا — ساقی نے زہر ہی کا پیالہ پلا دیا

اے زلفِ یار سچ ہے کہ صحبت کا ہے اثر — مجھ کو بھی تو نے آپ سا آخر بنا دیا

ظلم و ستم کے نام سے تجھ کو تو ننگ تھا — یہ ظلم یہ ستم تجھے کس نے سکھا دیا

اے چرخ کچھ قصور تو مجھ سے ہوا نہیں — کیوں تو نے مجھ کو خاک میں لے کر ملا دیا

لے نام بھی کوئی تو نہ یاد آئیں ہم تجھے — اے یار تو نے اب ہمیں ایسا بھلا دیا

ساقی کسی ہی میں نہ رہی تاب مے کشی — تیری نگاہِ مست نے ایسا چھکا دیا

جوشش میں کب ہوا کسی بدگو سے دو بدو — جو کچھ کہا کسی نے سنا اور اُڑا دیا

گر لب پہ مرے نالۂ جاں کاہ نہ ہوتا ۲۳/۴ اس درد سے ہرگز کوئی آگاہ نہ ہوتا

تا حشر نہ خاک کس آرام سے رہتے — گر یہ دلِ مضطر مرے ہمراہ نہ ہوتا

Marfat.com

کرتی نہ کرم مجھ پہ جو کاہیدگیِ عشق — نزدیک مرے کوہ پرِ کاہ نہ ہوتا
جوشش نہ کٹے ہاتھ سے دل ہم بھی نہ دیتے — اے جانِ جہاں تجھ سا جو دلخواہ نہ ہوتا
بوسے کا اگر تجھ سے طلب گار نہ ہوتا ؎ ظالم یہ گنہ گار گنہ گار نہ ہوتا
ہوتا نہ اگر تشنۂ خونِ دلِ عاشق — وا تیر کا اُس کے لبِ سوفار نہ ہوتا
بچتے نہ کبھی اے غمِ تنہائیِ فرقت — گر مونس و غمخوار دلِ زار نہ ہوتا
جوشش اُسے اغیار جو غیرت نہ دلاتے — وہ یار مری شکل سے بیزار نہ ہوتا

بام پر پی کے وہ شراب آیا ؎ سوا نیزے پر آفتاب آیا
لطفِ بحرِ عدم میں ہے ورنہ — چشمِ نرگس لیے حباب آیا
پی کے مے بے حجاب کیا ہوگا — سو طرح کا اُسے حجاب آیا
جو ستم بے حساب کرتا تھا — آج وہ بر سرِ حساب آیا
تاب کھایا جہاں کمر نے تری — رشتۂ جاں میں پیچ و تاب آیا
خواب میں جس کے آیا تو اے شوخ — پھر نہ آنکھوں میں اُس کی خواب آیا
ڈر سے ابرِ مژہ کے اے جوشش — معذرت کو تری سحاب آیا

ایسا دل ہاتھ ترے آئے گا کم لیتا جا ؎ تجھ کو دیتا ہوں میں بے دام و درم لیتا جا
دل و ایمان و دل و جان جو تو مانگے تھا — دیتے جاتے ہیں اب ایک ایک کو ہم لیتا جا
تجھ سوا اور کو دیکھا ہو اگر ایک نظر — جیسی جیسی تجھے لینی ہو قسم لیتا جا
یہ کہا صانعِ قدرت نے بنا کر مجھ کو — نالہ و آہ و فغاں درد و الم لیتا جا

Marfat.com

سالکِ راہِ فنا اتنی شتابی کیا ہے   کل مقاموں میں ٹھہرتا ہوا دم لیتا جا
سب ہی حاضر ہیں یہی گو ہے یہی میداں ہے   امتحاں عاشقوں کا اپنے صنم لیتا جا
سرکشی چھوڑ دے اس راہ گزر میں جوشش   خاکِ رہ ہو کے تو ہر اک کے قدم لیتا جا

بے تاب نے تیرے کیا رہنے کو گھر بنایا ۲۷   سر دے دے مارنے کو دیوار و در بنایا
دندان و لب کو تیرے عاشق ہوا بنا کر   سنگ و صدف میں جس نے لعل و گہر بنایا
ہے خوب و زشت صورت آنکھوں میں اُن کی یکساں   آئینہ ساں جنھوں کو صاحب نظر بنایا
جاناں کہ تھا اسی کو ہم نامہ بر بناتے   افسوس مرغِ دل کو بے بال و پر بنایا
پابند دامِ دنیا باہر قدم نہ رکھے   وارستگاں کی خاطر سیر و سفر بنایا
تاب کمر کرے ہے بے تاب اُس کی جوشش   اللہ نے اُسے کیا نازک کمر بنایا

جب سے ہے اُس جبیں پہ چیں پیدا ۲۸   ہر عدو ہم اور کیں پیدا
غیر کا نام نقشِ دل مت کر   نام کرتا نہیں نگیں پیدا
درد اُٹھتا نہیں ہے پہلو سے   یہ ہوا تحفہ ہم نشیں پیدا
جن دنوں اشک بار تھیں آنکھیں   نہ زماں تھا نہ تھی زمیں پیدا
ہے وہ بے جرم منحرف مجھ سے   پھر تو کیا کرے یقیں پیدا
اس کی گفتار سے بنانے شکر   لبِ شیریں سے انگبیں پیدا

کہتا ہے ایک عالم انصاف کر ہمارا ۲۹   سنتا نہیں کسی کی بیداد گر ہمارا
اوروں کی عیب جوئی اپنا ہنر نہیں ہے   اپنی ہی عیب جو ہیں یہ ہے ہنر ہمارا

Marfat.com

سرگشتہ اس جہاں میں جوں گردباد ہیں ہم — تھک کر جہاں کہ رہ گئے ہے وہ ہی گھر ہمارا
جاتی ہے کب قفس میں سر سے ہوائے گلشن — برباد تا نہ ہووے یہ مشت پر ہمارا
بادِ نسیم کو بھی آنے نہ دیویں ہرگز — گر ہو تری گلی میں ظالم گزر ہمارا
ملنا جو ہو تو مل لے جاتے ہیں ہم عدم کو — کاہے کو پھیر ہوگا آنا ادھر ہمارا
نظروں سے اس کو اک دم ہونے نہ دیں جدا ہم — مقدور ہووے جوشش کچھ بھی اگر ہمارا
ہر چند خوب صورت یاں نت نیا بنایا — لیکن تجھے خدا نے اپنا ہی سا بنایا
دریائے حسن میں تا ہووے ہلاک عالم — ابرو کا پل بھی دیکھو تلوار سا بنایا
جامِ جہاں نما گر اس کو کہوں بجا ہے — ایسا ہی ہاتھ آیا ہے دل بنا بنایا
ملکِ بقا کی شاہی قسمت میں ہے انھیں کی — اپنے تئیں جنھوں نے اہلِ فنا بنایا
نے دیر کے ہوں قابل نے لائق حرم ہوں — افسوس مجھ کو تو نے ایسا خدا بنایا
جہاں میں بادۂ عشرت پیا پیا نہ پیا — سلوک بخت نے ہم سے کیا کیا نہ کیا
نگاہِ لطف سے دیکھا یہی غنیمت ہے — سلام اس نے ہمارا لیا لیا نہ لیا
عبث خفا ہے مرا دل رہا عبث ہی ملول — یہ دل بھی چیز ہے کوئی دیا دیا نہ دیا
خدا رکھے مرے تارِ سرشک کو قائم — کسی نے چاک گریباں سیا سیا نہ سیا
نہ چھوڑ نزع میں جوشش کو جلد ہو لے مرگ — مریضِ عشق کوئی دم جیا جیا نہ جیا
ہوا ریگِ رواں کی طرح جس جاگہ گزر اپنا — بجز آوارگی کوئی نہ تھا واں ہم سفر اپنا
لگا دی دل میں آگ اے آہ سوزاں کیا کیا تو نے — جلا دیتا ہے اپنے ہاتھ سے کوئی بھی گھر اپنا

Marfat.com

شب فرقت ہی بے تابی دل ہے درد پہلو ہے　　نظر آتا نہیں ہم کو بچھونا تا سحر اپنا
نہ ہووے گی خبر جب تک تری تلوار ای ظالم　　طبیبوں کی دوا سے جا چکا یہ درد سر اپنا
کماں ابرو مرا اب بھی نہ دیگا داد اے جوشش — نثار ناوک بیداد کرتا ہوں جگر اپنا

اٹکھیلیوں سے چلنے کا تجھ کو مزہ ملا　　۵۳　　تیری بلا سے خاک میں کوئی ملا ملا
اپنی خوشی دل سے ہوئے آپ شادی مرگ　　ایسی ہی گرم جوشی سے وہ بد بلا ملا
کس منہ سے آشنائی کا لوں نام دہر میں　　جو آشنا ملا سو یہاں بے وفا ملا
وہ بادشاہ حسن ہے اور میں گدائے عشق　　ملنے کی کون طرح مگر دے خدا ملا
ظالم کرے ہے کوئی تغافل یہاں تلک　　ہم خاک میں بھی مل گئے پر تو نہ آ ملا
بے خود ہو آئینے کی طرح دیکھ روئے یار　　اے خود نما خودی میں کسی کو خدا ملا
جوشش جلا جلا ہی اسے کہتے یاں شنا — جس جس سے روز عید کو یہ دل جلا ملا

تعلقات جہاں سے خبر نہیں رکھتا　　۵۴　　ہزار شکر کہ میں درد سر نہیں رکھتا
بتوں کے دل میں جگہ کی ہے نالہ نے نے　　ہزار حیف یہ نالہ اثر نہیں رکھتا
خفا ہوں جان سے دل کھول کھول نالہ ہو　　تری گلی میں کسی کا میں ڈر نہیں رکھتا
نہ ہے نصیب کہ دلدار سے ہم اس دل کو　　ہزار کہتے ہیں رکھنے کو پر نہیں رکھتا
دل و جگر کو تو پوچھے ہے کون اے جوشش — حضور اس کے میں اپنی خبر نہیں رکھتا

گزر ابد عمر جو کبھی نہ برے مسیحا کرنا　　۵۵　　کشتۂ تیغ تغافل کو بھی اچھا کرنا
مجھ کو جس طرح کیا خلق میں رسوا تو نے　　سامنے اس کے بھی اے اشک نہ رسوا کرنا

Marfat.com

دل میں اس عاشقِ غم گیں کے کئی عقدے ہیں — یار تو بندِ قبا اپنے ذرا وا کرنا
مانعِ گریۂ مستانہ نہ ہو اے زاہد — مجھ کو منظور ہے تر دامنِ تقویٰ کرنا
دھو ڈالے اشک ہو کسی تدبیر کا لکھا — لیکن نہ مٹ سکے جو ہو تقدیر کا لکھا
کاغذ کو چاک سر کو قلم کے کیا قلم — جب ہم نے وصف کچھ تری شمشیر کا لکھا
زخمِ جگر کے پانی سے تصویر تب کھنچی — جب مو قلم بنا کے پرِ تیر کا لکھا
آنکھوں کی سے سیاہی مژہ کا قلم بنا — رو رو کے حال اس دلِ دلگیر کا لکھا
کھایا نہ تیرا تیر نہ فتراک سے بندھا — تھا یوں ہی کیا کریں ترے نخچیر کا لکھا
اس کو لکھا نہ جانیو گر کچھ شعور ہے — نسخہ جہاں کہیں کہ ہو اکسیر کا لکھا
شاید پڑھے ہے وہ سبقِ عشق ان دنوں — اب کے جو خط لکھا بڑی توقیر کا لکھا
اس سے کہو صحیفۂ دل ہاتھ میں رکھے — تعویذ ہے یہ صاحبِ تاثیر کا لکھا
یہی کچھ تھا ہمارے صفحۂ تقدیر پر لکھا — کہ نامہ اس نے لکھا بھی تو چوبِ تیر پر لکھا
یہ حلقہ زلف کا اس کے نہیں رو مخطط پر — کسی نے حاشیہ قرآن کی تفسیر کا لکھا
دوانا آرزوے آستاں بوسی میں فرما ہے — صبا جا اس کے در کے حلقۂ زنجیر پر لکھ آ
نہنگِ بحرِ خوں خواری و برقِ خرمنِ جاں ہے — بجائے قبضہ ہے اس ترک کی شمشیر پر لکھا
خطِ آزادگی بندے کا تم بندے خدا کے ہو — فرنگی زادے نے لے کر خطِ تقدیر پر لکھا
اب اس مفتی بچے نے آہ فتویٰ قتل کا میرے — خفا ہو کر کے ناحق مجھ سے بے تقصیر پر لکھا
کیا رسوائے عشق خرد دشمن نے اے جوشش — یہ دیوانہ کوئی تھا قابلِ تشہیر پر لکھا

Marfat.com

تنہا نہ عشق میں یہ دلِ ناتواں جلا ٨٨ مانند نخل شمع ہر اک استخواں جلا
نے دل رہا نہ چشم رہی نہ جگر رہا — اے اشک تیرے ہاتھ سے کیا کیا مکاں جلا
بلبل نہ باغباں سے ہو بدظن کہ باغ میں — تیری ہی آہ سے یہ ترا آشیاں جلا
کس طرح سرگزشتِ جدائی بیاں کروں — دی آہِ شعلہ بار نے میری زباں جلا
سیل سرشک و آہ شرر بار سے مری — جوشش زمین بہ گئی اور آسماں جلا

اس ادا کا ہوں تری دیوانہ ٨٩ دیکھنا مجھ کو اور چھپ جانا
کیوں نہ صد چاک ہوئے دل میرا — ہاتھ ڈالے ہے زلف پر شانہ
شعلہ رو تجھ پہ کیوں نہ ہوں صدقے — شمع پر جل مرے ہے پروانہ
ہوں وہ دیوانہ ناصحو جس کو — ننگ ہے چاک جیب سلوانا
یار غیروں سے اس قدر کا ربط — اور عاشق کو دیکھ شرمانا
آج ہے جاں بہ لب ترا جوشش — جی میں آئے ترے تو آجانا

تیری مژہ کے سامنے کس کو ہے یارا ٩٠ بچتا نہیں اس تیغ سیہ تاب کا مارا
عالم میں سبھی قصۂ پارینہ کو بھولے — مذکور تمہارا ہی ہے یا ذکر ہمارا
شعلے نے ترے حسن کے یہ آگ لگا دی — اقلیم دل آباد تھا سو جل گیا سارا
ہے کام مرا چاشنیِ مرگ سے محظوظ — کافر ہوں جو تجھ بن ہو مجھے زیست گوارا
کیا کام ہے اس تیر و کماں تیغ و سناں کا — کافی ہے مرے قتل کو بس ایک اشارہ
کوس لمن الملک سبھی مارتے تھے کل — دیکھ آج نہ جم ہے نہ سکندر ہے نہ دارا

Marfat.com

درویش ہوں جوشش کوئی گیا مجھ سے خفا ہو — یاں ہر کس و ناکس کی مساوی ہے مدارا

اس دل صاف سے رہتا ہے عبث یار خفا ۹۱/۴ آئینے سے کہیں ہوتے ہیں طرح دار خفا

اے طبیبو نہ معالج ہو نہ تدبیر کرو — زندگی سے ہے بہت یہ دل بیمار خفا

آہ دل میں نے دیا اُس کو گنہ گار ہوا — دیکھ صورت مری ہوتا ہے وہ دلدار خفا

کیوں نہ محفوظ رہے لخت جگر سے مژگاں — گل کی صحبت سے بھی ہوتا ہے کہیں خار خفا

چھوڑوں کس واسطے میں اُس کی گلی کا رہنا — یار تو خوش ہے بلا سے ہوئے اغیار خفا

اُس کی رنجش کا عبث خوف تجھے ہے جوشش — ہو چکا ہے وہ اسی طرح کئی بار خفا

سامنے اُس کے رو نہیں سکتا ۹۲/۵ چپ رہوں یہ بھی ہو نہیں سکتا

سنگ و آہن گداز ہوتے ہیں — اُس کا دل نرم ہو نہیں سکتا

آگ سے طفل اشک ڈرتا ہے — دل کے داغوں کو دھو نہیں سکتا

جس طرح سو گئے مرے طالع — اُس طرح کوئی سو نہیں سکتا

مثل فرہاد عشق میں جوشش — جان کوئی مفت کھو نہیں سکتا

کوئی اس غم کدے میں اپنی غم خواری نہیں کرتا ۹۳/۷ دیا ہے ایک کو دل وہ بھی دلداری نہیں کرتا

نشان مرگ ہے موے سفید اے پیر نا بالغ — عبث بیٹھا ہے تو چلنے کی تیاری نہیں کرتا

نہیں منظور تجھے سعی راہ عشق میں لیکن — ہمارا اختر طالع مددگاری نہیں کرتا

عبث شکوہ ہے چشم تر سے میری جیب و داماں کو — یہ زخم خوں چکاں کس روز گلکاری نہیں کرتا

.. .. .. جب ان نے کہ بوسہ دیجیے لیکن — ادا ہر گز کوئی حق نمک خواری نہیں کرتا

Marfat.com

دل آزار اُس کو کہنا کفر ہے کیشِ محبت میں　　وہ دل داری کا مالک ہے دل آزاری نہیں کرتا
طرف پر غیر کی جب اُس نے باندھی ہی کمر جوششؔ ـــ بلا سے گر کوئی میری طرف داری نہیں کرتا

ان دنوں وہ اِدھر نہیں آتا　۹۴/۵　اپنا جینا نظر نہیں آتا
اُس کی وعدہ خلافیاں دیکھو　　آنے کہتا ہے پر نہیں آتا
گھر بہ گھر تو پڑا پھرے ہی تو　　آہ کیوں میرے گھر نہیں آتا
قاصد اُس بے وفا سے یوں کہنا　　لکھ تو کچھ بھیج گر نہیں آتا
کس لیے جوششؔ اتنی نالہ کشی ـــ کچھ اثر تو نظر نہیں آتا

اگر منظور ہو اے عشق دل کو پاک کر دینا　۹۵/۵　تو اسبابِ تعلق کو جلا کر خاک کر دینا
جنوں فہمیدہ معنی ہیں تجھے گر دستِ قادر ہو　　گریبانِ تعلق بے تامل چاک کر دینا
تجلّی تیری یارب برقِ عقل و ہوش ہے لیکن　　مجھے تو روشناسِ شعلۂ ادراک کر دینا
یہ مشتِ استخواں باقی ہے اب اے چشمِ خوں گریہ　　اسے بھی بحرِ غم کا تو خس و خاشاک کر دینا
اگر جوششؔ نہ رونا ہو ترے دردِ محبت سے ـــ الٰہی خشک اُس کا دیدۂ نم ناک کر دینا

ناصحوں کی بات کا مانے نہ دیوانہ بُرا　۹۶/۵　پر نصیحت ہر گھڑی کی اور سمجھانا بُرا
بر سرِ جنگ آئے تم اور روٹھ کر ہم سے چلے　　اُس طرح آنا بھلا تھا اس طرح جانا بُرا
گلشنِ الفت میں یارب غنچۂ دل کا مرے　　سوکھ جانا خوب تھا لیکن یہ کھلانا بُرا
گرد اُس کی رات دن پھرتا ہی کیوں اے محتسب　　گر ترے نزدیک ٹھہرا ہے یہ مے خانہ بُرا
جوششؔ اُس بے رحم سے اتنا تو اب پوچھے کوئی ـــ غیر کا شکوہ کیا تھا تو نے کیوں مانا بُرا

Marfat.com

دیکھیے روزِ جزا ہوئے ہے کیا حال اپنا ۹۷ زلف آسا ہے سیہ نامۂ اعمال اپنا
نالہ و آہ و فغاں سوزشِ دل داغِ جگر —— جی میں ہے سونپ دوں جوشش کو یہ جنجال اپنا

پہلو میں جب سے بیٹھا ہے پیکان دوسرا ۹۸ خوش ہوں کہ گھر میں آیا ہے مہمان دوسرا
ہر طرف پھیکتے ہو جو کافر نگاہ کو مارو گے آج کوئی مسلمان دوسرا
اک جیب تھا سو دستِ جنوں دھجیاں ہوا لاؤں کہاں سے اب میں گریبان دوسرا
غربت زدوں کی نالہ رکھتا نہ باغباں کر لیں گے دیدہ کوئی گلستان دوسرا
آپس میں ہم دو مل کے نکالیں گے خفگیاں آئے ہمارے اُس کے نہ درمیان دوسرا
بہنے لگا ہے ان دنوں ناسورِ زخمِ دل پیدا ہوا ہے دیدۂ گریان دوسرا
سنبل کو رشک زلف کو خوباں کی ہے حسد —— جوشش سا کوئی نہ ہوگا پریشان دوسرا

جب سے ہوا ہے مجھ سے وہ گل پیرہن جدا ۹۹ کھٹکے ہے گل نظر میں جدا اور چمن جدا
شیشے سے دل کے سنگِ حوادث گراں بکے بازارِ عشق کا نظر آیا چلن جدا
کوئی کسی کو پوچھے ہے کب راہِ عشق میں رہرو جدا خراب ہے اور راہزن جدا
محرابِ ابرو اور یہ زنارِ زلف دیکھ سر پیٹتا ہے شیخ جدا برہمن جدا
دریائے حسن دشمنِ دل تھا ہی عشق میں گاہک ہوا ہے جان کا چاہِ ذقن جدا
رہتا ہے تجھ کو معنی و الفاظ کا تلاش —— جوشش ترا تو سب سے ہے طورِ سخن جدا

یہ دل کب سرزنش سے عشق کی اے مہرباں ٹوٹا ۱۰۰ یہاں تک سر کو ٹکرایا کہ سنگِ آستاں ٹوٹا
یہاں تک کھائے ہیں سنگِ حوادث دستِ گردوں سے لگا دل کانپنے پہلو میں کوئی تارا جہاں ٹوٹا

Marfat.com

ہوئی ہے چشمِ بیمار اُس کی تیر افگن دڑے پہ ہے — جہاں لغزش ہوئی ہاتھوں کو واں تیرِ کماں ٹوٹا
ہجومِ ابرِ غم میں اُس کے رعد نالہ جب کڑکا — اِدھر پھٹ گئی زمیں صدمے سے اُدھر آسماں ٹوٹا
لگا دے نے تامل منہ سے اب شیشہ کہ مرتے ہیں — نشہ تیری سیہ مستوں کا اے پیرِ مغاں ٹوٹا
جفاکاری کا اُس کی شور تھا عالم میں اے ظالم — ولیکن دیکھ کر تجھ کو غرورِ آسماں ٹوٹا
کیا تشہیر مجھ کو عشق نے جس وقت اے جوشش — تماشا دیکھنے کو میرے اک عالم یہاں ٹوٹا

جادو کیا نگہ نے پلکوں نے بان مارا — ۱۰۱/۲ — اُس چشمِ پرفسوں نے مجھ کو ندان مارا
عارض سے خط نکلتے قسمی ہوا اخفا ہم سے — قاتل نے سیف قرآں رکھ درمیان مارا
اک تو مجھے غمِ دل عشقِ بتاں میں تھا ہی — تس پر بکا بکا کر ناصح نے جان مارا
سر پیٹتے ہیں اپنا کیا شیخ کیا برہمن — مطرب پسر نے سب کو لے کے جان مارا
مرنے کا غم نہیں کچھ افسوس ہے تو یہ ہے — تو نے نہ اپنے ہاتھوں اے بدگمان مارا
مقتل میں دیکھ مجھ کو کہتی ہے خلق جوشش — کس ترکِ سنگ دل نے ایسا جوان مارا

مجھ سا فتادہ ہو جو ہم آغوشِ نقشِ پا — ۱۰۲/۵ — اُڑ جائے دیکھتے ہی اُسے ہوشِ نقشِ پا
رکھتا ہے رہ گزر میں تری یار زیرِ لب — صد حرفِ آرزو لبِ خاموشِ نقشِ پا
افتادگاں جہاں میں سبک دوش ہیں سدا — بار نہیں تو دیکھ لے تو دوشِ نقشِ پا
سنتے نہیں ہیں خاک نشیں حرفِ ہرزہ گرد — پہنچے صدا لے پائے نہ تا گوشِ نقشِ پا
جوشش ملے وہ خاک نشیں سے جو خاک ہو — دیکھا نہ جز غبار رہِ ہم آغوشِ نقشِ پا

ہے یہی زمزمۂ مرغِ سحر آخرِ شب — ۱۰۳/۸ — آہ مت سوئیو سونا ہے خطر آخرِ شب

Marfat.com

دزد چالاک نسیمِ سحری ہے کیوں کر — شمع کے سر پہ رہے طرۂ زر آخرِ شب
زیرِ گلبن نہیں گل برگ پڑے وقتِ سحر — چشمِ بلبل سے گرے لختِ جگر آخرِ شب
تخت پر یوں ہی کا دیکھا کرے مرتے مرتے — ہوئے کوچے میں ترے جس کا گزر آخرِ شب
رات آدھی ابھی باقی ہے سبھی بول اٹھے — دیکھ بالوں کو ترے تا بہ کمر آخرِ شب
دل کشا باغ ہے اقلیمِ فنا کا رستہ — لطف رکھتا ہے یہاں سیر و سفر آخرِ شب
مہر بیں مہر نہیں گل میں نہیں بوئے وفا — اوس کیوں آتی ہے با دیدۂ تر آخرِ شب
اُس کے افشاں کا یہ عالم ہے سحر کو منہ پہ — جوں ستارے کئی آتے ہیں نظر آخرِ شب

بے تاب ہی رہتا ہوں تری یاد میں ہر شب — گزرے ہے مری نالہ و فریاد میں ہر شب
جلتے ہیں سدا دل میں یوں داغ جگر کے — جوں شمع جلے خانۂ آباد میں ہر شب
جاتی کبھی میرا در کبھی وہ خواب میں آتا — صحبت تھی عجب شیریں و فرہاد میں ہر شب
کوچے میں ترے روئیے دل کھول کے ظالم — آتا ہے یہی اپنے دل ناشاد میں ہر شب
جوشش غزل تازہ کہے کیوں نہ وہ ہر روز — رہتا ہو جو مضمون کے ایجاد میں ہر شب

نہ کام باغ سے ہے نہ بہار سے مطلب — رکھوں ہوں اپنے دلِ داغ دار سے مطلب
دل و جگر نہ مرا ہووے رزقِ مار و مور — یہی ہے مجھ کو خط و زلفِ یار سے مطلب
مرا غبار بہا دیوے لوحِ ہستی سے — یہی ہے اس مژۂ اشکبار سے مطلب
حصولِ پند کہ رسوائے عشق کو ناصح — نہ کام ننگ سے کچھ ہے نہ عار سے مطلب
گلی میں اس کی رہے خاک و خوں ہی میں تا حشر — شہیدِ عشق کو ہے کب مزار سے مطلب

Marfat.com

درختِ خشک ہوں اِس باغِ دہر میں جوشش — غرض نہ برگ سے مجھ کو نہ بار سے مطلب

پیجیے رندی کا پیشہ شیشہ شیشہ ہے شراب ۱۰۶ کیجیے اک گھونٹ شیشہ شیشہ شیشہ ہے شراب

شیشۂ خالی نہ دیکھا ساقیا کچھ غم نہیں — تاک کے ریشہ بہ ریشہ شیشہ شیشہ ہے شراب

جلوۂ مستانہ ہے شیریں کے ہر اک سنگ میں — غور سے ٹک دیکھ تیشہ شیشہ شیشہ ہے شراب

اُس شکار افگن کی چشمِ مست سے ہے مے کشو — ہوگیا مے خانہ بیشہ شیشہ شیشہ ہے شراب

مصرعِ ثروت نے جوشش مست و دیوانہ کیا — "دشت دشت و بیشہ بیشہ شیشہ شیشہ ہے شراب"

بس اب مست ہوں کب دیکھتا ہوں سوئے شراب ۱۰۷ دماغ کو مرے برہم کرے ہے بوئے شراب

عبث چھپاتے ہو تم مجھ سے صحبتِ شب کو — تمہارے منہ سے تو آتی ہے آج بوئے شراب

دل برشتہ و خونِ جگر سے ہوں محظوظ — نہ ہے کباب کی خواہش نہ آرزوئے شراب

نشہ نہ ہوئے اگر خم کو منہ لگا دیویں — ہمارے آگے تو کیا چیز ہے سبوئے شراب

شکستِ جام و سبو ہوا گر تجھے منظور — تو شیخ سر سے مرے مار تو سبوئے شراب

رکھے ہے عالمِ مستی بس اور کیفیت — کہاں اس کے منہ سے سنے کوئی گفتگوئے شراب

جو اُس کی چشم کا ہے جرعہ نوش اے جوشش — کرے نہ ساقیِ دوراں سے آرزوئے شراب

جو اُس کا جلوہ ہو جوں آفتاب در تہِ آب ۱۰۸ نہ آئے مردمِ آبی کو خواب در تہِ آب

پیے شرابِ لبِ جو کبھی جو وہ خوش چشم — عجب نہیں کہ ہو ماہی کباب در تہِ آب

سبک رواں کو نہیں چین بحرِ دنیا میں — ہمیشہ ریگ کو ہے اضطراب در تہِ آب

وفورِ اشک نے میرے ڈبویا آنکھوں کو — نہ دیکھا ہوئے تو دیکھو حباب در تہِ آب

Marfat.com

وطن میں آبرو پیدا کرے ہے اہلِ صفا — ملے ہے موتی کے دانے کو آب در تہِ آب
سرشکِ چشم سے ڈر ہے کہ یہ صحیفۂ دل — خراب ہوئے نہ مثلِ کتاب در تہِ آب
غریقِ بحرِ ہوس کب نکل سکے جوشش — نہ اُچھلے بیٹھے جو مستِ شراب در تہِ آب
خفا ہو اُس نے لکھا مجھ کو پھر جوابِ شتاب ۱۰۹ ب کہ خط لکھا نہ کرا بے ادب شتاب شتاب
ترے سخن کو سُن اے شیخ کیوں نہ غافل ہوں — ہوا ہے سرد سے آتا ہے سب کو خوابِ شتاب
غمِ زمانہ سے آیا ہوں تنگ اے ساقی — لگا دے منہ سے مرے شیشۂ شرابِ شتاب
دعا نہ مانگوں کبھی میں جنابِ اقدس سے — الٰہی ہو یہ دعا میری مستجابِ شتاب
ترقی چاہو مت اشک چشم میں رہ کر — کہ جوشش سیل سے ہوئے ہے گھر خرابِ شتاب
یہ سر نیاز ہے اے تیغ یار دریغ نہ کر — میں چاہتا ہوں کہ ہو جائے کام میرا شتاب
صلہ ہی دیوے گی جوشش کو ہمتِ بسمل — کہ لایا ہے یہ غزل کہہ کے در جوابِ شتاب
تھم جائے دیکھ کر تجھے جوئے چمن میں آب ۱۱۰ ب حسرت سے سرو و گل کے بھر آئی دہن میں آب
اُس لعلِ لب کے منہ پہ جو آ جائے ٹک کہیں — نے رنگ ہی رہے نہ عقیقِ یمن میں آب
حاصل ہوئی نہ عشق میں اُس کے گدازگی — آئی ہے دل کی آگ ہی ہو کر بدن میں آب
مارا نگاہِ گرم کا تیر سے جو دفن ہو — زیرِ زمیں کا جذب ہو اُس کے کفن میں آب
یہ بت کے سارے اعضا میں ڈالے ہیں آبلے — یہ آگ ہے بھری نہیں داغِ کہن میں آب
جو کچھ کہ تیرے دانتوں میں ہے لعلِ لب بھرے — کاہے کو اس طرح کی ہے درِّ عدن میں آب
یہ زلف و خال ہے رسن و دلوِ باغِ حسن — گل رو ہے جب تلک تری چاہِ ذقن میں آب

Marfat.com

جوشش تو کیا ہے یاں صدف دل میں خلق کے —— دیوے ہے آگ جس کے ہو در سخن میں آب

عیش سے بے بہرہ ہیں درد و غم سے بے نصیب ۱۱۱/۳ خلق ہوتے ہیں جہاں میں کوئی ہم سے بے نصیب

آپ چل سکتے نہیں اور غیر کے ہیں رہ نما — ہم نے تو دیکھے نہیں نقش قدم سے بے نصیب

شیخ جو تیری طرح ہے اپنے دل سے بے خبر —— گو حرم میں ہو پہ ہے طوف حرم سے بے نصیب

کہتے کہتے مفت تھکتی ہے زبان عندلیب ۱۱۲/۵ کان دھر سنتا نہیں گل داستان عندلیب

باغباں یہ مژدہ تو ہے مبارک ہو تجھے — آتش گل نے جلایا آشیان عندلیب

دردناک آواز اس کی کیوں نہ ہو مانند نے — سوز سے معمور ہے ہر استخوان عندلیب

جور گل تو اک طرف اے باغباں اس فصل میں — لے چکا سو بار تو بھی امتحان عندلیب

ہر گھڑی رہتے ہیں اس کے دیدۂ تر خوں فشاں —— کیوں نہ ہو گلزار ہی جوشش مکان عندلیب

اپنی بصارت کہاں اور کہاں روئے دوست ۱۱۳/۵ ہو نہ اگر توتیا خاک رہ کوئے دوست

شیخ مجھے کام کیا مسجد و محراب سے — سجدہ گہ عاشقاں ہے خم ابروئے دوست

ناصح ناداں نہ پوچھ مجھ سے مرا ماجرا — چشم ہے تیری طرف دل ہے مرا سوئے دوست

اس کے اسیروں کا ہو کیوں نہ معطر دماغ — نافۂ تاتار ہے حلقۂ گیسوئے دوست

شیشۂ دل سے مرے کیوں ہے اسے احتراز —— تند ہے مثل شراب جوشش اگر خوئے دوست

ملنے کو تو ملیں گے تجھے یوں ہزار دوست ۱۱۴/۴ لیکن نہ ہاتھ آئے گا کوئی مجھ سا یار دوست

صید حرم کو شوق ہے اس کے خدنگ کا — جب سے وہ شہ سوار ہوا ہے شکار دوست

نفرت کریں گے تجھ سے ترے دوست دار بھی — بے طرح دیکھتا ہوں میں تیرے شعار دوست

Marfat.com

رکھتا ہے تیرے چہرۂ گل رنگ پر نظر ـــــ مانند مے کشاں نہیں جوشش بہار دوست

شراب شوق سے سرسبز نو رہ تاک کی صورت ۱۱۵ نہ ہو زاہد تو زہد خشک سے مسواک کی صورت

اگر رکھتی نہ زینہ خاکساری سب کی آنکھوں میں — تو سرمہ سنگ ہی رہتا نہ ہوتا خاک کی صورت

قلم رونے لگے کاغذ گریباں چاک کر ڈالے — اگر کھینچے مصوّر اس دلِ غمناک کی صورت

خفا ہو بخیۂ خورشید سے صبحِ قیامت بھی — اگر دیکھے کبھی مجھ سے گریباں چاک کی صورت

بس اب موقوف کر رونا کہ سیلِ اشک میں جوشش ـــــ لگے خارِ مژہ بہنے خس و خاشاک کی صورت

کس نے دیکھی نہ تمہارے کفِ پا کی صورت ۱۱۶ کس کا دل خوش نہ ہوا برگِ حنا کی صورت

زندگانی پہ مجھے فتح مبارک اے مرگ — اب بُری لگنے لگی مجھ کو دوا کی صورت

کامیاب اُس لبِ جاں بخش سے ہوں میں اے خضر — کب خوش آتی ہے مجھے آبِ بقا کی صورت

کیوں نہ دربان ترے شور کریں دیکھ مجھے — سگ کو فریاد میں لاتی ہے گدا کی صورت

جس کے سینے پہ لگا اُن نے نہ مانگا پانی — ہے ترا تیغۂ نگہ تیرِ قضا کی صورت

عشق میں سیم تنوں کے نہ رہی زر کی ہوس — کی ہے پیدا مرے چہرے نے طلا کی صورت

اُس کے چہرے پہ ہوا سبزۂ خط جب پیدا — ہو گئی اور ہی کچھ ناز و ادا کی صورت

راہ پائے نہ اگر دل میں خودی کی جوشش ـــــ نظر آجائے ابھی تجھ کو خدا کی صورت

نہ شکلِ شیشہ آتی ہے نظر نے جام کی صورت ۱۱۷ رہی زیرِ فلک پھر کون سی آرام کی صورت

چھپاتے ہیں کبھی صیاد اور یہ مرا نوخط — دلوں کو صید کرتا ہے دکھا کر دام کی صورت

مژہ نے تیری ایسی بار اس کے ساتھ کاوش کی — مشبک ہو گیا دل پردۂ بادام کی صورت

Marfat.com

اُس سے نامہ لکھا ہم نے تو مرغِ روح کو سونپا — کہ تا دیکھے کبوتر بھی نہ اُسکے بام کی صورت

شے جانِ ملک اپنی پرستارِ محبت ۱۱۷ / ۱۵ لائے نہ زباں پر کبھی اسرارِ محبت
کیا خاک کوئی ہوئے خریدارِ محبت — دیوے ہے جلا گرمی بازارِ محبت
مانگے ہے دعا نت یہی بیمارِ محبت — آزار خدا دیوے تو آزارِ محبت
کیوں کر نہ کنارہ کروں میں آہ فغاں سے — منظور نہیں ہے مجھے اظہارِ محبت
مُنکر جو بہ جدہی مجھے دیکھا تو یہ بولا — انکار سے پایا گیا اقرارِ محبت
کب اس کو کوئی گلشن و گلزار لگے ہے — یہ سینہ پہ داغ ہے گلزارِ محبت
کیا سلطنت دین ہوئی کیا شاہی دنیا — طالب نہیں دونوں کا طلبگارِ محبت
قدران کی تو آنکھوں میں ہیں جب صاحبِ نظر دیکھی — ہیں اشک کے قطرے درِ شہوارِ محبت
منہ زرد ہے لب خشک ہیں اور آنکھوں میں آنسو — ظاہر ہے مرے چہرے سے آثارِ محبت
جو قیدی ہے وہ چھوٹے گا اک دن پہ رہے گا — تا حشر گرفتارِ گرفتارِ محبت
اک گل نہ چنے گا وہ کبھی باغِ وفا سے — پہلو میں چبھا جس کے نہ ہو خارِ محبت
جو کہیے سزا اُس کی سزاوار نہیں ہے — ہے تو یہ گنہ گار گنہ گارِ محبت
جو آنکھوں میں پھرتا ہے پھری آنکھوں کے آگے — آسان خدا کر دے یہ دشوارِ محبت
رکھتے ہیں دہانوں پہ سدا مہرِ خموشی — دے لوگ جنھیں آتی ہے گفتارِ محبت

دل درد و غمِ عشق سے جوشش ہے مصفا — صیقل گر آئینہ ہے زنگارِ محبت
نہ ہوتے ہم خریدارِ محبت ۱۱۵ نہ ہوتا گرم بازارِ محبت

نہ ہو دشمن کو بھی ای دوست داغِ — برا ہوتا ہے آزارِ محبت
دلِ دیوانہ دستِ اندازیت ہے — بہت دشوار ہے کارِ محبت
عبث تدبیر کرتے ہو طبیبو — نہیں جینے کا بیمارِ محبت
ترشح سے ترے اے ابرِ مژگاں — ہوا سرسبز گلزارِ محبت
ہوا کیا کام اب دیر و حرم سے —— ہوا جو شش پرستارِ محبت

کہتے ہیں دل کو اہل دلاں جائے معرفت ۱۱۹/۵ کیوں کر کیا ہی کوزے میں دریا معرفت
قسمت میں عقل ہوئے تو ہوئے عقلِ کاملہ — سودا خدا جو دیوے تو سودائے معرفت
اے شیخ آئے دامِ شریعت میں کس طرح — جو کوئی ہووے آہوئے صحرائے معرفت
مجھ کو نہیں مجاز و حقیقت کا امتیاز — رکھتا ہوں میں تو نشۂ صہبائے معرفت
دیکھوں کبھی نہ روئے دوئی احولوں کی طرح —— دیوے خدا جو دیدۂ بینائے معرفت

مجھے دل ہی سے آستانے کی دولت ۱۲۰/۵ لگی ہاتھ سارے زمانے کی دولت
گرہ باندھی غنچوں نے طرزِ تبسم — چمن میں ترے مسکرانے کی دولت
ہوئے ہم بھی مشہور دیوانہ پن میں — ترے ہاتھ کے سنگ کھانے کی دولت
نہ تھا دامِ ہستی سے کچھ کام ہم کو —— پھنسے آکر اس آب و دانے کی دولت

مطلق نہیں احوال کے اظہار کی طاقت ۱۲۱/۸ کیا طاق ہوئی اب دلِ بیمار کی طاقت
دوں پروریِ چرخ سمجھ اس کو دگر نہ — ہم پہلوئے گل ہو یہ نہ تھی خار کی طاقت
غیرت نہیں آتی کہ تمہارے سامنے ظالم — بخشیں ترے عاشق سے یہ اغیار کی طاقت

Marfat.com

کیا تاب جو کوئی دیکھے ترا روئے درخشاں — ہاں کس کو ہے خورشید کے دیدار کی طاقت
کرتا ہے کوئی بھی اڑ کے آزاد قفس سے — صیاد نہ ہووے جسے رفتار کی طاقت
بھر آنکھ تری چشم سیہ مست کو دیکھے — ہم نے تو نہ دیکھی کسی مے خوار کی طاقت
کیا بخشیے کیا کیجیے تکرار کسی سے — نہ بخشش کی قدرت ہے نہ تکرار کی طاقت
جوشش نہ کہے کون کہے حال ہمارا — کس کو ہے ترے سامنے گفتار کی طاقت

۱۲۲/۸
رکھے ناز سے نہ آنکھ پہ اے حور پشت دست — خار مژہ سے ہوئے گی رنجور پشت دست
ٹک مار دیکھ گل پہ اے مغرور پشت دست — ہوتی ہے سو جگہ سے ابھی چور پشت دست
رنگ حنا کف کا دکھاتا نہ وہ کبھی — لیکن تری صفا سے ہے مجبور پشت دست
ہر پشت پا پہ رکھنے تو دیتا زری مجھے — گر مارنا ہی تھا تجھے منظور پشت دست
پونچھنے ہے اشک گرم کو تیرے فراق میں — ہے آبلوں سے خوشۂ انگور پشت دست
غیروں کے آگے پھر سماجت تری ہے — رکھتا ہوں روئے دست پہ مجبور پشت دست
اس ناز اس ادا میں تو سودا ہے جان کا — نے مار پشت پا نہ بلایں زور پشت دست
کس طرح جاؤں باغ میں جوشش کہ ہر کلی — دکھلا کے کہتی ہے مجھے "رہ دور" پشت دست

۱۲۳/۵
اشک گرم آنکھوں سے تا صبح رہے جاری رات — آہ انگاروں پہ لوٹا کیے ہم ساری رات
زخمی تیغ تغافل کا خدا حافظ ہے — ہاتھ ملتے ہیں سبھی آج کہ ہے بھاری رات
دل بیمار کا میرے ہوا احوال تباہ — یاد آئی جو تری چشم کی بیماری رات
ایک دم بھی مرے پہلو سے نہ سرکے ظالم — خوب کی درد اٹھتے مری غم خواری رات

Marfat.com

بھولے سے ایک نظر اُس کو کہیں دیکھا تھا —— نقدِ جاں اُن نے لیا مجھ سے گنہ گاری رات

۱۲۴ تم تو رہتے ہو مرے درپئے آزار عبث —— دم بہ دم باندھے پھرا کرتے ہو تلوار عبث
اے مسیحائے زماں کب تو کرم کرتا ہے —— تجھ سے رکھتا ہے توقع دلِ بیمار عبث
بت نے سجدے کیے اس ترک کو بت خانے میں —— برہمن تیری گلے میں ہے یہ زنار عبث
سیلِ خوں اس کو ٹھہرنے کوئی دے ہے جرّاح —— زخم پر دل کے نہ رکھ مرہمِ زنگار عبث
یار کافی ہے مجھے اک نگہِ تیز تری —— کھینچتا ہے تو مرے قتل کو تلوار عبث
پردۂ چشم سے اے اشک نکل کر باہر —— رازِ دل کو مرے کرتا ہی تو اظہار عبث
کل ہی کی بات ہے جوشش نے پیا چھوڑی ہے —— آج مے پینے سے پھر کہتے ہو انکار عبث

۱۲۵ غیروں کو دیکھ دیکھ تری انجمن کے بیچ —— جلتا ہوں مثلِ شمع سدا پیرہن کے بیچ
مطلق نہیں رہی گل و بلبل میں دوستی —— جب سے وہ گل عذار گیا ہی چمن کے بیچ
اُس زلف پر شکن کو نہ اے شانہ جھاڑیو —— اُلجھے ہوئے ہیں سیکڑوں دل ہر شکن کے بیچ
آزادگی نصیب نہ اُس کو ہوئی کبھی —— جو کوئی پھنس گیا تری چاہِ ذقن کے بیچ
موقوف دیکھنے ہی پہ ہی کیا بیاں کروں —— ناصح جو کچھ بہار ہے دیوانہ پن کے بیچ
جس طرح شمع جلتی ہے فانوس میں مدام —— جلتا رہے گا یہ دلِ سوزاں کفن کے بیچ
جب دیکھتے ہیں خنجرِ خوں خوار کی طرف —— خوں مارتا ہے جوش ہمارے بدن کے بیچ
جوشش ترا کلام بھی کیا دردناک ہے —— لگتی ہے چوٹ دل کو تری ہر سخن کے بیچ

۱۲۶ جو نہ گزرا نہ ہوا نوح کے طوفان کے بیچ —— دیکھ تو آج مرے اشک کے طغیان کے بیچ

Marfat.com

نے دو کعبے میں ہے اے شیخ نہ مے خانے میں — ہم نے دیکھا ہے جسے حضرتِ انسان کے بیچ
شورِ بلبل ہے گلستان میں اور خندۂ گل — کیا مزہ صبح کو ہے چاکِ گریبان کے بیچ
لہو ہو جاری ہے سدا آبلۂ پا سے مری — رشکِ گل کیوں نہ ہو ہر خارِ بیابان کے بیچ
خواب میں بھی نہیں جمعیتِ خاطر اس کو — جو گرفتار ہے اُس زلفِ پریشان کے بیچ
آہ اس اشک کے سیلاب میں بہتے بہتے — آ لگے خارِ مژہ ساحلِ داماں کے بیچ
مصرعِ ابروئے خوباں کے مقابل جوشش — ایک مصرع بھی نہ دیکھا تری دیوان کے بیچ

۱۲۷/۹
اُس کے بحرِ حسن میں ابرو ہی جوں شمشیرِ موج — طرۂ طرار ہی خجلت دہ زنجیرِ موج
رہ روانِ عشق کی مانع نہیں حرص و ہوا — کب خس و خاشاک ہو سکتا ہے دامن گیرِ موج
اہلِ صورت سے نہ ہوئی صاحبِ معنی کا کام — تشنہ کو سیراب کر سکتی نہیں تصویرِ موج
بے قراری کی ہے کیفیت یہاں آرام نہیں — ساتھ ساحل کے یہی ہے ہر گھڑی تقریرِ موج
موج زن ہو گر لبِ دریا مرا سیلابِ اشک — ہوئے ہر چشمِ تماشائی میں کم توقیرِ موج
بحرِ بے پایاں سے بے تابی میں کرتی ہے شنا — کیوں نہ ہو لغزش میں پائے خامۂ تحریرِ موج
ہم کنارِ آرام سے ہوتے نہ دیکھا ایک دم — ٹک بتا تو اے نسیم ایسی ہے کیا تقصیرِ موج
مضطرب کیوں کر نہ ہر دم بحرِ ہستی میں رہے — جب ہوا کے ہاتھ سے پانی پہ ہو تعمیرِ موج
سیرِ دریا سے کھلی جوشش نہ اس دل کی گرہ — ہوگئے فرسودہ ناحق ناخنِ تدبیرِ موج

۱۲۸/۹
اُس زلفِ گرہ گیر کو ٹک دیکھے اگر موج — شرمندہ ہو گرداب اِدھر اور اُدھر موج
اس رنگ کے ڈورے تری آنکھوں میں ہیں جب سے — ساغر بھی خجل ہے گلِ رنگ کی ہر موج

Marfat.com

دیکھا کسی غارتِ گرِ آرام کو دریا نے — جاتی ہے چلی مضطرب الحال کدھر موج
اے سروِ لبِ جو یہ قدم بوس کو تیرے — ہوئیں نہ حباب آتے ہیں با دیدۂ تر موج
جس دن سے گیا اشک کے ہمراہ دلِ مضطر — دوڑا ہوں اسی طرف میں دیکھوں ہوں جدھر موج
آئینے میں جو کچھ ہے تری عکس کا جلوہ — پانی میں کہاں مارے ہے یوں عکسِ قمر موج
عمّان نہ ہم چشم ہو آنسو کا ہمارے — ہر موج میں اس بحر کی مارے ہے گہر موج
اس طرح ترے عشق میں ہے یہ دلِ مضطر — جس طرح سے دریا میں ہے بے خوف و خطر موج
جوشش دلِ بے تاب کو اپنے نہ دکھانا —— اس بحر سے باندھے گی ابھی رختِ سفر موج

۱۲۹ عاشق کی دل پسند ہو کیوں کر قمر کی طرح — رکھتا نہیں چمک وہ مری سیم بر کی طرح
اے رشکِ آفتاب شتاب آ کہ داغِ دل — اب آتش طلب ہے چراغِ سحر کی طرح
خورشید جس طرح سے شفق میں نمود ہو — ویسے ہی طُور ہے دل میں ہے داغِ جگر کی طرح
مثلِ حریمِ دل ہے نہ کعبہ نہ بت کدہ — ٹک دیکھیے جو غور سے اہلِ نظر کی طرح
باغِ جہاں میں ہوں پہ کسی کام کا نہیں — ہوں قابلِ تبر شجرِ بے ثمر کی طرح
سرگوشیِ بتاں کا نہ دم مار صاف دل — سوراخ ہو جگر میں نہ جب تک گہر کی طرح
ٹکرایا سر کو ہجر میں جوشش یہاں تلک —— کچھ اور ہو گئی مرے دیوار و در کی طرح

۱۳۰ کچھ کہی جاتی نہیں مژگانِ دلبر کی طرح — ڈوب جاتی ہے رگِ جاں میں وہ نشتر کی طرح
عشق نے مجھ کو جلا کر خاک کر ڈالا تو کیا — داغ دل کے جوں کے توں دہکے ہیں اخگر کی طرح
اس کے وہ مژگانِ برگردیدہ جب یاد آ گئے — پھر گئے میرے گلے پر آہ خنجر کی طرح

Marfat.com

اتنے کا ہیدہ ہوئے اِن نوخطوں کے عشق میں　　رگ نمایاں ہیں ہماری تن پہ مسطر کی طرح

خونِ دل یاقوت آسا جب کسی کا قوت ہے　　آب و دانہ کا نہیں محتاج گوہر کی طرح

جب سے آیا ہے نظر وہ شعلہ رو جوشش مجھے　　آگ میں بستا ہے جی میرا سمندر کی طرح

۱۲۱ نہ ملتجی کبھو ساقی سے ہوں برائے قدح　　بغل میں ہے دلِ پرخوں مرا بجائے قدح

عزیز کیوں نہ رکھے چشمِ یار دل کو مرے　　مدام ہاتھ میں مستوں ہی کے ہے جائے قدح

مشابہ اس دلِ گردش زدہ کے ہے ساقی　　ہوئی ہے کدۂ دہر میں بنائے قدح

رکھے ہے گردنِ چشمِ بتاں سے ربط یہ دل　　نہ آشنائے صراحی نہ آشنائے قدح

جو کچھ رکھے ہے تری چشمِ مست کیفیت　　نظر پڑی نہ کسی میں مجھے سوائے قدح

لگائیو لبِ گوں سے ٹک سمجھ کر اسے　　مجھے یہ ڈر ہے کہیں مست ہو نہ جائے قدح

کسی کی مجھ سے یہاں التجا نہ ہو جوشش　　جو التجا بھی کروں میں تو التجائے قدح

۱۲۲ گو دھجیاں کر اپنا گریباں اُڑائے صبح　　پر میرے جیب چاک کی خوبی نہ پائے صبح

اُس مہروش کا دید میسر اُنھیں کو ہے　　پیدا ہوئی ہے دل میں جنھوں کے صفائے صبح

رو بیٹھے رہو گے کب تئیں تم رات کم رہی　　دھڑکے ہے دل ہمارا کہیں ہو نہ جائے صبح

جلتا رہا میں شمع صفت بزمِ یار میں　　لے ابتدائے صبح سے تا انتہائے صبح

مانندِ شمع اہلِ دلاں اس جہان میں　　دیتے ہیں اپنی جان تلک رونمائے صبح

خونِ دل اور لختِ جگر ٹھہری ہے غذا　　آذوقہ ہے دو شام کا یہ ناشتائے صبح

خورشید رو کے فیض تصور سے عشق میں　　شامِ شبِ فراق ہے آنکھوں میں جائے صبح

Marfat.com

شرمندہ مہر و ماہ ہے رخسار یار سے ——— کس طرح منفعل نہ ہو جوشش صفائے صبح

۱۳۳ کرے ہے جیب کو جیسا یہ چشم گریاں سرخ   شفق سے ہو نہ سکے صبح کا گریباں سرخ

ہمیں تو رونے نے آخر یہ رنگ دکھلایا   سفید ہو گئیں آنکھیں ہوا گریباں سرخ

کدھر گئیں وہ تری خوں فشانیاں ای چشم   نہ آستین ہے رنگیں نہ جیب و داماں سرخ

پہنچتی کب ہے تری انگلیوں کی خوبی کو   ہزار ہوئے ہے اے یار شاخ مرجاں سرخ

غلط ہے یہ ترے مقتول کا ہو چہرہ زرد   علی الدوام ہے رنگ رخ شہیداں سرخ

جگر سے تیر مرے صاف اس قدر نکلے   کہ ایک کا بھی لہو سے ہوا نہ پیکاں سرخ

میں وہ شہید ہوں جوشش کہ میرے قاتل کا ——— ہوا نہ خوں سے مرے دست و تیغ و داماں سرخ

۱۳۴ وہ شیریں لب نہ ہوئے گا کبھو تلخ   نہیں ہونے کی اس کی گفتگو تلخ

ہم ایسی دوستی سے باز آئے   نہ ہو ہر بات میں اے تند خو تلخ

محبت کو ہے کم ظرفی سے نقصاں   بگڑ جائے ہے مے گر ہو کدو تلخ

نہایت میں خجل ہوتا ہوں ظالم   نہ بولا کر کسی کے رو برو تلخ

تصدق ہوں میں اس کی گفتگو کے ——— نہ بولا اپنے جوشش سے کبھو تلخ

۱۳۵ مہ کو سو چشمۂ خورشید سے دھوئے خورشید   پیش حسن اس کا کسی طرح نہ ہوئے خورشید

مہر اگر دیکھے تجھے آنکھوں میں اس کی ای ماہ   سوئیاں خطِ شعاعی سے چبھوئے خورشید

شام دیکھے نہ اگر اس مہ تاباں کی جھلک   لہو کے آنسو دن ہر صبح نہ روئے خورشید

دست بردِ فلکی سے جو نہ ہوئے غافل   اپنی دستار سرِ شام نہ کھوئے خورشید

Marfat.com

کشتی مے کو ہوا لگنے نہ دے ابر مطیر — تیری اس زورق زریں کو ڈبوئے خورشید
دور میں تیرے پھرے کیوں نہ وہ بالا بالا — آبرو اپنی ترے سامنے کھوئے خورشید
مطمئن دور فلک سے وہ نہیں اے جوشش — اس کے گہوارے میں کس طرح سے سوئے خورشید

جو میری یہ مژہ اشک بار ہے موجود ۱۳۶ تو جس مکان میں چاہوں بہار ہے موجود
کسی کا دل نہیں جوں شمع سوز سے خالی — جگر میں سنگ کے بھی سو شرار ہے موجود
تجمل کیا مجھے اس بے کسی نے ساقی سے — گلابی ہاتھ میں رکھے خمار ہے موجود
فلک نے باغ جہاں میں کسے نہ دی ایذا — بغل میں غنچہ و گل کے بھی خار ہے موجود
تپ فراق کی ایذا تجھے دکھاؤں میں — مری بغل میں دل داغدار ہے موجود
ہمیں ہی چشم بصیرت نہیں کہ ہم دیکھیں — وگرنہ سب میں وہ پروردگار ہے موجود
کرے ہوا سے زمانہ مخالفت جوشش — اڑا دے اس کو یہ مشت غبار ہے موجود

نقد وفا سے تو ہمیں اے یار کر خرید ۱۳۷ کہلا ہیں تیرے بندوں میں تا ہم بھی زر خرید
جب سے ہوا ہے یار ہمارا وفا طلب — جنس وفا کی ہونے لگی گھر بہ گھر خرید
کیا جانتے ہیں بے نظراں قدر درد دل — اس جنس کو تو کرتے ہیں اہل نظر خرید
آنسو مرے گہر ہیں پر لے آستین یار — تیرے بغیر کون کرے یہ گہر خرید
سودا کروں ہوں یار تری اک نگاہ پہ — منظور ہو تجھے مرے دل کی اگر خرید
کیوں کر بکیں نہ دین اور ایمان و جان و دل — کرتا ہے ان ہی چیزوں کو وہ بیشتر خرید
جوشش عبث ہے شکوہ جور و جفائے یار — تو نے کیا ہے آپ سے یہ درد سر خرید

Marfat.com

ہے مرے دل کا داغ سرخ وسفید ۱۳۸ ۶ — جوں سحر کا چراغ سرخ وسفید
انقلابِ زمانہ گر چاہے — نکلے بیضے سے زاغ سرخ وسفید
ہیں یہ لختِ دل اور قطرۂ اشک — مثلِ گل ہائے باغ سرخ وسفید
دیکھ کر مجھ کو غصے سے جوں لہر — نہ ہوا بد دماغ سرخ وسفید
شیخ جی بزمِ بادہ میں جوشش — پی کے ہوں گے ایاغ سرخ وسفید

قبا کا اپنی تو کھولے اگر بند ۱۳۹ ۱۰ — ابھی ہو جاتے ہیں باغوں کے در بند
گئے تھے جتنے نظّارے کو اُس کے — کیا نظروں ہی میں سب کو نظر بند
گل و لالہ ہوئے پامالِ حیرت — چمن میں دیکھ تیرا سرخ سر بند
پڑی اُس پر زبس گردِ یتیمی — ہوا اس واسطے آبِ گہر بند
پرِ پرواز رہتے طائرِ دل — نہیں اڑ سکتا مثلِ مرغِ پر بند
ملے جو تو کبھی اُس کے لبوں سے — جدا ہوں گے ترے اے نیشکر بند
گلے ملتے کسی نے گل کو دیکھا — نہ ہوگا تجھ سا کوئی نٹ کھٹ نظر بند
رسائی ہو جو دستِ نارسا کو — نرا بندِ کمر ہو جوں کمر بند
کشادِ کار اُس سے چشم مت رکھ — جو کوئی باتیں کرے آنکھوں کو کر بند

ہر بے زبان اہلِ زباں سے ہے سربلند ۱۴۰ ۴ — گر یہ نہیں تو شعلے سے کیوں ہو شرر بلند
جس لطف سے وہ زینے پہ چڑھتا ہے شام کو — ہوتے نہ دیکھا مہر کو وقتِ سحر بلند
وہ جانتا ہے سایۂ بالِ ہما کو پست — اے بے شعور ہوتی ہے جس کی نظر بلند

Marfat.com

افتادگی کے رتبے سے رکھتے نہیں خبر ۔۔۔ یہ پست ہمتاں جو بناتے ہیں گھر بلند
خو گر فتادگی سے ہو مانند نقشِ پا ۔۔۔ رکھتا ہے راہِ عشق میں ہمت اگر بلند
جوشش بیاں تو بے ہنری ٹھہری ہی ہنر ۔۔۔ کیا خاک ہوئے رتبۂ اہلِ ہنر بلند

۱۴۱ ہ
ہم ہی کرتے نہیں زلفوں کو تری یار پسند ۔۔۔ شیخ صاحب کو بھی آتا ہے یہ زنّار پسند
سبزۂ خط رہے اس چہرۂ گل رنگ سے دور ۔۔۔ زخمِ دل کو نہیں یہ مرہمِ زنگار پسند
جاؤں کعبے کو میں کس طرح سے اے واعظِ شہر ۔۔۔ آگیا مجھ کو تو اب خانۂ خمّار پسند
گو کہ سو رنگ گلستان میں کھلائے بہار ۔۔۔ نہ کریں گل کو ترے طالبِ دیدار پسند
جو کوئی درد سے ٹک چاشنی رکھتا ہوگا ۔۔۔ اُسی کو آئیں گے جوشش مرے اشعار پسند

۱۴۲ ص
یارب کہیں جلد آئے قاصد ۔۔۔ بےتاب ہے دل برائے قاصد
پھرتا نہیں اُس گلی سے شاید ۔۔۔ کچھ اور ہے مدعائے قاصد
جوشش ہی کی طرح باؤلا ہو ۔۔۔ گر سامنے اُس کے جائے قاصد

۱۴۳ غ
لکھا خط اُسے نے قلم اور کاغذ ۔۔۔ جلے عشق سوزاں سے ہم اور کاغذ
نہ رکھ دیدۂ تر پہ مکتوب اُس کا ۔۔۔ مخالف ہیں آپس میں نم اور کاغذ
خدا سے بھی ڈر لکھ نہ احوالِ دل کا ۔۔۔ دو دلنے یہ سوزِ رقم اور کاغذ
لکھا صفحۂ دل پہ مکتوب تجھ کو ۔۔۔ نہ تھا تیرے لائق صنم اور کاغذ
مرے دل کو اے چشم نامے کا اس کے ۔۔۔ خوش آتا ہے حسنِ رقم اور کاغذ
زرا دیر تیرے جو تھم جائیں آنسو ۔۔۔ رہے ہاتھ میں کوئی دم اور کاغذ

Marfat.com

جو کچھ صفحۂ دل میں اپنے ہے جوشش — رکھے ہے یہ خوبی تو کم اور کاغذ

١٤٤/٥ بے درد طبیب مت دوا کر — ٹک درد سے دل کو آشنا کر

گر عقل ہے کچھ تو مثلِ فرہاد — مت کام بگاڑ یو بنا کر

ہے دل میں یہ سوزِ دل سے پوچھوں — کیوں خاک کیا مجھے جلا کر

بس کر یہ خیال آفرینی — اس کے ہی خیال میں رہا کر

جوشش جو لقائے حق ہو درکار — اپنے تئیں پہلے تو فنا کر

١٤٥/٦ اہلِ جہاں کے ملنے سے ہم احتراز کر — بیٹھے ہیں گوشہ گیر ہو اس دل سے ساز کر

صورت اسی کی ہے متجلی ہر ایک میں — دیکھے جو کوئی چشمِ حقیقت کو باز کر

سجدہ جسے کریں ہیں وہ ہر سو ہے جلوہ گر — جدھر ترا مزاج ہوا ودھر نماز کر

گو آسمان پہ بھی اڑا تو تو کیا ہوا — میں کون ہوں کہاں ہوں یہی امتیاز کر

کل ایک پل بھی تو نہ تھا اس کے روبرو — اے اشک کیا ملا تجھے افشائے راز کر

جوشش ہو جب تلک کہ حقیقت سے تجھ کو راہ — تب تک برائے شغل تو سیرِ مجاز کر

١٤٦/٩ لائی ہے تجھ تلک اجل اے یار کھینچ کر — تو مر گیا ہے کس لیے تلوار کھینچ کر

ہاتھوں کو میرے خوف نے بیکار کر دیا — کیوں کر بٹھاؤں دامنِ دلدار کھینچ کر

یہ کیا غضب ہے دست بہ قبضہ ہوئے گئے — جی یوں ہی چاہتا ہے تو اک بار کھینچ کر

کھائے ہے پیچ و تاب کمر بند کی طرح — باندھے ہے ٹک کمر جو مرا یار کھینچ کر

جی چاہتا ہے دشت و بیاباں کی سیر کر — وحشت یہاں سے لے ہی چلا کبار کھینچ کر

Marfat.com

بہزاد نام عشق نہ لیوے گا پھر کوئی ۔۔۔ تصویر میری بھیج نہ بازار کھینچ کر

رستم کا سوکھ جائے لہو خوف سے اگر ۔۔۔ تو سامنے ہو خنجر خونخوار کھینچ کر

دی عشق نے کشش مری قد خمیدہ کو ۔۔۔ لیوے ہے جوں کمان خریدار کھینچ کر

جوشش عبث ہی عشق میں امید زندگی ــــ ۔۔۔ جیتا کوئی بچا ہے یہ آزار کھینچ کر

۱۴۷/۵ اہل ہمت شاد ہوتے ہیں گدا کو دیکھ کر ۔۔۔ تو خفا ہوتا ہے کیوں اس بے نوا کو دیکھ کر

خون دل سے ہے پرہیز یوں نفرت کرے ہے اُس کی چشم ۔۔۔ جس طرح بیمار بد حظ ہو دوا کو دیکھ کر

وہ کسی کے ساتھ سے پینا ہی ہوگا اس گھڑی ۔۔۔ اس لیئے روتا ہوں میں ابر و ہوا کو دیکھ کر

بے ادائی ہم سے کی جانوں سے مت کر تیغ پا ۔۔۔ ہوگئے کب کے ادا اُس کی ادا کو دیکھ کر

آب حیواں پر نہ بھول اے خضر یہ لب تر ہیں ــــ ۔۔۔ مر ہی جاوے گا تو اس آب بقا کو دیکھ کر

۱۴۸/۵ منت تاثیر لے آہ سحرگاہی نہ کر ۔۔۔ پر جو تجھ سے ہو سکے اس میں تو کوتاہی نہ کر

تو گرفتاری پہ میری کر نظر اے اشک چشم ۔۔۔ یک بہ یک اُس کی گلی میں مجھ کو رسوا ہی نہ کر

منزل اول ہی میں رہ جائے گی تھک کر کہیں ۔۔۔ رہروان عشق کی اے عقل ہمراہی نہ کر

گاہ گاہے تجھ بھی جایا کر کہ ہو راحت نصیب ۔۔۔ آتش دل رات دن پہلو میں سلگا ہی نہ کر

ملتجی آ کر فقیروں کے ہوئے ہیں بادشاہ ــــ ۔۔۔ فقر سے خوش رہ اے جوشش خواہش شاہی نہ کر

۱۴۹/۶ بار بار اُس کی طرف دیکھا نہ کر ۔۔۔ ناحق اپنی جان کا سودا نہ کر

تا نہ ہوئے تاج سر داغ جنوں ۔۔۔ سلطنت کا عشق کی دعویٰ نہ کر

آہ غیر اُس کی بغل میں بیٹھ کر ۔۔۔ یوں کہے مجھ کو کہ یاں آیا نہ کر

Marfat.com

اپنا دشمن ہوا گر کچھ ہے شعور | غیر سے تو دشمنی پیدا نہ کر
آج ہی تو چل کے اُس کو دیکھ لے | انتظارِ وعدۂ فردا نہ کر
جب تلک جوشش ملے یک مشتِ جو — | آسیائے چرخ کا سودا نہ کر

۱۵۰/۵ آہ و فغاں سے اپنی زباں آشنا نہ کر | عاشق اگر ہے شکوۂ جور و جفا نہ کر
کیوں اس جلے بلے سے کرے ہے مخالفت | اے شمعِ بزمِ یار میں ہر شب جلا نہ کر
رہنے دے کوئے یار میں تا پائمال ہو | برباد مشتِ خاک کو میری صبا نہ کر
کیوں اپنے تئیں ذلیل تو کرتا ہے اے طبیب | میں تو مریضِ عشق ہوں میری دوا نہ کر
اک روز مار ڈالے گا جوشش وہ تند خو — | اے بے شعور اس سے بہت لگ چلا نہ کر

۱۵۱/۵ اے چرخ بے کسی پہ ہماری نظر نہ کر | جو کچھ کہ تجھ سے ہو سکے تو درگزر نہ کر
اُس حسنِ صندلی کی ثنا اور تیرا منہ | دیوانہ کیوں ہوا ہے تو یہ دردِ سر نہ کر
غیرت یہ مقتضی ہے کہ اے غنچہ باغ میں | مرجھا ہی جا پہ منتِ بادِ سحر نہ کر
پہونچا دے اُس گلی میں اگر تجھ سے ہو سکے | اس خاک کو نسیمِ سحر در بدر نہ کر
جوشش کسی کی کون سنے ہے جہان میں — | چلنا ہے چل یہاں سے کسی کو خبر نہ کر

۱۵۲/۲ فصلِ گل آئی ہے تو بابِ قفس باز نہ کر | لیک صیاد خیالِ پرِ پرواز نہ کر
کھول کر بندِ قبا غنچہ و گل کو لے گل | عندلیبانِ چمن میں نظر انداز نہ کر
ہیزمِ تر کو کبھی آگ میں جلتے دیکھا | اے دلِ افسردہ عبث سوز سے تو ساز نہ کر
میں تو ہوں اہلِ نیاز اور ہے تو مایۂ ناز | کہوں کس طرح کہ ناز اے بتِ طناز نہ کر

Marfat.com

پامالی ہی مری عینِ سرافرازی ہے — مجھ کو اوروں کی طرح سے تو سرافراز نہ کر
تا دمِ مرگ یہ انجام نہ ہوگا جوشش — قصۂ دردِ الم بیہودہ آغاز نہ کر

صد آفریں ہے یارِ تغافل شعار پر ۱۵۳ — بھجا نہ شمع و گل بھی ہمارے مزار پر
تیرے ہی ڈر سے کچھ نہیں کہتا رقیب کو — ورنہ میں ایک بھاری ہوں پیاسے ہزار پر
آتی ہے خوش گر تجھے ظالم صدائے آہ — چھڑکے ہے تو نمک جو دلِ داغ دار پر
پر خوں بہ رنگِ ساغرِ لالہ ہے اِن دنوں — داغِ جگر ہمارا ہے کیا ہی بہار پر
کیا ہے عجب جو اُس رخِ حیرت فزا کو دیکھ — تھم جائے اشک اس مژۂ اشکبار پر
محفوظ کوئے یار میں رہتی ہے ہر سحر — کرتی ہے کب صبا کرم اس خاکسار پر
جوشش نہ آئی ہاتھ کبھی تا دمِ وفات — دل اپنا لوٹتا ہی رہا زلفِ یار پر

ہم تو مرتے ہیں اس گدائی پر ۱۵۴ — تھوکتے کب ہیں بادشاہی پر
وصل میں بھی یہی خدائی تھی — منحصر کیا ہے اس جدائی پر
یاردیویں ہی گے دغا اغیار — بھول مت اُن کی آشنائی پر
تو نے اک وعدہ بھی وفا نہ کیا — آفریں تیری بے وفائی پر
دیکھ زلفِ رسا کو روتا ہوں — اپنے ہاتھوں کی نارسائی پر
کوئی کہہ دے اُس آفتِ دیں سے — شیخ نازاں ہے پارسائی پر
بے نظیر اس کو مت کہہ اے جوشش — بات کھل جائے گی خدائی پر

چھا جائے گرد دودِ دلِ تنگ ہوا پر ۱۵۵ — ہوئے نہ سفید ابر سیہ رنگ ہوا پر

Marfat.com

بے تابیِ دل تنگ مجھے کرتی ہے جس دم — اُڑتی ہوئی دیکھوں ہوں تری چنگ ہوا پر
ہر آہ کے ہمراہ دلِ سخت کے ٹکڑے — مستانہ چلے جاتے ہیں جوں سنگ ہوا پر
ہیں تکیہ بانکی تری پرواز میں گویا — مرغانِ خوش آہنگ ہم آہنگ ہوا پر
فتراک تلک تیری رسائی ہو یہ معلوم — میں خاک نشیں اور ترا شبرنگ ہوا پر
ہوتا کبھی دل میں جو گزر حرص و ہوا کا — اُڑتا نہ سلیمان کا اورنگ ہوا پر
کیا ہم سے رقیب اُڑتے ہیں چو رنگ گراں کا — تو نے تو بہت کاٹے ہیں چورنگ ہوا پر
رقاص فلک ناچے ہے سنتا ہے اے جوشش — یہ رعد نہ ہو بجتی ہے مردنگ ہوا پر

گر ٹک متوجہ ہو وہ مے نوش فلک پر ۱۵۶ ہو جائیں فرشتے سبھی بے ہوش فلک پر
کیوں کر نہ ہو ہر دانہ شررِ خرمنِ دل کا — ہے آہ مری برق سے ہم دوش فلک پر
حیران ہوں لبِ بام نقاب ان نے لی منہ پر — یا ماہ ہوا ابر میں روپوش فلک پر
گر ایک نظر اس بتِ رقاص کو دیکھے — زہرہ کو ہو رقص اپنا فراموش فلک پر
ہم دم تھی مری چشم سو میں زیرِ زمیں ہوں — کس طرح نہ ہو ابر سیہ پوش فلک پر
اک دم میں دکھا دے خمِ گردوں کو تماشا — جوشش جو ہو مجھ سا کوئی مے نوش فلک پر

کیا کیا ستم نہ تو نے کیے میری جان پر ۱۵۷ آیا نہ حرفِ شکوہ کبھی اس زبان پر
رنگیں نہ ہو جو خونِ دلِ داغ دار سے — تلوار سے تری نہ جھڑے پھول سان پر
یہ تیرِ آہِ سنگ سے گزرا تو کیا ہوا — جب کارگر نہیں دلِ نامہربان پر
میں وہ سیاہ بخت ہوں امکان ہی نہیں — سایہ فگن ہما ہو مری استخوان پر

Marfat.com

کہتا ہوں سرگزشت میں رو رو بہ رنگِ شمع — ٹک کان رکھیو یار مری داستان پر
نالے نے میرے سنگ دلوں کو رُلا دیا — افسوس ہے کہ جوں نہ پھری تیری کان پر
اُس ترکِ تند خو سے طلب گار بوسہ ہوں — اے جوشش آج کھیلا ہوں میں اپنی جان پر

۱۵۸

زلف اُس کی جو کھل پڑی منہ پر — شام تھی صبح کی گھڑی منہ پر
ہم نے منہ پر نگاہ کی اُس کے — اُن نے تلوار ہی جڑی منہ پر
گلہ آمیز حرف اُس کے حضور — کون لائے گھڑی گھڑی منہ پر
ہیں مسلسل یہ اشک کے قطرات — یا کہ موتی کی ہے لڑی منہ پر
ابرِ مژگاں حریفِ طوفاں ہے — آنہ برسات کی جھڑی منہ پر
شرط انداز ہے اگر آئے — بات چھوٹی ہو یا بڑی منہ پر
اِن دنوں یار بے طرح جوشش — ہاتھ پھیرے ہے ہر گھڑی منہ پر

۱۵۹

نہ ڈر قاصد گرا کر اشکِ بے تاثیر کاغذ پر — ہمیشہ شعلہ زن ہے آتشِ تصویر کاغذ پر
وہ جب خط کو لگا تھا پھاڑنے قاصد یہ کہتا تھا — کرے تقصیر لکھنے والا ہو تعزیر کاغذ پر
اُٹھائے فیض کامل سے وہی جو کوئی قابل ہو — طلا ہوتا نہیں رکھ دیکھیے اکسیر کاغذ پر
قلم جلنے لگے ہے آگ لگ اُٹھتی ہی کاغذ میں — کروں کس طرح سوزِ دل کو میں تحریر کاغذ پر
گنہ گاروں میں ہوں ٹکڑے ہی کر ٹکڑے کر مجھے لیکن — لگا دے در پہ ٹک لکھ کر مری تقصیر کاغذ پر
سوادِ خط نہیں سیمیں بدن رخسار پر تیرے — لکھی ہے سورۂ والشمس کی تفسیر کاغذ پر
جگر کس کا ہے جو اس کو پڑھے یا دیکھے اے جوشش — لکھا بھی حال دل کا ہم نے بر تقدیر کاغذ پر

Marfat.com

ہے تنِ کاہیدہ رشکِ سایۂ مژگانِ مور ۱۶۰ کیا تعجب ہے اگر ہوئے نہ زیبِ خوانِ مور
ناتوانوں کو توانائی نہ ہو یا رب نصیب — بال و پر ہوتا ہے آخر کو وبالِ جانِ مور
زلف کے ہو سامنے کیوں کر خطِ رخسارِ یار — مارے دعوائے ہم چشمی نہیں شایانِ مور
کیا سر و ساماں سے مطلب بے سر و ساماں کو ہو — بے سر و ساماں ہے اے دل سر و سامانِ مور
ہے قناعت پیشہ محتاجِ کس و ناکس نہیں — دیکھ ہر خرمن ہے خوانِ نعمتِ الوانِ مور
بے در و درباں نہیں ہیں خاکسارانِ جہاں — مور کا گھر ہے حقیقت میں در و دربانِ مور
خاکساری موجبِ افزونیِ ہمت ہے یاں — دیکھ لے جوشش سلیماں سا ہوا مہمانِ مور

رخ یہ چاہے تھا کہ دل کو کرے تسخیر بزور ۱۶۱ زلف نے ڈال ہی دی پاؤں میں زنجیر بزور
نطق کرتی ہے ترے سامنے طوطی اس طرح — جس طرح صاحبِ لکنت کرے تقریر بزور
یہ طلب گار جفا اس سے خفا تھا لیکن — لگ گئی آج گلے سے تری شمشیر بزور
توڑنا پھر بھی ہے منظور جو یہ دل شکناں — خانۂ دل کو مرے کرتے ہیں تعمیر بزور
دیکھتا کیا ہے کھڑا کھینچ کمر سے تلوار — لائی ہے سامنے تیرے مجھے تقدیر بزور
بے کسی پھر نہ کبھی آئینہ آڑے ہرگز — کی معاف آج تو اُن نے تری تقصیر بزور
ملکِ دل جس کا تک آباد نظر آتا ہے — لوٹ لیتا ہے ترا حسنِ جہاں گیر بزور
اس کی نظروں پہ چڑھے صید دلوں کی کس طرح — جو کوئی صیدِ حرم کو کرے نخچیر بزور
اس کے دل میں تو اثر کچھ نہیں کرتی جوشش — آہ کو اپنی کہیں صاحبِ تاثیر بزور

شیخ جی تم نہ کہو خوف و رجا سے بہتر ۱۶۲ خانۂ دل تو ہے اس خانۂ خدا سے بہتر

Marfat.com

یار کے ہونٹوں کی تعریف نہ کچھ مجھ سے پوچھ — اے خضر ہیں یہ ترے آبِ بقا سے بہتر
طعنہ زن کفر پہ ہوتا ہے عبث اے زاہد — بت پرستی ہے تری زہد ریا سے بہتر
ہو نہ اس بحر میں پابند تو مانندِ حباب — دل اٹھاتا ہے یہاں حرص و ہوا سے بہتر
دلِ سودا زدۂ عشق کی خاطر جوشش — کون زنجیر ہے اُس زلف دوتا سے بہتر

۱۶۳ پیدا ہوا ہے دل میں نئے سر سے درد پھر — کیوں کر نہ ہوئے آہ مرا رنگ زرد پھر
کیا ہو گیا ہے دیدہ و دل کو جو ان دنوں — ہے وہ ہی اشکِ گرم وہی آہِ سرد پھر
کے دن کی زندگی ہے قناعت کر اختیار — دنیا کی جستجو میں نہ اے ہرزہ گرد پھر
دیوانے چھوڑ اس کی گلی کو کدھر چلا — مجنوں کی طرح تو نہ ہو صحرا نورد پھر
مت پایمال کر مرے مشتِ غبار کو — دامن ترا نہ چھوڑے گی ظالم یہ گرد پھر
سرکارِ عشق میں اسی ظالم کے ہاتھ سے — پہنچی ہے صاد کو مرے چہرے کی فرد پھر
جوشش کی گفتگو جو پسند آئی ہو تجھے — میں پڑھ سناؤں کوئی غزل کوئی فرد پھر

۱۶۴/۵ غنچے کو دیکھ دل نہ لے احسانِ روزگار — کھاتا ہے خونِ دل جو ہو مہمانِ روزگار
دل ہے سو داغ داغ جگر ہے سو چاک چاک — کیا کیا بیان کیجیے احسانِ روزگار
اے زلفِ یار تجھ سے بھی آشفتہ تر ہوں میں — مجھ سا نہ کوئی ہوگا پریشانِ روزگار
دیکھا تو ایک گل میں بھی بوئے وفا نہیں — کی ہم نے خوب سیرِ گلستانِ روزگار
ملِ سب سے خرد ہو جو بزرگی کی ہے ہوس — جوشش نہ ہو تو مثلِ بزرگانِ روزگار

۱۶۵/۱۱ کیوں حیا سے تو نکلتا نہیں گھر سے باہر — دید خورشید ہے مقدورِ بصر سے باہر

Marfat.com

نقشِ دل جب سے ہوا نام ترا اہلِ نگیں — گھر میں رہتا ہوں ولیکن میں ہوں گھر سے باہر
سیکڑوں تیر ترازو ہیں ترے غمزے کے — ایک دو ہوں تو نکالوں میں جگر سے باہر
اشکِ چشم آگے ترے خشک ہوا جاتا ہے — ہاں یہ لڑکا ہے نکلتا نہیں ڈر سے باہر
آہ بے تابیِ دل سوزِ جگر کے ہاتھوں — قطرۂ اشک نکلتے ہیں شرر سے باہر
ہر طرف تیرا ہی جلوہ ہے قفس میں صیاد — سخت حیران ہوں میں نکلوں کدھر سے باہر
ایمنِ عشق کا مت قصد کرے طائرِ دل — شعلے نکلے ہیں وہاں شاخِ شجر سے باہر
عیب جو اہلِ ہنر ہوئے یہ امکان نہیں — عیب جوئی تو ہے آئینِ ہنر سے باہر
گننے میں آئیں جو دو چار ہوں لالے کی طرح — داغ اس دل میں تو ہیں حدِ نظر سے باہر
کیوں نہ آنکھوں میں جگہ اس کی ہو جوں مردمِ چشم — پاؤں بھی جس نے رکھا ہوئے نہ گھر سے باہر
ل گئے خاک میں یاں قافلے لاکھوں جوشش — چل سکے ہے کوئی اس راہ گزر سے باہر

۱۶۶

اے طبیبو تمھاری کیا تقصیر — درد میرا نہیں علاج پذیر
راست رو بھاگتے ہیں کج رو سے — کیا رہے خانۂ کماں میں تیر
چشمِ تحقیق سے اگر دیکھو — ایک ہی سے ہیں کچھ امیر و فقیر
گھر فقیروں کا بھی تماشا ہے — جا بہ جا موج زن ہے جوئے حصیر
ناتواں تیرے کیوں نہ ہوں ممتاز — ماہِ نو کو نہ جانے کوئی حقیر
ہاتھ آئی ہے جس کے دولتِ فقر — اس کے نزدیک خاک ہے اکسیر
آگ پانی میں لگ اٹھے جوشش — سوزشِ دل اگر کروں تحریر

Marfat.com

کی ہے ترے دیوانے نے تقصیر سی تقصیر ۱۶۷/۷ دے پاؤں میں تو زلف کی زنجیر سی زنجیر
سو ٹکڑے کرے ایک اشارے میں دلوں کے وہ ابروے خم دار ہے شمشیر سی شمشیر
تقدیر مناسب نہ ہوئی یار وگرنہ کی تھی ترے ملنے کی میں تدبیر سی تدبیر
اے شیخ ستایا ہے بہت دخترِ رز کو محشر میں تری ہوئے گی تعزیر سی تعزیر
اک عمر کیا سیرِ مرقعِ جہاں کے آئی نہ نظر کوئی تری تصویر سی تصویر
خوبانِ جہاں رکھتے ہیں کیا کیا لب و لہجہ پر ایک میں جو ہو تری تقریر سی تقریر
چاہا کہ ملے خاک میں لیکن نہیں ملتا — ہے جسم کی جوشش کوئی تعمیر سی تعمیر
جہاں میں کس طرح سب ہوں برابر ۱۶۸/۳ نہیں ہیں انگلیاں پانچوں برابر
خفا ہو کر لگا کہنے اٹھا دے جو اس کے بیٹھے بھی جوں توں برابر
خط اس کے منہ پہ یوں آتا چلا ہے — چلے ہیں مور جوں لاکھوں برابر
ہرچند مثلِ خضر یہاں ہو قرارِ عمر ۱۶۹/۵ بے داغِ عشق جیسے خزاں ہے بہارِ عمر
گھبرا کے مر ہی جاتے ہوس میں یہ غافلاں ہوتا اگر جہان میں کچھ اعتبارِ عمر
یاں ذی حیات جتنے ہیں بے اختیار ہیں مختار ہی کے ہاتھ میں ہے اختیارِ عمر
ہرچند صرف کیجیے اوقات عیش میں پر ہے غم و الم ہی پہ آخر مدارِ عمر
جوشش کرے ہے سعی تو کر راہِ عشق میں — یہ کاروبارِ دنیوی ہے انتشارِ عمر
حدیثِ مستی و رندی پہ گر ہو گوشِ خاکستر ۱۷۰ بنے ہر ایک گلخن بزمِ ناؤ نوشِ خاکستر
جلایا آتشِ دوری نے تیری یاں تلک ہم کو تنِ خاکی ہمارا ہو گیا ہم دوشِ خاکستر

Marfat.com

و نیرنگی یہ جلوہ اس چمن میں کیوں ہو اُس کو
کہ ہے داغِ پرِ طاؤس ہم آغوشِ خاکستر

رے دل سوختوں کی زندگی ہی خاکساری میں
رہے اخگر جو اخگر پر نہ ہو سرپوشِ خاکستر

وشی عینِ گویائی ہے دیکھو آتش کدے میں جا
زباں شعلے سی رکھتا ہی لبِ خاموشِ خاکستر

ر کب پہنچے ہے دستِ توانا سے ضعیفوں کو
کہ ہر دم سرکشی شعلہ سے ہے جوشِ خاکستر

یں دیکھا ہے ٹاٹ دیکھی جو اس کے خاکساروں کو
—— ابھی اُڑ جائے جوشش دیکھتے ہی ہوشِ خاکستر

۱۷۱ ے
عت و اشفاق ترا مجھ کو تو کیا ہے درکار
میں ستم کش ہوں مجھے جور و جفا ہے درکار

ام کیا دیر و حرم سے مجھے دیوانہ ہوں
اک مکاں رہنے کو اوروں سے جدا ہی درکار

لطی گل کی تو شرمندہ ہے اب ہی ظالم
کفِ پا کو ترے کیا رنگ حنا ہے درکار

مدبخت سے چاہوں نہ کروں منتِ چرخ
میں ہوں عاشق مجھے اُس کی ہی رضا ہے درکار

ک بیمار تری چشم کے ہیں مرگ طلب
ورنہ ہو جس کو مرض اُس کو شفا ہے درکار

و سر و مژدہ اشک فشاں دے یارب
میں ہوں مے خوار مجھے ابر و ہوا ہے درکار

ش عشق سے کر دل کو گدازاے جوشش ——
مثلِ آئینہ اگر تجھ کو صفا ہے درکار

۱۷۲ ہ
ہتا ہے خوف مجھ کو مری جان بیشتر
رکھتا ہے حرف غیر پہ تو کان بیشتر

ج و ملال قسمتِ سرگشتگاں میں ہے
رہتے ہیں روتے صاحبِ عرفان بیشتر

کن نہیں کہ خاطرِ عشاق جمع ہو
رہتی ہے زلف اُس کی پریشان بیشتر

وفانِ اشک کیوں نہ ہو فصلِ بہار میں
کرتی ہے سیل ان دنوں طغیان بیشتر

شش رقیب کیوں رہیں اُس کے گرد و پیش ——
ہوتے ہیں خارِ گل کے نگہبان بیشتر

Marfat.com

۱۴۳ بے مے و معشوق جب گھر آئے ابر — کس طرح سے پھر نہ کہیے ہائے ابر
دو دِ منبا کو ہے یوں اس زلف پر — جس طرح سے ابر پر آجائے ابر
مغفرت سے معصیت بھاگے ہے یوں — جوں ہوائے تند سے اُڑ جائے ابر
کشتیِ مے کا ہے ساقی ناخدا — ہے ہوا پر موج زن دریائے ابر
جوشش اپنے کلبۂ احزاں میں — گر کرم فرمائے برق اور آئے ابر
گرمیِ نالہ سے ہو بے تاب برق — اور دودِ آہ سے گھبرائے ابر

۱۴۴ ہو اگر ہاتھ مرا چاکِ گریباں سے دور — یا الٰہی رہے اُس گوشۂ داماں سے دور
دل جلوں کو نہیں اسبابِ تعلق سے غرض — ہے مِہرِ شمعِ خیالِ سر و ساماں سے دور
حسن اس کا ہے ترقی میں دل اپنا مہجور — موسمِ گل میں یہ بلبل ہے گلستاں سے دور
دامنِ کوہ و بیاباں ہو ابھی رشکِ چمن — آستیں ہوئے اگر دیدۂ گریاں سے دور
تیرے ہاتھوں سے توقع ہے یہی جوشش کو — زخمِ دل کا نہ رہے فیضِ نمک داں سے دور

۱۴۵ نہ کر آزردہ یار کی خاطر — اس دلِ داغ دار کی خاطر
بے مروت ہمیں عزیز ہوئی — تیری خاطر ہزار کی خاطر
آئے گا سنگ آستانۂ یار — اپنی لوحِ مزار کی خاطر
اشک مت کر سفید آنکھوں کو — رہنے دے انتظار کی خاطر
لے دمِ واپسیں ذرا دم لے — اُس کے بوس و کنار کی خاطر
بگڑی ہے میری اُس کی اے جوشش — ابھی دارو مدار کی خاطر

Marfat.com

۱۷۶/۵
زلفوں میں کیوں نہ ہو یہ دلِ زار بے قرار
شب کو زیادہ ہوئے ہی بیمار بے قرار

آرام ایک دم نہ میسر ہو خلق کو
گر ہم سے اس جہان میں ہوں چار بے قرار

تو نے تو اب کمانِ تغافل چڑھائی آہ
کیوں کر نہ ہو یہ صید گرفتار بے قرار

مثلِ سپند جس کو ہر گھڑی ہر دم لے مہ جبیں
رہتے ہیں تیرے طالب دیدار بے قرار

جوشش چمن میں کیا گل و کیا سرو کیا سمن ـــــ
دیکھ اُس کو ہو گئے سبھی اک بار بے قرار

۱۷۷/۶
زیارت گاہِ عالم ہے ترا در
درِ کعبہ سے کیا کم ہے ترا در

اُٹھا مت دے مجھے میں نزع میں ہوں
مرا مامن کوئی دم ہے ترا در

قدم واں پڑ نہیں سکتا کسی کا
غرض تیرا ہی مقدم ہے ترا در

میں تجھ سے رات کے رونے کا احوال
کہوں کیا دیکھ لے نم ہے ترا در

بھلا کیا اور در کے ہو رہیں گے
ستم گر چھوڑ کر ہم ہے ترا در

گدا تیرا ہی جوشش اس کے نزدیک ـــــ
بجائے مسندِ جم ہے ترا در

۱۷۸/۶
دلِ صاف اپنا داغوں سے مکدّر ہو گیا آخر
حجابِ جوہرِ آئینہ جوہر ہو گیا آخر

جدائی میں تری سیماب آتش دیدہ کے مانند
ہجومِ بیقراری سے یہ مضطر ہو گیا آخر

محیطِ عشق کو اول میں جائے امن سمجھا تھا
دلے دست شناسا بد سکندر ہو گیا آخر

صفا پرور سے فیضِ اہلِ صفا کو پہنچ رہتا ہے
صدف میں قطرے کو دیکھا نہ گوہر ہو گیا آخر

گرفتاری عجب کچھ ہے کہ یہ وارستۂ اول
موقر تھا جن آنکھوں میں محقر ہو گیا آخر

بتاں کی آتشِ دوری میں ہنوز [illegible]
[illegible]ں مرا شابِ سمندر ہو گیا آخر

Marfat.com

میں مرگیا پہ ہے وہی آہ وفغاں ہنوز ۱۷۹ نالاں ہیں نے کی طرح مرے استخواں ہنوز
ہیں زخم بے شمار یہ کیا دل ہے کیا جگر مشتاقِ زخم تازہ ہے یہ نیم جاں ہنوز
تو میری سرگزشت سے گھبرا گیا ابھی باقی ہے تجھ سے کہنے کو اک داستاں ہنوز
دل لے چکے ہو جان بھی حاضر ہے لیجیے منظور تم کو ہوئے اگر امتحاں ہنوز
اے بخت سجدہ گاہ دو عالم ہوئی تو کیا اپنی جبیں سے دور ہے وہ آستاں ہنوز
ہر ایک ناتوان توانا ہوا مگر بے طاقت و تواں ہے ترا ناتواں ہنوز
جوشش اگرچہ خاک میں ہم مل گئے ولے — دیتا نہیں یہ چرخِ ستم گر اماں ہنوز

دیدار کی ترے نہ گئی آرزو ہنوز ۱۸۰ ہم مرگئے پر آنکھوں میں پھرتا ہے تو ہنوز
صد پارہ ہوگیا یہ گریباں گل کی طرح چاکِ جگر سے دور ہے دستِ رفو ہنوز
جاتا نہیں مزاج سے اس کے خیالِ حسن خط آچکا پر آئینہ ہے رو بہ رو ہنوز
ہم جستجوئے یار میں پہنچے قریبِ مرگ پر ہے وہی تلاش وہی جستجو ہنوز
شیریں مقال جتنے ہیں جوشش جہان میں ق ہر چند ہونٹ چاٹتے ہیں رو بہ رو ہنوز
لیکن ہزار حیف کہ نزدیک یار کے — کرسی نشیں نہیں ہے مری گفتگو ہنوز

ہے اس کے دل میں صنعِ الٰہی کا ڈر ہنوز ۱۸۱ لرزاں جو مہر نکلے ہے یاں ہر سحر ہنوز
جوں شمع صرف شعلۂ داغِ جگر ہوئے دیکھا نہ اشک و آہ نے روے اثر ہنوز
عالم کو دیکھتا ہوں کہ سر سے گزر گیا لیکن وہ کھولتا نہیں اپنی کمر ہنوز
ڈھایا بنائے چشم کو سیلِ سرشک نے پر حال کی مرے نہیں اس کو خبر ہنوز

Marfat.com

آئی گئی بہار چمن سے ہزار بار
تڑپے ہے دام ہی میں یہ بے بال و پر ہنوز

پھولے پھلے سبھی شجر اس باغ میں مگر
لایا نہ نخل آہ ہمارا ثمر ہنوز

کیا فائدہ جو نالۂ شب گیر کیجیے
مقبول تو ہوئی نہ دعائے سحر ہنوز

میں مرگیا ہوں عشق میں کس ہرزہ گرد کے
اُڑتی پھرے ہے خاک مری دربدر ہنوز

جوشش سر اس کی راہِ فنا میں دیا تو کیا
جاتا نہیں ہے سر سے مرے دردِ سر ہنوز

۱۸۲/۱۰
ہمارے حال پہ اُس کی نظر نہیں ہرگز
کسی کے دل کی کسی کو خبر نہیں ہرگز

وہ ہے تو غنچہ دہن پر دہن نہیں رکھتا
وہ مو کمر ہے پر اُس کے کمر نہیں ہرگز

ادا و ناز و کرشمہ سبھی ہیں اُس کی طرف
سوائے آہ و فغاں کوئی ادھر نہیں ہرگز

ڈروں نہ تیغ نگہ سے نہ تیرِ مژگاں سے
میں بے جگر ہوں مرے تو جگر نہیں ہرگز

بہ رنگِ سرو مری آہ کیوں نہ سرکش ہو
یہ وہ شجر ہے کہ جس کے ثمر نہیں ہرگز

ہوا ہوں خاک و لیکن ہوں ایک ہی در کا
بہ مشتِ خاک مری دربدر نہیں ہرگز

یہاں جو رات ہے صبح اُس کے ساتھ ہے لیکن
شبِ فراق کو میری سحر نہیں ہرگز

یہ دردِ دل تو مرا اور بھی دوچند ہوا
طبیب تیری دوا میں اثر نہیں ہرگز

صبا بھی دور کھڑی اپنے ہاتھ ملتی ہے
تری گلی میں کسی کا گزر نہیں ہرگز

ہوا ہے خلق جو اس شعلہ زار میں جوشش
قیام اُس کو بہ رنگِ شرر نہیں ہرگز

۱۸۳
کیوں نہ اشکِ تہِ مژگاں ہو اثر سے لبریز
ہو رہے ہے شعلۂ خس پوش شرر سے لبریز

اپنے پروردہ سے کب فیض اُٹھاتا ہے کوئی
نہ ہوا ایک صدف آب گہر سے لبریز

Marfat.com

گو کہ ساقی نہ پیالہ دے لبالب مے سے — ساغرِ چشم تو ہے خونِ جگر سے لب ریز
بادۂ شوق ترے لب کا نہ اک بوند گرا — جام دل کو ہیں کیا ایسے ہنر سے لب ریز
تلخ کام آہ یہ ناکام ہے جب تک نہ ملے — اُس کا پیمانہ لبِ شہد و شکر سے لب ریز
دیکھ ٹک آکے تماشائے چمن ای گل رو — نہریں ہیں چاروں طرف دیدۂ تر سے لب ریز
کیوں ہی اس بحر کو یہ جوش و خروش ای جوشش — کاسے گرداب کے ہیں دیدۂ تر سے لب ریز

۱۸۴ دل میں یوں رہتے ہیں اُس کے تیر کے پیکان عزیز — خانۂ اہلِ کرم میں جوں رہیں مہمان عزیز
درد جو رکھتا ہے اُس کو ہے دوا کی آرزو — ایک بے تیرے دردمند دل کو نہیں درماں عزیز
شیوۂ آزادگی رکھتے ہیں جو ہیں دل جلے — شمع کو ممکن نہیں ہووے سر و ساماں عزیز
دشمنِ جانی ہمارا واقعی تو ہے پہ ہم — جان سے بھی جانتے ہیں تجھ کو اے جاناں عزیز
مصرعِ بسمل پہ جوشش ایک مرتے ہیں ہمیں — "ورنہ یاں کس کو نہیں ہے اپنی اپنی جاں عزیز"

۱۸۵ ترے عارض پہ خط نکلا ہی کیا سبز — کوئی سبزہ نہیں اس طرح کا سبز
ترے ہاتھوں سے مل لائی حنا رنگ — وگرنہ فی الحقیقت تھی حنا سبز
گریباں چاک کر ڈالا گلوں نے — گلے میں دیکھ کر تیرے قبا سبز
کیا کیا کام اے زہرِ غمِ ہجر — یہ رنگِ زرد میرا ہو چلا سبز
برسنے کو برس اے ابرِ مژگاں — نہ ہوگا نخل میری آہ کا سبز
خیالِ قامتِ جاناں میں ہر آہ — بہ رنگِ سرو ہے سر تا بہ پا سبز
قبا ہر رنگ کی ہے خوش نما یک — اسے پھبتی ہے جوشش سرخ یا سبز

Marfat.com

۱۸۶ ہیں داغ مرے جزو بدن جوں پرِ طاؤس — مخلوق ہوں اس دہر میں ہم پیکرِ طاؤس
اُس روئے مخطط پہ ہیں یوں زلف کے حلقے — قرآن پہ جس طرح رکھے ہوں پرِ طاؤس
سر پر ترے یہ طرّۂ زر زور پھبے ہے — پامال حسد کیوں نہ ہو تاجِ سرِ طاؤس
رکھتے ہیں جو یہ جلوۂ نیرنگ ای جوشش — کیا آگ دبی ہے تہِ خاکسترِ طاؤس

۱۸۷ زلف رکھو دل کو نہ چشمِ سیہ یار کے پاس — کوئی رکھتا نہیں بیمار کو بیمار کے پاس
صیقلِ عشق سے دل صاف اگر ہو جائے — مثلِ آئینہ رہا کیجیے اُس یار کے پاس
دانۂ اشک کی تسبیح ہے اور زلف کی یاد — لے ہوں اس سبحے کے نزدیک زنار کے پاس
ہجر میں ہوش و خرد تاب و تواں ایک نہیں — جز گرفتاریِ دل تیرے گرفتار کے پاس
رو نمائی تجھے کیا دیوے گا اے مایۂ حسن — نقد جاں بھی نہیں اس طالبِ دیدار کے پاس
آرزو دل میں ہماری ہے یہی ای جوشش — یہ غزل پڑھتے کبھی بیٹھ کے اُس یار کے پاس

۱۸۸ کیا کریں گے یاد اے صیاد آرامِ قفس — حکم دے پرواز کا کٹ تا سرِ بامِ قفس
اے ستم ایجاد تیری زلف و خط کے روبرو — کوئی لے سکتا ہے نامِ دام یا نامِ قفس
جان کا ہونا ہے سودا ہر سحر اے باغباں — مجھ کو اس صبحِ چمن سے خوب تھی شامِ قفس
کانٹے سے چبھتے ہیں میرے دل میں خارِ آشیاں — یاد جب آتا ہے گل چیں مجھ کو آرامِ قفس
ہاتھ میں صیاد کے جاتے ہی جوشش ہو گئے — نے قفس کے در کو دیکھا ہم نے نے بامِ قفس

۱۸۹ کبھی نہ دے گئے اک زخم یادگارِ افسوس — چلی نہ مجھ پہ تری تیغ آبدارِ افسوس
ہوا یہ حال مرا عشق میں کہ دشمن بھی — ملے ہیں دست تاسف کریں ہزار افسوس

Marfat.com

سبھوں سے تجھ کو ہوئی بے تکلفی لیکن — اُٹھا نہ ہم سے تکلف ترا ہزار افسوس
بہ سانِ شانہ ہوا چاک چاک دل لیکن — لگی نہ ہاتھ تری زلف تابدار افسوس
نسیم نیری طرح روز اُٹھ کے خاطر خواہ — نصیب میں نہ ہوئی سیر کوئے یار افسوس
کہ ہیں منع مجھے یار تیرے ملنے سے — ہوئے ہیں دشمن جانی یہ دوستدار افسوس
بہ ایں فصاحت و خوبی جہاں میں ای جوشش — ہمارے شعر نے پایا نہ اشتہار افسوس

۱۹۰ ہے دل مرا ای دلربا ہم شیشہ و ہم آتش — چومے ہے قدم آ کر ہم شیشہ و ہم آتش
دل شیشہ جگر اخگر تن خاک کی ڈھیری ہے — ہے یاں پتہ خاکستر ہم شیشہ و ہم آتش
یہ پیر مغاں کا تو اک ادنےٰ تصرف ہے — مے خواروں کے ہے گھر گھر ہم شیشہ و ہم آتش
صنعت گری صانع ہے موجب حیرانی — ہر سنگ کے ہے اندر ہم شیشہ و ہم آتش
تجھ حسن کے جلوے سے ہر ایک حباب جو — آیا ہے نظر اکثر ہم شیشہ و ہم آتش
جس وقت پیے مے تو منہ کو ترے سادہ رو — بے جا نہیں کہیے گر ہم شیشہ و ہم آتش
اب دیکھیے ہے آئینہ وہ مہروش ای جوشش — یک جا ہے تماشا کر ہم شیشہ و ہم آتش

۱۹۱ سینے میں غم عشق نے کی مشتعل آتش — اے اشک بجھا تا کہ لگی متصل آتش
یوں سردیِ دوراں سے دل افسردہ ہوا ہے — پانی کے چھڑکنے سے ہو جوں مضمحل آتش
گرمی ترے ملنے کی جلا دیوے ہے اُس کو — اتنا بھی تو پروانے سے مت گرم مل آتش
ہیں طور کے جلوے یہ ترے حسن کے جلوے — کس طرح ترے آگے نہ ہووے خجل آتش
جوشش عذر اولیٰ ہے محبت کے شرر سے — دیوے ہے جلا شہر کے شہر ایک تل آتش

Marfat.com

دل ہے کیا سینۂ سوزاں میں قرینِ آتش ۱۹۳/۴ آتش اس کا ہے مکاں یہ ہے مکینِ آتش
ناتوانوں سے مدد پہنچے ہے یوں سرکش کو — خس و خاشاک ہے جس طرح معینِ آتش
نالۂ گرم اگر دل سے مرے سر کھینچے — خشک و تر ہوئے ابھی زیرِ نگینِ آتش
کیجیے کس واسطے منتِ کشتیِ آبِ سرشک — دلِ سوزاں تو ہے مدت سے رہینِ آتش
شعلہ رویوں نے جلایا ہے جسے مثلِ شرر — اے سمندر ہے وہی صدر نشینِ آتش
نا نہ امداد طلب ابرِ مژہ سے ہو مرے — دلِ آتش ہے نہ دھوئے کوئی کینِ آتش
کہہ تو کس واسطے جوشش یہ تردد یہ تلاش —— تجھ سے سرسبز نہ ہوئے گی زمینِ آتش

اگر داغِ جگر اپنا دکھاؤں آب ہو آتش ۱۹۳/۵ دگر رونے لگوں ہیں ہر میں نایاب ہو آتش
تجھے کس طرح کہیے آتشیں رخسار اے ظالم — اگر دیکھے تری صورت ابھی بیتاب ہو آتش
کنارہ کب کری اے شعلۂ آہ و فغاں تجھ سے — سمندر وار جس کی زیست کا اسباب ہو آتش
اگر باطن میں ہم رنگی نہ ہو روشن ضمیروں کو — تو کیوں آتش سے ملتے ہی شرابِ ناب ہو آتش
بغیر اس کے جو گلشن میں کروں میں قصدِ مے نوشی —— تو میرے سر پہ جوشش پرتوِ مہتاب ہو آتش

ہوئے نہ میرے دل سے لبِ یار فراموش ۱۹۴/۵ کرتا ہے نمک کوئی نمک خوار فراموش
قاصد تو اسے دیکھ کے سب بھولیو لیکن — مت کیجیو حالِ دلِ بیمار فراموش
صیاد رہا کر نہ عبث کنجِ قفس سے — اب ہو گئی ہم کو رہ گلزار فراموش
اے ترک تری زلف کو دیکھے جو برہمن — ہو اپنے گلے کا اسے زنار فراموش
قاتل وہ مسلم ہے پہ جی دھڑکے ہے جوشش —— ہو جائے نہ اس کو یہ گنہگار فراموش

Marfat.com

کیوں کر نہ گرد باد کو ہووے ہوائے رقص ۱۹۵ سچ تو یہ ہے کہ دامنِ صحرا ہی جائے رقص
مشغول وجد رہ روِ راہِ فنا ہے تو دیکھا نہیں شرر کو ہے کیا مبتلائے رقص
جب سے نظر پڑا ہے وہ رقاصِ دل فریب بھاتا نہیں ہے مجھ کو یہاں کچھ سوائے رقص
بے رقص تجھ کو چین نہیں ایک آن بھی پیرِ فلک تجھی سے ہے شاید بنائے رقص
بزمِ جہاں میں خیلِ مریداں کے ساتھ لے ق پھرنے ہو مستعد تو بہت تم برائے رقص
دیکھو گے اپنا حال جو کچھ ہوگا شیخ جی باہر جو تال سم سے پڑا آج پائے رقص
جوشش ہے چرخ دشمنِ عیش ایک بدگماں —— سر پیٹنے نہ دیوے کسی کو بجائے رقص

نے دولت آرزو ہے نہ دنیا نہ دیں غرض ۱۹۶ یارب میں بے غرض ہوں مجھے کچھ نہیں غرض
بے عشوہ بے کرشمہ و بے ناز و بے ادا عالم کے دل کو لے گیا وہ نازنیں غرض
اس طرح کا نہ ہوگا کوئی باغ دل کشا کوچے کو تیرے چھوڑ کے جاویں کہیں غرض
اپنے ہی آستانۂ دل پر ہے جبہہ سا رکھتا نہیں کسی سے یہ گوشہ نشیں غرض
رہتا ہوں اس کمر کے تصور میں دم بہ دم مجھ سا نہ کوئی ہوئے گا باریک بیں غرض
اتنا نہ کھائیں خونِ جگر فکرِ شعر میں ہوئے نہ شاعروں کو اگر آفریں غرض
جوشش بہ زور لایا ہوں میں زیرِ پائے فکر —— تھی آسماں سے بھی پرے یہ زمیں غرض

اگر عارض ہوا اُس آئینہ رو کا سبزہ زارِ خط ۱۹۷ خجالت سبزۂ آبِ رواں کو ہے بہارِ خط
منڈلائے روز اُٹھ کیوں کر نہ وہ روئے مخطط کو کہ اُس نازک بدن سے اُٹھ نہیں سکتا ہے بارِ خط
بس ہوں آشفتۂ زلف و جگر دیوانۂ رخ ہے یہ دل ہے داغ داغِ خال و جاں ہے بے قرارِ خط

Marfat.com

اگر وہ گل بدن جائے کبھی گل گشتِ گلشن کو — بلا گردان ہو سنبل زلف پر پیچاں نثارِ خط
جلا دیتا ہے اس آئینہ رو کے منہ کو اے جوشش — غبارِ خاطرِ عشاق ہو کیوں کر غبارِ خط

صاف طینت سے کریں ہیں شعلہ رو کم اختلاط ۱۹۸ — آب و آتش میں نہیں ہوتا ہے باہم اختلاط
اشک کے قطرے ہیں کیوں میرے مژہ سے مختلط — خار سے دیکھا نہیں رکھتی ہو شبنم اختلاط
غنچۂ گل سے صبا کو اس طرح کب ربط ہے — دم کو ہے جس طرح دل کے ساتھ ہر دم اختلاط
کھو دیا ہے گو تری خط نے صفائے حسن لیک — تجھ سے اس عالم پہ بھی رکھے ہے عالم اختلاط
بلبلوں کی طرح ہر گل سے نہیں کرتے ہیں ربط — غنچۂ دل ہی سے رکھتے ہیں سدا ہم اختلاط
یہ نہیں ہونے کا جوشش تا نہ چھڑکے وہ نمک — زخمِ دل سے میرے کیوں کرتا ہے مرہم اختلاط

منظور ہو جو سینۂ سوزاں کی احتیاط ۱۹۹ — جوشش کر اپنے دیدۂ گریاں کی احتیاط
میرے دل و جگر کو تو رہتی ہے دم بدم — منظور اس کے تیر کے پیکاں کی احتیاط
ناصح کہا بھی مان کسی کا نہ کر رفو — مجھ سے نہ ہو سکے گی گریباں کی احتیاط
بے احتیاط چھوڑ نہ دے اپنے حسن کو — لازم ہے باغباں کو گلستاں کی احتیاط
کہہ دیجو کوہ سے بھی کہ آتی ہے سیلِ اشک — صحرا نے کی ہے اپنے بھی داماں کی احتیاط
ہم سے غریب خاک میں جوشش ملے ملے — کرتا ہے کون گورِ غریباں کی احتیاط

ہمارے اس کے جو آپس میں تھے ربط ۲۰۰ — کہاں باقی ہیں وے اخلاص وے ربط
کبھی دل مانگتے ہو تم کبھی جان — جفا کیشاں نہ ہے خلطہ نہ ہے ربط
بگڑ جاتا ہے وہ تو بات کہتے — کوئی اس تند خو سے کیا کرے ربط

Marfat.com

کہے دیتا ہوں اے ناصح خبردار — بہت مت بول میرے آگے بے ربط
ملا کر اُس سے گر ہے ربط منظور — نہیں ہوتا کسی سے بے ملے ربط
وہی شاعر مسلّم ہے اے جوشش — جو اک کو دوسرے مصرع سے دے ربط

۲۰۲ نہ اُس کے لطف سے خوش نے کرم سے ہے محظوظ — عجب یہ دل ہے کہ جور و ستم سے ہے محظوظ
کوئی دم اور ہی رہنے دے شستِ شوق مت کر — مرا لہو تری تیغ دو دم سے ہے محظوظ
کوئی ہے عیش سے محظوظ کوئی طرب سے خوش — یہ دردمند ترا درد و غم سے ہے محظوظ
ہوئی ہے جس کی بیاں چشمِ دل کو بینائی — وہ کب مشاہدۂ جامِ جم سے ہے محظوظ
طوافِ دل سے ہی بے بہرہ جو کوئی اے شیخ — تری طرح وہی طوفِ حرم سے ہے محظوظ
چمن سے اس کو غرض کیا ہے اے نسیمِ سحر — یہ مشتِ خاک تو کوئے صنم سے ہے محظوظ
جو کوئی درد سے ہے آشنا وہی جوشش — ہمارے شعر سے خوش اور ہم سے ہے محظوظ

۲۰۳ کر سیرِ باغِ دل جو ہو آہنگ سے وسیع — ان گلشنوں کی طرح نہیں تنگ ہے وسیع
رکھے ہے مست یادِ خطِ پشتِ لب مدام — کب اتنا عرصۂ نشۂ بنگ ہے وسیع
دیکھا ہے میں نے خوب سا دامانِ کوہ کو — دامانِ دل کا وہ نہیں ہم سنگ ہے وسیع
وحشت سرائے قیس سے دیکھا جو غور کر — دشتِ جنوں مرا کئی فرسنگ ہے وسیع
ظالم تو اپنے گھر سے نکالے ہی کیوں مجھے — ملکِ خدا نہیں ہے میاں تنگ ہے وسیع
جوشش بہارِ وسعتِ ملکِ عدم کہاں — ہستی تو ہے وسیع پہ بے رنگ ہے وسیع

۲۰۴ اب عیادت کو مری تو نے جو کی ہے تصدیع — اک ذری بیٹھ کہ بس ایک ذری ہے تصدیع

Marfat.com

سرمہ ساچشم کا بیمار ہوا ہیں جب سے   بول سکتا نہیں کچھ آہ یہی ہے تصدیع
لاکھ تدبیر کرو پر وہ ہوا ہی چاہے   جس کی قسمت میں بیاں جس نے لکھی ہے تصدیع
نالہ و آہ و فغاں وصل میں بھی کم نہ ہوئے   تھی جو کچھ ہجر میں تصدیع وہی ہے تصدیع
داغِ دل زخمِ جگر اپنے ترقی پر ہیں   ٹک خبر لے مری ان روزوں بڑی ہے تصدیع
درد پہلو ہے کبھی اور کبھی سوزشِ دل   بے طرح ان دنوں کچھ ہونے لگی ہے تصدیع
ہوئے آرام طلب راہ طلب میں جب سے   ہم کو تصدیع جدی دل کو جدی ہے تصدیع
دیکھتا ہوں میں زمانے میں تو اک عالم کو   ق   کبھی آرام بھی ہے اور کبھی ہے تصدیع
لیکن احوال پہ جوشش کے جو کرتا ہوں نظر ——— کبھی آرام نہیں اس کو نری ہے تصدیع

۲۰۴
کروں نہ دولتِ دنیا کی زینہار طمع   دکھائے گو کہ یہ میرے تئیں ہزار طمع
بہ رنگ شمع ہے اس سوزِ عشق سے مجھ کو   دل برشتہ غرض چشم اشک بار طمع
اگرچہ نزع میں ہوں میں پر ایک بوسے کی   مجھے ترے لبِ جاں بخش سے ہے یار طمع
یہ کون زہد ہے زاہد یہ کون تقویٰ ہے   زباں سے بے طمعی دل میں بے شمار طمع
وہ چشم مست تری خون دل کی ہے مشتاق   رکھے ہے جوں مے گل گوں کی مے گسار طمع
وہ کیوں نہ سبزۂ خط چاہے اپنے عارض پر   کہ باغ بان کو ہے باغ سے بہار طمع
خدا نہ دیوے کسی چیز کی طمع جوشش ——— ہمارے دل میں یہ آتی ہے بار بار طمع

۲۰۵
ہوئے میرا مہ تاباں جو تماشائیِ شمع   کھائے بر ہم ابھی یہ انجمن آرائیِ شمع
ایک پروانے کو گرتے نہ سنبھالا اس نے   آستیں میں ہی رہا پنجۂ گیرائیِ شمع

Marfat.com

چشم کس طرح نہ روشن رہے تا مرگ اُس کی — خاک پروانہ کی ہے سرمۂ بینائی شمع
سمجھیں ہیں اہل نظر رتبۂ تنہائی کو — دیکھے کیا چشم لگن جلوۂ تنہائی شمع
بھول ہی جاے اُسے اپنی تجلّی جوشش —— محفل دل کی اگر طور کو دکھلائے شمع

ہر شب جو کھیلتی ہے یاں اپنی جان پر شمع ۲۰۶ عاشق ہوئی ہے شاید اُس بدگمان پر شمع
منصور وار کیوں کر سر سے نہ دار نکلے — لاتی ہے راز دل کو اپنی زبان پر شمع
پروانہ بے جگر ہے جو اُس پہ جاگری ہے — ورنہ سنانِ خوں ریز ہے شمع دان پر شمع
سوز و گداز اپنا سارا بیاں نہ ہوئے — لاکھوں جلیں بجھیں گو ہر داستان پر شمع
سنگِ مزار پر اس سرگشتہ کے جو آتی — تیغ زبان آتی تیری نہ سان پر شمع
ہے بار یاب ہر شب تو بزم مہوشاں میں — تو ہی دماغ تیرا ہے آسمان پر شمع
پروانہ بیترے آگے پرواز کر سکے گا — آیا مزاج تیرا اگر امتحان پر شمع
سوز کلام جوشش برقِ ہر انجمن ہے —— نازاں نہ رہیو ہرگز اپنی زبان پر شمع

ہوئے ہیں دل خمِ ابرو میں تیری جاناں جمع ۲۰۷ کہ جیسے مسجد کعبہ میں ہوں مسلمان جمع
نہ کر خیال کہ مژگاں ہیں اُس کی ای ناداں — یہ مے کدے کے ہیں در پر سیاہ مستاں جمع
کمان ابرو و تیرِ نگاہ و تیغِ مژہ — ہمارے قتل کو اُس نے کیا یہ ساماں جمع
گلوں کو بھرتا ہے دامن میں جس طرح گلچیں — کرے ہے اشک کے قطروں کو میرا داماں جمع
ہمارا دل نہ ہو کس طرح رشکِ مقناطیس — کہ اُس کے تیروں کے آکر ہوئے ہیں پیکاں جمع
ہمیشہ دستِ جنوں دھجیاں اُڑاتا ہے — کہاں سے اُس کے لیے میں کروں گریباں جمع

Marfat.com

گرہ نہ دیوے گا جب تک تو زلفِ ابتر کو — کبھی نہ ہوگی مری خاطرِ پریشاں جمع
یہ چاند ماتھے پر اس کے نہ ہوئے ای جوشش — ہوئے ہیں مہرِ درخشاں و ماہِ تاباں جمع

۲۰۸ ۵
رکھتا نہیں ہیں لالہ صفت دل میں چار داغ — طاؤس وار جز دِ بدن ہیں ہزار داغ
جوں ماہتاب عشق میں اُس آفتاب کے — چھاتی سے میری پھوٹ کے نکلا ہی یادداغ
ہر چند اب وہ سوزِ محبت نہیں مگر — سینے میں رہ گئے ہیں کئی یادگار داغ
سجدے کا یہ نشاں نہ ہو ماتھے پہ شیخ کے — رکھتا ہے وہ بھی تیری غلامی کا یار داغ
نے کوئی لالہ پہنچے ہے اُس کو نہ کوئی گل — جوشش رکھے ہے دل میں عجب کچھ بہار داغ

۲۰۹ ۷
خوف کیا ہی گو صبا ہو دست اندازِ چراغ — داغِ دل میرا نہیں جلتا بہ اندازِ چراغ
سوختہ جانوں کے لب سے دور ہے آہ و فغاں — کب کسی کے کان تک پہنچے ہے آوازِ چراغ
خالی اسبابِ فنا سے بزمِ ہستی میں نہیں — دیکھیے گر غور سے انجام و آغازِ چراغ
دل سیہ دل کا ہو روشن دل سے روشن کیا عجب — ہوئے گھر تاریک روشن ہے یہ اعجازِ چراغ
اے دلِ افسردہ سازش کر تو سوزِ عشق سے — دیکھ تو ٹک سوز کے ہے ساتھ کیا سازِ چراغ
تا سحر گردِ اُس کے تھا آخر کو جل کر رہ گیا — مثلِ پروانہ نہ دیکھا کوئی دم سازِ چراغ
دل سیہ تیرا ہی جوشش قدرِ داغِ عشق کر — خانۂ تاریک میں ہوتا ہے اعزازِ چراغ

۲۱۰ ۵
رات بے تابانہ ہو کر صدقۂ فرقِ چراغ — دل جلا پروانہ آخر ہو گیا غرقِ چراغ
لعل کے آویزے ہیں کانوں میں ایسے جلوہ گر — رکھتی ہے صبحِ بنا گوشِ بتاں شرقِ چراغ
وصل کی شب داغِ دل جلتا جو تھا سو بجھ گیا — دامنِ زنار اُس کا ہو گیا برقِ چراغ

Marfat.com

دن کو آ کر دیکھ اس کو رات دن جلتا ہے یہ　　ہوئے گا معلوم تب اس داغ سے فرقِ چراغ
ماہ رو کو تیرے جوشش انجمن میں دیکھتے ــــ　　رات پھیکا پڑ گیا سب زرق اور برقِ چراغ

کروں میں دید سے قطعِ نظر دروغ دروغ　۲۱۱/۳　اٹھا کے آنکھ نہ دیکھوں ادھر دروغ دروغ
سوائے راست تو باتیں نہ کر دروغ دروغ　　کہ راست راست ہوئے بے فروغ دروغ
کہے ہے کون کہ دیکھی ہے میں کمر اس کی ــــ　　نظر پڑی کسے اس کی کمر دروغ دروغ

اس دلِ صد چاک میں یوں جلوہ گر ہے اس کا داغ　۲۱۲/۲　جیسے قندیلِ مشبک میں چمکتا ہو چراغ
یار کے ہم راہ کیوں کر کیجیے سیرِ چمن　　اس سے آزردہ ہو گل اور مجھ سے بلبل بے دماغ
وصل میں بھی شمع رو کے مثلِ پروانہ مجھے　　آہ اس بے تابیِ دل سے نہیں ملتا دماغ
ساقیِ گل فام جب غیروں کو بھیجے جام دے　　لالہ ساں لب ریزِ خوں کیوں کر نہ ہو میرا ایاغ
نے ملے ہے زلف میں نے ٹھہرے ہے کاکل کے پیچ　　گم ہوا ہے دل ہمارا لیجیے کیدھر سراغ
گرچہ اے رشکِ چمن تھے دل گرفتہ غنچہ ساں　　دیکھتے ہی منہ کو تیرے ہو گئے ہم باغ باغ
کم نگاہی تھی ہی تس پر منہ لگایا غیر کو ــــ　　وہ مثل ہے اپنی جوشش داغ بر بالائے داغ

زخمیِ جگر کے دل میں ہی کیا آرزوئے تیغ　۲۱۳/۵　سو ٹکڑے ہو گیا ہے یہ دیکھے ہو سوئے تیغ
قاتل کھڑے ہیں گرد تری لاکھوں تشنہ لب　　قسمت میں کس کے دیکھیے ہے آبِ جوئے تیغ
ہر بات میں رقیب نہ کھا تیغ کی قسم　　نامرد کو یہ چاہیے ہرگز نہ چھوئے تیغ
قاتل مرے بدن میں تو اک قطرہ خوں نہیں　　ہر دم لہو سے کس کے ہے آلودہ روئے تیغ
جوشش وہ مار کر مجھے رویا یہاں تلک ــــ　　ہوئی اُس کے آبِ چشم ہی سے شست و شوئے تیغ

Marfat.com

اُس کے رخسار پر کہاں ہے زلف ۲۱۵/۷ شعلۂ حسن کا دھواں ہے زلف

دامِ خط کا فریب کیا کھائے
طائرِ دل کا آشیاں ہے زلف

مجھ سے مت پوچھ اُس سے پوچھ اے ترک
حال کی میرے ترجماں ہے زلف

وصف اُس کا ہو مختصر کیوں کر
ایک طومارِ داستاں ہے زلف

ہم ہی قیدی نہیں ہوئے اے شیخ
دامِ ہر پیر و ہر جواں ہے زلف

گم ہوا جب سے یہ دلِ وحشی
چشم و ابرو سے بدگماں ہے زلف

اپنے جوشش کو کشمکش میں رکھ
حد ضعیف اور ناتواں ہے زلف

شاید گزر ہوا ہے ترا آج سوئے زلف ۲۱۵/۶ آتی ہے اے نسیمِ سحر تجھ سے بوئے زلف

ظاہر ہے پیچ و تاب سے اس درد آہ کے
دل میں بھری ہوئی ہے تری آرزوئے زلف

مجھ پر اسیر ہوتے ہی یہ عقدہ کھل گیا
کہتے ہیں جس کو دامِ بلا ہیں یہ موئے زلف

اے خضر تجھ سے عمر طلب کرتے پھر سیر
دور و دراز ہوتی نہ گر راہ کوئے زلف

کیوں کر گلاب و مشک کی آئے نہ بو کہ ہے
روئے عرق فشاں ہی تری دست شوئے زلف

آشفتہ حال ہم سے تو جوشش ہوئی خجل
سنبل کی کیا مجال جو ہو روبروئے زلف

مائل ہوں کب پناہ کی تدبیر کی طرف ۲۱۶/۷ دیکھوں ہوں جوں نشانہ ترے تیر کی طرف

گر دیکھنا ہو روئے چمن پھر بھی اے صبا
جانا نہ اُس کی زلف گرہ گیر کی طرف

تیرے ہی در کی خاک کی نت آرزو رہی
آیا کبھی خیال نہ اکسیر کی طرف

جب موسمِ بہار کی سنتا ہوں میں خبر
روتا ہوں دیکھ دیکھ کے زنجیر کی طرف

Marfat.com

لاکھوں ہی گھر کو خاک میں لے کر ملا دیا ۔ آیا مزاج دہر نہ تعمیر کی طرف

زخمی پڑے سسکتے ہیں پر چھوڑتے نہیں ۔ حسرت سے دیکھنا تری شمشیر کی طرف

جوشش کو آرزوے اثر میں کیا تمام —— آخر اسی کی نالۂ شبگیر کی طرف

۲۱۷ کیوں کہوں قامت کو تیری اے بت رعنا الف ۔ اور کچھ خوبی نہیں رکھتا ہے اک سیدھا الف

جیسا ہے اُس برہمن زادی کے قشقے کا الف ۔ لکھ نہیں سکتا ہے کوئی خوش نویس ایسا الف

جب سے دی تعلیم گریہ اوستادِ عشق نے ۔ تختۂ سینہ پہ طفلِ اشک نے کھینچا الف

وصف بینی میں یہ کیا مصرع زباں پر آ گیا ۔ اُس کی بینی ہے بلند اور اُس سے چھوٹا ہے الف

گرد ہیں نقش و نگارِ چین اُن کے روبرو ۔ ہیں ردائے فقر پر اس طرح کے زیبا الف

قتل کو عاشق کے انگشت اشارت کر بلند ۔ تیری انگشت اشارت ہے شہادت کا الف

سرکشی کرتا ہے یوں ہر آن میرا نفس شوم ۔ جس طرح سے دم بہ دم ہو جائے ہے گھوڑا الف

اتنے پر بھی ذات واحد سے ہیں غافل ناقصاں —— کھنچ رہا ہے موئے تن سے تن پہ سرتا پا الف

۲۱۸ کرتا ہے کون مجھ سے گنہگار کی طرف ۔ سب بولتے ہیں اُس بتِ خونخوار کی طرف

حسرت بھری نگاہ سے ہر گل چمن کے بیچ ۔ دیکھے ہے تیرے گوشۂ دستار کی طرف

تیری طرح صبا نہیں جانے کے ہم کبھی ۔ اس کی گلی کو چھوڑ کے گلزار کی طرف

کرنا جو قتل ہو مجھے قاتل تو کر گزر ۔ کیا بار بار دیکھے ہے تلوار کی طرف

زاہد نہ پھر کبھی سوے محراب رو کرے ۔ دیکھے جو تیری ابروے خمدار کی طرف

اے یار تیرا طالبِ دیدار مر چلا ۔ ٹک دیکھ اپنے طالبِ دیدار کی طرف

Marfat.com

جوشش نکالے تیغ جو ابرو کے شور میں ــــ دیکھا نہ اپنی خوبیِ گفتار کی طرف

۲۱۹/۵ وہ شگفتہ دل جو تھا یک عمر گلشن کا حریف ــ ہو گیا داغوں کی دولت آہ گلخن کا حریف
گرد اُس رخسار کے زلفِ سیہ ہے حلقہ زن ــ کیوں نہ حلقہ اُس کا ہوئے مہ کے خرمن کا حریف
صبحِ محشر دامنِ کہسار دونوں ہیں خجل ــ کون ہو سکتا ہے میری جیب و دامن کا حریف
جب تری شمعِ تجلی نے منور کر دیا ــ خانۂ دل ہو گیا وادیِ ایمن کا حریف
شاعری کا فن بھی جوشش زور فن ہے کچھ نہ پوچھ ــــ ہر کس و ناکس نظر آتا ہے اس فن کا حریف

۲۲۰/۵ کیا شمع ہے مبتلائے عاشق ــ روتی ہے کھڑی برائے عاشق
کرتے تو ہو تیغ آزمائی ــ ایسا نہ ہو مر ہی جائے عاشق
گلزارِ جہاں میں غنچہ آسا ــ ہے خونِ جگر غذائے عاشق
اُس تیغِ نگہ کے سامنے سے ــ تا مر نہ مٹے نہ جائے عاشق
جوشش وہ یار گوشِ دل سے ــــ سنتا نہیں ماجرائے عاشق

۲۲۱/۸ ہنگامۂ یک حشر رکھتا ہے سرِ عاشق ــ خورشید قیامت ہے داغِ جگرِ عاشق
رہتا ہے تصور میں اُس آئینہ طلعت کے ــ کیوں کر نہ ہو آئینہ دیوار و درِ عاشق
خوبانِ جہاں ظالم گھیرے ہیں ترے در کو ــ ممکن نہیں اب ہوئے تجھ تک گزرِ عاشق
جلوے سے ترے چشمِ خورشید جھپکتی ہے ــ ٹھہرے ترے عارض پر کیوں کر نظرِ عاشق
ہیں دولتِ مہجوری منہ زرد و سپید آنکھیں ــ قاروں بھی نہ رکھتا تھا یہ سیم و زرِ عاشق
یہ دن کسی دشمن کو اللہ نہ دکھلائے ــ جس طرح گزرتی ہے شام و سحرِ عاشق

Marfat.com

گردن زدنی کون اور ظلم چلے کس پر | انصاف یہی ہے اے بے داد گر عاشق
بل مارتے اے جوشش کہسار کے دامن کو — صد لخت جگر گل بخشے چشم تر عاشق

۲۲۲
کس طرح کم ہوئے یہ سودائے عشق | جب سر شوریدہ میں سما جائے عشق
کیوں نہ ہو ہر موج اس کی شعلہ خیز | سیل اشک چشم ہے دریائے عشق
کام کیا دشت و بیاباں سے مجھے | ہاتھ آیا دامن صحرائے عشق
دین و دنیا کی خبر مجھ کو نہیں | لے گیا ہے نشۂ صہبائے عشق
کیوں نہ دیوانہ ہو جوشش کی طرح | جس کو تیرے ساتھ یاں ہو جائے عشق

۲۲۳
چمن کی سیر کا کیا خاک ہو شوق | نہ وہ دن ہی رہا ہے اب نہ وہ شوق
کسی کی بات سنتا ہو اگر وہ | فقیروں کا بھی اس سے جا کہو شوق
ترا منہ دیکھیں اور رویا کریں ہم | رہیں گے مرتے مرتے بھی یہ دو شوق
سنیں گے سب کی اے جوشش ولیکن — کریں گے وہ ہی ہوگا اپنا جو شوق

۲۲۴
مارا ہو تمہارا تو عالم ہے زیر خاک | مجھ سا ستم رسیدہ کوئی کم ہے زیر خاک
آلودہ ہے وہ عرق تک گرد سے | دیکھا نہ ہو تو دیکھ لو شبنم ہے زیر خاک
غلماں ہیں دست بستہ و خدمت میں حور عین | عاشق ترا سدا خوش و خرم ہے زیر خاک
ٹکڑے ہوا ہے جو کوئی یاں زیر تیغ عشق — تا حشر اس کی لاش مسلم ہے زیر خاک

۲۲۵
لینے نہ دے گی یہ مژۂ اشک بار خشک | تو ہوئی دل کی آگ سے جیب کنار خشک
بستر پہ قدم جو سوتے ہیں نیچے بھی ہوں | ہو جائیں مرے ہاتھ ابھی میرے یار خشک

Marfat.com

خوں خوار تیرے پنجۂ رنگیں کو دیکھتے | مرجاں کا خون ہو گیا سب ایک بار خشک
ابر و ہوا ہو مے ہو چمن ہو وہ گل نہ ہو | کافر ہے جس کو بھاتی ہو ایسی بہار خشک
تر دامنی تمہاری نہ جائے گی شیخ جی | گرمیِ زہدِ خشک سے کیجیے ہزار خشک
وہ آتشیں عذار جو کل باغ میں گیا | منہ دیکھتے ہی ہو گئے گل ایک بار خشک
جوشش دلوں میں بوئے محبت نہیں رہی — شیشوں میں ہو گئی ہے مے خوش گوار خشک

۲۲۶ ۴
اُس کے دیار میں نہیں ملتا نشانِ اشک | بھٹکا پھرے ہے آہ کدھر کاروانِ اشک
دُرِ نجف ہی اُس کو سمجھتے ہیں مردماں | کس آب و تاب سے ہے مژہ درمیانِ اشک
حاصل ہوئی یہ آتشِ غم سے گدازگی | پانی ہو بہ گئے جگر و دل بسانِ اشک
باغِ جہاں سے چیدنِ گلِ عشرت کہاں کہوں | ہے دامن و کنار تو جوشش مکانِ اشک

۲۲۷ ۱۰
گو سونپے مجھ کو گردشِ افلاک زیرِ خاک | کچھ غم نہیں ہے ہو گئی اک خاک زیرِ خاک
جیتے ہی جی نہ چاک گریباں رہا مرا | جیبِ کفن بھی دیکھ تو ہے چاک زیرِ خاک
جو خاک میں ملا دو ہوا خاک کیا عجب | ناپاک ہم سے ہوئیں اگر پاک زیرِ خاک
آئینہ دار پائے گا کچھ اور ہی جلا | جائے گا جب یہ دیدۂ نمناک زیرِ خاک
خم خانۂ جہان کو ہم خالی کر چلے | مے سے لگی رہے گی سدا تاک زیرِ خاک
اے شیخ کیا ڈرائے ہے حق ہے عذابِ قبر | لیکن جفا کش اُس کا ہے بے باک زیرِ خاک
یک بار خفتگانِ عدم چونک اٹھیں گے یار | نالہ کرے گا جب ترا غمناک زیرِ خاک
نے جالینوس ہے نہ فلاطوں نہ بوعلی | لیٹے ہیں کیا کیا صاحبِ ادراک زیرِ خاک

Marfat.com

تریاک سے تو بہت ہی خوگر ہو شیخ جی — توڑے گی ہاتھ پاؤں کو تریاک زیرِ خاک

جوشش عبث ہے دل میں تری خوف بازپرس — حامی ہے تیرا صاحبِ لولاک زیرِ خاک

۲۲۸

ہم رہے اک عمر مہمانِ فلک — بے نمک آیا نظر خوانِ فلک

یہ زمانہ گر نہ ہو ظالم پرست — ہو نہ اس رفعت پر ایوانِ فلک

گو نہ لے جائے جفا جو سے مرے — ظلم کے میدان میں چوگانِ فلک

دی ہمیں سرگشتگی دل بستگی — آہ کیا کیا کچھ ہیں احسانِ فلک

دے اجل کے منہ میں اے جوشش اُسے — جا چھپے جو زیرِ دامانِ فلک

۲۲۹

یہ دم بہ دم کا روٹھنا اے یار کب تلک — اس ناز کا رہوں میں خریدار کب تلک

تقصیر کی ہر ایک کے تعزیر ہو چکی — منہ دیکھتا رہے یہ گنہگار کب تلک

اب تو مجھے نہ صبر نہ دل کو قرار ہے — یارب میسر آئے گا دیدار کب تلک

آخر کرم کرے ہی گا احوال پر مرے — اس طرح سے رہے گا دل آزار کب تلک

اے صبحِ وصل جلد کہیں ہو بھی جلوہ گر — امید پر رہے کوئی بیدار کب تلک

درپے تو اپنے آٹھ پہر ہوں پہ دیکھیے — اٹھتا ہے دل سے پردۂ پندار کب تلک

جوشش یہ چرخ فتنہ سر انجام دیکھیے — رہتا ہے میرے درپئے آزار کب تلک

۲۳۰

تیرے عشاق میں ہیں اہلِ جگر ایک سے ایک — میرے جی دینے کی پوچھے ہے خبر ایک سے ایک

آگ دی عشق نے جس دن سے ہمارے دل میں — آہ کے ساتھ نکلتے ہیں شرر ایک سے ایک

منفعل ہیں لب و دنداں سے تمہارے ہر ایک — گرچہ اس دہر میں ہیں لعل و گہر ایک سے ایک

Marfat.com

یا رِ قبول اگر ہوئے تو ہے عزّ و شرف ق ہے مری عرض تری بزم میں ہر ایک سے ایک
جس گھڑی آئے یہ سوداز دہ محفل میں تری — ماریں چشمک نہ کبھی دیکھ ادھر ایک سے ایک
لاف کیا مارے ہیں تو اپنے ہنر کا جوشش — ہیں زمانے میں پڑے اہلِ ہنر ایک سے ایک
۲۳۱ ہ ہے آفتاب اور مرے دل کا داغ ایک دیکھا تو بزمِ عشق میں ہے یہ چراغ ایک
وحدت ہی سے ظہور ہے کثرت کا دیکھ لے ہیں پھول سو طرح کے ولیکن ہے باغ ایک
جس دن سے وہ خیال میں تیری کمر کے ہے عنقا کا اور دل کا مرے ہے سراغ ایک
انصاف سے بعید ہے ساقیِ روزگار اوروں کو جام سیکڑوں مجھ کو ایاغ ایک
لائیں کہاں سے تیری سی فکرِ بلند ہم — جوشش نہیں ہر ایک کا دل اور دماغ ایک
۲۳۲ یاد کر تیرے لبِ گوں کا اے جانان نمک ڈال دیتے ہیں مے گل رنگ میں مستان نمک
کیوں نہ گل کو دیکھ کر گلزار میں آئے ہنسی مدتوں کھایا ہے تیرا اے لبِ خنداں نمک
اے مرے کانِ ملاحت کر نہ مرہم کی تلاش یہ تو وہ داغِ جگر ہے جس کا ہے درماں نمک
آتشِ دوری میں ہم مے خوار کی اے سوزِ عشق بھُن چکا ہے چاہتا ہے یہ دلِ بریاں نمک
یہ تو وہ زخمِ جگر ہے آہ جس کو دیکھ کر مرہمِ زنگار حیراں ہو گیا اور گریاں نمک
تیرا لب جاں بخش ہے اور وہ نمکدار حیات تیرے آگے کب رکھے ہے چشمۂ حیواں نمک
ہونٹ اب تک چاٹتا ہے دیکھ جوشش زخمِ دل — آہ کیا رکھتا تھا اُس کے تیر کا پیکاں نمک
۲۳۳ لعل سا ہے عارض پہ خطِ زلف پریشاں نزدیک جوں کسی باغ میں ہو سنبل و ریحاں نزدیک
کب گلہ بوسے کا اُس غنچہ دہن سے جو کبھی ہنستے ہنستے بھی نہ لایا لبِ خنداں نزدیک

Marfat.com

جتنا ہم چاہتے ہیں چاہتے ہیں سنتے ہو — خواہ تم دور رہو خواہ رہو میاں نزدیک
اشک گلگوں کی بہ دولت تری دیوانے سے — ہوگیا دور بیاباں و گلستاں نزدیک
دور افتادوں کو دکھلائے اگر کوئے بتاں — تیری شفقت سے ہے اے گردشِ دوراں نزدیک
کیا کہوں ضعف بہت دور کھنچا ہے اے جنوں — ورنہ ہاتھوں سے مرے تھا یہ گریباں نزدیک
دانۂ اشک ان آنکھوں میں جو دیکھے جوشش — پھر صدف کے نہ پھرے قطرۂ نیساں نزدیک

گر بھڑک اٹھے ہماری جانِ غم پرور سے آگ — پانی لے دوڑیں بجھانے کو سبھی گھر گھر سے آگ
تو زبس سرگرمِ قتلِ عاشقاں ہے کیا عجب — جوں زبانِ شعلہ گر نکلے ترے خنجر سے آگ
کنجِ گلخن کو مجھے سونپا جلا کر عشق نے — تا ابد نکلے گی میری مشتِ خاکستر سے آگ
سختِ جاں تا ہوں نہ باہم ہو نہ آفت کا ظہور — بے ملے چقماق کے نکلے ہے کب پتھر سے آگ
مدعی ناتواں کو ناتواں مت کر خیال — نیستاں میں شعلہ ور ہوتی ہے اک اخگر سے آگ
یوں دلِ صد چاک سے ہے ربط سوزِ عشق کو — مختلط جس طرح رہتی ہے سدا مجمر سے آگ
کس طرح جوشش شرر افشاں نہ ہو شکلِ انار — مضطرب ہو کر نکلتی ہے دلِ مضطر سے آگ

وہ بھری ہے مرے جگر میں آگ — دے سمندر کے بال و پر میں آگ
شعلہ رو ہے ترے تصور میں — شمع ساں میری چشمِ تر میں آگ
کیوں جلاتا ہے خانۂ دل کو — کوئی دیتا ہے اپنے گھر میں آگ
جل رہا ہوں میں دیدۂ تر سے — پانی بھی ہے مری نظر میں آگ
حال پر میرے اس کا دل جلتا — نہیں اس آہِ بے اثر میں آگ

Marfat.com

جا نہ پروانہ اُس کی محفل میں — شمع کے لگ رہی ہے سر میں آگ
چشم آتش نشاں سے لے ہے جوشش — ہے بھری سارے رہ گزر میں آگ

۲۲۳
چشم تر لب خشک ہیں اور دل پریشاں زرد رنگ — آہ کیا کیا تجھ کو دکھلائے ہیں تو نے درد رنگ
گرم جولاں جس گھڑی تو ہوئے ہے اے شہسوار — عاشقوں کا بہترے اڑتا ہے بہ سانِ گرد رنگ
اُس دل سنگیں میں ہو موثر یہ ممکن ہی نہیں — گو شرر کا سا کرے پیدا یہ آہِ سرد رنگ
گنجفے کی طرح برہم کیوں نہ ہو کارِ جہاں — اور ہی صورت سے دکھلائی ہو یاں ہر فرد رنگ

۲۲۴
چہرے کا میری کیوں نہ مشابہ ہو زرد سے رنگ — پیدا کیا ہے میں نے یہ کس درد سے رنگ
جتنے سفر ہیں تیرہ کریں رنگ کو مگر — ہوئے سفید ملک فنا کے سفر سے رنگ
ہے آب و تاب زلف بنا گوش یار سے — جوں دود آہ بگڑے ہے فیض سحر سے رنگ
دکھلا بہار لالہ و گل چشم اشک بار — دامان کوہسار کو خونِ جگر سے رنگ
کاوش کرے نہ مجھ سے یہ اپنی مژہ سے کہہ — ہوگا جنوں کا اور ہی اس نیشتر سے رنگ
جوشش ہمارے اشک کے قطرے ہیں ایسے گرم — اڑ جائے جس کے سامنے روئے شرر سے رنگ

۲۲۵
کیوں نہ ہوں ہم نفساں اپنے دل تنگ سے تنگ — ان دنوں اُس نے نکالے ہیں نئے ڈھنگ سے ڈھنگ
یہ دل سخت مرا سنگ دلوں سے ٹوٹا — کچھ اچنبھا نہیں ہے ٹوٹے اگر سنگ سے سنگ
چنگ میں لا تو چکا اہل دلوں کے دل کو — چھوڑتا کیوں نہیں مطرب پسر اب چنگ سے چنگ
ہم سے بے ننگوں سے آزردہ ہو کس طرح — صاحب ننگ سدا رکھتے ہیں بے ننگ سے ننگ
ساتھ دل بیٹھنا تجھ کو تو خوش آیا ہے — آہ کس رنگ سے ہر گز میں مرے رنگ سے رنگ

Marfat.com

ضبط کیوں کر نہ کرے شیخ تجھے نشۂ بنگ — ہوتے دیکھی نہ ہوا فق کسے جب بھنگ کے بھنگ
میں اُسے اُٹھنے نہ دیتا تھا وہ اُٹھ چلتا تھا — میرے اور اُس کے رہی رات غرض جنگ سے جنگ
قابل باغ نہ ہوتی کبھی سنبل جوشش — دام گر لیتی نہ اُس کاکلِ شب رنگ سے رنگ

۲۳۹ ہر چند میرا دل نہیں اے بد دماغ سنگ — لیکن ہے تیری سختگیِ دل سے داغ سنگ
بے یار و بے بہار گلستانِ دہر میں — اے محتسب ہے شیشے کا میرا ایاغ سنگ
داغوں سے پھل گیا ہوں میں اس کو میں کیا ہے غم — کھاتا نہیں درخت ثمردار باغ سنگ
جز آستانِ یار کہاں پائے جائے امن — ڈھونڈھے اگر جہان میں لے کر چراغ سنگ
بازار احتساب ہے کیا گرم ان دنوں — لیتا پھرے ہے شیشے کا سراغ سنگ
شہرتِ جنوں کی کوچہ و بازار ہو گئی — اب مارتے ہیں لڑکے مجھے با فراغ سنگ
کیوں کر لگے رقیب کو یاں سنگِ حادثہ — جوشش کسی کے ہاتھ کا کھائے نہ زاغ سنگ

۲۴۰ اشک سے ہوئی نہ افسردہ دل تنگ میں آگ — گو کہ پانی میں ہے سنگ پہ ہے سنگ میں آگ
زاہد خشک ڈرے کیوں نہ قدح خواری سے — ہے تو پانی پہ بھری ہوئے گل رنگ میں آگ
گر یہی سوز گلو ہے تو لگے گی مطرب — آج میرے دف و نے ڈھولک و مردنگ میں آگ

۲۴۱ معدوم ہوں یہی تھی سدا آرزوئے دل — کیا خاک اس گلی میں کروں جستجوئے دل
کرتے تو ہو رفو یہ سنا اے رفوگراں — مثل رفوئے جیب نہ ہو یہ رفوئے دل
منت کشِ جگر ہوا اب اے چشمِ خوں فشاں — خالی ہوا بغل میں ہمارا سبوئے دل
ازبس کہ داغ دار ہے داغِ فراق سے — اے اشک چھوڑیو نہ کبھی شست و شوئے دل

Marfat.com

جوشش ہم اپنے بخت کو خوب آزما چکے — ممکن نہیں بر آئے کبھی آرزوے دل

کہتے ہیں سب سن کے آہِ سردِ دل ۲۴۲/۲ درد بے درماں ہے تیرا دردِ دل
تو بھی کچھ لایا عدم سے اے جگر — ہے یہ دردِ غم تو رہ آوردِ دل
زخم کی ہے آرزو اے تیغِ عشق — داغِ دل تو ہے نمک پروردِ دل
مت نشانہ ڈھونڈ تیر افگن مرے — رکھ نشانے کی جگہ یہ فردِ دل
ہوئے روزِ حشر فیضِ عشق سے — سرخ جوں خورشید روئے زردِ دل
عشق کے میداں میں چوگانِ زلف — چاہیے باقی نہ چھوڑے گردِ دل
عشق بازی ہم نے کی بازی سمجھ — پڑ گئی ششدر میں جوشش نردِ دل

روشن ہے آفتاب کے مانند داغِ دل ۲۴۳/۲ روزِ جزا تلک نہ بجھے گا چراغِ دل
اپنی خبر تو آپ کو ملتی نہیں وہاں — کوچے میں اس کے لیجیے کیوں کر سراغِ دل
مطلق نہیں اسے ہوسِ گلشنِ ارم — کی جس نے ایک دم بھی یہاں سیرِ باغِ دل
معدوم ہے جہاں میں دستِ کشادہ کار — ممکن نہیں کہ ہاتھ لگے یاں فراغِ دل
پہنچی ہے اس کی زلف کی بو کیا مشام میں — جو ہو گیا ہے ان دنوں برہم دماغِ دل
ساقی شتاب آ کہ شوق سے تری — لبریز ہو رہا ہے یہ میرا ایاغِ دل
جوشش رہا نہ پنبہ و مرہم جہان میں — لیکن اسی طرح ہیں تر و تازہ داغِ دل

زلف کا مبتلا ہوا ہے دل ۲۴۳/۵ مبتلائے بلا ہوا ہے دل
گاہ ہنستا ہے گاہ روتا ہے — ان دنوں تجھ کو کیا ہوا ہے دل

Marfat.com

کچھ نہ پوچھو آتشِ جدائی کی — دیکھ لے یہ جلا ہوا ہی دل
چاکِ سینہ تو کس شمار میں ہے — سو جگہ سے پھٹا ہوا ہی دل
خاک سمجھے گا سوزِ دل کو مرے — جس کا جوشش بھرا ہوا ہی دل

۲۴۵ ۵
بے بھی کہیں شتاب جو لینا ہو یار دل — کب تک اس آرزو میں رہے بے قرار دل
جگنو ہو جس طرح شبِ یلدا میں جلوہ گر — چمکا کرے ہے زلف میں یہ داغدار دل
خاطر پہ اُس کی ہو نہ گراں بیٹھنا مرا — تکلیف آہ دے نہ اگر بار بار دل
رونا ادب سے دور تو ہے پیش روبرو — پر چاہتا ہے رونے کو بے اختیار دل
زلفوں میں اُس کی دانۂ تسبیح کی طرح — جوشش گتھے ہوئے نظر آئے ہزار دل

۲۴۶ ۷
نہیں معلوم وہ کب سے گیا دل — ابھی میری بغل میں تھا مرا دل
بھرے تھے گل ہی جب دامن میں گلچیں — سو اب لختِ جگر ہے اُس میں یا دل
ابھی کر بیٹھتے ہم ترکِ دنیا — جو دولت پر ہمارا ڈولتا دل
پریشاں رات دن رہتا ہے شاید — کسی کی زلف کا ہے مبتلا دل
چمن میں دیکھتے اس گل بدن کو — شگفتہ مثلِ غنچہ ہو گیا دل
نصیبوں کی کہاں تک کیجئے خوبی ق — جو اُس کے پاس جوشش لے گیا دل
تو وہ منہ پھیر کر جھنجھلا کے بولا — اُٹھا بھی تجھ سی رکھتا ہے کینا دل

۲۴۷
منت کشِ چمن نہ ہوں بلبل برائے گل — رکھتا ہوں اپنے ہاتھ میں گل میں بجائے گل
ہے زیبِ فرق یہ گلِ داغِ جنوں مدام — جل جاؤں شمع وار پہ سر سے نہ جائے گل

Marfat.com

بلبل کو آرزو ہے کہ ہر صبح جوں نسیم   کھولوں میں اپنے ہاتھ سے بندِ قبائے گل
جنسیت ارتباط کو ہے شرط دیکھ لے   اس قرب پر نہ خار ہوا آشنائے گل
جس گل پہ ماہ و مہر نے گل کھایا باغ باں   اس گل کے آگے کب مری خاطر میں آئے گل
تو نے کیا قبول جو یہ جورِ باغباں   کیا خوب رو نہ تھا کوئی بلبل سوائے گل
کیوں کر نہ عندلیب کرے نالہ و فغاں   اک جورِ باغباں ہے تس پر جفائے گل
اپنی خوشی یہی ہے کہ لے نامِ گل رخاں   لائے کوئی مزار پہ گل یا نہ لائے گل
جوشش میں داغِ دل کو چھپاتا ہوں اس لیے   ڈرتا ہوں یہ چراغ کہیں ہو نہ جائے گل

۲۴۸

بلبلو کرتی ہو کس واسطے غل بر سرِ گل   کچھ نہیں سنتا بجا دیکھو دلِ بر سرِ گل
بحرِ غم سے ہے چمنستان میں ہر تختۂ گل   دودِ آہِ دلِ بلبل کا ہے بادل بر سرِ گل
استخواں جلنے لگے پنبہ صفت اے بے رحم   اتنے کھائے ہیں ترے واسطے تل بر سرِ گل
حیف صد حیف فلک کھینچے ہوئے تیغِ خزاں   موسمِ گل میں رہا ہے گا دو دن بر سرِ گل
اپنے دامن سے نہ پونچھا کبھی آنسو افسوس   روتے روتے ہوئی بلبل گئی ڈھل بر سرِ گل
نقدِ جنسِ دل و جاں موسمِ گل میں جوشش   جی میں آتا ہے لٹا دیجیے کل بر سرِ گل

۲۴۹

لعلِ لب ہے ترے شراب خجل   خطِ مشکیں سے مشکِ ناب خجل
جلوۂ حسنِ یار چھپ نہ سکا   ہو کے حائل ہوئی نقاب خجل
اپنے اعمال سے کبھی نہ ہوا   یہ دلِ خانماں خراب خجل
مژۂ اشک بار کے آگے   کیا عجب ہے جو ہو سحاب خجل

Marfat.com

گردشِ چشمِ یار سے جوشش ـــــ ہے زمانے کا انقلاب مخیل

دورِ داماں نے تیرے نہ لیا خاک کے مول ۲۵۰/۶ کون سے یاروں کو پھر گردشِ افلاک کے مول
رہ گزر کی ترے گر خاک پڑے آنکھوں میں ہو صفاہان کا سرمہ تو نہ لوں خاک کے مول
کیا ہی تر دامنوں کا گرم ہوا ہے بازار زاہدِ خشک کو لیتے نہیں مسواک کے مول
نقدِ جاں دیتے ہیں اور صید گہِ عالم میں زخم ہی لیتے ہیں طالب ترے فتراک کے مول
آشیانِ دل پر داغ جو تھا رشکِ چمن بلبلو بیچوں ہوں اس کو خس و خاشاک کے مول
آہ کیا کیجیے جوشش مرے دل کا مجھ سے ـــــ پوچھیں ہیں ناز و کرشمہ بتِ بیباک کے مول

کبھی اس چشم پرفن سے دل ہوتا نہ تھا غافل ۲۵۱/۳ فسونِ غمزۂ پنہاں نے اس کو کر دیا غافل
پریشاں خاطروں کی بزم میں کب بار پاتا ہے وہ سودائی جو پابندِ زلف ہے اس کی ہوا غافل
نہ ذوقِ حسن ہے اس کو نہ شوقِ عشق اے جوشش ـــــ بغل میں ہے دلِ افسردہ میرا آہ کیا غافل

دامِ غفلت ہی میں دن رات گرفتار ہیں ہم ۲۵۲/۵ نا سزا کہیے جو کچھ سب کے سزاوار ہیں ہم
دیکھیے ہم میں اور ان آنکھوں میں کیا ہوتی ہے لوہو کی پیاسی ہیں وے تشنۂ دیدار ہیں ہم
جس کی زلفوں کا بندھا چھوٹتے دیکھا نہ کبھی اسی کے دامِ محبت میں گرفتار ہیں ہم
غیر پر لطف و کرم ہم پہ ستم ہائے ستم اے ستم گار ترے ایسے گنہگار ہیں ہم
کس طرح سے نہ شب و روز کراہیں جوشش ـــــ دردِ دل چین نہیں دیوے ہے ناچار ہیں ہم

گلزارِ محبت میں نہ پھولے نہ پھلے ہم ۲۵۳/۲ مانندِ چنار آگ میں اپنی ہی جلے ہم
مدت پہ جو کل اس سے ملے ہو گئے بیخود سمجھا نہ گیا یہ کہ ملے کس کے گلے ہم

لہو کی طرح جم گئے تلوار کے منہ پر
ٹکڑے ہوئے پر آگے سے اُس کے نہ ٹلے ہم

آزردہ عبث ہوتے ہو تم نالہ کشی سے
لو خوش رہو لے ہم نقصاں ہاے پہ ملے ہم

اے وعدہ غلط تو نہیں آنے کا پھر ادھر
سمجھیں ہیں ترا خوب یہ آرے ویلے ہم

بے رحم کسی نے نہ خبر لی تہہ در پر
جوں نقش قدم دل ہی سگے پاؤں تلے ہم

محفوظ رکھا عشق نے ایذائے اجل سے
گنجشک تھے پر چنگل شاہیں میں پلے ہم

جب عشق کی آتش دلِ افسردہ میں بھڑکی
پتھر تھے پہ شیشے ہی کے مانند گلے ہم

آنکھوں میں خلائق کے بھے ٹھہری ہیں جو شش ـــــ اس ہستی موہوم میں آئے تھے بھلے ہم

تری طہارت کو شیخ کہہ تو کہاں تلک سے لائیں اک آب جو ہم
طواف دل کا ہے قصد ہم کو کریں ہیں آنسو سے نت وضو ہم

تنگ آئے ہیں زندگی سے رہیں گے خوف و رجا میں کب تک
جو ہونی ہو سو شتاب ہوئے کھڑے ہیں قاتل کے رو بہ رو ہم

رکھے تو جب تک جہاں میں یا رب ترے کرم سے امید یہ ہے
رہے نہ متعلق تلاش دولت کریں نہ دنیا کی جستجو ہم

خزاں نے سب کی بہار کھو دی رہا نہ سنبل بچی نہ ریحاں
گلوں کو دیکھا ہوئے پریشاں چمن سے نکلے بہ رنگِ بو ہم

غم و الم نے تو کر رکھا ہے ہمارے چہرے کو زرد و شش
لہو کے آنسو اگر نہ روئیں نہ ہوں محبت میں سرخ رو ہم

Marfat.com

۲۵۵/۱۱

گو کہ محتاج ہیں گدا ہیں ہم — بے نیازی کے بادشا ہیں ہم
چشمِ تحقیر سے ہمیں مت دیکھ — خاک تو ہیں پہ توتیا ہیں ہم
آہ اس عمرِ بے بقا کی طرح — رہروِ کشورِ فنا ہیں ہم
ایسا بے برگ و بے نوا ہے کون — جیسے بے برگ و بے نوا ہیں ہم
گو ہمیں تو کبھی نہ یاد کرے — پر تری یاد میں سدا ہیں ہم
مار کر بھی ہمیں نہ پچتایا — بے وفا تو کہ بے وفا ہیں ہم
جبہہ سائی سے دشمنی ہے جسے — اسی کے در پہ جبہہ سا ہیں ہم
کون رہبر ہو عشق کی رہ میں — آپ ہی اپنے رہنما ہیں ہم
ہیں تو صورت پرست آئینہ وار — لیک معنی سے آشنا ہیں ہم
اور دیوانہ کون ہے جوشش — یا دوانا تھا قیس یا ہیں ہم

۲۵۶/۱۲

تجھ سے ہی کیا دوا کی نہیں خوش نگاہ چشم — جتنے سفید پوست ہیں سب ہیں سیاہ چشم
اس مہروش کے ہونے سے دے گریہ رو برو — جب تک سفید ہوئے نہ مانندِ ماہ چشم
اندھیر ہے دیارِ محبت میں ہم دماں — تقصیرِ دل کی ٹھہرے کرے جو گناہ چشم
دونوں مکان غیر سے خالی ہیں آکے بیٹھ — تیرے پسند خواہ یہ دل آئے خواہ چشم
اس کی شبِ فراق میں اتنا تو رو کہ ہو — دریائے اشک میں تری کشتی تباہ چشم
مجھ کو جلا کے خاک کیا اور بہا دیا — تم سے تو یہ نہ تھی مجھے اے اشک و آہ چشم
جوشش وہ کون سا ہے جفاکار جس پر آج — منہ پر ہو ملے ہوئے نہ بے داد خواہ چشم

Marfat.com

غافل اُس چشم سے نہ رواے چشم ٢٥٧ سحر ہے اُس کی ہر نگہاے چشم
آج مارا پڑا ترے سپ چلنے دل بیچارہ بے گنہ اے چشم
جلوۂ حسن یار کے آگے گر جبے نورِ مہر و سہاے چشم
ناخنِ یار سے بھی کھل نہ سکی دانۂ اشک کی گرہ اے چشم
دلِ غم گین بغل میں ہے جب تک —— ستم سیلِ اشک سہ اے چشم
ہوگیا ابر دو بدواے چشم ٢٥٨ رکھے اللہ آبرواے چشم
آج کیوں آپ ہی آپ ٹپکے ہے ہر مژہ سے تری لہواے چشم
تیری دولت مدام جاری ہے گلشنِ دل کا آب جواے چشم
رشکِ نافہ ہو تو اگر دیکھے حلقۂ زلفِ مشک بواے چشم
دلِ پُر خوں رہے نہ سینے میں ہے مجھے اتنی آرزواے چشم
داغِ حسرت سے چھا گیا سینہ کر چکا اشک شست و شواے چشم
لہو کے آنسوؤں سے جوشش کو —— گر محبت میں سرخ رواے چشم
گو کہ تو ملنے لگا اے ماہ کم ٢٥٩/١١ پر کوئی ہوتی ہے دل کی چاہ کم
لے کسی قاتل سے سائی ہو تو ہو اور کس سے تو ہے مجھ کو راہ کم
جفا کاری جو اُس کی ہے سو ہے خواہ اُس سے بہت ملیے خواہ کم
... لے آہ خوب اگر اٹھے ہے وہ میرے درد سے آگاہ کم
دھوم ڈالی جب جلوے نے ترے ہوگئی ہے قدرِ مہر و ماہ کم

Marfat.com

کیوں نہ ہو دل اُس کا رُشمن مثلِ ماہ — جن کے دل میں ہووے حُبِّ جاہ کم
چاہیے کس کو کسے دل دیجیے — دل رُبا ملتے ہیں خاطر خواہ کم
درد نے جب سے کیا ہے دل میں گھر — نے فغاں ہوتی ہے کم نے آہ کم
گر یہی تیور تمھارے ہیں تو خیر — آئے گا یہ بندہ درگاہ کم
نرگس اُس کی آنکھ پہ چڑھتی ہے کب — اوروں کی نظروں میں ہے ہر گاہ کم
گویا جوشش سے کبھی خلطہ نہ تھا — ایسے تم ملنے لگے اللہ کم

۲۶۰/۸ عرق آلودہ مکھڑے پر نظر گر ٹک کرے شبنم — سبوئے غنچہ لے آگے ترے پانی بھرے شبنم
فراغت سے ہی بیٹھی غنچوں کے تکیے دھرے شبنم — نہیں ہے آتشِ گل شعلہ زن کیوں کر ڈرے شبنم
گلِ داغِ جگر اخگر نسیمِ آہ ہے شعلہ — ہمارے گلشنِ دل سے ٹک اک کر تو پرے شبنم
چبھا خارِ محبت اُس کے بھی دل میں کسی گل کا — جو گلشن میں پڑی ہے آنکھوں میں آنسو بھرے شبنم
گلوں کے ساتھ ہر شب گرمیِ صحبت نہیں لازم — حذر اولیٰ ہے آہِ سردِ بلبل سے ارے شبنم
چڑھا یا سر پہ گل نے تجھ کو ہے جائے ادب ورنہ — اگر پائے تجھے بلبل ترے ٹکڑے کرے شبنم
جو ہوئے صاف طینت کیوں جا ہی سبز رنگوں کو — گرے داماں بیشتر دیکھے جہاں پتے ہرے شبنم
صفائے درِ گوشِ یار لے جوشش اگر دیکھے — تو اپنے رشک کی آتش میں آپ ہی جل مرے شبنم

۲۶۱/۹ گرے ہیں اشک مرے دیدۂ پر آب سے کم — پر اتنے پر بھی نہیں بارشِ سحاب سے کم
اِدھر وہ آئے ہے کیوں ان دنوں حجاب سے کم — ہیں تو دید کی فرصت ہے اضطراب سے کم
تصور اُس کے لبوں کا ہے اور رقت ہے — یہ اشکِ سرخ ہمارا نہیں شراب سے کم

Marfat.com

جس آب و تاب سے آنسو ہیں میری آنکھوں میں
صدف میں ہوئے گا موتی اس آب و تاب سے کم

تمہاری زلف کے مارے ہزار ہیں لیکن
خراب ہوئیں گے اس خانماں خراب سے کم

دلِ برشتہ کو کھا خونِ دل کو پی سے خوار
نہ یہ شراب سے کم ہے نہ وہ کباب سے کم

جو اس کے رو سے درخشاں کو غور کر دیکھا
نہ ماہ تاب سے کم ہے نہ آفتاب سے کم

ضیائے شمع میں فانوس سے کمی آئی
ہوا نہ جلوہ ترے حسن کا نقاب سے کم

بھا پھرے ہے سدا سیل اشک میں جوشش ـــــ
نہیں یہ کاسۂ سر کاسۂ حباب سے کم

٢٦٢/٨

اس کمر کے خیال میں ہیں ہم
بیٹھے کرتے ہیں سیر ملکِ عدم

بے خودی ہم پہ رکھیو لطف و کرم
اپنے تئیں بھول جائیں جب تک ہم

کیوں گنہگار ہو نہ نوعِ بشر
پہلے ہی چوکے حضرتِ آدم

آہ اس بحر میں حباب کی طرح
اپنی بھی زندگی ہے کوئی دم

دی ہے دھونی درِ توکل پر
چھوڑ دی ہم نے منتِ عالم

دیکھنے بھی نہ پائے قاتل کو
زخم اتنے ہی لگ گئے پیہم

نیلگوں کیوں نہ ہو حصارِ فلک
ہے سیہ پوش خانۂ ماتم

لطف ہوتا جو عیش میں جوشش ـــــ
چھوڑ دیتا نہ سلطنت ادہم

٢٦٣/٥

مونسِ دل ہوئے ہے ایک ہی دم شادی و غم
سیکڑوں کوس لگے کرنے کو رم شادی و غم

خندۂ جام سے و گریۂ مینا کو دیکھ
گر نہ دیکھا ہو کبھی تو نے بہم شادی و غم

شادی و غم سے مبرا ہی رکھ اس کو یارب
دلِ وارستہ پہ میرے ہے ستم شادی و غم

Marfat.com

نہ مجھے شادی کی شادی ہے نہ غم کا غم ہے — مجھ پہ کس واسطے کرتے ہیں کرم شادی و غم

شادی سے غم ہے ہمیں غم سے ہے شادی جوشش — اور ہی وضع سے یاں کرتے ہیں ہم شادی و غم

آئے سو سو طرح کا گر اس دل پہ غم میں غم ۲۶۴ دم نہ ماروں عشق میں جب تک ہے میرے دم میں دم

خشک ہونے کا نہیں ہرگز مرا کشتِ امید — جب تلک باقی رہے گا میری چشمِ تر میں نم

لطف وہ کھلاتا ہے مستوں کو جو کچھ جامِ شراب — یہ کبھی دیکھا نہ ہوگا تو نے جامِ جم میں جم

سبز ہیں کوہ و بیاباں اور میں زندگی میں ہوں — جی میں آتا ہے کہ کھا بیٹھوں میں اس موسم میں سم

زخمِ تیغِ یار جوشش تا نہ پائے التیام — نت نمک ملواتے ہیں جرّاح سے مرہم میں ہم

یوں غنچہ لب سبھی ہیں کرتے ہیں سب تبسم ۲۶۵ لیکن غضب ہے تیرا اے غنچہ لب تبسم

نے کوئی گل لگے ہے یا رو نہ کرے غنچہ — اُس کی عجب ہنسی ہے اُس کا عجب تبسم

اعجازِ عیسوی ہے اس لب کا مسکرانا — ہوتے ہیں مردے زندے کرتا ہے جب تبسم

حالِ تباہ میرا وہ دیکھ مسکرایا — ورنہ کرے ہے کوئی کب بے سبب تبسم

بن تیرے گل نے دیکھا کب منہ شگفتگی کا — تجھ بن کیا چمن میں غنچے نے کب تبسم

کب شگفتہ رو ہے غنچہ دہن ہمارا — ہر بات میں ہنسی ہے اور جب نہ تب تبسم

آگے تو لے گیا تھا آرام و تاب و طاقت — کیا جانے کیا کرے گا اب کیا غضب تبسم

مجھ پہ پریستاں کرم نہ کریں یا کرم کریں ۲۶۶ یہ جور یہ جفا یہ تعدی نہ کم کریں

وہ سنگ دل کبھی نہیں ہوتے کا مہرباں — کیا فائدہ جو نالہ و فریاد ہم کریں

دیکھا ہے جب سے اس کے دہاں کو کرکے تئیں — جی یہ ہی چاہتا ہے کہ سیرِ عدم کریں

Marfat.com

وسعت کہاں ہے صفحۂ ہستی میں اس قدر　　جو داستانِ عشق کو اس پر رقم کریں
جوششِ ہمارے کلبۂ احزاں میں خوب ہے ــــ ایسے کہاں نصیب کہ آپ کرم کریں

٢٦٨ ٥
سوزِ دل سے تری محفل میں جلا جاتا ہوں　　شمع کی طرح کھڑا ہوں پہ گھلا جاتا ہوں
دود کی طرح میں دل سوختہ جاتا ہوں جدھر　　اپنے احوال پہ عالم کو رُلا جاتا ہوں
زندگی ہے تو رقیبوں سے میں کل سمجھوں گا　　آج تو کوچے سے تیرے میں چلا جاتا ہوں
گھر ترا تجھ کو مبارک ہے تنک سن لیجے ــــ کیوں نکالے ہے مجھے آپ ہی چلا جاتا ہوں
اُس طلب گارِ دل اور دشمنِ جاں سے جوشش　　کوئی ملے یا نہ ملے میں تو ملا جاتا ہوں

٢٦٩ ٦
بتاں ہزار نہ کیوں عشوہ ناز کریں　　ہمیں یہ چاہیے ہر طرح دل نیاز کریں
یہ نوخطاں کبھی عاشق نہیں کہانے کے　　ہمارے ملنے سے ہر چند احتراز کریں
یہی ہے آرزو اپنی کہ ترکِ چشم اُس کے　　دیارِ دل پہ ہمارے ہی ترکتاز کریں
نہ ہوئے فتنۂ خوابیدہ ہر طرف بیدار　　بتاں اگر گرہِ زلف کو نہ باز کریں
ہماری آنکھوں میں یکساں ہے زشتی و خوبی　　کہاں وہ چشمِ بصیرت کہ امتیاز کریں
ز کیمیائے سعادت حصول ہو جوشش ــــ مسِ وجود کو جب تک نہ ہم گداز کریں

٢٧٠ ٦
ہرچند ہم پہ جور و جفا روز و شب کریں　　ہم وہ نہیں کہ داد بتاں سے طلب کریں
اس کم نگاہی پر بھی تو اک خلق ہے خراب　　آنکھیں اگر ملائیں تو کافی غضب کریں
تلوار مارنا ہو جو کوئی اک نگاہ بد　　ہم تو بلا ہی چھوڑیں اُسے قصد جب کریں
اے شیخ جی جو مانو تو از راہِ دوستی　ق　ہم خدمتِ شریف میں اک عرض اب کریں

Marfat.com

اُٹھیے شتاب محفلِ رنداں سے جائیے — بس خلق ہے تنگ کہاں تک ادب کریں
جوشش ہے کیوں بتوں کو پس و پیشِ امتحاں — حاضر ہوں مجھ کو قتل و جب چاہیں تب کریں

بار کے تیر کا نشانہ ہوں ۲۷۰/۵ اپنے طالع کا میں دوانا ہوں
ناتوانی بھی دیکھ کر مجھ کو — لگی رونے میں وہ توانا ہوں
دیکھ دیکھ اس کی زلفِ ابتر کو — دل یہی چاہتا ہے شانہ ہوں
مو پریشاں ہے چشمِ نازِ ترا — شجرِ بید ہی سے مانا ہوں
اُس سے چشمِ وفا رکھوں جوشش — میں بھی تیری طرح دوانا ہوں

یارب نہ بگولا ہوں نہ میں ریگِ رواں ہوں ۲۷۱/۵ کیوں دشت و بیاباں میں میں ہر طرف دواں ہوں
ترغیب نہ دے مجھ کو عبث طوفِ حرم کی — محفوظ ہوں اے شیخ میں جیدھر ہوں جہاں ہوں
احوال کو مجنوں کے سُننا چاہیے مجھ سے — سر تا بہ قدم بید کے مانند زباں ہوں
ہوتی ہے اجل مجھ سے عبث دست و گریباں — بیمار ہوں اُس چشم کا بے تاب و تواں ہوں
گو خاک ہوا میں پہ یہی خوف ہے جوشش — اب بھی نہ ہوا ایسا کسی خاطر پہ گراں ہوں

خرابِ بادۂ شوقِ لبانِ مے گوں ہوں ۲۷۲ مغاں تری لبِ جُو مے کا میں تشنۂ خوں ہوں
بہ رنگِ بختِ سیہ ہوئے ردی شامِ فراق — سحر کے وقت خدا سے دعا یہ مانگوں ہوں
کہوں تو کیا کہوں برگشتگی نصیبوں کی — بہ زیرِ سایۂ دامانِ بختِ واژوں ہوں
فلک دکھا نہ مجھے اپنی فتنہ انگیزی — کسی کی نرگسِ فتاں ہی کا مفتوں ہوں
نہ بند ہو سکوں تری زنجیرِ فکر سے ناصح — کہ بیتِ عشق میں وحشی بہ سانِ مضموں ہوں

Marfat.com

کہا جو اُس سے یہ خاموشی جائے گی کبھی — تو مسکرا کے وہ کہتا ہے مجھ سے گیا ہوں ہوں

کنارہ عقل نے جوشش کیا ہی عشق میں لیک — خمِ سپہر میں خجلت زدہ فلاطوں ہوں

ہر چند ظالموں کا اے چرخ آشنا ہوں ۲۷۳ — پر تیری شکل سے تو بیزار ہو رہا ہوں

بازارِ عشق میں جار سوائے خلق کیا ہوں — کوئی شفقت بھی نہ لیوے وہ جنسِ نا روا ہوں

ہوش و حواس اپنے حیرت نے کھو دیے ہیں — آئینہ وار اُس کا منہ دیکھ رہ گیا ہوں

جو رِ رقیب مجھ پر کیوں کر نہ ہو گوارا — جو اُس سے آشنا ہے میں اس کا آشنا ہوں

ہر خارِ دشت رشکِ گل اب کے سال ہو گا — پاؤں میں آبلے ہیں اور میں برہنہ پا ہوں

کس طرح سُرخ رو ہوں خنجر سے تیری قاتل — آزارِ عشق سے تو میں زرد ہو رہا ہوں

کب سوزِ شمع اپنی خاطر میں آئی جوشش — نادم ہے یاں سمندر میں وہ جلا بلا ہوں

کافر ہوں گر کسی کو دیوانہ جانتا ہوں ۲۷۴ — احوالِ قیس کا بھی افسانہ جانتا ہوں

اے شعلہ رو نہ بانی ہے تیری گرم جوشی — میں خوب ربطِ شمع و پروانہ جانتا ہوں

جامِ شراب کیا بس کاسے کو ملتجی ہوں — آنکھوں کو تیری ساقی پیمانہ جانتا ہوں

کنجِ قفس کو سونپا روزِ ازل قضا نے — نے دام جانتا ہوں نے دانہ جانتا ہوں

رہتا ہوں مست ہر دم یادِ نگہ میں اُس کی — کافر ہوں گر میں مے خانہ جانتا ہوں

تیرے کنشت سے میں واقف نہیں برہمن — اپنے حریمِ دل کو بت خانہ جانتا ہوں

سودائے عشق جب سے مجھ کو ہوا ہے جوشش — آبادیِ جہاں کو ویرانہ جانتا ہوں

میاں یہ یاد رکھیو کہ چلا ہوں ۲۷۵ — تمھارا ہوں بھلا ہوں یا بُرا ہوں

Marfat.com

مجھے پامال کر جتنا تو چاہے — غرض میں کشتۂ رنگِ حنا ہوں
مجھے کب خواہشِ جاہ و حشم ہے — کہ ملکِ فقر کا میں بادشاہ ہوں
نہ دولت ہے نہ دنیا ہی مرے پاس — کہ جس کی فکر ہو میں بے نوا ہوں
میرا کیا لے کوئی جوشش ابھی میں — چلا جاؤں جدھر کو اٹھ کھڑا ہوں

۲۷۵
کہوں کیا کون ہوں میں اور کیا ہوں — حباب آسا ہوں اک دم میں فنا ہوں
نہ آئینہ ہوں نے ہوں شکلِ گوہر — ولیکن میں پرستارِ صفا ہوں
مجھے کیا کام ہے نام و نشاں سے — فنا ہوں گو کہ ابّارِ بقا ہوں
مجھے کیا چاہیے سنجاب و قاقم — ردائے فقر سے میں آشنا ہوں
سدا ہاتھوں سے ابنائے زماں کے — بہ سانِ شمع جوشش جل رہا ہوں

۲۷۶
یاد جب تجھ کو یار کرتا ہوں — آہ بے اختیار کرتا ہوں
اس تغافل شعار کی باتیں — میں کوئی اعتبار کرتا ہوں
وہ ہے پتھر پسیجتا ہی نہیں — میں تو منت ہزار کرتا ہوں
مرگیا ہوں پر اس کے آنے کا — اب تلک انتظار کرتا ہوں
زہر کے گھونٹ کر تجھ بن — صبح دفع گزار کرتا ہوں
دلِ سوزاں کی بے قراری سے — زندگی جوں شرار کرتا ہوں
کہیں ملتا نہیں سراغ اس کا — جستجو تو ہزار کرتا ہوں
جان دینے پہ مستعد ہوں میں — زخمِ دل کب شمار کرتا ہوں

Marfat.com

کیوں نہ مجھ پر کرم کرے جوشش ـــ جان اس پر نثار کرتا ہوں

۲۷۸/۵ تم نے تو پھیر دیا دل میں لیے جاتا ہوں — بہت پچھتاؤ گے یہ عرض کیے جاتا ہوں
شمع ساں روئیے دل کھول کر آتی ہے ترنگ — پر ترے خوف سے آنسو بھی پیے جاتا ہوں
کیا خوشی ہے کہ مرے زخم جگر کے ٹانکے — ٹوٹے ہی جاتے ہیں ہر چند سیے جاتا ہوں
دیکھیے ان میں سے کرتا ہے وہ کس کس کو پسند — دین و ایمان و دل و جان لیے جاتا ہوں
دل تو کیا ہے جو نہ دوں ایک نگہ پر جوشش ـــ جان سی چیز اسے مفت دیے جاتا ہوں

۲۷۹/۲ جلا بلا ہوں گرفتار جمال اپنا ہوں — بہ رنگ شمع سراپا وبال اپنا ہوں
اس اشک سرخ و رخ زرد سے سمجھ لے تو — بیان کیا کروں خود عرض حال اپنا ہوں
قرار پکڑے مرے دل میں کب کسی کی شکل — بہ رنگ آئینہ محو جمال اپنا ہوں
نہ ماہتاب ہوں نے آفتاب ہوں یارب — یہ کیا سبب ہے کہ آپ ہی زوال اپنا ہوں
جہان خواب تماشا جہان کا سب خواب — خیال خوب کیا تو خیال اپنا ہوں
بہ رنگ نقش قدم میں پڑا ہوں در پہ ترے — نہ پایمال کرے تو نہال اپنا ہوں
رہ سلوک میں جوشش کسی کا مزرع دل ـــ جو پایمال کروں پایمال اپنا ہوں

۲۸۰/۴ تجھے اے شعلہ رو کب چھوڑتا ہوں — جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا ہوں
ذرا چل دیکھ مجھ پر تیغ ابرو — مڑے ہے تو کہ میں منہ موڑتا ہوں
رفو جب تک نہ ہووے جیب صد چاک — یہ رشتہ اشک کا کوئی توڑتا ہوں
سر رشتہ دم کا جب تک ہاتھ میں ہے ـــ اسی کو توڑتا ہوں جوڑتا ہوں

Marfat.com

نالۂ دل کی تو کوتاہی نہیں ۲۸۱/۸ پر اثر کچھ اُس کو ہوتا ہی نہیں
کشتنا وہ قاتل ہے بے خوف و خطر تیغ خوں آلودہ دھوتا ہی نہیں
اُس گلی میں جس طرح روتا ہوں میں اس طرح تو کوئی روتا ہی نہیں
خارِ زارِ عشق کو کیا ہو گیا پاؤں میں کانٹے چبھوتا ہی نہیں
ترک کی لذت سے واقف کون ہے گر نہ ہوتا جان کھوتا ہی نہیں
جانتا گر دل ہے مزرع یاس کا تخمِ امید اس میں بوتا ہی نہیں
جوں سخن آتا ہے سلکِ نظم میں یوں کوئی موتی پروتا ہی نہیں
خواب میں جوشش رہے کس طرح — عاشقِ بے تاب سوتا ہی نہیں

تجھ سوا اور سمت دیکھا ہی نہیں ۲۸۲/۷ دیکھنے کا مجھ کو چسکا ہی نہیں
مت قدم رنجہ کرا بھرے ہوں سینۂ پُر داغ میں جا ہی نہیں
اور کیا چاہوں گا تجھ سے اے فلک پادشاہی کی تو پروا ہی نہیں
تیرے کوچے میں بہ رنگِ نقشِ پا جو کوئی بیٹھا سو اٹھا ہی نہیں
کوئی اُس سے کیا کہے احوالِ دل وہ کسی کی بات سنتا ہی نہیں
کس سے اے ظالم تجھے تشبیہ دوں تجھ سا کوئی اور دیکھا ہی نہیں
مت تڑپ ہر چند سمجھاتا ہوں میں — پر یہ دل جوشش سمجھتا ہی نہیں

سیر سے اُس کی کوئی محرم نہیں ۲۸۳/۱۰ ورنہ یہ دل جامِ جم سے کم نہیں
حال دیوانوں سے اپنا کم نہیں تم نے جو دیکھا تھا جو سو اب ہم نہیں

Marfat.com

جب تلک تو ہے تبھی تک زیست ہے | جان تو جاتا ہے تو پھر ہم نہیں
داغ دل پر بس کرم کرائے طبیب | احتیاج پنبہ و مرہم نہیں
محتسب مینا پہ کیا موقوف ہے | مے کدے میں کس کی گردن خم نہیں
خوب اس جینے نے ہم کو خوش کیا | اپنے مرنے کا ہمیں کچھ غم نہیں
کیا بھروسا ہستی موہوم کا | جوں حباب اس کو قیام اک دم نہیں
کون سا دن ہے کہ دامان و کنار | دیدۂ گریاں کی دولت نم نہیں
بے گنہ کہتا پھرے ہے آپ کو | شیخ نسل حضرت آدم نہیں
کیا ہوا جوشش ترا جوش و خروش —— ان دنوں وحشت کا وہ عالم نہیں

۲۸۴
ہے کون سی جگہ یہ ستم کش جہاں نہیں | مذکور تیری جور و جفا کا کہاں نہیں
آئینہ وار دہر میں جتنے ہیں صاف دل | یہ خاکسار دل پہ کسی کے گراں نہیں
عاشق تو اک اشارۂ ابرو پہ ہے تمام | اے ترک چشم حاجت تیر و کماں نہیں
جوشش رواں ہے اشک ان آنکھوں سے رات دن —— ڈرتا ہو راہ زن سے یہ وہ کارواں نہیں

۲۸۵
یہ حسن و خلق تو کسی انسان میں نہیں | تیرا نظیر عالم امکاں میں نہیں
ہو جائے حرف شکوہ و لب زخم دل سے دو | اتنا نمک بھی تیرے نمکداں میں نہیں
لخت جگر ہیں اپنے جو کچھ دیکھتا ہوں میں | یہ آب و رنگ لعل بدخشاں میں نہیں
ابر مژہ کے فیض سے اے موسم بہار | کیا بجھ میں ہے کہ گوشۂ داماں میں نہیں
دیوانہ اب کے خانۂ زنداں سے ہو گرو | سنتے ہیں وہ بہار بیاباں میں نہیں

Marfat.com

کس کو رفو کروگے بھلا اے رفوگراں
ثابت تو ایک تار گریباں میں نہیں

جوشش ہمارے شعلۂ دل کو فرو کرے —
یہ آب اُس کے تیر کے پیکاں میں نہیں

۲۸۴ ھ

جس کے دل میں خواہشِ دنیا نہیں
اُس کو اے جوشش میسّر کیا نہیں

ہے تصرف میں مرے اقلیمِ دل
بادشاہی کی مجھے پروا نہیں

جوں نظر اُس کا جمالِ بے مثال
آنکھ سے اک دم جدا ہوتا نہیں

گفتگو ہوتی ہے اُس کی بے نمک
جس کے سر میں عشق کا سودا نہیں

کثرتِ داغ اس قدر سینے میں ہے —
دل کے رہنے کی بھی جوشش جا نہیں

۲۸۵

جب بجز جور و جفا کچھ اُسے منظور نہیں
مار ہی ڈالے اگر ہم کو تو کچھ دور نہیں

کس طرح پہنچے اُسے ہم سے ضعیفوں کی خبر
طاقتِ نالہ نہیں آہ کا مقدور نہیں

اے طبیبو نہ معالج ہو نہ تدبیر کرو
دیکھئے آرام کی صورت یہ و دو رنجور نہیں

قصۂ درد ہمارا ہی چھپا ہے ورنہ
کوئی قصہ نہیں ایسا کہ جو مشہور نہیں

جی نکلتا ہے مرا بس نہ نکالو آنکھیں
دل ربائی کا مری جان یہ دستور نہیں

چشمِ مخمور تری دوست جو رکھتے ہیں سبب
دلِ پُر آبلہ کچھ خوشۂ انگور نہیں

کھا گئی ساری خدائی کو ولیکن جوشش —
خون سے ایک کے آلودہ لبِ گور نہیں

۲۸۶

کب میں اُس کی بزم میں جاتا نہیں
کب وہ ظالم مجھ پہ جھنجھلاتا نہیں

جس کو آنکھیں دیکھتی تھیں دم بدم
خواب میں بھی وہ نظر آتا نہیں

کوہ کن سے کام شیریں نے لیا
مجھ کو تو کچھ کام فرماتا نہیں

Marfat.com

اپنے دیوانے سے بولا چپ رہے — اُس کے جی میں یہ کبھی آتا نہیں
آہ سوزاں سے زباں تک جل گئی — کیوں یہ دل کم بخت جل جاتا نہیں
مجھ ہی کو کہتے ہیں سب آشنا نہ رو — اس کو کوئی جا کے سمجھاتا نہیں
اس ہی کو جوشش کہے ہے سنگ دل —— نالۂ دل آپ شرماتا نہیں

۲۸۹ کون سی جا ہے کہ وہ جلوہ گہِ یار نہیں — آہ کس سے کہوں کوئی واقفِ اسرار نہیں
مثلِ آئینہ نہ دے دیدۂ حیراں یارب — چشمِ حیرت زدہ کو لذتِ دیدار نہیں
ہر کسی کو نظر آتا نہیں کیوں اُس کا جمال — حائلِ یار اگر پردۂ پندار نہیں
دلِ حق بیں کو میں بازار دکھاؤں ناحق — یہ تو وہ جنس ہے جو قابلِ بازار نہیں
کہتے ہیں فاعلِ مختار ہے بندہ لیکن — خوب دیکھا تو یہ مجبور ہے مختار نہیں
آمد و رفتِ نفس جب سے ہوئی صیقل گر — دل کے آئینے پہ دیکھا کہیں زنگار نہیں
عالمِ بے خبری میں تو خبرداری ہے — لطف سے بے خبری کے تو خبردار نہیں
عالمِ خواب میں بھی مجھ کو نہ سمجھو غافل — دل تو بیدار ہے گو دیدہ بیدار نہیں
دو جہاں سے وہ ہی آزاد ہے اے جوشش —— جو کوئی دامِ تعلق میں گرفتار نہیں

۲۹۰ کون زلفوں میں تری یار گرفتار نہیں — کس دوانے کو یہ زنجیر سزاوار نہیں
بن کہے شمع کے مانند زباں کٹتی ہے — رازِ دل سوختگاں قابلِ اظہار نہیں
کس طرح دیکھیے اے مہرِ درخشاں تجھ کو — تابِ نظارہ نہیں طاقتِ دیدار نہیں
مجھ کو رونے ہی سے فرصت نہیں ملتی ورنہ — ناصحو توڑنا زنجیر کا دشوار نہیں

Marfat.com

دانۂ اشک مسلسل ہی چلے آتے ہیں — زورِ تسبیح ہے یہ جس میں کہ زنار نہیں
کون سا دن ہے کہ ایذا نہیں دینا تجھ بن — کون سی رات ہے جو در پئے آزار نہیں
دشت میں کیوں نہ پھروں خاک بسر اے جوشش — سرِ شوریدہ مرا قابلِ دستار نہیں

۲۹۱/۶
خوشی سے گرچہ ہمیں اک دم انفصال نہیں — پر اپنے جی میں کسی نوع کا ملال نہیں
کھلی نہ ایک گرہ دل کی تیرے ابرو سے — یہ سچ ہے عقدہ کشا ناخنِ ہلال نہیں
دو جہان مانگے ہے ہم دل نیاز کرتے ہیں — ہمارے اس کے تو اب تک کچھ انفصال نہیں
عبث خفا نہ ہو مجھ کو سمجھ کے بوسہ طلب — خدا علیم ہے اپنا تو یہ خیال نہیں
سبب نجات کا یاں انفعال ہے لیکن — مجھے تو اپنے کیے پر کچھ انفعال نہیں
گریز اہل دلوں کو ہے کس لیے جوشش — تعلقاتِ زمانہ اگر زوال نہیں

۲۹۲/۵
بات کوئی دم کی ہے جینے کی مجھے آس نہیں — حیف صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہیں
کبھوں ویسے نکلے ہے ہم راہ جگر کے ٹکڑے — قطرۂ اشک اگر ریزۂ الماس نہیں
خونِ دل پی کے جو خوں خوار مرا کہتا ہے — کیا بری رسم ہے کہ اس میں ذری پاس نہیں
اپنے کوچے ہی میں رہنے دے کہ ہو جاؤں خاک — تیرے مجنوں کو بیاباں کی ہوا راس نہیں
کیا کوئی بیٹھے ترے پاس کرے صحبت گرم — آشنائی کا تو اے یار تجھے پاس نہیں

۲۹۳/۹
دیا دین و دل تک رکھا کچھ نہیں — تری بھا دیں اے بے وفا کچھ نہیں
ہے اک خلق گریاں مرے حال پر — تجھے رحم آتا ہے یا کچھ نہیں
ملاقات ہی کا طلب گار ہوں — میسر تجھے ورنہ کیا کچھ نہیں

Marfat.com

کسی پر تلطف کسی پر کرم — غریبوں پر لے لیے وفا کچھ نہیں
طبیبو یہ جز شربتِ وصلِ یار — مرے دردِ دل کی دوا کچھ نہیں
نکل میری سینے سے ای آہِ سرد — اثر تجھ میں تو دیکھتا کچھ نہیں
لٹا دین و ایمان و جان عشق میں — خدا جانتا ہے رہا کچھ نہیں
کرے تھا رقیبوں سے شکوہ مرا — جو پوچھا یہ کیا تھا کہا کچھ نہیں
نہ بولا اگر مجھ سے وہ شرم سے —— مجھے اس کا جوشش گلہ کچھ نہیں

کر قتلِ شوق سے مجھے خوف و خطر نہیں ۲۹۴ مر جاؤں گا تو کیا ہوا مرنے کا ڈر نہیں
اے حرص قصدِ خانۂ دل کا نہ کیجیو — یہ گھر تو وہ ہے جس میں ہوا کا گزر نہیں
وہ کون سا ہے دن کہ نہیں چشم خوں فشاں — وہ رات کون سی ہے کہ دامان تر نہیں
دزدیدہ کیوں نگاہ بتاں ہے ہر ایک سے — منظور پاسِ خاطرِ عاشق گر نہیں
منت کرے ہے غیر کی جوشش تو کس لیے —— اے بے شعور تیری خدا پر نظر نہیں

رہتا ہے نت خیال ترا دیکھتے نہیں ۲۹۵ مدت ہوئی جمال ترا دیکھتے نہیں
کیا وصل سے حصول اگر وصل بھی ہوا — حیرت سے خط و خال ترا دیکھتے نہیں
دیوانے کس ملال نے گھیرا ہوا اب تجھے — چہرہ کبھی بحال ترا دیکھتے نہیں
اے آفتاب داغ یہ کیا ہو گیا تجھے — وہ جاہ و جلال ترا دیکھتے نہیں
ایذا نہ پاتے ہاتھ سے دوری کے ہم قدر — گر عالمِ وصال ترا دیکھتے نہیں
خوباں کے در کی تو نے گدائی تو کی پہ ایک — مقبول ہو سوال ترا دیکھتے نہیں

Marfat.com

جوشش نہ ہو ملول جو پوچھے نہ سرگزشت — کیا پوچھیں تجھ سے حال ترا دیکھتے نہیں

۲۹۴ جیب و داماں نہیں دیدۂ گریاں نہیں — اے جنوں مجھ سا کوئی بے سر و ساماں نہیں

ہے گلستاں میں کیوں چاک گلوں کا سینہ — نالۂ زار پہ بلبل کے اگر کان نہیں

نذر کیا کیجیے وہ ترک اگر آجائے — دل نہیں جان نہیں دین و ایماں نہیں

دُرّ و مرجاں گو نہیں ہیں لب و دنداں تیرے — کون کہتا ہے کہ رشکِ دُرّ و مرجاں نہیں

کون سینہ کہ نہیں چاک تری خنجر سے — کون سے دل میں ترے تیر کا پیکاں نہیں

کون ٹھہرے گا تری تیغِ نگہ کے آگے — ایک میں تھا سو مری جان میں اب جاں نہیں

اے بتاں کرتے ہو کیوں یوں کنار آپ سے — ایسی باتوں کا مرے دل میں تو ارماں نہیں

جو کوئی چاہے سو آبیٹھے ہمارے دل میں — خانۂ عشق ہے یہ یاں درِ دُرباں نہیں

سبزۂ خط کا نکلنا ہے تعجب جوشش — ہے نمک زار رخِ یار گلستاں نہیں

۲۹۵ تجھ سے جو تشنۂ دیدار ملا چاہتے ہیں — آبِ شمشیر کوئی قطرہ پیا چاہتے ہیں

مسیں آغاز ہوئیں منہ نہ لگائیں کیونکر — اب دغا سے یہ بتاں زہر دیا چاہتے ہیں

سنگِ سرمہ ہی پہ کھینچنے لگے ہیں تیغِ نگہ — ترکِ چشم اس کے غرض قہر کیا چاہتے ہیں

قیس کے چاہنے نے لیلیٰ کو بدنام کیا — چاہنے والے اسی طرح سے کیا چاہتے ہیں

یاں بُرے اور بھلے یک سے ہیں نظروں میں — جو بُرا چاہتے ہیں اُن کا بھلا چاہتے ہیں

رد بہ رد اُس کے اے غمّاز نہ غمّازی کر — تجھ کو کیا اس سے نہیں چاہتے یا چاہتے ہیں

خوب رد و کرنے لگے عشوۂ پنہاں جوشش — دل کو تو لے چکے اب جان لیا چاہتے ہیں

Marfat.com

جفا و جور کرتے ہیں بتاں آزار دیتے ہیں ۲۹۸/۵ عجب ناداں ہیں جو عشق میں جی ہار جاتے ہیں
نہ آپ آزردہ ہوتا ہے گلہ آمیز باتوں سے ہماری بات کو اغیار ناحق مار دیتے ہیں
نگاہِ تند بھی ہم پر نہ کی ان خوش نگاہوں نے نصیب ان کے ہیں جن کو گالیاں دو چار دیتے ہیں
ہمیں خود کچھ تو وہ کہتے نہیں ماری مروّت کے شرارت سے بتاں غیروں کے تئیں ہنکار دیتے ہیں
جہاں میں شور سنتا ہوں تری شیریں کلامی کا ـــــ حلاوت سب کو اے جوشش تری اشعار دیتے ہیں
چشمِ خوں خوار ابروی خم دار دونوں ایک ہیں ۲۹۹/۹ ہیں جدا لیکن بہ وقتِ کار دونوں ایک ہیں
باعثِ آرام یہ نے موجب آزار وہ چشمِ وحدت بیں میں گل او خار دونوں ایک ہیں
التیامِ زخمِ دل کے حق میں گر کیجے نگاہ سبزۂ خط مرہمِ زنگار دونوں ایک ہیں
حالتِ استغنا کی جس کے ہاتھ آئی ہے یہاں اُس کے نزدیک اندک و بسیار دونوں ایک ہیں
میرے اُس کے گو جدائی آ گئی ہے درمیاں جس گھڑی باہم ہوئے دو چار دونوں ایک ہیں
جو نہ ملنے اس کو عاشق ہو کے اس پہ دیکھ لے ابروئے خم دار اور تلوار دونوں ایک ہیں
کیا کہوں میں اس کو آنکھیں نے دیے ہیں جی فریب فنِ مکاری میں یہ مکار دونوں ایک ہیں
جو ہے کعبہ وہ ہی بت خانہ ہے شیخ و برہمن اس کی ناحق کرتے ہو تکرار دونوں ایک ہیں
یہ نہیں کہنے کا جوشش ہو گا جو صاحب دماغ ـــــ زلفِ یار و نافۂ تاتار دونوں ایک ہیں
اگرچہ خنجرِ تر کا نہ خوں آشام ہوتے ہیں ۳۰۰/۷ پہ کب تیری مژہ کے سے انھوں سے کام ہوتے ہیں
اگر چاہیں نہ بولیں اُس سے ہم یہ ہو نہیں سکتا وگر کچھ بولتے ہیں تو ابھی بدنام ہوتے ہیں
جو کچھ دن ہم نے دیکھے ہیں ترے ہاتھوں زمانے میں فلک اس سے کسی کے کب بُرے ایام ہوتے ہیں

Marfat.com

دل و دیں سے اٹھایا ہاتھ عقل و ہوش سے گزرے — ترے دیوانے کوئی پابندِ ننگ و نام ہوتے ہیں

جب اٹھ جاتا ہے اپنے پاس سے آرامِ جاں اپنا — دلِ مضطر کے ہاتھوں سخت بے آرام ہوتے ہیں

بتاں احوال میرا پوچھتے رہتے ہیں غیروں سے — تسلی بخش دل کے نامہ و پیغام ہوتے ہیں

نہ دوں کس طرح جوشش قاصدوں کو نقدِ جاں اپنا — کہ خط لاتے ہیں اس کا قابلِ انعام ہوتے ہیں

۳۰۱/۵ جفا و جور کے مشتاق ہیں ہم تجھ پہ مرتے ہیں — ڈراتا کیا ہے ہم کو ہم کوئی مرنے سے ڈرتے ہیں

جب اس کی زلف کو میں دیکھتا ہوں دستِ شانہ میں — خیالاتِ پریشاں جی میں کیا کیا کچھ گزرتے ہیں

عقوبت کے فرشتے بھاگتے ہیں یہ ستم کیشاں — مزارِ اہلِ عصیاں پر قدم جس وقت دھرتے ہیں

ہمارے درد سے عالم کو آگاہی ہوئی کیونکر — نہ ہم فریاد کرتے ہیں نہ آہ سرد بھرتے ہیں

جو کوئی سرگشتۂ دشتِ جنوں ہوتے ہیں اے جوشش — بگولے کی طرح وہ ایک جاگہ کب ٹھہرتے ہیں

۳۰۲/۷ جو ترے سامنے آئے ہیں سو کم ٹھہرے ہیں — یہ ہمارا ہی کلیجہ ہے کہ ہم ٹھہرے ہیں

عشق میں کس سے رفاقت کی توقع رکھیے — اپنے تو دوست یہی درد و الم ٹھہرے ہیں

موردِ لطف و کرم ہیں سبھی تیرے نزدیک — لیکن اک ہم ہی سزاوارِ ستم ٹھہرے ہیں

دل و جگر دونوں بہے اشک کے سیلاب میں آج — کچھ تو منظور ہے جو دیدۂ نم ٹھہرے ہیں

آہ اس بحر میں ہم خلق ہیں مانندِ حباب — ہے دمِ بازپسیں جو کوئی دم ٹھہرے ہیں

کوچۂ عشق میں تم ٹھہروگے اے بوالہوسو — واں تو سر جس نے دیا اس کے قدم ٹھہرے ہیں

بجوشش اس ابرِ مژہ کی گہرافشانی سے — ہم بھی حاتم کی طرح اہلِ کرم ٹھہرے ہیں

۳۰۳/۶ کیا ہوا گر کوئی دم عشق میں ہم جیتے ہیں — مبتلا جو ہیں اس آزار کے کم جیتے ہیں

Marfat.com

آج ہے عزمِ شکار اُس کو یہ معلوم نہیں
خوف سے مر گئے یا صیدِ حرم جیتے ہیں

شیخ کی طرح نہ کعبے کو کریں گے سجدہ
جب تلک تیرے پرستارِ صنم جیتے ہیں

مر گئے ہیں پہ دمِ تیغ میں جی بستا ہے
اے مسیحا ترے دم سے کوئی ہم جیتے ہیں

جیتے رہنے سے تری یاد کریں میں سمجھا
جیتے ہیں ساکنِ اقلیمِ عدم جیتے ہیں

جاں بہ لب ہیں شبِ فرقت میں و لیکن جوشش —
یار آ جائے تو بارے کوئی دم جیتے ہیں

کشورِ زلف میں جو بستے ہیں ۳۰۴/۴
دے خطا و ختن کو ہنستے ہیں

حال خوباں نے کیا نکالی ہے
جب مجھے دیکھتے ہیں ہنستے ہیں

مجھ کو تو چاہتا ہے کب پیارے
تیرے دل میں تو غیر بستے ہیں

ہم بھی کیا بے نصیب ہیں جوشش —
اُس کے دیدار کو ترستے ہیں

لذتِ وصل تصور میں اُٹھا رہتے ہیں ۳۰۶/۶
گو کہ ظاہر میں سدا اُس سے جُدا رہتے ہیں

کیا گنہ ہم نے کیا کون سی تقصیر ہوئی
اس قدر آپ جو اب ہم سے خفا رہتے ہیں

خاکِ ذلت میں بھی جوں آئینہ گرد آلودہ
نت پرستارِ صفا اہلِ صفا رہتے ہیں

ان جفاکاروں کی ہیں کس کنے فریاد کریں ن
بھولے بھٹکے جو مری قبر پہ آ رہتے ہیں

عمر ہم راہ ہیں مے نوشی ہے بدمستی ہے —
مر گیا ہوں پہ مجھے اب بھی ستا رہتے ہیں

گاہ گریاں و گہے نالہ کناں اے جوشش —
ہم کو جس طرح سے رکھتا ہے خدا رہتے ہیں

لے چکے ہیں دل و دیں در پے جاں رہتے ہیں ۳۰۷/۵
آہ کس ملک میں یہ سنگ دلاں رہتے ہیں

بے وفا تو ہی ہمیں بھول گیا ہے ورنہ
ہم تری یاد میں رہتے ہیں جہاں رہتے ہیں

Marfat.com

دن میں اک بار بھی جب تک کہ نہ دیکھیں تجھ کو ۔ دیدۂ عاشقِ بے دل نگراں رہتے ہیں
راہ کوچے کی تو مسدود نہ کر اے ظالم ۔ گاہ گاہے جو ہم آتے ہیں تو یاں رہتے ہیں
کیا تماشا ہے کہ دل شدگان ای جوشش — سامنے ہیں پہ خدا جانے کہاں رہتے ہیں

نو خطاں منہ سے مرے منہ جو ملا دیتے ہیں ۔ ۳۰ ۔ آبِ حیواں ہی عوض مجھ کو پلا دیتے ہیں
ان مسیحا نفسوں کی جو تعدّی سے کوئی ۔ مر بھی جاتا ہے تو یہ اس کو جلا دیتے ہیں
کیوں نہ وحشت ہو مجھے نالۂ مرغانِ چمن ۔ فصلِ گل میں مری زنجیر ہلا دیتے ہیں
دور ہوتا ہی نہیں زنگِ تعلق ہیہات — دل کے آئینے کو ہر چند جلا دیتے ہیں

جس کی محفل میں فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں ۔ ۳۱ ۔ ہم کھڑے شمع صفت تا بہ سحر جلتے ہیں
کیا عجب گر شررِ عشق دلوں کو دے آگ ۔ ایک چنگاری سے تو لاکھوں ہی گھر جلتے ہیں
جب سے خوبانِ جہاں میں کیا میں تجھ کو پسند ۔ دیکھ کر مجھ کو سبھی اہلِ نظر جلتے ہیں
یاد میں اس کی اٹھی جب سے کہ دل کی حرات ۔ آتشِ عشق میں بے خوف و خطر جلتے ہیں
کچھ علاج اس کا بھی آتا ہے طبیبو تم کو ۔ رات دن سینے میں دل اور جگر جلتے ہیں
اشکِ حسرت کی یہ دولت تری دوری میں ہم ۔ پانی میں ڈوبے ہی رہتے ہیں مگر جلتے ہیں
عاشقِ سوختہ جاں آتشِ دوری میں تری ۔ ق ۔ یار یعنی ہے تو لے جلد خبر جلتے ہیں
جو کوئی اس سے یہ کہتا ہے تو سن کر بے رحم — یوں اٹھاتا ہے کہ جلنے دے اگر جلتے ہیں
آگ پانی سے کبھی لگتی نہ دیکھی جوشش — آہ کیوں اشک سے یہ دیدۂ تر جلتے ہیں

دنیا میں زندگی سے بیزار ہیں تو ہم ہیں ۔ ۳۲ ۔ مرنے کو سب سے پہلے تیار ہیں تو ہم ہیں

Marfat.com

تیری گلی میں ظالم پوچھے ہے کون کس کو
اپنے دل حزیں کے غم خوار ہیں تو ہم ہیں

جور و جفا سے اس کی کیا کام بوالہوس کو
محفوظ ہیں تو ہم ہیں بیزار ہیں تو ہم ہیں

جوں غنچہ و صبا ہے عالم سے ربط تجھ کو
آنکھوں میں تیری گل رو اک خار ہیں تو ہم ہیں

اپنی خودی ہی جوشش مانع ہوئی صفا کی —
اس دل کے آئینے کے زنگار ہیں تو ہم ہیں

۳۱۱ ه

کہاں وضع لطف و کرم جانتے ہیں
بتاں ایک طرز ستم جانتے ہیں

عبث تو یہ باتیں بناتا ہے ظالم
جو کچھ ہے تری جی میں ہم جانتے ہیں

قسم کھا کے تو چاہتا ہے کہ جاؤں
سو ہم خوب تیری قسم جانتے ہیں

بیاں کیا کریں حال اپنا کسی سے
جو گزرے ہے ہم پر سو ہم جانتے ہیں

ہمیں کام کیا عیش و عشرت سے جوشش —
غم و درد کو مغتنم جانتے ہیں

۳۱۲ ے

جو تری تیغ ستم کھائے ہوئے بیٹھے ہیں
گور میں پاؤں کو لٹکائے ہوئے بیٹھے ہیں

جی الجھتا ہے مرا اور تو نہیں پہلو میں
آپ کیوں زلف کو سلجھائے ہوئے بیٹھے ہیں

اب کسی دشت بیاباں میں شتابی وحشت
لے ہی چل ہم کو ہم اکتائے ہوئے بیٹھے ہیں

کیا ہوا سیدو تر شیخ سے بھلا اے ساقی
شیخ جی بزم میں کیوں جھلائے ہوئے بیٹھے ہیں

یار تو پاتے نہیں درگہہ عالی میں تری
آہ کس واسطے ہم آئے ہوئے بیٹھے ہیں

سر فلک دیں گے پس خواش نہیں کرنے کے
سر جو اس ماہ پہ منڈوائے ہوئے بیٹھے ہیں

کہیں اٹھتے نہیں اس در کے گدا ای جوشش —
شوق سے پاؤں کو پھیلائے ہوئے بیٹھے ہیں

۳۱۲ ه

چمن میں آئی ہے فصل بہار سنتے ہیں
قفس سے اڑ نہیں سکتے ہزار سنتے ہیں

Marfat.com

فراقِ یار میں آتے کبھی نہیں دیکھا — تمھارا نام ہی صبر و قرار سنتے ہیں
دو چند ہوئے ہی یہ اضطراب دل جو کبھی — خبر ترے ادھر آنے کی یار سنتے ہیں
وہ کام تیشۂ غم نے کیا ہی ای فرہاد — کہ سرگزشت تری قصہ وار سنتے ہیں
بچے گا جیتا کوئی کوئے زلف میں جوشش — وہاں تو چاروں طرف مار مار سنتے ہیں

۳۱۳ ۵
ہم نہ کچھ بہر نام روتے ہیں — رونا ہے اپنا کام روتے ہیں
اُس بناگوش و زلف کی خاطر — صبح روتے ہیں شام روتے ہیں
تنگ دل دیکھ اس پریشاں کو — غنچہ و گل مدام روتے ہیں
پھر گئی ہے ہوائے مے خانہ — شیشے ہنستے ہیں جام روتے ہیں
ہم سے آفت نصیب اے جوشش — وصل میں بھی مدام روتے ہیں

۳۱۴ ۶
عمر عزیز گزرے ہے رنج و ملال میں — عاشق کہاں ہوئے کہ پڑے اک زوال میں
دم مارے کیا صفا سے تری منہ پر آئینہ — ہے غرق آپ ہی عرقِ انفعال میں
نے ڈر عسس کا ہی نہ ہمیں خوف محتسب — رہتے ہیں مست شام و سحر اپنے حال میں
جس کو خیال وہ ہم سے باہر کہی ہے خلق — رہتا ہوں رات دن میں اُسی کے خیال میں
تشبیہ جس سے دوں خم ابروے یار کو — ایسی تو خوش خمی نہیں تیغ ہلال میں
ممکن نہیں تجھے کمر اُس کی نظر پڑے — جوشش عبث پڑا ہی تو فکر محال میں

۳۱۵ ۵
جلوہ گر دل ہے دیدۂ نم میں — عکس گل جس طرح ہو شبنم میں
ہم رہاں اتنی کیا شتابی ہے — ہم بھی چلتے ہیں اب کوئی دم میں

Marfat.com

گر نہ ہوتا ترا ظہور عیاں — کیا بزرگی تھی خاک آدم میں
یہی ہوگا عذابِ دنیا کا — اور کیا ہوئے گا جہنم میں
جان اُس کی نیاز کر جوشش — بات رہ جائے گی یہ عالم میں

۲۱۶/۵ گریں ہیں جور کا تیری ہی شکوہ یار آپس میں — جہاں مل بیٹھتے ہیں آشنا دو چار آپس میں
کیا ہنگامہ برپا ایک عالم نے ترے در پر — مجھے چلتی نظر آتی ہے اب تلوار آپس میں
جفا سے تو نہ باز آئے وفا سے ہم نہ درگزرے — ہوئے تھے روزِ اول کیا یہی اقرار آپس میں
پرستاروں میں اُس لب کے نہ ہوئی گفتگو کیونکر — نہیں ممکن کہ بن بولے رہیں مے خوار آپس میں
بتاں ہیں بے مروت اور تو آزردہ جا جوشش — یہ کیا معنی کہ آ جائے نہ کچھ تکرار آپس میں

۲۱۷/۳ ہوا ہے گھر بتاں کا یہ دلِ دیوانہ پہلو میں — لیے پھرتا ہوں میں اے برہمن بت خانہ پہلو میں
ارادہ ہم نشینی کا نہ رکھو شعلہ رووں سے — نہیں ممکن کہ بیٹھے شمع کے پروانہ پہلو میں
دلِ پر خوں ہے شیشہ داغ ہے پیمانہ اے زاہد — سدا رکھتے ہیں مستاں شیشہ و پیمانہ پہلو میں

۲۱۸/۷ ملنے پائے نہ تجھ سے دنیا میں — مر گئے ہم اسی تمنا میں
ہے کہ مُردہ غزالِ رم خوردہ — جس کی ہے دھوم کوہ و صحرا میں
نالۂ دل سے تیشۂ فرہاد — کام کرتا ہے سنگِ خارا میں
خوفِ سرگشتگی سے اے وحشت — خار چبھتے نہیں کفِ پا میں
آرزو کم نہ ہوگی اے ساقی — جب تلک مے رہے گی مینا میں
کفر و اسلام کی نہ کر تکرار — دونوں یکساں ہیں چشمِ بینا میں

Marfat.com

جامِ جم میں نہ ہوگا اے جوشش — ہے جو کچھ لطف جامِ صہبا میں

مصوّر ڈال دیوے گر تری تصویر پانی میں ٢١٩/٥ کرے وہ مردمِ آبی کو بھی تسخیر پانی میں

ترے چہرے پہ اے آئینہ رو یوں لٹ بکھری ہے — نہیں پھرتی ہے جیسے موج کی زنجیر پانی میں

گدازِ عشق ہوں کب حرف بد گو دل نشیں ہوگے — ابھرتا ہی نہیں کچھ کھینچیے تحریر پانی میں

تری تیرِ نگہ کی آب داری کو کہاں پائے — سراپا غرق ہے گو صورتِ شمشیر پانی میں

جلا ڈالا ہے آنسو نے ہمارے جیب و داماں کو — کہاں سے آئی جوشش آگ کی تاثیر پانی میں

آتا ہے مجھے لطفِ چمن یادِ قفس میں ٣٢٠/٥ کیوں کر نہ کروں نالہ و فریاد قفس میں

دیوے گا وہی طاقتِ پرواز بھی ہم کو — بے بال و پری جس نے کی امداد قفس میں

اب طاقتِ پرواز نہیں صحنِ چمن تک — آزاد نہ کر رہنے دے صیاد قفس میں

صیاد تو فریاد ہی کرنے نہیں دیتا — کیا شاد رہے یہ دلِ ناشاد قفس میں

جوشش نہ گیا دل سے مرے شوقِ رہائی — گو بال و پر اپنے ہوئے برباد قفس میں

ہوا رخصت طلب جب بیٹھتے ہی یار پہلو میں ٣٣١/٧ چلے آنکھوں سے آنسو درد اٹھا اک بار پہلو میں

سدا رہتا ہے یہ دل درپئے آزار پہلو میں — عوض اس کے تو بہتر تھا جو ہوتا خار پہلو میں

نہ شوقِ طور ہے مجھ کو نہ ذوقِ وادیِ ایمن — ہوا ہے خانۂ دل جلوہ گاہِ یار پہلو میں

کسی کے خون کا پیاسا کسی کی جان کا دشمن — لیے پھرتا ہے ہر دم خنجرِ خوں خوار پہلو میں

دلِ صد چاک کو اور سینہ پر داغ کو دیکھو — نہ دیکھا ہو اگر گلزار کے گلزار پہلو میں

نہ ہو برباد صبر و تاب و طاقت کی طرح دل بھی — الٰہی رہ گیا ہے اک یہی غم خوار پہلو میں

Marfat.com

مبرّا حرص دنیا سے کسی کا دل نہیں جوشش — جسے دیکھا یہاں ہے اُس کے یہ مردار پہلو میں

تودے لگے ہیں سنگِ ملامت کے دل میں ۳۴۲/۲ ایسے ترے لیے ہوئے بدنام خلق ہیں

اب تو یہ تشنۂ دمِ شمشیر مر چلا — کیا فائدہ جو پانی چواتے ہیں حلق میں

نظر آتا ہے ساقی جلوہ نیرنگ شیشے میں ۳۴۳/۸ پری ہے شیشے میں یا ہے گل رنگ شیشے میں

تری جلوہ گری کے سامنے کوئی آئے کیا قدرت — اگر دیکھے ترا جلوہ پری ہو دنگ شیشے میں

ہمارا دل صنم میں اور صنم دل میں ہمارے ہے — تماشا ہے کہ شیشہ سنگ میں ہے سنگ شیشے میں

منہ اپنا دیکھ دیکھ آئینے میں حیران ہوتا ہوں — بھرا ہے خون دل آنکھوں میں ہے یا ہے رنگ شیشے میں

خدا کے واسطے اے محتسب در پے نہ رہ اس کے — تری ہاتھوں ہوئی ہے دخترِ رز تنگ شیشے میں

تامّل کی نظر سے دیکھ رنگ ان سبز رنگوں کا — بھرا ہے بادۂ گل گوں ملا کر بنگ شیشے میں

خیال اُس سنگ دل کا اس دل نازک میں ہے آتا — اُتارا زور ہی حکمت سے ہے یہ سنگ شیشے میں

جو سنگیں دل ہے اُس کا کام نازک دل سے کب ہو — نہ دیکھا ہم نے جوشش سنگ کا سا ڈھنگ شیشے میں

کوئی اک لاگ ہے جس سے لگی ہے آگ پانی میں ۳۴۴/۵ لگا دی آگ جلوے نے تری بے لاگ پانی میں

مرے رونے کے ڈر سے ابر تو مت بھاگ پانی میں — لگا دے گا ابھی آنسو ہمارا آگ پانی میں

ہجوم گریہ میں یوں آہِ سوزاں دل سے نکلے ہے — کوئی جس طرح سے گاتا ہو دیپک راگ پانی میں

مرے ابرِ مژہ سے رات دن آنسو ٹپکتے ہیں — دلِ خوابیدہ کیا ہوتا ہے تو اٹھ جاگ پانی میں

نہیں جنبش میں زلف آئینہ رو کے منہ پہ ری جوشش — نظر کر دیکھ لہراتا ہے کالا ناگ پانی میں

تڑپتے ہیں سیکڑوں ہی پڑے کوئے یار میں ۳۴۵/۴ پھر ایک میں غریب تو ہوں کس شمار میں

Marfat.com

مانند جامِ جم کے خدائی کا دیدہ ہے — اہلِ نظر کے نبض اسی شست غبار میں

٢٣٦ مانندِ جامِ جم ہے سب کچھ مری نظر میں — کرتا ہوں سیرِ عالم بیٹھا ہوا ہی گھر میں

اک اشک و آہ سے تھی جوں شمع زیست اب — نے اشک چشم میں ہے نہ آہ ہے جگر میں

ہستی تو ہے و لیکن راہِ فنا ہی ہے — جائے ہی گا جو آیا دنیا کے رہگزر میں

دیوانے حالِ دل کا دیوار و در سے مت کہہ — طاقت رہے گی باقی دیوار میں نہ در میں

آتا ہے مجھ کو رونا اس چاک چاک گل پر — دیکھوں ہوں جب کٹاری ظالم تری کمر میں

فریاد کرتے کرتے تھک گئی زبان لیکن — کوئی دادرس نہ دیکھا اس عشق کے نگر میں

اہلِ صفا سے کاوش رکھتا ہے یہ زمانہ — دیکھا نہیں گہر کے سوراخ ہی جگر میں

گنجِ عدم میں کیا ہی آرام سے تھے جوشش — آکر یہاں پڑے ہیں ہم ایک دردِ سر میں

٢٣٧ آگے اس کے نہ ڈبا دیدۂ تر پانی میں — سنتے ہیں کچھ نہیں آتا ہے نظر پانی میں

اتنا بے تاب جو ہے عکسِ قمر پانی میں — کس کی صورت اسے آئی ہے نظر پانی میں

اس رخِ صاف پہ قطروں کو عرق کے دیکھے — بے صدف جس نے نہ دیکھے ہوں گہر پانی میں

مردمک اشک کے سیلاب سے کس طرح ڈرے — مردمِ آبی ہے یہ اس کا ہے گھر پانی میں

کس کو آتا ہے یہ جز دیدۂ تر اے جوشش — پانی سے آگ لگانے کا ہنر پانی میں

٢٣٨ سخت رنجور ہوں اور تجھ سے بہت دور ہوں میں — یار ملنے کا تو مختار ہے مجبور ہوں میں

بود و باش اپنی تو ہے گوشۂ گمنامی میں — جس سے پوچھو گے بتا دیوے گا مشہور ہوں میں

مثلِ یعقوب گئیں رو کے ہی روتے آنکھیں — کس طرح دیکھوں تجھے آنکھوں سے معذور ہوں میں

Marfat.com

اُس کے ہاتھوں سے مرے دل نے اُٹھائے ہیں زخم　　چاہتا ہے یہی ہر زخم کہ ناسور ہوں میں
روح کو خاک سے ہے دوری کی یہ تشویش اے جسم　　تیرے ہم راہ یہاں تا بہ لبِ گور ہوں میں
تم سے کس طرح ملاقات ہو اے سیم تناں　　نہ مجھے زر ہی نہ صاحبِ مقدور ہوں میں
جس قدر واں ہے غرور اُس سے زیادہ یاں عجز　　کیا تعجب ہے اگر عجز پہ مغرور ہوں میں
دورِ ساغر سے ترے کیا ہے غرض اے ساقی　　گردشِ چشمِ سیہ مست سے مسرور ہوں میں
حالتِ نزع میں بکتا ہوں یہی اے جوشش　　—　آ عیادت کو مری یار کہ رنجور ہوں میں
رہی کیوں کر نہ ساقی دخترِ رز دل گیر شیشے میں　　۲۹/۹　یہاں تک شیشے میں کھا کہ ہو گئی پیر شیشے میں
نگہ کے تیر و ناوک دیکھ کر میں دل میں حیراں ہوں　　ترازو ہو گیا ہے کس طرح یہ تیر شیشے میں
منقش دل میں جو ہوتا ہے وہ سمجھا نہیں جاتا　　نظر آتا ہے جو کچھ ہے کھچے تحریر شیشے میں
ہمارے دل کو مے پینے سے اے ساقی لحاظ آیا　　ہے قاتل تری کرنی جو تجھ تاثیر شیشے میں
عبث کہنی ہے خلقت مے کو ساقی دیو شیشے کا　　پری کی سی تو آتی ہے نظر تصویر شیشے میں
یہ کہ ساقی جسے پینا ہو پی لیوے مے باقی　　یہی ہے قلقلِ مے کی صدا تقریر شیشے میں
ہوا ہے کون سا مے خوار دیوانہ جو اے ساقی　　پھرے ہے موجِ مے کی تو لیے زنجیر شیشے میں
طلا کی طرح چہرہ سرخ کر دے میرا تب جانوں　　نہیں تو مجھ کو کیا ساقی جو ہے اکسیر شیشے میں
ہجومِ غم سے صورت ہو گئی تبدیل اے جوشش　　—　نہایت ہم ہوئے منہ دیکھ کر دل گیر شیشے میں
منافذ اتنے ہیں اے شیشہ گراں ہر چند شیشے میں　　۲۴/۴　یہ کیا معنی کہ ہو اس سینے کے مانند شیشے میں
کہے کیوں کر نہ خلقت مے کو ساقی دیو شیشے کا　　زمیں میں گاڑ دیتے ہیں اسے کر بند شیشے میں

Marfat.com

شکستِ دل کی بھی تدبیر ممکن تھی زمانے میں
کسی سے یار و لگ سکتا اگر پیوند شیشے میں

زرا انگور دے کو دیکھ جوشش کیا زمانہ ہے
پدر پتھر پہ لوٹے اور رہے فرزند شیشے میں —

مقدور کیا جو تجھ سے میں ردّ و بدل کروں
جو کچھ تری رضا ہو اسی پر عمل کروں ۱۴۳/۵

موقوف رکھ نہ وعدۂ فردا پہ دید کو
جو کام آج کا ہو اُسے کیوں میں کل کروں

بھاگا پھروں ہوں صحبتِ اہلِ جہان سے
کیا فائدہ جو کام میں اپنے خلل کروں

سر دے چکا ہوں راہِ محبت میں یار کی
ممکن نہیں کہ منّتِ تیغِ اجل کروں

جوشش کبھی جو نارِ خصومت ہو شعلہ زن
اپنے ہی نفسِ شوم سے جنگ و جدل کروں —

یہ تمنّا ہے کہ قرب آئینہ سا پیدا کروں
وہ مجھے دیکھا کرے اور میں اُسے دیکھا کروں ۳۴۲/۵

کھولنے میں خط کے صد تکلیف ہووے گی اُسے
آ کبوتر تیرے بال و پر پہ کچھ انشا کروں

ذکر کیا پرواز کا ای ہم صفیرانِ چمن
مغتنم ہے گر قفس میں بال پر بھی وا کروں

عشق کے بازار میں اب تو خریداری نہیں
چاہتا ہوں آپ اپنی جان کا سودا کروں

آرزو ہے مجھ کو اے جوشش کہ میں گردش زدہ
اُس کے دامن کی طرح پاؤں پہ نت لوٹا کروں —

ہم صفیر و کیا کروں جس وقت گھبراتا ہوں میں
اس قفس کے در تلک جا جا کے پھر آتا ہوں میں ۳۴۲/۵

ایک دم فرصت نہ اپنے دیکھنے کی دی مجھے
رو بہ رو سے تیرے اب مائل کہاں جاتا ہوں میں

دو گھڑی روتا ہوں اور دو اک گھڑی پڑھتا ہوں شعر
اس دلِ ناشاد کو اس طرح بہلاتا ہوں میں

داد بھی تو دی کبھی اس کی بھلا ای نکتہ چیں
شعر کے کہنے میں کیا خونِ جگر کھاتا ہوں میں

غیر سے ہے گرم جوشی اُس کو ای جوشش مدام
پر یہ کیا باعث خفا ہوتا ہے جب جاتا ہوں میں —

Marfat.com

۳۴۴/۳ ہم راہ سیلِ اشک پھرے میں جہاں پھروں
یہ چشمِ تر لیے ہوئے یارب کہاں پھروں

اے چرخ تیرے دستِ تعدّی سے کب تلک
آشفتہ حال و خاک بہ سر میں یہاں پھروں

تو نے تو سارے کوہ و بیاباں بہا دیے —
سیلِ سرشک بیٹھوں کہاں میں کہاں پھروں

۳۴۵/۷ تیری ڈر سے کب میں جاتا ہوں کہیں
جب تلک میری اجل آتی نہیں

مجھ پہ غصّہ غیر پر لطف و کرم
چاہیے یوں ہیں تجھے صد آفریں

اپنی اپنی جان سب کو ہے عزیز
کون ہو سکتا ہے تیرا ہم نشیں

اشک سوزاں جب تلک آنکھوں میں ہیں
شمع ساں جلتی رہے گی آستیں

لے گئے دل ہم سے ہیں دو بتا نہیں
کون سا یہ ناز ہے اے نازنیں

موجبِ آزردگی فرمائیے
اس قدر رہتے ہو کیوں چیں بر جبیں

جی میں ہے اک اور بھی کہیے غزل —
مجھ کو خوش آتی ہے جوشش یہ زمیں

۳۴۶/۶ کیا کروں کچھ فکر ہو سکتی نہیں
رو بہ رو ہے دوست دشمن در کمیں

لب پہ نوخط کے نہ جی دو ڈر اہو
نیش سے خالی نہیں یہ انگبیں

ہم تو مل سکتے نہیں مجبور ہیں
تو اگر چاہے تو کچھ مشکل نہیں

سینۂ سوزاں سے اب بھی ہاتھ کھینچ
کیا جلا ہی دے گی آہِ آتشیں

سیکڑوں دل ہیں بندھے فتراک میں
کیوں نہ گلگوں ہو ترا دامانِ زیں

اِن دنوں جوشش ترا کیا حال ہے —
دم بہ دم رہتا ہے تو اندوہگیں

۳۴۷/۹ اُن نے پہلے ہی پہل پی ہے شراب آج کے دن
بولو دل کھول کے اے چنگ و رباب آج کے دن

Marfat.com

لے اجل جائے ترحم ہی کہ یہ عاشق زار — کوچۂ یار میں ہی پائی تراب آج کے دن
یار بدست ہوا سب پہ چھڑکتا ہی شراب — نہ کرلے واعظ شہر اپنی کتاب آج کے دن
روزِ نوروز ہی ملتے ہیں سبھی آپس میں — کوئی کرتا ہی کسی پر بھی عتاب آج کے دن
عیدِ قربان ہی بتاں کیوں نہیں سرگرمِ جفا — قتل عشاق سمجھتے ہیں ثواب آج کے دن
دور دور لب جاناں ہی عجب کیا جو شش — مے کدے شہر کے ہوئیں جو خراب آج کے دن

۲۴۸ کیوں نہ خوش آئی تری عشق میں دیوانہ جان — خلق کرنے لگی نفرت مجھے دیوانہ جان
بندگی سے تری ہم ہاتھ اٹھانے کے نہیں — اپنے بندوں میں سمجھ یا ہمیں بیگانہ جان
عاشقِ زار نہ کر منتِ ساقی نہ نہار — دیدہ و دل ہی کو تو شیشہ و پیمانہ جان
شیخ آزردہ نہ ہو دیکھ کے مسجد میں ہمیں — سہو سے آگئے تھے ہم اسے مے خانہ جان
کوئی اِن جلوہ فروشوں سے بجز بے سودا — ایک ہی جلوے کا جو مانگیں ہیں پیمانہ جان
جلوہ گر نور ہی اس دل میں اسی کا جو شش — خواہ کعبہ تو سمجھ خواہ تو بت خانہ جان

۲۴۹ جب رہ دوں یاد تری کو چکی سر زمیں — ہو جائے موجِ اشک سے زیر و زبر زمیں
اُگتا ہی داغِ دل لیے لالہ جو باغ میں — مدفون تجھ میں ہے کوئی تفتہ جگر زمیں
اس قد کو دیکھا روئی تونے سروِ یاں تلک — آجائے نرم ہو کے ترے تا کمر زمیں
نے خود خیالِ یار میں ہوں کچھ خبر نہیں — کس طرف آسمان ہے اور ہے کدھر زمیں
ابرِ مژہ کے فیض سے اب کے بہار میں — سبزے سوا کہیں نہیں آتی نظر زمیں
وعدہ غلط جواب لکھا اب یا جواب دی — تا چند ماپلے آہ مرا نامہ بر زمیں

Marfat.com

جوشش کا حال دیکھ جو کوئی روئے اس قدر — دامان و آستین تو کیا ہوئے تر زمیں

۳۵۰ / ۵ موتی دامانِ مژہ سے کیوں نہ رولے آستیں — اشک کے کیا کیا اٹھاتی ہے جھکولے آستیں

آستینیں کھینچ کر ہاتھوں سے اس نے باندھ دیں — یار کی باندھی ہوئی ہیں کون کھولے آستیں

تو ہی اب پونچھے تو پونچھے اشکِ آتش ناک کو — اپنے ہاتھوں میں تو پڑ گئے ہیں پھپھولے آستیں

موتیوں کے دانے فیضِ چشم سے دامان میں — سب طرح کے ہیں بڑے چھوٹے مجھولے آستیں

جس گھڑی تو پونچھتی ہے اشک چشمِ یار سے — جیب و داماں کے کوئی دل کو ٹٹولے آستیں

۳۵۱ / ۸ بے یار اس چمن میں کہ دو نہ آئے باراں — بھڑکے گی آگ دل کی لگتے ہوائے باراں

آنسو کا ہے یہ عالم اس شمع رو کے آگے — جھمکیں ہیں روشنی میں جوں قطرہائے باراں

ساون کی رات تجھ بن گزری ہے اس طرح سے — ایدھر صدائے گریہ اودھر صدائے باراں

کشتِ امید سیراب اپنا ہے آنسوؤں سے — ہم تو دعا نہ مانگیں ہرگز برائے باراں

اے برق نالہ تجھ سے ہے طرح صاعقے کی — ابر مژہ سے اپنے قائم بنائے باراں

ہم مطرب اور ساقی بے یار کل چمن میں — سر پیٹ پیٹ روئے کہہ کہہ کے ہائے باراں

کل وصل کا ہے وعدہ کھل جائے تو بھلا ہے — ورنہ یہ آہ ہے اور دولت سرائے باراں

ابر و ہوا و مے ہے چنگ و رباب و نے ہے — جوشش ہے سب مہیا خالی ہے جائے باراں

۳۵۲ / ۳ تجھ سے ہم بزم ہوں نصیب کہاں — تو کہاں اور میں غریب کہاں

بے قراری نے مار ڈالا ہے — صبر کیدھر ہے اور شکیب کہاں

دل میں اس بت کے ہے جگہ میری — میں جہاں ہوں وہاں رقیب کہاں

Marfat.com

بھاتا ہے تیرے آگے کب مجھ کو یارِ گلشن ۳۵۳/۵۶ صدقے کیے تھے تجھ پر ایسے ہزار گلشن
شبنم نہیں ٹپکتی بادِ صبا گلوں سے — روتا ہے اُس کی خاطر یہ زار زار گلشن
کل صبح دیکھتے ہی رشکِ چمن کو میرے — کیا پڑ گئی تھی پھیکی تیری بہار گلشن
گلشن میں جا کے جب ہو گل رو مرا غزل خواں — سب بلبلیں ہوں صدقے اور ہوشیار گلشن
سینے کو دل جگر کو دامن کو ہیرے دیکھے — دیکھے نہ ہوئیں جس نے اکٹھے دو چار گلشن
دیکھیں بہار جس دم اِس داغ دار دل کی — آنکھوں میں بلبلوں کی ہو خار خار گلشن
یا جان کی ہیں گاہک یا دل کی چور آنکھیں ۳۵۴/۷ اے یار چشمِ بد دور ہیں تیری زور آنکھیں
وہ انتظار کش ہوں مانندِ نرگسِستاں — میرے مزار سے ہوں پیدا کروڑ آنکھیں
خوش چشم کیسے کیسے دیکھے پر ایک کی بھی — دیکھیں ہوں ایسی آنکھیں تو ہوئیں کور آنکھیں
جس سے دو چار ہو گئیں دل اُس کا لے ہی چھوڑا — ہوتی کہاں ہیں پیاری ایسی لگور آنکھیں
تیغِ نگاہ تیری غیروں پہ چلتے دیکھی — کیوں کر نہ ہوں لہو میں پھر شور بور آنکھیں
جامِ شراب جس دم پہنچا ترے لبوں تک — مے خانۂ جہاں میں ماریں گی شور آنکھیں
آئی شبِ جدائی مانندِ شمع جوشش — روتے ہی روتے اِس شب کر دیں گی بھور آنکھیں
باتیں جو کچھ تھیں ننگ و ناموس کی ڈبوئیں ۳۵۵/۵ رو رو کے تو نے آخر آنکھیں بھی اپنی کھوئیں
دل میں جگر میں اپنی مژگاں دکھا دکھا کر — اُس چشمِ پرفسوں نے کیا سوئیاں چبھوئیں
کب گل نے دیکھ تجھ کو پھاڑا نہیں گریباں — کب دھاڑ مار تجھ بن یاں بلبلیں نہ روئیں
تیرے خیال میں تا شب خواب آ نہ جائے — لہو کے آنسوؤں سے تا صبح آنکھیں دھوئیں

Marfat.com

ٹک رحم سے نہ دیکھا پہ رحم تے ادھر کو — جوشش ہماری آنکھیں بہتیر اروئیں ہوئیں

۳۵۶
ہے ان دنوں شاید نظر یار پریشاں   دیکھے ہے سدا خواب یہ بیمار پریشاں
ہے دشمنِ جمعیتِ دل لے مری بدمست   یہ لٹ بیٹی دستار یہ گفتار پریشاں
کس طرح پریشاں نہ رہے خاطرِ عشاق   رہتا ہے ترا طرۂ طرار پریشاں
کچھ خوبیٔ گل میں ہے خلل بلبلو ورنہ   دیکھا نہیں کوئی ہو طرحدار پریشاں
دیکھا ہے تری زلف پریشان کو جب سے   جو آہ نکلتی ہے مری یار پریشاں
جمعیتِ کونین ہے اس وقت میں جوشش — جس بزم میں آ جمع ہوں دو چار پریشاں

۳۵۷
کیا بات ترے حسن کی اے افتخارِ حسن   رشکِ بہارِ لالہ و گل ہے بہارِ حسن
میری طرف سے حسن کے دل میں غبار تھا   یہ خط نہ ہو نمود ہوا ہے غبارِ حسن
محروم دیدِ یار رہوں میں سیاہ بخت   زلفِ سیہ ہمیشہ رہی ہم کنارِ حسن
جوں گل بہارِ حسن کو بھی عارضی سمجھ   مغرور حسن پر نہ ہو کیا اعتبارِ حسن
اختر نہ ہوئیں چرخ پہ گردش میں تجھ کو دیکھ   کرتے ہیں مہر و ماہ یہ گوہر نثارِ حسن
یہ دھوم اس کے حسن کی آفاق میں نہ ہو — جوشش کا دل نہ ہو اگر آئینہ دارِ حسن

۳۵۸
عشق ہستی سوز آ جا بھی کہیں   آگ اس دل میں لگا جا بھی کہیں
مجھ کو اے ساقی خودی کا ہے خمار   بے خودی کی مے پلا جا بھی کہیں
سرگزشت اپنی جو ہم کہنے لگے   وہ جھڑک کر بول اٹھا جا بھی کہیں
دل کو بے تابی ہے جی کو بے کلی   یار ٹک مکھڑا دکھا جا بھی کہیں

اس گھڑی ناصح خفا بیٹھا ہوں میں | کیوں بکاتا ہے بھلا جا بھی کہیں

جوشش حیرت زدہ ہے حد ملول — | اشک اس کا منہ دھلا جا بھی کہیں

۲۵۹/۷ میرے پہلو میں تڑپتا ہی پڑا ان روزوں | دل نے اک شغل نکالا ہے نیا ان روزوں

آ بھی اے عہد شکن راہ ترے آنے کی | دل جدا دیکھے ہے اور دیدہ جدا ان روزوں

دوستی تیری مری یار نبھے گی کیوں کر | تو تو ہر بات میں مانے ہے برا ان روزوں

جاں بری اپنی کسی طرح نظر آتی نہیں | ہم سے پھرتا ہی وہ خوں خوار خفا ان روزوں

صید دل دام میں زلفوں کے گرفتار ہوا | کیوں نہ ہو حال پریشان مرا ان روزوں

خوں مرا تو نے جو پامال کیا خوب کیا | تیرے پاؤں میں نہ تھا رنگ حنا ان روزوں

گلشن دہر میں جوں غنچۂ گل اے جوشش — | ٹھہری ہے خون جگر اپنی غذا ان روزوں

۲۶۰/۴ سنے ہے کون کریں تجھ سے ہم بیاں تجھ بن | جو کچھ کہ ہم پہ گزرتی ہے مہرباں تجھ بن

کسی کی آنکھوں میں ہوئی بہشت ہم کو کیا | ہماری بھاؤ میں تو جلتا ہے یہ جہاں تجھ بن

ہوا ہے آہ ہی سوز فغاں ترشح اشک — | غرض میں کیا کہوں ہے کچھ عجب سماں تجھ بن

۲۶۱/۵ ہیں دل جگر ہمارے یہ مہربان دونوں | پہنچے ہیں آسماں پر ہم راہ آہ دونوں

ہے بزم بے وفائی رونق پذیر ان سے | روشن رہیں یہ تیری چشم سیاہ دونوں

اے ترک چشم تیری خوں ریزی قرہ سے | بیٹھے ہیں سر گنہ گار اور بے گناہ دونوں

بیمار دل کے ہم دم اک درد و غم تھے سو بھی | بہر عیادت آتے ہیں گاہ گاہ دونوں

کوئی زلف کو کہے زلف کاکل کو سمجھے کاکل | اپنی نظر میں تو ہیں مار سیاہ دونوں

Marfat.com

غارت گرِ دل و جاں جب ہو سیاہ مژگاں — کیا گبر کیا مسلماں مانگیں پناہ دونوں
تنہا کٹے گی کیوں کر اے سیلِ اشک کہہ تو — ہم دم دل و جگر تھے ہو گئے تباہ دونوں
کیا شیخ کیا برہمن ہیں پھیر میں دوئی کے — گم راہ ہو گئے ہیں بھولے ہیں راہ دونوں
گردش میں مہر و مہ نہیں اُس شعلہ رُو کے ڈر سے — یہ ڈھونڈتے پھرے ہیں جوشش پناہ دونوں

۳۴۲
جب تک اس میں غمِ دنیا ہو یہ دل شاد نہ ہو — چور جس گھر میں ہو وہ گھر کبھی آباد نہ ہو
کور وہ چشم نہ ہو جس کو تصور تیرا — مردہ وہ دل کہ سدا جس میں تری یاد نہ ہو
معرفت تجھ ہی سے وابستہ ہے اے جذبۂ عشق — ہم کہیں کے نہ رہیں گر تری امداد نہ ہو
گلشنِ دہر میں سرسبز نہ ہووے ہرگز — سرو کی طرح یہ دل جب تئیں آزاد نہ ہو
برہمن اس کو نہ سن وجد میں آ جائے گا — نالۂ دل ہے یہ ناقوس کی فریاد نہ ہو
جان تک اس کی ہوا خواہی میں دی اے جوشش — پر یہی ڈر ہے کہ محنت مری برباد نہ ہو

۳۴۳
اے رفوگر تو رفو کر کے پشیماں نہ ہو — یہ تو ہے چاکِ جگر چاکِ گریباں نہ ہو
لطف سمجھے نہ کبھی میری پریشانی کا — جو تری زلف کے مانند پریشاں نہ ہو
نہ گریباں ہے نہ داماں ہے اے دستِ جنوں — عشق میں مجھ سا کوئی بے سر و ساماں نہ ہو
عیدِ قرباں کی میسر نہ ہو اُس کو شادی — تیغِ ابرو پہ تری جو کوئی قرباں نہ ہو
ہم نے ٹھہرایا ہے وہ مذہب و مشرب اپنا — جس سے آزردہ کوئی گبر و مسلماں نہ ہو
جلوۂ حق نہ نمایاں ہو کبھی اے جوشش — جلوہ فرما جو یہاں حضرتِ انساں نہ ہو

۳۴۴
تیری محفل کی ہوا ای یا سر میں گر نہ ہو — شعلۂ شمعِ سحر کی طرح دل مضطر نہ ہو

Marfat.com

ناقصوں کو صحبتِ کامل جو کامل کر نہ دے — قطرۂ نیساں صدف کے منہ میں جا گوہر نہ ہو
ٹک سمجھ اور بوجھ کر دل آ گئے ان کے جا نہ ہو — ہے نگاہِ تند تیز اس ترک کی خنجر نہ ہو
قاصد اس سے اتنا ہی کہیو ہو قصہ مختصر — گر لکھوں لکھنے کو حالِ دل تو اک دفتر نہ ہو
اس کو ہی عزمِ سفر بارش شگون اچھا نہیں — چشمِ نا انصاف رہ جا بھی کہیں ٹک تر نہ ہو
یار غیروں نے کیا مشہور عاشق گر مجھے — میری کیا تقصیر ناحق غصہ بوجھ پر نہ ہو
بے کسی اک دن نہ اک دن کر ہی لے گی مہرباں — مہرباں نامہرباں ہم پر بھلا بہتر نہ ہو

٣٥٥
١١

پریشاں اے زلف ہر دم نہ ہو — سنانِ مژہ کی تو پرچم نہ ہو
طبیبو یہی آرزو ہے مجھے — ہر داغ پر پھائے مرہم نہ ہو
مرا حال درہم نہ ہو اس قدر — جو زلفِ سیہ اس کی برہم نہ ہو
جفا کار ہو تیری دولت زیاد — مرا آہ و نالہ کبھی کم نہ ہو
جلوں شمع ساں گرمیِ عشق سے — دمِ سرد میرا جو بے دم نہ ہو
وہی دم دمِ آخری ہو مرا — تری یاد میں صرف جو دم نہ ہو
صفا پروراں شعلہ رو مل چکا — کبھی آگ اور پانی باہم نہ ہو
لبوں پہ ترے دانت تو ہے مگر — ڈرو دل ہوں کہیں یہ شکر سم نہ ہو
سدا رو برو ہی وہ خورشید رو — کبھی خشک یہ دیدۂ نم نہ ہو
نہ سجدہ کرے کوئی محراب کو — قد اس کا تواضع سے گر خم نہ ہو
غم اس کا جو ہو خانہ پرداز دل — تو جوشش کسی چیز کا غم نہ ہو

Marfat.com

اگر بیتابیِ دل سے لکھوں کچھ اس کو مضطر ہو ۳۵۶ ہ تو آپ ہی اُڑ چلے نامہ نہ محتاجِ کبوتر ہو
ملالِ دہر کب روشن دلاں خاطر میں لاتے ہیں نہیں ممکن کہ خاکستر سے آئینہ مکدر ہو
جدائی میں اگر ہوں طالبِ جمعیتِ خاطر تری زلفوں ہی کے مانند میرا حال ابتر ہو
ہزاروں کو وہ اک ہی بات میں یارو جلاتا ہے لبِ معجز بیاں کا اُس کے جو منکر ہو کافر ہو
دہی ہو مختلط اُس شعلہ رو کے ساتھ ای جوشش — جو کوئی آتش کا پرکالہ ہو یا مثلِ سمندر ہو

اگر ایک دم تو ہم آغوش ہو ۳۵۷ ہ تو عیشِ دو عالم فراموش ہو
کرے دل بھی ای اشک عزمِ سفر اگر بارِ غم سے سبک دوش ہو
ترے آہ و نالے پہ ای عندلیب قیامت ہو گُل کو اگر گوش ہو
جو ہو چار چشم اُس سیہ مست سے تو اے شیخ تو بھی قدح نوش ہو
ترے آہ و نالے سے نالاں ہے خلق — کہیں اب بھی جوشش تو خاموش ہو

یہ زیست طوفِ دل ہی میں یارب تمام ہو ۳۵۸ ہ کافر ہوں گر ارادۂ بیت الحرام ہو
وہ دن کہاں نصیب کہ دکھلائے یہ فلک تو مستِ ناز ہو مرے ہاتھوں میں جام ہو
اُس لب پہ فوجِ خط نے کیا اس طرح ہجوم شہد و شکر پہ مور کا جوں ازدحام ہو
بوسے کی آرزو میں ابھی جان دیجیے دینے سے جان کے بھی اگر اپنا کام ہو
اپنا تو اس زمین میں مقدور ہی نہیں — جوشش تجھی سے ایسی غزل انصرام ہو

ہم تشنہ کے جو قتل کا اُس کو ارادہ ہو ۳۵۹ ہ تو آب اُس کی تیغ کی یارب زیادہ ہو
ہے خط کا اُس کے چہرۂ گل رنگ پہ یہ رنگ لیلیٰ کا خیمہ باغ میں جوں ایستادہ ہو

Marfat.com

کیفیت اس کے ساغر لب کی ملی جسے — ساقی سے پھر وہ نہ طلب گار بادہ ہو
اے شیخ کوزہ پشت قوی ہیں تو جوں کماں — مت چلئے کھینچ کھینچ کے مثل کبادہ ہو
اس سادہ رو کے آگے یہ امکاں ہی نہیں — سر سبز ماہ و آئینہ کا روئے سادہ ہو
ہر چند صرف کیجیے اس پر دم مسیح — یہ درد دل تو وہ ہے کہ ہر دم زیادہ ہو
جوشش گر آرزو ہے قدم بوس یار کی — پامال راہ عشق میں تو مثل جادہ ہو

۳۰ ے

بہ جائے خار تمام اس میں غنچہ و گل ہو — جو شاخ گل کی نہ آرام گاہ بلبل ہو
رہیں سسکتے ہی تیغ نگاہ کے زخمی — اگر نہ یاد اسے شیوۂ تغافل ہو
اگر زوال نہ ہوئے کمال اہل کمال — تو کیوں ترقی بہ موجب تنزل ہو
حوادثات زمانہ کی تاب لائے وہی — مری طرح جو کوئی صاحب تحمل ہو
یہی مرے دل آزاد کی ہے استدعا — کہ سر سے دور نہ یہ سایۂ توکل ہو
ہمارے شعر کو سن کر سکوت خوب نہیں — بیان کیجیے اس میں جو کچھ تامل ہو
اسیر دام قفس چھوٹتے ہیں اے جوشش — نہ چھٹ سکے جو گرفتار زلف و کاکل ہو

۳۱ ہ

گو کہ عیش ابد میسر ہو — کب خوش آئے جو دل مکدر ہو
اے فلک کب تلک یہ خوف رجا — ہو چکے بھی جو کچھ مقدر ہو
اسے مل کیا ہے پھرے جو کوئی — ق — اپنا ہم چشم اور ہمسر ہو
ہم سے بندوں کو صاف کہہ بیٹھے — جی میں جو کچھ غریب پرور ہو
اور کچھ چاہتا نہیں جوشش — جبہہ سائی ہو اور ترا در ہو

Marfat.com

راغب نہ ہو طبیعت گر جور رو بہ رو ہو ۳۴۲ اپنی یہ آرزو ہی دنیا ہو اور تو ہو
گر آرزو ہے دل میں اتنی ہی آرزو ہو تاراجِ بے نیازی اقلیم آرزو ہو
راہ طلب میں اُس کی واماندگی کہاں تک اے پائے سعی کاہل سرگرم جستجو ہو
بے رشتۂ نگہ ہے بے سوزنِ مژہ ہے چاکِ جگر ہمارا کس طرح سے رفو ہو
شمع حرم کا طالب اے بت میں کس طرح ہوں میرے کنشت دل میں جب جلوہ ساز تو ہو
عریانی پر ہماری مت طعنہ زن ہو زاہد یہ دلق وہ نہیں جو محتاج شست و شو ہو
جوشش بہار ہستی اک آن میں خزاں ہے — جوں گل نہ اس چمن میں پابند رنگ و بو ہو
جبہہ سائی تیرے در کی نہ یہ دل سیر ہو ۳۴۳/۵ محو پیشانی سے اُس کی گو خط تقدیر ہو
وہ صفا چہرے میں تیری ہے کہ اے آئینہ رو دیکھتے ہی تجھ کو گویا طوطی تصویر ہو
کس طرح اُس کی جگہ ہو دل میں تیرے سنگ دل جس کا نالہ بے اثر ہو آہ بے تاثیر ہو
پوچھنا اس ناتواں سے حال کیا حاصل جسے قدرت تقریر ہو نے طاقت تحریر ہو
وہ تو آتا ہی نہیں گو زِ عریاں کی طرف — ورنہ اے جوشش ہماری خاک دامن گیر ہو
آئے ہے یار دیکھیے کیا ہو ۳۴۴/۵ اے ستم گار دیکھیے کیا ہو
اوّلِ عشق میں تو ہے یہ حال آخر کار دیکھیے کیا ہو
دل جگر جان لے چلا تو ہوں اس کو درکار دیکھیے کیا ہو
بڑھتا جاتا ہے عشق کا آزار اے دل آزار دیکھیے کیا ہو
اس کے بیمار چشم کا جوشش غم ہے غم خوار دیکھیے کیا ہو

Marfat.com

ہے آرزو بغل میں دوست شراب ہو ۳۶۵/۷ ساقی ہو اور بہار ہو چنگ و رباب ہو
جس وقت بے حجاب وہ پی کر شراب ہو بے تاب دیکھتے ہی اُسے آفتاب ہو
سیراب خضر آبِ بقا سے ہوا تو کیا ممکن نہیں کہ لب سے ترے کامیاب ہو
حاصل ہوئی ہے عشق میں اپنے گداز گی دل بہ چلا ہے عشق کے ہم راہ آب ہو
آتا ہے آج یار مرا برسرِ غضب آجائے اس کے سامنے اب جس کو تاب ہو
آئے ہے یاد روئے عرق ناک گل رخاں ابر مژہ سے کیوں نہ ترشح گلاب ہو
جوشش بہاد بامری دیوار و در تلک — اس چشم اشک بار کا خانہ خراب ہو

میں نے پوچھا خوش مرے آنے سے ہو ۳۶۶/۱۳ بول اُٹھا میاں تم تو دیوانے سے ہو
کام جو کرتی ہے تیری چشمِ مست نے دو شیشے سے نہ پیمانے سے ہو
عشق مرنے کو ابھی مرجائیے تجھ سے چھٹکارا جو مرجانے سے ہو
کیوں پڑی ہے زلف کے دل میں گرہ کھولے اس عقدے کو یہ شانے سے ہو
یاد زلفوں کی تصور چشم کا مجھ ہی سے دیوانے ستانے سے ہو
قمری و بلبل بھی عاشق ہیں مگر آگ میں کودے نہ پروانے سے ہو
آشنائی آشنا تجھ سے کرے یہ نہ اپنے سے نہ بیگانے سے ہو
مے کدے میں تم کو دیکھا ہے کبھی شیخ صاحب جانے پہچانے سے ہو
جلوہ گر اس میں پری رخسار ہیں کس طرح دل کم پری خانے سے ہو
دل نے حاصل کی ہے یہ پژمردگی گل کا جو احوال مرجھانے سے ہو

Marfat.com

دل کی دولت منزلِ جاناں ملی — کعبے کو ہم پہونچے بت خانے سے ہو
رات دن سرگشتہ ہوں جوں گرد باد — کیوں نہ لعنت مجھ کو ویرانے سے ہو
خال یا خط دیوے اے جوشش فریب — صید دل نے دام نے دانے سے ہو

۳/ے

اور کچھ ہو یا نہ ہو یہ کام ہو — وہ بغل میں میری صبح و شام ہو
قاصد اشک اتنی سرگرمی تو کر — میرے اُس کے نامہ و پیغام ہو
پھونک اے چشم فسوں گر وہ فسوں — جس سے اس بیمار کو آرام ہو
زلف اور رُخ کی پرستش شرط ہے — کفر ہووے شیخ یا اسلام ہو
وحشیِ دشت جنوں اے زلف یار — کیوں نہ ہو پابند جب یہ دام ہو
دم نہ مارے برق اس کے روبرو — گر علم وہ تیغ خون آشام ہو
گر لبیں جوشش سے یہ شیریں لباں — شہد و شکر تلخی دشنام ہو

۳/ے

چاہے بہتیرا کوئی پر کیا ہو — ہو وہی جو رضائے مولیٰ ہو
مہر و مہ اس کی آنکھ پر نہ چڑھے — اک نظر جس نے تجھ کو دیکھا ہو
... غیر کی سامنے کر دی — یا الٰہی کہیں کبھی ایسا ہو
کیا تماشا ہو اے نسیم سحر — غنچۂ دل مرا اگر وا ہو
عشق میں جب سے ہم ہوئے رسوا — اس طرح سے نہ کوئی رسوا ہو
اُس کی زنجیر زلف کو جوشش — جو کوئی دیکھے اس کو سودا ہو

۳۶۹/ے

مسکرانے پر تری دیکھے جو حیران غنچے کو — گل دکھائے چاک چاک اپنا گریبان غنچے کو

Marfat.com

کب رہے گا دامنِ گل میں زرِ گل بلبلو
دیکھتا ہوں صورتِ دست و گریباں غنچے کو

شمع کی لو جان کر ماری ہے نت دامن صبا
کیوں چھپا لیتا نہیں گل زیرِ داماں غنچے کو

جب چمن میں تنگ کر وہ غنچہ لب ہنسنے لگا
تنگ دل ہر گل کو دیکھا اور خنداں غنچے کو

باغ میں لے یار گوش و گوشوارہ کو دکھا
کیوں خجل کرتا ہے گل کو اور پشیماں غنچے کو

ہے تجھے جمعیتِ خاطر سے شاید دشمنی
جو کیا تو نے صبا جوں گل پریشاں غنچے کو

حزن آجائے گا جوشش تجھ پہ مت تشبیہ دے — گل رخوں کے منہ سے کیا نسبت ہے ناداں غنچے کو

۳۰
آگ دے دو جہاں کے حاصل کو
پاک کر عشق خرمنِ دل کو

چل نہیں سکتے مثلِ نقشِ قدم
دور سے دیکھتے ہیں منزل کو

تا نہ ہوئے گزارِ حرص و ہوا
بند کر چھوڑیے درِ دل کو

جذبہ عشق کھینچ لاتا ہے
در تلک تیرے ہم سے کاہل کو

گر تجھے دیکھنا ہو صورتِ حق
دل سے دھو ڈال نقشِ باطل کو

بے کسی سے یہی گلہ ہے مجھے
تھام لیتی ہے دستِ قاتل کو

فکرِ دنیا کہاں تلک جوشش — دور کر اس خیالِ باطل کو

۳۵۱/۵
لے جائیے جو ساتھ دلِ بیقرار کو
جنبش میں لائیے رگِ سنگِ مزار کو

ساقی ترے لبوں پہ نظر پڑ گئی مری
کس طرح منہ لگاؤں مے خوش گوار کو

رہنے دے کوئے یار میں تا پائمال ہو
اے اشک مت بہا مری مشتِ غبار کو

داماں ترا ہوئے گا آلودہ گرد سے
پامال کیوں کرے ہے تو اس خاکسار کو

Marfat.com

جوشش شبِ فراق میں دریِ سرشک سے — معمور دیکھتا ہوں میں جیب و کنار کو

چھڑ دے مار لات دنیا کو — کچھ نہیں ہے ثبات دنیا کو

ہاتھ آئی ہے جس کے دولت فقر — اُن نے ماری ہے لات دنیا کو

زالِ دنیا ہی سا وہی بد ذات — جو کہے نیک ذات دنیا کو

دامِ الفت میں سب کو کھینچے ہے — آگئی ہے یہ گھات دنیا کو

پشتِ پا مارے مسندِ جم پر — جو لگائے نہ ہاتھ دنیا کو

ہے میسر دم بہ دم دیدارِ یار آئینے کو — جی میں آتا ہے کروں میں سنگ سار آئینے کو

اپنی صورت پہ نہ عاشق آپ ہو جائے کہیں — بے طرح وہ دیکھتا ہے بار بار آئینے کو

خاکساری ہی جلا دے خاطرِ روشن دلاں — جس طرح سے صاف کرتا ہے غبار آئینے کو

کون سی خوبی تھی اس میں یا زِ عیراز سادگی — عکس نے تیرے دیا رنگِ بہار آئینے کو

ننگ آرائش سے تجھ کو کیوں نہ ہوئی سادہ رو — زیب دیتا ہے کوئی نقش و نگار آئینے کو

بوالہوس کا ہو گیا منہ زرد خوفِ جان سے — جس گھڑی وہ ترک نکلا سج کے چار آئینے کو

ذکر کیا اُس سے ہم آغوشی کا جوشش جو کبھی — عکس سے اپنے نہ دیکھے ہم کنار آئینے کو

یوں پاس بٹھانے کو بٹھا یار کسی کو — پر دل میں جگہ دیجو نہ زنہار کسی کو

خنجر ہے مژہ تیر نگہ تیغ ہے ابرو — جیتا کوئی چھوڑیں ہیں یہ ہتھیار کسی کو

حیرانی پر آئینے کے آئے ہے مجھے رحم — اللہ نہ دے حسرتِ دیدار کسی کو

سو طرح کے محبوب ہیں اس دہر میں لیکن — دیکھا نہیں میں تجھ سا طرح دار کسی کو

Marfat.com

نکلا جو ہے دل بیچنے گھبرا کے اے جوشش — ٹھہرا یا ابھی ہے اس کا خریدار کسی کو

کیا سر سبز رونے نے مرے دشت و بیاباں کو (۳ بحر ۵) — بنایا آبلہ پائی نے گل خارِ مغیلاں کو
گریباں چاک کرنے کا ہمیں جس دم خیال آیا — نکالا ڈھونڈ کر دامن ہی سے اپنے گریباں کو
ابھی ہو جائے اس دوران کو دورانِ سر پیدا — اگر ٹک دیکھے جامہ زیب تیری دورِ داماں کو
پریشانوں کو تیرے ہو گئی جمعیتِ خاطر — نظر بھر جس گھڑی دیکھا تری زلفِ پریشاں کو
لگا لوں کس طرح سینے سے ہوگا جان کا سودا — میں اپنے دل سے بہتر جانتا ہوں اس کے پیکاں کو
بتِ بے رحم ہوگا مہرباں یہ جان کر ہم نے — نیاز اس کی کیا تھا جان و دل کو دین و ایماں کو
نہ لائے تاب اے جوشش ابھی بے تاب ہو جائے — اگر خورشید بھی دیکھے ہمارے ماہِ تاباں کو

ادھر زنداں کی الفت کھینچتی ہے اس دوانے کو (۶ بحر ۳)
ادھر وحشت کھڑی رہتی ہے نت سر پر بلانے کو
جدھر دیکھوں ہوں میں یارب ادھر ہی اپنی ہی صورت
نگہ سنگِ حوادث سے رکھ اس آئینہ خانے کو
مے گلرنگ غنچوں کی صراحی میں بھرے بلبل
بہار آئی ہے گلشن میں بھلا کس کے پلانے کو
جگر دل سینہ و سر ان میں سے جس کو مقرر کر
یہی چو رنگ بہتر ہیں تری تیغ آزمانے کو
سخن کو اپنے دل میں کیوں نہاں رکھتا ہے اے جوشش

Marfat.com

صدف میں رہنے دیتا ہے کوئی موتی کے دانے کو

پیری میں بھلا ڈھونڈھے ہے کیا بخت جواں کو — اب قطع محبت ہی ہوئی جسم سے جاں کو

موقوف کر اس بزم میں یہ چرب زبانی — اے شمع تو کٹوائے ہے کیوں اپنی زباں کو

بے نام و نشانی ہی بڑا نام و نشاں ہے — کیا نام و نشاں چاہیے بے نام و نشاں کو

اس منزل ہستی میں ٹھہرتا نہیں کوئی — کیا جانے کہ یہ قافلہ جاتا ہے کہاں کو

انسان تو ہے صورت حق کعبے میں کیا ہے — اے شیخ بھلا کیوں نہ کروں سجدہ بتاں کو

جوشش گل مضمون چمن طبع کا تیرے — دیکھے نہ کبھی تا بہ ابد روئے خزاں کو

قاتل ذرا تو کہہ دے یہ تیغ نگاہ کو — پہنچا دے اپنی داد کو اس داد خواہ کو

روشن دلوں کے گر نہیں در پئے سینہ لال — گردش میں کیوں رکھے ہے فلک مہر و ماہ کو

آنکھیں پر اشک آہ بہ لب رنگ زرد ہے — کس طرح سے چھپائیے اس دل کی چاہ کو

زاہد نہ رہنے پائیں گے آباد مے کدے — جب تک نہ ڈھائیے گا تری خانقاہ کو

یارب جو دی ہے الفت گل بلبلوں کے تئیں — رنگ اثر سے دور نہ رکھ ان کی آہ کو

زاہد تجھے غرور مجھے خوف باز پرس — پہنچے نہ بندگی تری میری گناہ کو

جوشش ملے ہے دست تاسف کرے ہے غم — دیکھے ہے جو کوئی میرے حال تباہ کو

دیکھتے ہی اس رخ پر نور کو — بھول گئی اپنی تجلی طور کو

میرے داغ دل پہ رکھ کر ای طبیب — کیوں جلایا مرہم کافور کو

جب کہوں احوال دل کہتا ہے یار — دور کر اس قصۂ مشہور کو

Marfat.com

جب سے دیکھی ہے تری زلفِ سیاہ — دوست رکھتا ہوں شبِ دیجور کو
دیدۂ گریاں نے جوشش ہجر میں — دی خجالت دیدۂ ناسور کو

۳۸۰/۹ ناصح نہ نصیحت کر شیدائے محبت کو — رسوائی سے کیا ڈر ہے رسوائے محبت کو
ساقی یہی دھڑکا ہے پتھر سی تری باتیں — آسیب نہ پہنچا دیں مینائے محبت کو
لازم ہے کنارہ تو ہر بحر کو یاں لیکن — ساحل نہ دیا حق نے دریائے محبت کو
پھرتا ہی رہا جب تک تھا قیس میں دم باقی — طے کر نہ سکا لیکن صحرائے محبت کو
حاضر ہے دل سوزاں میرا اسے آ دیکھے — دیکھا ہی کوئی چاہے گر جائے محبت کو
جوشش نہ خریدا کچھ اس عشق کی دکاں سے — سر دے کے کیا ہم نے سودائے محبت کو

۳۸۱/۷ روتے ہیں اُس کی یاد میں ہم اپنے بخت کو — داماں میں لیے جگر لخت لخت کو
نالاں ہے خلق سختی دوراں سے دیکھیو — مت اختیار کیجیو وضع کرخت کو
میں پھل رہا ہوں داغوں سے مت قتل کر مجھے — بیاں کاٹتا نہیں کوئی پھلتے درخت کو
آہن کو آہِ گرم ہماری کرے گداز — نالہ ہمارا نرم کرے سنگ سخت کو
یہ تخت و تاج تیرا مبارک تجھے شہا — میں کیا کروں گا لے کے ترے تاج و تخت کو
دیکھا ہے جلوہ کون سے رنگیں لباس کا — گلشن میں گل نے آگ جو دی اپنی رخت کو
جوشش کبھی نہ ہوئے گا بیدار خواب سے — یہ خوب آزما چکے ہیں اپنے بخت کو

۳۸۲/۵ جا کر کوئی سمجھا دے ٹک اس عہد شکن کو — تازہ نہ کرے از سر نو داغ کہن کو
ناداں ہیں جو غنچہ دہن کہتے ہیں اس کو — غنچے سے تو نسبت ہی نہیں اُس کے دہن کو

Marfat.com

میرے دل پر داغ کا آ دیکھ تماشا
بوشناک کی اس زلف سے کس طرح نہ آئے

اس بزم میں خاموش ہی رہ بول نہ جوشش ــــ
۳۸۲ بنا ہی چھوڑیں ہیں آخر دو جام جم دل کو
وہی خیال میں ہر دم رہا کرے لیکن

کرم کیا ہے تو اے بے خودی بہ لازم ہے
بہت کٹھن ہے رہ عشق جی دھڑکتا ہے
چلا ہی جائے ہے اُس کی طرف نہیں تھمتا ــــ

۳۸۳/۶ بس خجل کر تو چکی بارشِ نیسانی کو
عارضِ یار پہ خط یوں ہے کہ جس طرح کوئی
دلِ سوزاں سے کنارہ ہی کرے طفلِ مکتب

میرِ سامانِ ازل سخت خجل ہوتا ہے
پھرے روتے ہوئے حیران و پریشاں کب تک
لب پہ اُس کے نہ ہو یہ خالِ سیہ اے جوشش ــــ

۳۸۵/۱۰ تکلیف کار تنگ نہ دو مجھ خراب کو
خوانِ فلک پہ کون رہے چشم دوختہ
کشتِ امید اہلِ ہوس خاک سبز ہو

جی چاہتا ہو یار اگر سیرِ چمن کو
وہ دام میں رکھتے ہیں صد آہوئے ختن کو
آ دیدۂ ہر گوشہ نہ کر دیر سخن کو

مسلتے رہتے ہیں جو لوگ دم بہ دم دل کو
تعلقات سے فرصت ملے ہے کم دل کو
دکھا ہی چھوڑ تو ہستی سے تا عدم دل کو

الٰہی چھوڑ نہ جائیں یہ درد و غم دل کو
ہزار رکھتے ہیں اپ تھام تھام ہم دل کو
چشم موقوف ہی کر اس گہر افشانی کو

ورقِ گل پہ لکھے آیتِ قرآنی کو
آگ سے ربط کسی طرح نہ ہو پانی کو
عشق میں دیکھ مری بے سر و سامانی کو

اشک دھو ڈال بھی میرے خطِ پیشانی کو
حبشی گنج گہر پر رہے نگہبانی کو
یکساں سمجھ چکا ہوں عذاب و ثواب کو

یک کاسہ شیر گو کہ ملا ماہتاب کو
یہ تشنہ لب سمجھتے ہیں دریا سراب کو

Marfat.com

میرے دل و جگر کو تو لے کر جلا دیا — اس طرح بھونتا ہے کوئی بھی کباب کو
آگاہ جو ہیں ز بسکہ سوز و گداز سے — ہم چشم داغ دل نہ کہیں آفتاب کو
کل بزم میں خط لب جاناں نے مے کشاں — منسوخ ہی کیا خط جام شراب کو
سرخوش ہیں اپنے نالہ و آہ و فغاں سے ہم — مطرب نہ چھیڑ بربط و چنگ و رباب کو
بحثوں میں اُس سے یہ لب و لہجہ کہاں مجھے — کافی ہے خامشی ہی سوال و جواب کو
ساقی کدھر مزاج ہے تیرا شراب دے — مت کر خیال پنبۂ مینا سحاب کو
جوشش یہاں تو طاقت دیدار طاق ہے — گو آگ دیوے حسن کا شعلہ نقاب کو

چمن میں مکدر نہ رکھ باغباں کو ۳۰۶ ۱۱ — جلا آتش گل مری آشیاں کو
رہے کیوں نہ سایے میں ابرو کی خم گاں — اسی تیر سے ربط ہے اس کماں کو
لیا جی ہی فرہاد کا تو نے شیریں — غرض آفریں ہے تری امتحاں کو
اُٹھا کر کے آنکھ اُس کی آنکھوں کو دیکھے — کہاں طاقت اتنی ہی اس ناتواں کو
تری تیغ آدمی لہو سے بھری ہے — کیا قتل تو نے کسی نیم جاں کو
تپش دل کی چہرے سے اُسکے عیاں ہے — دکھاؤں جسے اپنے داغ نہاں کو
بھری ہے تری آگ ہر استخواں میں — ہما چھیڑ مت پوست مرے استخواں کو
یہاں کتنے بے صرفہ ہوتے ہیں عاشق — ترا سود سمجھے ہیں اپنے زیاں کو
ستاتا ہے بے دست و پاؤں کو ناحق — ترا سر پھرا ہے کہو آسماں کو
نہ مجنوں نہ فرہاد ہوں میں و لیکن — سنو داستاں ٹک مری داستاں کو

Marfat.com

چلے جاتے ہیں چھوڑ دی جوشش کو تنہا — خدا جانے کیا ہو گیا ہم رہاں کو

کیا عشق نے نیست نابود ہم کو ۲۷/۳ کوئی سمجھے کیا خاک موجود ہم کو
نہ مرنے کا ڈر ہے نہ جینے کی خواہش سدا ذات ہے بود نابود ہم کو
صفیر دل درد پرور کے آگے خوش آئے ہے کب لحن داؤد ہم کو
نہ بندے کہائیں گے اس بندگی سے مگر عبد سمجھے وہ معبود ہم کو
کہاں تک کریں شکر احسان اس کا رکھے ہے وہ ہر حال خوشنود ہم کو
جلو میں چلی فوج درد و الم کی ہوئی عاشقی میں یہ بہبود ہم کو
جہاں مل گیا کوئی ہم درد جوشش — ہوا اور بھی درد افزود ہم کو

ہے جیب سے شوق آئینہ اس خوش نگاہ کو ۲۹/۳ دیکھوں ہوں ہم کنار سدا مہر و ماہ کو
اے آفتاب تو نے منور کیا جہاں بخشی نہ روشنی مرے روز سیاہ کو
غنچوں نے پھینکی اپنی کلہ بر سر ہوا گلشن میں دیکھتے ہی مرے کج کلاہ کو
مانگے ہے داد سب سے جو تیغ نگہ تری مارا ہے شاید آج کسی دادخواہ کو
جوشش امید عفو ہمیں کس طرح نہ ہو — رحمت کی یاد نے تو بھلایا گناہ کو

نہ دشت ہی میں رکھے ہے نہ کوہ پہ مجھ کو ۹/۳ لیے پھرے ہے یہ وحشت کدھر کدھر مجھ کو
کہیں نکل گئے گھبرا کے کثرت غم سے دل و جگر کی تو ملتی نہیں خبر مجھ کو
نہ ہوگی صبح قیامت کو جیب سے اپنے جو دشمنی ہے گریباں سے ہر سحر مجھ کو
اگرچہ خاک ہوا پس یہ گردش طالع لیے ہی پھرتی ہے ہر آن دربدر مجھ کو

Marfat.com

نہ تڑپے لاش مری بعد قتل اے قاتل   جو دیکھنے دے منہ اپنا تو پھر نظر مجھ کو
کسی کے آگے مرا سر جھکا جھکا نہ جھکا   جہاں میں جوشش نہیں آتا یہ دردِ سر مجھ کو
تمام عمر پھرا ہی کیا میں اے جوشش —   لیے پھری مری قسمت جدھر جدھر مجھ کو

ے ۴۹۰

سمجھائے کوئی ہزار مجھ کو   بے یار نہیں قرار مجھ کو
جب تک نہ ہو سامنے وہ گل رو   بھائے نہ کوئی بہار مجھ کو
کب تک میں رہوں بھلا تڑپتا   اے تیغ نگاہ مار مجھ کو
اس سبزۂ خط کو کیوں منڈایا   ہے تجھ سے یہی غبار مجھ کو
بے تاب یہ دل جو ہے بغل میں   نت رکھتے ہے بے قرار مجھ کو
ہیں اس کے تو بے شمار عاشق   کرتا ہے وہ کب شمار مجھ کو
دیتی ہے پلا شراب جوشش —   یہ توبہ شکن بہار مجھ کو

ے ۴۹۱

کیوں نہ ہو بار تری بزم میں جاناں مجھ کو   اشک سوزاں نے کیا سرو چراغاں مجھ کو
شیخ کیا روز قیامت سے ڈراتا ہے مجھے   صبحِ محشر ہے مرا چاک گریباں مجھ کو
دشمنی ہے جو اسے آبلہ پائی سے مری   دوست رکھتا ہے مگر خار بیاباں مجھ کو
یار کی گردشِ داماں کا دیوانہ ہوں   تجھ سے کیا خوف ہے اے گردشِ دوراں مجھ کو
سایۂ سروِ جنوں سر پہ سلامت ہی رہے   تجھ سے الفت ہوئی ہو گوشۂ زنداں مجھ کو
مار ڈالے ہی جھڑک بولنا ظالم لیکن —   جان دیتا ہے ترا عشوۂ پنہاں مجھ کو

ے ۴۹۲

قتل کرتا ہے تو اگر مجھ کو   دیکھ لینے دے اک نظر مجھ کو

Marfat.com

بیکسی تو بھی ٹل گئی آخر
اُس کے کوچے میں چھوڑ کر مجھ کو

کیا بلا ہے یہ حرص خانہ خراب
لیے پھرتی ہے در بہ در مجھ کو

بے ہنر جانتا ہوں اپنے تئیں
ایک آتا ہے یہ ہنر مجھ کو

عشق میں عمر جلد رو کے سوا
نہ ملا کوئی ہم سفر مجھ کو

جب سے اُس شعلہ رو کو دیکھا ہے
بے قراری ہے جوں شرر مجھ کو

کام رونے ہی سے ہے اے جوشش
شام سے لے کے تا سحر مجھ کو

۴۳ / ۷

توانائی تو کرتی ہے جدا آغوش سے مجھ کو
گرا مت دیجیو اے ناتوانی دوش سے مجھ کو

رقیبو کیا کہوں اس کو سخن سمجھے نہیں ورنہ
سخن کی طرح ہوتا ربط اس کے گوش سے مجھ کو

کبھی پہنچا نہ حرفِ مدعا کانوں تلک اُس کے
شکایت ہے تو یہ ہے اس لبِ خاموش سے مجھ کو

میں اپنے نالہ و آہ و فغاں سے آپ ناخوش ہوں
رکھا محروم اس کی بزمِ ناؤ نوش سے مجھ کو

ترا تو دین و ایماں ہے گلہ مستوں کا اے زاہد
ارادت کس طرح ہو تجھ سے خرقہ پوش سے مجھ کو

نہیں روتا ہی جو ظاہر میں وہ باطن میں گریاں ہے
یہ عقدہ کھل گیا ہے دیگ کے سرپوش سے مجھ کو

دل و دیں مفت اُس غارت گرِ ایماں کو دیوے گا
توقع یہ نہ تھی جوشش کے عقل و ہوش سے مجھ کو

۴۴ / ۱۰

نہ اٹھاتا اپنے در سے وہ سمجھ کے زشت مجھ کو
جو بٹھاتی جبہہ سا کر مری سرنوشت مجھ کو

ابھی مفت وحشت کبھی جو بہشت رو بہ رو ہو
ترے کوچے میں پڑا ہوں یہی ہے بہشت مجھ کو

اُسے کہہ سناؤں رو رو جو ہے سرگزشتِ ہجراں
یہی سوچ ہے ولیکن کہہ اٹھے نہ ہشت مجھ کو

رُخِ لالہ گوں کا مجنوں خطِ سبز کا ہوں مفتوں
نہ بہارِ باغ بھائے نہ کنارِ کشت مجھ کو

Marfat.com

مجھے پیرِ مے کدہ نے دیا جام بے خودی کا
نہ خبر حرم کی ہے نے خبر کنشت مجھ کو

نہ ہے حور سے مناسبت نہ مناسبت پری سے
نظر آئی سب سے باہر تری تو سرشت مجھ کو

جو خیال و خواب میں بھی نہ وہ ہم کنار ہوئے
تو سرھانے بالش پر ہو بجائے خشت مجھ کو

ترے کوچے میں ملے ہے مرے دل کو چین جیسا
نہ ملے گی ایسی جاگہ کہیں اک بہشت مجھ کو

لبِ گور تک رہے گی مرے ساتھ زالِ دنیا —
نہیں چھوڑنے کی جوشش کبھی یہ پشت مجھ کو

[illegible]

اٹھ گئے یاں سے اپنے ہم دم تو
ہاتھ ملتے ہی رہ گئے ہم تو

یار آیا ہے دیکھ لوں اس کو
اے اجل دم لے تو کوئی دم تو

مونسِ تازہ ہیں یہ درد و الم
مدتوں کا رفیق ہے غم تو

اپنا عاشق نہ جان تو مجھ کو
اس کو جانے ہے ایک عالم تو

بے حلاوت نہیں خطِ لبِ یار
فی الحقیقت شکر ہے یہ سم تو

دل بھی بہہ جائے گا ترے ہمراہ
کاروانِ سرشک تھم تھم تو

کیوں رکھوں داغِ دل برائے جوشش —
داغ کو یہ کرے ہے مرہم تو

[illegible]

ذرا میرے دل کو جلا دیجیے تو
یہ جلتا ہے کیوں کر بجھا دیجیے تو

ارم کی تو کیا بات ہے شیخ صاحب
پر اس کی گلی کو بھی جا دیکھیے تو

رہِ عشق میں تو بہت آفتیں ہیں
دکھائے ہے کیا کیا خدا دیکھیے تو

یہ پھوڑا ہے پکا ہوا مدتوں کا
تنک ہاتھ دل کو لگا دیکھیے تو

میں ہوں یارِ شاطر کہ ہوں بارِ خاطر
مجھے پاس اپنے بٹھا دیکھیے تو

Marfat.com

مہ و مہر کی بھی جھپکتی ہیں آنکھیں
نقاب اپنے منہ سے اٹھا دیکھیے تو

جدائی نے کیا حال اس کا کیا ہے —
ٹک اک اپنے جوشش کو آ دیکھیے تو

۵
مت تصور شمع کو اے مہ وشاں حس کرد
یہ بھی عاشق ہے اسے مت داخلِ مجلس کرد

کہتے ہو گر وصف میں اُس کے مخمس شاعرو
مصرعِ قد کو اسی کے مصرعِ خامس کرد

مر گیا ہوں میں تصور میں کسی خوش چشم کے
نصب تربت پر مری یارو نے نرگس کرد

تم کو لے اکسیر ساز کیا گدازِ دل سے کام
یا کرو سیماب کشتہ یا گدازِ مس کرد

شیخ صاحب ہے اگر مستی و شورش کا خیال —
سیر ٹک تم مثنوی کا دفتر سادس کرد

۵
کیسے کیسے خوب رو آتے ہیں میری رو بہ رو
دیکھتا ہوں کب میں ان کی طرف تیری رو بہ رو

کیا تماشا ہو کہ اے لیلیٰ وشاں گلزار میں
بیٹھے مجنوں بیٹھے بالوں کو بکھیرے رو بہ رو

تو ہو آنکھوں میں تُو اُتری کس طرح یہ بوالہوس
تیرے کوچے میں کریں جب سو سو پھیری رو بہ رو

مہرِ تابندہ کو دکھلائے فلک روزِ سیاہ
گر نہ آئے تیرے مجرے کو سویری رو بہ رو

تجھ کو آتے ہیں نظر کتنے ہوئے دو چار تم —
پھرتے ہیں اغیار جوشش اُس کو گھیری رو بہ رو

۹ ۵
کہاں صورتِ کمان کی اور کہاں تیری مثال ابرو
عجب کج فہم ہیں جو تجھ کو نہ سمجھے ہیں کماں ابرو

بغیر از مرگ چھٹکارا نظر آتا نہیں مجھ کو
لیے جاتی ہیں دل آنکھیں طلب کرتی ہیں جاں ابرو

ہلالِ ابر سیہ میں جس طرح چھپ جائے گر دیکھو
ہوئی ہے آج اس کے بکھرے بالوں میں نہاں ابرو

فلک یہ دشمنی رکھتا نہ اس کے دو دار دل سے
جو رشک کہکشاں ہوتی نہ تیری زر فشاں ابرو

دو رکھتے دوست اپنا ترک چشم مہ وشاں ہر گز
اگر ہوتی نہ جوشش رشک تیغ و زباں ابرو

Marfat.com

اس تند خو سے دوستی پیدا نہ کیجیو ۲۱۱ دیوانے اپنی جان کا سودا نہ کیجیو

آزردہ ہو کے ہم سے وہ ملنا بھی چھوڑ دے اے نالے دیکھیو کہیں ایسا نہ کیجیو

قاصد کسی کے نام سے خط دیجیو اُسے مذکور اُس کے سامنے میرا نہ کیجیو

اے سادہ لوح آئینے جا اس کے روبرو اس منہ پہ اپنے حسن کا دعویٰ اخی کیجیو

بے تابیوں کے ہاتھ سے گھبرا کے عشق میں اے درد میرے دل سے کنارہ نہ کیجیو

کہنے سے تیری غیر سے کچھ بولتا نہیں پر ساری عمر بولیاں مارا نہ کیجیو

جوشش گلی میں یار کی لایا تو ہے دلے — اپنی طرح کہیں مجھے رسوا نہ کیجیو

بلبل کی طرح یاں نہ گلوں کی ہوس میں بیٹھ ۲۱۲ سیرِ چمن محال ہے کنجِ قفس میں بیٹھ

اُس کے لبوں پہ بوالہوسوں میں نہ جی چلا کھانے نہیں ہیں شہد ہجومِ مگس میں بیٹھ

ہستیِ بے ثبات سے تو مطمئن نہ رہ جائے گا جوں حباب یہ گھر اک نفس میں بیٹھ

غافل نہ سرسری گزر اس رہ گزار سے سُن گوشِ دل سے کس کی صدا ہے جرس میں بیٹھ

لڑنے کو اُٹھ کھڑا ہوا تو اک ہی بات میں زاہد غضب کہاں دلِ صاحب نفس میں بیٹھ

خوبانِ دہر جمع ہیں اُٹھ بزمِ غیر سے اے ترک کج کلاہ تو اپنی پرس میں بیٹھ

تسخیر کا بتوں کی نہ دم مار بوالہوس ہوتے ہیں سرکش ایسے کسی کے بھی بس میں بیٹھ

ہے اہلِ امتیاز کی آنکھوں میں وہ ذلیل — جوشش جو کوئی فخر کرے اپنا دس میں بیٹھ

جوں آئینہ یہ ستم رسیدہ ۲۱۳ رہتا ہے مدام آب دیدہ

ماتم کدۂ جہاں میں جوں ابر رونے کے لیئے ہوں آفریدہ

Marfat.com

کیوں کر نہ ہوں رائیگاں دُرِ اشک — ہے دامن و جیب تو دریدہ
کوچے سے ترے اٹھوں نہ ہرگز — جوں نقشِ قدم ہوں آرمیدہ
ظالم تری گردشِ نگہ کو — کب پہنچے ہے آہوئے رمیدہ
اُس شوخ کو جیب میں دیا دل — اک خلق ہے مجھ سے یاں کشیدہ
تو نے تو کہی ہے اس زمیں میں — جوشش یہ غزل بہ از قصیدہ

جن نے لوٹا یار کے دستِ حنائی کا مزہ — ہاتھ آیا اس کے تئیں ساری خدائی کا مزہ
آزما لے دل پہ گر تیغ آزمائی ہو تجھے — ہے اسی چورنگ پر تیغ آزمائی کا مزہ
مر مٹوں گا در سے تیرے پر اٹھنے کا نہیں — مثلِ نقشِ پا ملا ہے جبہہ سائی کا مزہ
لذتِ عیشِ ابد گو ہو میسر وصل میں — پر نہ بھولے گا مرے دل سے جدائی کا مزہ
اے ہوس کیوں کر نہ مستغنی ہوں اس کے گدا — ہے کہاں شاہی میں اس در کی گدائی کا مزہ
ٹوٹتے ہیں ہاتھ سے بے تابیوں کے بال و پر — جب قفس میں یاد آتا ہے رہائی کا مزہ
آپ ہی ہوں ہر طرف آئینہ خانے کی طرح — ہے اسی عالم میں جوشش خود نمائی کا مزہ

گل ریزِ مژہ کا سر و سامان ہے شعلہ — لے سر سے مرے تا بہ داماں ہے شعلہ
اس ترک کے ٹک روئے عرق ناک کو دیکھو — سیماب کے قطروں کا نگہباں ہے شعلہ
گر دیوے آزارِ ضعیفاں نہیں سرکش — کیوں خس سے بھلا دست و گریباں ہے شعلہ
کب بار ملے خار و خس حرص و ہوا کو — اس بارگہِ دل کا تو درباں ہے شعلہ
مشہور ہے آتش کدۂ دہر میں سرکش — پر آہ کے آگے تو پشیماں ہے شعلہ

Marfat.com

کمخواب میں کب ایسی جھمک ہوتی ہے سچ کہہ — پاجامے یہ پا تہ دامان ہے شعلہ
جوشش سے جگر سوختہ کا حال نہ پوچھو — پرکالۂ آتش ہے دل اور جاں ہے شعلہ

۱۴۱۵ شیخ مست وجد میں آ صوت محراب کو دیکھ — چشم رکھتا ہے تو ٹک موج مے ناب کو دیکھ
نہ وہ ساقی ہے نہ مطرب ہے نہ ہے چنگ و رباب — جی نکلتا ہے مرا جلوۂ مہتاب کو دیکھ
کامیاب اس لب شیریں سے ہوا میں جب سے — نفرت آتی ہے مجھے شربت عناب کو دیکھ
تجھ سوا اور تو کوئی نہیں ایسا بے درد — کہ نہ افسوس کرے اس تری بے تاب کو دیکھ
کس کا مقدور جو ہو سد رہ آ کر جوشش — کوہ ہٹ جائے مرے اشک کے سیلاب کو دیکھ

۱۴۱۶ یار تیرا جلوۂ نیرنگ دیکھ — ہو گیا ہے شمع کا کیا رنگ دیکھ
کوئی سر زانو سے اٹھ سکتا نہیں — اس زمانے کے ہیں کیا سرہنگ دیکھ
بے وفائی تجھ سے کی دل نے مرے — یہ نکالنے ڈھنگ تیرے ڈھنگ دیکھ
محتسب کو مے کشی سے ہے گریز — شیشۂ مے سے ڈرے ہے سنگ دیکھ
دیکھتے ابرو کے دل ٹکڑے ہوا — کٹ گیا تلوار کو چورنگ دیکھ
پاؤں میں مہندی لگا کہتا ہے یار — کس طرح آؤں یہ عذر لنگ دیکھ
اپنی تو دریا دلی ساقی نہ چھوڑ — تنگ دل مت ہو مجھے دل تنگ دیکھ
نام سے ننگ سے رکھتے ہیں ننگ — اپنے دیوانوں کا نام و ننگ دیکھ
کیا کہوں جوشش شکوہ حسن یار — جس نے دیکھا ہو گیا وہ دنگ دیکھ

۱۴۱۵ دم بہ دم کیوں نہ رہے شغل دم کشتہ کے ساتھ — آ پڑا کام مجھے اس دل پر درد کے ساتھ

Marfat.com

عشق سودا ایک نظر کیا تو نہ پھر دیکھے گا — دلِ پر آرزو اُڑتا ہی پھرے گرد کے ساتھ
عاشقِ پاک ملے بوالہوسوں سے کیوں کر — ربط ہوتا ہی نہیں مرد کو نامرد کے ساتھ۔
اے مہوّس نہ ہو نکہت پہ طلا کی نازاں — کیا ہے نسبت اُسے عاشق کی رخِ زرد کے ساتھ
سیر کر دفترِ قدرت کو جو دیکھا جوشش — جلوۂ حق نظر آیا مجھے ہر فرد کے ساتھ

۲۱۸
بخت بد ہونے نہ دی خون مرا اُس کے ہاتھ — گو کہ آجائے ہے جوں دزدِ حنا اُس کے ہاتھ
مرگیا ہوں پہ مری خاک ہے سرگشتۂ دید — لگ گیا تھا کہیں دامن کو ذرا اُس کے ہاتھ
جب کرے شانہ صفت دست درازی کوئی — باندھ لے دو ہیں تری زلفِ رسا اُس کے ہاتھ
مفت فرسودہ ہوئے ناخنِ تدبیر ہیاں — نہ کھلے آہ ترے بندِ قبا اُس کے ہاتھ
برگِ گل پنجۂ خورشید خجالت کش ہیں — دیکھنا کیا کفِ پا اُس کے ہیں کیا اُس کے ہاتھ
ق صبحِ گل گشتِ چمن میں کہیں اک دستۂ گل — کر کے ہیں ترکِ ادب جا ہی پا اُس کے ہاتھ
دیکھ کر ہو متبسّم مرے منہ پر مارا — الغرض رکھے سلامت ہی خدا اُس کے ہاتھ
گوئے میدانِ وفا ہی علمِ جوشش — جب سے دی حسن نے چوگانِ جفا اُس کے ہاتھ

۲۱۹ پ
لطف و اشفاق و کرم اُن نے کیا کیا کیا کچھ — ورنہ میرے دلِ مایوس میں تھا کیا کیا کچھ
نہ وہ تختِ سلیمان نہ رہی مسندِ جم — ہو گیا دم میں زمانے سے فنا کیا کیا کچھ
ہاتھ ڈالا ہے سرِ شام ہی زلفوں پہ تری — صبح تک دیکھیے آتی ہے بلا کیا کیا کچھ
نہ وہ سامانِ طرب ہے نہ وہ اسبابِ نشاط — آہ تاراجِ غمِ عشق ہوا کیا کیا کچھ
یہ ہماری ہی وفا ہے کہ سہے جاتے ہیں — ورنہ کرتے ہیں بتاں جور و جفا کیا کیا کچھ

Marfat.com

درد و اندوہ و غم و رنج و محن اے جوشش — ہم کو اس چرخ ستم گر نے دیا کیا کیا کچھ

ہے زلف پر اُس کی دست شانہ ۲۲۰ ٹک دیکھیو گردش زمانہ
تا خاک مری نہ خشت خم ہو — چھوڑوں نہ در شراب خانہ
عاشق وہ جی سے چاہتا ہے — سنتے ہیں یہ بات غائبانہ
کیوں ہو نہ تباہ کشتی دل — یہ عشق ہے بحر بے کرانہ
بلبل بھڑکی ہے آتش گل — جل جائے نہ خار آشیانہ
ہم مرگ طلب ہیں کیا کریں گے — اے خضر یہ عمر جاودانہ
مرتا ہوں خمار سے ہوئی صبح — ساقی مجھے دے مئے شبانہ
لکھیے اس کو بیاض دل پر — جوشش یہ غزل ہے عاشقانہ

مر رہتے ہیں در پر ترے دو چار ہمیشہ ۲۲۱ ہے جور و جفا تجھ کو سزاوار ہمیشہ
عاشق ترا مرنے کو ہے تیار ہمیشہ — دکھلا نہ مژہ خنجر خوں خوار ہمیشہ
اک چھیڑ نکالے ہے نئی یار ہمیشہ — رہتا ہے مرے درپئے آزار ہمیشہ
اللہ سلامت رکھے تیرے لب شیریں — سنوایا کرے باتیں مزے دار ہمیشہ
ہے ڈر سے ترے عالم بالا تہ و بالا — لٹکے ہے تری عرش پہ تلوار ہمیشہ
جوں حلقہ در در پہ ترے صبح سے تا صبح — رہتا ہے ترا طالب دیدار ہمیشہ
اظہار کروں جس سے میں احوال کو اپنے — احوال تباہ اس کا ہے یار ہمیشہ

جل گئے شمع سے ملتے ہی پر پروانہ ۲۲۲ آہ کیا پوچھتے ہو اب خبر پروانہ

Marfat.com

خود بہ خود بزم میں کاہیدہ ہوئی جاتی ہے   لگ گئی شمع کو شاید نظر پروانہ
کوئی غم خوار نہیں ایک مگر بے تابی   کہ پڑی پھرتی ہے نت گرد سر پروانہ
مار ڈالا تپش دل نے مقابل ہوتے   شمع تک ہونے نہ پایا گزر پروانہ
بے دھڑک آگ میں کودا ہی سمندر کی طرح   دیکھنا دیکھنا یارو جگر پروانہ
تا بسر شمع وہ پہنچے نہ کبھی اے جوشش —   گر نہ ہو پائے طلب بال و پر پروانہ

۴۲۳ مارئیے سر پہ عشق کا تیشہ   نیک و بد کا نہ کیجیے اندیشہ
اے صنم تجھ سے کیوں نہ دل ٹوٹے   سنگ سے ٹوٹتا ہی ہے شیشہ
اُٹھ گیا شیر بیشہ مجنوں سا   کیوں نہ خالی ہو عشق کا بیشہ
آتش عشق ہی سے ہے معمور   شمع کے نخل کا رگ و ریشہ
متوکل ہی رہیے اے جوشش —   کیوں گدائی کا کیجیے پیشہ

۴۲۴ اتنے لیے مانگوں ہوں اپنا دل افسردہ   بھاتا نہیں ہاتھوں میں تیرے گل پژمردہ
اب دیکھیے کیا ہوئے اس دل ہی سے بگڑی ہے   سر کا محبت میں جس دل کے ہیں آزردہ
ہے کون یہاں مانع ملنے کا رقیبوں سے   بے وجہ کسی سے تم کیوں ہوتے ہو آزردہ
ہر چند میں روتا ہوں پر خشکی طالع سے   ہے دامن تر میرا جوں دامن افسردہ
اس باغ میں اے جوشش مانند صنوبر کے —   کیا زیست ہے گر ہوئے پہلو میں دل مردہ

۴۲۵ دیکھیں ہیں مغاں کب ہم سوئے در میخانہ   یاں اور ہی مستی ہے بے شیشہ و پیمانہ
کرتے ہیں پرستش ہم آتش کدہ دل کی   نے قابل مسجد ہیں نے لائق بت خانہ

Marfat.com

پابند خود آرائی مانند زناں تا کے — امداد طلب ہوں میں ای ہمت مردانہ
عشرت کی ہوس مطلق پائی گی نہ گنجایش — یہ درد دوام دل میں ہیں جب تئیں ہم خانہ

سینے کو مرے روشن رکھتا ہی یہ داغ دل — جوں شمع شبستاں سے ہے رونق کاشانہ
گھر حب سے کیا دل میں سودای محبت نے — یک ساں ہی سمجھتا ہوں آبادی و ویرانہ

۴۲۵ دیکھے دست یار میں پیالہ — ہوا اس انتظار میں پیالہ
مست و مدہوش کیوں نہ ہوں بلبل — لائی نرگس بہار میں پیالہ

۴۲۸ چشم گر رونے کا تلاش ہے یہ — ایک ہی پل میں راز فاش ہی یہ
رو دیئے تا ہو سبز کشت امید — اب ترود ہے یہ تلاش ہی یہ

دیکھ قاتل نے مجھ کو مقتل میں — یہ نہ پوچھا کہ کس کی لاش ہی یہ
غم و غصہ ہی کھاتے گزری ہے — عاشقوں کا ترے معاش ہی یہ

درد پہلو تہی کرے کیوں کر — اپنے یاروں میں یار باش ہی یہ
پردۂ چشم فرش رہ کرتا — کیا کروں یار بد تماش ہی یہ

دیدۂ تر کو دوست رکھ جوشش — بہت تحفہ گلاب پاش ہی یہ

۴۲۷ اگر چاہوں ترا ہم بزم ہوں ظالم ہوس ہی یہ — کوئی دم بیٹھنے بھی پاؤں کوچے میں تو بس ہی یہ
غم و اندوہ سے یک دم مجھے فرصت نہیں ملتی — یہ مہینے کیسے ہیں کیسا برس ہی یہ
سر شک چشم سے آسیب پہنچے کیوں کے مژگاں کو — کہ وہ سیلاب کے مانند ہی اور مثل خس ہی یہ
نہ ہو مغرور اتنا ہستی موہوم پر اے دل — حباب آسا قیام اس کو نہیں کچھ یک نفس ہی یہ

Marfat.com

تمرے جاں سوختہ جس طرح سے یاں زیست کرتے ہیں — اسی کو زیست کہتے ہیں تو کیا ہی خاک بس ہی یہ
تمہارے زلف و خط کا قیدی اک عالم نظر آیا — خدا قائم رکھے اس کو عجب دام و قفس ہی یہ
کبھی اس کی زباں لگتی نہیں باتوں سے اے کوشش — مجھے رہ رہ یہی آتی ہی دل ہی یا جرس ہے یہ

بڑھتی جاتی ہی میری اس کی چاہ ۴۲۸/۶ سچ ہے ہوتی ہے دل کو دل سے راہ
اُس دہان و کمر کی مت پوچھو — کام کرتی نہیں کسی کی نگاہ
مرتے ہیں انتظار میں اُس کے — آ بھی جاوے کہیں وو یا اللہ
اُس کی زلفِ سیہ ہی ایک بلا — اس بلا سے خدا ہی دیوے پناہ
کھینچ کر مجھ پہ غیر کو ماری — آفریں آفریں جزاک اللہ
ہے شبِ زلف کا تماشائی — کیوں نہ کوشش کا ہو عمر دراز سیاہ

اور تو میں کیا کہوں تاثیر آہ ۴۲۹/۶ پھوٹ جاوے سنگ میں یہ تیر آہ
طالع خوابیدہ شاید جاگ اٹھے — ٹک ہلا اے درد دل زنجیر آہ
لٹ دھویں کی شمع پر ہی دیکھ لے — گر نہ دیکھی ہو کبھی تصویر آہ
میرے تئیں رسوا کیا بدنام مجھے — آہ میں کیا کیا کہوں تقصیر آہ
سنگ دل اُس سا نہ ہووے گا کوئی — لگ کے جس کے دل سے اچٹا تیر آہ
آسماں جلنے لگے کوشش اگر — ناتوانی ہو نہ دامن گیر آہ

مرگیا اک پل میں بیمار نگاہ ۴۳۰/۷ دیکھنا ٹک دیکھنا کار نگاہ
تیر کے تلوار کے ہیں دل پہ زخم — آہ کیا کیا کچھ ہیں آزار نگاہ

Marfat.com

اس قدر نازک ہے وہ نازک بدن — خوش نہیں آتا اُسے بار نگاہ
رشتۂ مرہم سے کب ہووے رفو — چاک دل کو چاہیے تار نگاہ
یار کی ابرو کو تو ابرو نہ جان — ہے یہی شمشیر خم دار نگاہ
زخم یاں ہر جنبش کے ہیں دل لو — مردماں ہے گرم بازار نگاہ
کی نگہ کل تو نے سب کے حال پر — کیا نہ تھا جوشش سزاوار نگاہ

۲۳۱
اس شرمگیں کے منہ پہ نہ ہر دم نگاہ رکھ — سر رشتۂ نگاہ کو اپنے نگاہ رکھ
کس لطف سے ہے آئینہ دیکھا اس کے روبرو — گردوں نہ دل میں آرزوئے مہر و ماہ رکھ
دیوانے چاہتا ہے اگر وصل یار ہو — تیرا بڑا رقیب ہے دل اُس سے راہ رکھ
دل دار ہو تو یا کہ دل آزار تیرا شوق — دل دے چکا ہیں خواہ نہ رکھ اس کو خواہ رکھ
عولے قتل کر مجھے منظور ہے جو دل — داماں و تیغ یار ہی کو تو گواہ رکھ
میں چاہتا ہوں تجھ کو تو چاہے ہے غیر کو — یہ کیا غضب ہے چاہنے والے کی چاہ رکھ
جوشش جدا ہے یار سے تو جانتا ہوں میں — اتنا بھی اضطراب خدا پر نگاہ رکھ

۲۳۲
شیخ کو کعبے سے جو مقصود ہے — وہ کنشت دل ہی میں موجود ہے
میرے جلنے کی کسی کو کیا خبر — سوزش دل آتش بے دود ہے
نے حرم سے کام ہے نے دیر سے — خانۂ دل ہی مرا مسجود ہے
فرق مت کر عاشق و معشوق میں — خود ایاز اور آپ ہی محمود ہے
کیا پری کیا حور کیا جن و بشر — سب میں وہ شاہد مرا مشہود ہے

Marfat.com

مشربِ عشاق میں اے زاہد   اُس کا جو مخلوق ہے معبود ہے
سنگ و آہن کو یہ کرتی ہے گداز   آہ ہے یا نغمۂ داؤد ہے
کس سے اے جوشش کہوں بن دردِ دل — میرے اس کے بولنا مفقود ہے

۴۳۳/۹ اپنی وہ بے ثبات ہستی ہے   کہ سدا نیستی کو ہنستی ہے
نام سنتے ہو جس کا ویرانہ   وہی سودائیوں کی بستی ہے
شمع سے ہاتھ کھینچ اے گل گیر   اتنی بھی کیا درازدستی ہے
چشمِ وحدت سے گر کوئی دیکھے   بت پرستی بھی حق پرستی ہے
ایک بوسے پہ جنسِ دل کو نہ چھوڑ   یار اِن مولوں بہت سستی ہے
اپنے ابرِ مژہ سے اے جوشش — جائے آب آگ ہی برستی ہے

۴۳۴/۸ لب پر جو مرے آہ غم آلود نہیں ہے   اظہارِ محبت مجھے مقصود نہیں ہے
ہم جیسے فقیرِ دل کو تو یوں بھی نہ کہے وہ   پھر آئیو کچھ اس گھڑی موجود نہیں ہے
کہتا ہوں میں یہ گبر و مسلمان کے منہ پر   وہ عبد نہیں جس کا تو معبود نہیں ہے
نرمائی ہے کس طرح سے اُس آہنِ دل کو   یہ آہ اگر نغمۂ داؤد نہیں ہے
پھرتے ہیں کئی قیس سے حیران و پریشاں   اس عشق کی سرکار میں بہبود نہیں ہے
تاثیر مدد کیجو اب سینے میں اپنے   اس نالے سے اک آہ بھی افزود نہیں ہے
خوبی تو ایاز آپ ہی نظر آگئی ہوتی   افسوس ترے عہد میں محمود نہیں ہے
اس آتشِ فرقت کے سوا دہر میں جوشش — دیکھا تو کہیں آتشِ بے دود نہیں ہے

Marfat.com

جی بس جس وقت کہ مضمون کمر آتا ہے — ۲۳۵ بس کہ نازک ہو میاں باندھتے ڈر آتا ہے

یاد آتی ہے حلاوت تری لب کی مجھ کو — اے شکر لب جو کہیں ذکر شکر آتا ہے

اس قدر گھر کیا صورت نے تری آنکھوں میں — جس طرف دیکھتے ہیں تو ہی نظر آتا ہے

چوب داروں سے مجھے دست و گریباں دیکھا — پر نہ بولا اسے آنے دو اگر آتا ہے

کس طرح بار مجھے کہیے نہ خورشید تھا — دیکھتے ہی مجھے اشک آنکھوں میں بھر آتا ہے

کچھ بھی ہو جو دہے سامان ضیافت ہو دل — آج سنتے ہیں وہ خوں خوار ادھر آتا ہے

چشم تر آہ بہ لب خستہ جگر ہوں جوشش — حال اپنا مجھے بے طرح نظر آتا ہے

ہوا نہ یاد مزہ بحر و بر تو کیا غم ہے — ۲۳۶ مجھے محیط جو سمجھا محیط عالم ہے

محققوں سے یہ نکتہ مجھے ہوا معلوم — خلاف طبع جو ہووے وہی جہنم ہے

لگا ہے جب سے مرے ہاتھ کنج تنہائی — سوائے دل نہ کوئی یار ہے نہ ہمدم ہے

کسی کا سایہ تیغ نگاہ اے جراح — ہمارے زخم جگر پر بجائے مرہم ہے

مدام ہو نہیں سکتی ہے صیقل اے جوشش — وگر نہ دل بھی مرا آئینے سے کیا کم ہے

تو عبث بوسہ طلب اس سے بہ سالوسی ہے — ۲۳۷ آخر الامر پشیمانی و مایوسی ہے

ہم سخن یار سے ہوں میں یہ کہاں فرصت وقت — مدعی آٹھ پہر درپے جاسوسی ہے

سامنے ہوتے ہی اس کے نہ رہی اپنی خبر — نگہ ہوش ربا یار کی جادوسی ہے

بوریا و کلہ فقر ہمارے نزدیک — تخت اسکندری و افسر کاؤسی ہے

یار کچھ کام نہیں طوف حرم سے مجھ کو — آستاں بوسی کعبہ ترے ابرو سی ہے

Marfat.com

مغربی اور جنوبی حلبی اور ہندی — اتنی تلوار بس ہیں کوئی بھی زری اور سی ہے
کیا نظر آئے کمر زلف کمر تک پہنچی — زلف کے بالوں میں پنہاں وہ کمر موسی ہے
مانع فکر سخن ہو جو مست اے جوشش — شعر کہنے سے میں ناچار ہوں کاہلی سی ہے

۴۳۸ / ۷ اس کو تو غنچہ لب اور غنچہ دہن کہتا ہے — کوئی بھی اہل سخن ایسا سخن کہتا ہے
رنگ و سنگ انگ سب اس میں ہیں یہ ڈھنگ کہاں — کون دانتوں کو ترے درّ عدن کہتا ہے
چشم بد دور سلامت ہی رہ اے باغ وبہا — جو تجھے دیکھتا ہے رشک چمن کہتا ہے
جب نظر آتے ہیں گل ہیز یہاں لالہ زماں — داغ تازہ ہوں یہی داغ کہن کہتا ہے
اُن نے دیکھا نہیں تجھ کو نہ بدن کو تیرے — جھوٹ کہتا ہے جو کوئی سیم بدن کہتا ہے
جوشش اس باغ جہاں میں کہ خوش قامت کو — راست کہتا ہے جو کوئی سرو چمن کہتا ہے

۴۳۹ / ۵ اے زلف اس کے منہ سے تو تو لپٹ رہی ہے — گیسو کو کا یٹوست وہ آپ کٹ رہی ہے
ہو کس طرح میسر اس بحر حسن کی سیر — ابرو کی ایک کشتی سو بھی الٹ رہی ہے
دل دینے کی حقیقت ہم خوب جانتے ہیں — ہے غم کسی کا اس کو جو زلف لٹ رہی ہے
محروم ہم ہی ہیں اس مہماں سرا میں ورنہ — کس کس طرح کی نعمت خلقت کو بٹ رہی ہے
خالی نہیں خلل سے جوشش یہ خیبر دل — دن رات فوج غم کی اس سے چمٹ رہی ہے

۴۴۰ / ۸ فرہاد یہ بے فائدہ خارا شکنی ہے — گھر کیجیے کسی دل میں یہی کوہکنی ہے
جو چاہیے اے چرخ تجھے مانگ تو مجھ سے — ہر چند گدا ہوں میں پہ دل میرا غنی ہے
تیرے لب جاں بخش کے اے یار مقابل — نے لعل بدخشاں نہ عقیق یمنی ہے

Marfat.com

بجھنے کا نہیں آج میں نے تابی دل سے — اے صبر مری جان ہی پر آن بنی ہے
بو کس کی یہ آتی ہے صبا تجھ سے کہ تجھ پاس — نے نافۂ تاتار نہ مشک ختنی ہے
غیر دوں ہی کو کیا قتل کرے گی تری ابرو — ظالم یہ گنہ گار بھی گردن زدنی ہے
وہ خار سے محفوظ تجھے رنج قبا سے — گل میں تو کہاں یہ تری سی نازک بدنی ہے
کس چیز کا غم ہو مجھے کس چیز کی شادی — جوشش نہ یہاں خرچ ہے نے آمدنی ہے

۲۴۱
نہ مرا دوست کوئی ہے نہ مرا دشمن ہے — ایک یہ دل ہی غرض دوست ہی یا دشمن ہے
سر بلندی نہ کر اس بحر میں مانند حباب — اے گدا پیشہ تری حرص و ہوا دشمن ہے
شکوۂ دشمنی غیر نہ کر کیا حاصل — آپ ہی اپنا دوانے تو بڑا دشمن ہے
دیکھ سکتا نہیں اک دم بھی مجھے در پہ ترے — آہ کیا چرخ ستم گار مرا دشمن ہے
لکھ دیا رنج خدائی کا مری قسمت میں — کس قدر دیکھو تو منشی قضا دشمن ہے
دشمن داغ جگر ہے یہ دم سرد مرا — جس طرح شمع شبستاں کی صبا دشمن ہے
اسی خوں خوار پہ موقوف نہیں اے جوشش — جس کو اس بزم میں دیکھوں ہوں مرا دشمن ہے

۲۴۲
آئینہ آٹھ پہر چشم جو تر رکھتا ہے — کیا کسی روئے درخشاں پہ نظر رکھتا ہے
خانۂ عشق کو اسباب تعلق سے کیا — دل وہ گھر ہے کہ نہ دیوار نہ در رکھتا ہے
نالۂ گرم مؤثر ہو ترے دل میں نہ ہو — یہ دم سرد ہمارا تو اثر رکھتا ہے
کس طرح تجھ سے ملاقات بسر ہوئے — یہ دعا گو ترا نے زور نہ زر رکھتا ہے
کس طرح کہیے نہ جوشش کو بھلا صاحب درد — آہ و نالہ ہی سے شغل آٹھ پہر رکھتا ہے

Marfat.com

خوش نما گرچہ مہ کا ہالہ ہے ۲۴۴ھ تیرے کانوں کا بالا بالا ہے
در مے خانہ کا گدا ہوں میں بے پیالہ مرا پیالہ ہے
دل صد پارہ یہ بغل میں نہ ہو درد دکھ کا مرے رسالہ ہے
اُس نگہ اُس مژہ کی کچھ مت پوچھ ایک برچھی ہے ایک بھالا ہے
ہے دم وہ ہوش اپنا بے ہوشی ہوش جب سے یہاں سنبھالا ہے
کیسے وعدہ خلاف سے جوشش ق حق تعالیٰ نے کام ڈالا ہے
مجھ کو ہے انتظار دبے تابی — اُس کو حیلہ ہے اور حوالہ ہے
پہلو میں سوختوں کے لے دل ہے نہ جگر ہے ۳۴۳ھ آتش کدہ ہے سینہ یاں شعلہ یا شرر ہے
کس طرح سے نہ ہوئے عاشق بھلا سیہ رو اقلیم حسن میں تو دشنام اک سحر ہے
ٹوٹے ہزار مجھ پر یاں آسمان غم کا کچھ غم نہیں ہے میری اللہ پر نظر ہے
جو جاتا ہے سو نہیں آتا ہے یاں سے شاید ملک عدم کا رستہ بے خوف بے خطر ہے
طے کس طرح سے ہوگی جوشش رہِ محبت — نے کوئی راہبر ہے نہ کوئی ہم سفر ہے
دیدۂ خوں بار میرا اس قدر خوں بار ہے ۳۴۴ھ کلبۂ احزاں میں نقش بوریا گلزار ہے
اُٹھ گیا دنیا سے دل اب بادشاہ وقت ہوں ملتجی ہونا کسی سے مجھ کو کیا درکار ہے
ایک دن کا ماجرا ہے میں اُٹھا تھا سیر کو ق دیکھتا کیا ہوں یہ جھگڑا برسر بازار ہے
برہمن کہتا ہے بت خانے میں ہے ذاتِ احد شیخ کہتا ہے غلط کعبے ہی میں وہ یار ہے
اس میں جوشش بول اُٹھا سنتے ہو شیخ و برہمن جانے دو اپنی طرف دیکھو یہ کیا تکرار ہے

Marfat.com

آئینۂ دل میں کچھ اگر ہے ۔ ۴۴۴ ۔ تیرا ہی جمال جلوہ گر ہے
ہم مر گئے تیری جستجو میں ۔ بے رحم کہاں ہے تو کدھر ہے
رہ پر نہیں چاہتی رہِ عشق ۔ واں شوق ہی اپنا راہبر ہے
کیوں مارے ہے لافِ حجِ اکبر ۔ ق ۔ اپنے کیے پر بھی کچھ نظر ہے
کعبے سی جگہ پہنچ پھر آیا ۔ — ۔ تو حاجی نہیں ہے گیدی خر ہے
اُس در ہی کی آرزو میں جوشش ۔ — ۔ یہ مشتِ غبار در بہ در ہے

سلامت پا میں اب تک آبلہ ہے ۔ ۴۴۵ ۔ مجھے خارِ بیاباں سے گلہ ہے
فقیروں کے بھی در تک گاہ ہی گاہ ۔ اگر کیجے کرم کیا فاصلہ ہے
چلا جاتا ہے اشک اقلیمِ دل سے ۔ تھکے ہرگز نہ یہ وہ قافلہ ہے
خدا حافظ ترا اے بے مروّت ۔ رقیبوں سے بہت تو لگ چلا ہے
طلب گار ایک بوسے کا ہے اُس سے ۔ — ۔ ترا جوشش بہت کم حوصلہ ہے

اوجِ فلک پہ ماہ بھی کیسا جمیل ہے ۔ ۴۴۶ ۔ تیرے شکوہِ حسن کے آگے ذلیل ہے
شانہ بیان کر نہیں سکتا بہ صد زباں ۔ افسانہ تیری زلف کا طول و طویل ہے
عشوے میں اور کرشمے میں ناز و ادا میں یاں ۔ تیرا عدیل کون ہے تو بے عدیل ہے
فریاد کیا کرے گا وہ دم مارتا نہیں ۔ اُس چشمِ سرمہ سا کا جو کوئی قتیل ہے
باغِ بہشت ہے یہ مرا داغ دار دل ۔ چشمہ ہماری چشم کا جوں سلسبیل ہے
دیتا نہیں ہے بادۂ عشرت کسی کو یاں ۔ ساقیِ روزگار بھی کیا ہی بخیل ہے

Marfat.com

رو رو غمِ حسین میں جوشش پکارے — نذرِ امام پیاسے نہ جانا سبیل ہے

۴۴۹/۶
جاہ و حشم کی خواہش و دولت کی آرزو ہے — دو دن کی زندگانی تس پر یہ جستجو ہے
صورت پرست ہوں میں مانند آئینے کے — جو کچھ ہے میرے دل میں سو میرے روبرو ہے
پیدا ہوئی ہے دل میں جن کے ضیائے وحدت — مانند شمع اُن کے نے پشت ہے نہ رو ہے
کس طرح سے یہ دل ہو آلودۂ کدورت — اشکِ رواں ہمارا سرگرمِ شست و شو ہے
ہم کون ہیں جہاں میں سب ذات ہے اسی کی — سمجھا جنھوں نے تجھ کو اُن کی یہ گفتگو ہے
وابستہ جان سے ہے خوبیِ جسم جوشش — مرجھا گیا جہاں گل نے رنگ ہے نہ بو ہے

۴۵۰/۸
سوزاں جوں شمع آستیں ہے — کیا قطرۂ اشک آتشیں ہے
اے ناصحو کیا بکا رہے ہو — دل کہنے میں اس گھڑی نہیں ہے
کوچے سے جدا نہ جان ہم کو — گو ہم ہیں یہاں پہ دل وہیں ہے
کیا خوب کی اُس کے دل میں تاثیر — اے آہ تجھے صد آفریں ہے
جلنے کی تجھے قسم ہے اے شمع — مجھ سا بھی جگر جلا کہیں ہے
خوش رہ چکے ہم اگر تمھاری — یہ چین ہے اور یہ جبیں ہے
محجوب ہے عکس سے بھی اپنے — کتنا وہ یار شرمگیں ہے
جوشش کانوں تلک نہ پہنچے — میرا وہ نالۂ حزیں ہے

۴۵۱/۶
آج گلشن میں کس کا پرتو ہے — ہر کلیِ گل کی شمع کی لو ہے
خضر ہر چند پہنچے آبِ حیات — زندگی جیسے پانی کی رو ہے

Marfat.com

پیسے ہے اُس کو آسیائے فلک ‫ ‫ جس کے پاس ایک مشت بھی جو ہے
غیر سے لینا امتحانِ وفا ‫ ‫ یہ جفا مجھ پہ از سرِ نو ہے
ہے کدھر وہ غزال جس کے لئے ‫ ‫ رات دن مجھ کو یہ تگ و دو ہے
ہے یہ جوشش وفا سرشتوں میں ‫ — ‫ تو جو کہتا ہے بے وفا تو ہے

ہر دم میں یاں ترقیؔ دم کو زوال ہے ‫ ۴۵۲ ‫ اس زندگی پہ لوگوں کو کیا کیا خیال ہے
اُس گل عذار کے لبِ شیریں پہ خال ہے ‫ ‫ یا چشمۂ بہشت پہ بیٹھا بلال ہے
اے سیلِ اشک چشم بہا دے اسے کہیں ‫ ‫ دل پر مرے جمی ہوئی گردِ ملال ہے
کبھی تھی تیری ابرِ دے خوں نزا یک دن ‫ ‫ کاہیدہ اُس ہی دن سے فلک پر ہلال ہے
جامِ شراب منہ سے لگے محروم میں رہوں ‫ ‫ مے خوار دے جواب یہ میرا سوال ہے
اُس یار سے میں کیا طلبِ معذرت کروں ‫ ‫ مجھ کو تو اپنے فعل سے حد انفعال ہے
جوشش کمال کی نہ طلب کیجو زینہار ‫ — ‫ سنتے ہیں ہر کمال کو آخر زوال ہے

دیتا نہیں شراب مجھے آپ مست ہے ‫ ۴۵۳ ‫ ساقیؔ روزگار بھی حد تنگ دست ہے
کوئی سوائے شانہ وہاں چھوٹتا نہیں ‫ ‫ دیکھو تو کوئے زلف میں کیا بند و بست ہے
بے فائدہ ات الجھتے ہو اے شیخ و برہمن ‫ ‫ عاشق خدا پرست ہے نے بت پرست ہے
اے بوالہوس نہ رکھیو قدم راہِ عشق میں ‫ ‫ واں ہر قدم میں شیشۂ دل کو شکست ہے
جوشش خدا کے واسطے ٹک چشمِ غور سے ‫ — ‫ دیکھ اس غزل میں قافیوں کی کیا نشست ہے

ہاتھ میں تیرے زلف و شانہ ہی ‫ ۴۵۴ ‫ ایک عالم ترا دوانا ہے

جب تلک جسم و جان میں ہے ربط — میں ہوں اور تیرا آستانہ ہے
مجھ کو ہے انتظار دبے تابی — اُس کو حیلہ ہے اور بہانہ ہے
کاروانِ سہ شباب کا بیکر — نہ کہیں ٹھور نے ٹھکانا ہے
کر زبانِ شکایت اب کوتاہ — جوشش اک طرح کا زمانہ ہے

۴۵۵
یار جو ہے بے وفا کچھ نہیں کیا ہے — آدمی کچھ ہے وہی جس میں وفا ہے
دیکھ تجھے ایک نظر ہو گیا بے خود — کیا کہوں میں تجھ کو آہ یار تو کیا ہے
شربتِ دیدار دے مجھ کو دوئے درد — درد کی میرے یہی یار دوا ہے
جوشش دیوانہ کو بادہ سے مطلب — مست تری چشم کا مست سدا ہے

۴۵۶
ہم صفیرو کیا کروں بابِ قفس تو باز ہے — قدرتِ رفتار ہے نے طاقتِ پرواز ہے
یار تو مجھ کو جلا اک بوسۂ جاں بخش سے — تا کہے عالم فلانی صاحبِ اعجاز ہے
ہے دلِ ہر غنچۂ گل آج لبریزِ شرر — تہلے بلبل ترا یہ شعلۂ آواز ہے
جس جگہ ہو جلوہ فرما وہ مرا خورشید رو — چادرِ مہتاب بھی واں فرشِ پا انداز ہے
نے ہے وہ آہ فغاں نے نالہ نے درد و الم — اک دمِ سرد آب ہے جو ہر دم مرا دم ساز ہے
ہوتے ہی عاشق گئے تاب و تواں صبر و قرار — دیکھیے انجام کیا ہو جس کا یہ آغاز ہے
سچ ہے جوشش میرے اُس کے کس طرح ہووے نبھے — میں نیاز اُس کی کروں ہوں اور اُس کو ناز ہے

۴۵۷
سینہ ہے چاک چاک جگر داغ دار ہے — جوں لالہ اس چمن سے یہی یادگار ہے
ہیں داغِ عشق گلشنِ دل میں بجائے گل — نے خطرۂ خزاں ہے نہ فکرِ بہار ہے

Marfat.com

قاصد شتاب آکہ تری انتظار میں — بے تاب دل بے قرار یہ امیدوار ہے
کچھ خوف آفتابِ قیامت نہیں اگر — سر پر ہمارے سایۂ دیوارِ یار ہے
جوشش نزاکتِ کمرِ یار کیا کہوں — پیچیدگیِ تارِ نگہ اس پہ بار ہے
شن مرا قصہ اگر سننا تجھے منظور ہے — ۲۵۸ — داستانِ مجنوں و فرہاد تو مشہور ہے
پرتوِ رخ سے شبِ مہتاب سی ہے جلوہ گر — کون کہتا ہے کہ زلف اس کی شبِ دیجور ہے
شوق سے کر سیرِ گلشن واں نہیں کوئی اہلِ دید — ایک نرگس ہے وہ آپ ہی آنکھوں سے معذور ہے
... اس لبِ نوشیں کے ازبس کھائے نیش — یہ نہیں معلوم دل یا خانۂ زنبور ہے
یہ بہارِ حسن تو دو چار دن ہے مثلِ گل — اے بتِ مغرور تو کس بات پر مغرور ہے
تاک کر سنگِ حوادث کس کو مارے گا فلک — شیشۂ دل تو مرے پہلو میں چکنا چور ہے
گل رخاں بے زور و زر ملتے نہیں ہیں یا نصیب — پاس جوشش کے نہ زر ہے زور نے مقدور ہے

تو جو حسن و جمال رکھتا ہے — ۲۵۹ — جس سے مہ انفعال رکھتا ہے
سادہ رو دیکھتا ہے آئینہ — خواہشِ خط و خال رکھتا ہے
یار کی زلف کا خیال مجھے — سخت آشفتہ حال رکھتا ہے
جا مرے دل میں نخل آہ کی طرح — وہ مرا نونہال رکھتا ہے
عہد میں اُن لبوں کے زاہد بھی — ق — مے کشی کا خیال رکھتا ہے
محتسب ہو نہ مانعِ بادہ — شیخ تو کیا مجال رکھتا ہے
شاعری اک نہال ہے جوشش — سمجھے وہ جو کمال رکھتا ہے

Marfat.com

۲۶۰/۵
آگے اُس کے سنگ ہی شمشیر ہے
آہ کس کے قتل کی تدبیر ہے

شمع کے مانند اُس کی بزم میں
اشک بھی میرا گریباں گیر ہے

سوزِ جاں سے آشنا یہ چاکِ دل
مثلِ چاکِ سینۂ گل گیر ہے

زرد جوں زر کیوں نہ ہو یہ خاکسار
خاک کوچے کی ترے اکسیر ہے

جوں صدا جوششِ دلِ وحشی مرا —
خانہ زادِ حلقۂ زنجیر ہے

۲۶۱/۷
خلق جب سے ہم ہوئے درد و الم سے کام ہے
یہ سمجھتے ہی نہیں آرام کس کا نام ہے

ایک کارِ عشق ہے جو روزِ اوّل ہے ہنوز
ورنہ یاں ہر کام کے آغاز کا انجام ہے

صید دل کرتا ہے وہ بت زلف و خط و خال سے
پاس اُس کے نے قفس نے دانہ و نے دام ہے

بندۂ زنارِ زلف و مصحفِ رخسار ہوں
جستجو سے کفر کے نے خواہشِ اسلام ہے

کس طرح ہووے تسلی اس دلِ بیتاب کو
ان دنوں موقوف اُس سے نامہ و پیغام ہے

ایک جا دیکھی نہ ہو تو نے کبھی گر صبح و شام
زلف و رخ کو دیکھ لے یہ صبح ہے وہ شام ہے

اب تو اُٹھنے کا نہیں اس سے جنبش زینہار —
پامالِ یار ہوں مجھ کو یہی آرام ہے

۲۶۲/۹
اسبابِ تعلق سے مزاج اُس کا بری ہے
دنیا میں جسے خواہشِ بے دردسری ہے

اس دل میں ترے حسن کی وہ جلوہ گری ہے
جو دیکھے ہے کہتا ہے کہ شیشے میں پری ہے

آئینے کو تو سامنے رکھتا تو ہے لیکن
دل میں مرے بھی حسرتِ دیدار بھری ہے

کرتا ہے تو نت رشتی و خوبی میں تفاوت
اے آئینے بتلا تو یہ کیا دیدہ وری ہے

گر ہے ہوسِ نام تو فرہاد صفت ہو
عشاق کی مرنے ہی میں کچھ ناموری ہے

جوں سرو مجھے سنگ سے آزار نہ پہنچے — جوشش ثمر عیش مری بے ثمری ہے

تو آپ یاں ہی دل سو کسی رہ گزر میں ہے ٢٦٣ اے طفل ہرزہ گرد تو میری نظر میں ہے

اس کو کہاں قیام جو اس رہ گزر میں ہے — مانند ریگ شیشۂ ساعت سفر میں ہے

ممکن نہیں جو کر سکے دعوائے ہمسری — وہ ابر میں کہاں ہے جو اس چشم تر میں ہے

کس واسطے ہو غنچۂ دل اشکوں سے ملتجی — کیا آہ میں نہیں کہ نسیم سحر میں ہے

تسلیم دل میں تو نہیں ملتا ترا سراغ — اے کاروان اشک تو کس رہ گزر میں ہے

آشنا وہ سنگ دل نہیں جو مہربان ہو — اے آہ سرد کس لیے فکر اثر میں ہے

تیغ جفائے یار کے منہ پر سے کیوں ہٹوں — عشاق کو تو عیش ابد ترک سر میں ہے

ملتا ہے جو مزہ مجھے اس کے کلام میں — جوشش کب اس طرح کی حلاوت شکر میں ہے

میں آ نہ سکوں اور صبا جا کے رہی ہو ٢٦٤ کوچے میں ترے یار عجب باد وہی ہے

جی چاہے تو ملیے جو نہ چاہے تو نہ ملیے — دل میں تو ہمارے نہ یہی ہے نہ وہی ہے

جوشش تو یہاں ننگ ہو اور سوائے خلائق — جو دیکھے ہے کہتا ہے یہ دیوانہ وہی ہے

یاں ہر گھڑی جو رونے کا تار بندھ رہا ہے ٢٦٥ تیرا ہی دھیان مجھ کو لے یار بندھ رہا ہے

مارے گا تو کسی کو میں خوب جانتا ہوں — دامن کمر سے تیری خونخوار بندھ رہا ہے

ابرو ہوا اثر شسحّ گل اور دل ہے آبجی — سامان مے کشی کا مے خوار بندھ رہا ہے

توسن کو ناز کے تو جولاں دے جتنا چاہے — فتراک سے تری دل دلدار بندھ رہا ہے

عاشق ترے بھٹکتے جیتے وہ خون ہی مر گئے — پھر کس کے واسطے اب ہتھیار بندھ رہا ہے

Marfat.com

نادان ہے کوئی اس پہ ڈالے گا ہاتھ جوشش — زلفوں میں اُس کی دل سا ہشیار بندھا ہے

۴۶۶/۸ چشمِ پُرآب دیدۂ گردابِ اشک ہے — جیدھر نگاہ پڑتی ہے سیلابِ اشک ہے
تاثیر ہو گریۂ عشاق کیوں نہ ہو — آتش خجل ہو جس سے یہ وہ آبِ اشک ہے
کیوں کر رہے نہ آنکھوں میں اے مردمانِ چشم — یہ خونِ دل یہ لختِ جگر تابِ اشک ہے
مژگاں سے کیوں نہ پنجۂ مرجاں ہو منفعل — ہے تو یہ خارِ خشک پہ شادابِ اشک ہے
یاں تک کیا ضعیف غمِ عشق نے مجھے — نے طاقت آہ کی ہے نہ اب تابِ اشک ہے
سوزِ جگر ہجومِ غمِ عشق و دردِ دل — سامان آہ و نالہ و اسبابِ اشک ہے
جوشش رکھ احتیاط سے دامان و جیب میں — ضائع نہ کر کہ یہ دُرِ نایابِ اشک ہے

۴۶۷/۹ جدائی میں تری ظالم مری کب آنکھ لگتی ہے — جگا دیتی ہے بیتابیِ دل جب آنکھ لگتی ہے
یہاں تو نالہ و آہ و فغاں ہے بے قراری ہے — کسی کی کس طرح راتوں کو یارب آنکھ لگتی ہے
ہوا پامالِ راہِ انتظار آرام و عیش اپنا — پڑے ہے چین کس دن کون سی شب آنکھ لگتی ہے
عدم افسردہ کیا ہے دل کو اُس کی بے وفائی نے — کہاں ہے وہ تعشق کس سے یاں اب آنکھ لگتی ہے
رکھے ہے دشمنی کیا خفگیِ بخت اے جوشش — ہم آغوش اُن سے جب ہوتا ہوں تب آنکھ لگتی ہے

۴۶۸/۷ مست وہ بادہ نوش آتا ہے — دشمنِ عقل و ہوش آتا ہے
خانۂ چشم کا خدا حافظ — اشکِ طوفاں بجوش آتا ہے
دورِ ساغر ہے جس کی گردشِ چشم — یاد وہ مے فروش آتا ہے
کیوں نہ ایذا ہو خواہشِ لب میں — ہاتھ بے نیش نوش آتا ہے

Marfat.com

لا بھی ساقی شرابِ ابرِ سیاہ — کیا بجوشِ خروش آتا ہے
لوگ ہوتے ہیں پی کے مے بے ہوش — مجھ کو پینے سے ہوش آتا ہے
کوچۂ زلفِ یار سے جوشش — کب یہ حلقہ بہ گوش آتا ہے

۲۶۹/۹ دل میں بھڑکی ہے آگ اور آنکھوں میں آب ہے — مانند شمع حال ہمارا خراب ہے
دل سے جو بیتری اشک نہ آئے عجب نہیں — بریاں ہو جب کباب تو اس میں کب آب ہے
دل کس طرح چمن میں لگے آج باغباں — نے ابر نے ہوا ہے نہ جامِ شراب ہے
غافل کر اس کی سیر تو غفلت کی چشم سے — ہستی بے ثبات خیالات خواب ہے
خالِ سیہ نہ ہوئے یہ رخسارِ یار پہ — دیوانِ حسن کا نقطِ انتخاب ہے
عالم خراب ہوئے جو وہ بے حجاب ہو — ہے خیر کچھ اسی میں کہ منہ پر نقاب ہے
لذت ہے خاک عشق کی پیری میں ہم دماں — معشوق خرد سال ہے عہد شباب ہے
اس مے کدے میں کون ہو ساقی سے ملتجی — خونِ جگر شراب ہے اور دل کباب ہے
دیکھا ہے جب سے زلف کو شانے کے ہاتھ میں — جوشش ہمارے دل کو عجب پیچ و تاب ہے

۲۷۰/۳ منظور تم کو پیارے اگر امتحان ہے — پھر دیر کیا ہے لیجیے حاضر یہ جان ہے
قائل دعائے خیر میں اس نیم جان کے — اٹھنے سے ہاتھ رہ گئے ہلتی زبان ہے
جوشش کی چشمِ تر پہ یہ خارِ مژہ نہ ہو — آتی ہے فوجِ اشک یہ اس کا نشان ہے

۲۷۱/۱ جس طرح دل کا داغ جلتا ہے — اس طرح کب چراغ جلتا ہے
یار گو ہے بہار پر تجھ بن — اپنی بھادیں تو باغ جلتا ہے

Marfat.com

آتشِ گل سے کر حذر بلبل — ورنہ بال فراغ جلتا ہے
شمع ساں ہوں گداز آتشِ عشق — دل جلا اور دماغ جلتا ہے

۴۷۲/۳
لوحِ دل پر جو کوئی نقشِ فنا رکھتا ہے — کام وہ ہستیِ موہوم سے کیا رکھتا ہے
خونِ دل کا تو مرے ہی نمکیں لے خوں خوار — لیک یہ لختِ جگر زود رمزہ رکھتا ہے
شکوۂ تفرقۂ دہر عبث ہے جوشش — شوق تیرا ہی تجھے اس سے جدا رکھتا ہے

۴۷۳/۸
وہ ہے اور مشقِ ظلم رانی ہے — میں ہوں اور ذوقِ جاں فشانی ہے
خاکساروں میں کیوں نہ ہوں مشہور — تیرے کوچے کی خاک چھانی ہے
چشمِ تر کیوں نہ رہیے مثلِ حباب — ایک ہی دم کی زندگانی ہے
پی گئیں آنکھوں نے خوانِ لختِ جگر — آہ یہ کس کی میزبانی ہے
سانس لیتے کراہتا ہوں میں — آہ کیا ضعف و ناتوانی ہے
سن مری سرگزشت وہ بولا — کس دوانے کی یہ کہانی ہے
میرے سوز و گداز کے آگے — شمع خجلت سے پانی پانی ہے
بت ہی جھیکنا ہے ای جوشش — جب تلک اپنی زندگانی ہے

۴۷۴/۱
کیوں نصیبوں کو اپنے روتا ہے — جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے

۴۷۵/۴
. . . ہے سو جاں بہ لب ہے — مرنے کا تعجب نہیں جینا ہی عجب ہے
یوں تو تری ہر بات میں ہے جان کا سودا — لیکن یہ جھڑک بولنا ای جان غضب ہے
کچھ کان بھرے ہے غیر نے یا تھی مری تقصیر — تو بے سبب آزردہ نہیں کچھ تو سبب ہے

Marfat.com

تو اپنے سر انجام سے غافل نہ ہو جوشش — کیا جانے سفرِ ہستیِ موہوم سے کب ہے

چشمکی وہ اُس کی صاحبِ تاثیرِ سنگ ہے — ۲۷٦/۱۰ — لکھتے ہی دل کے پار ہوا تیرِ سنگ ہے
کیا احتیاجِ سنگ تجھے تیز کر واسطے — سرمہ ہی اپنے نگاہ کی شمشیرِ سنگ ہے
پتھر اوسے نہ ہاتھ اٹھانا تو زینہار — اے بت تری دوانے کی تعزیرِ سنگ ہے
دل میں ترے بھری ہے مہوّسی کی ہوس — اس شیشے کے تو واسطے اکسیرِ سنگ ہے
جو حرف اس پہ بیٹھا ہوا نقش کالحجر — دل کر کے جس کو کرلے ہیں تعبیرِ سنگ ہے
کچھ بول بھی اے کوہ تحمل صدائے کوہ — سنتا نہیں کہ صاحبِ تقریرِ سنگ ہے
یاں تک پری رخوں نے کیا شیشہ دل کا چور — چھاتی پر اب نہالی کی تصویرِ سنگ ہے
عاجز کیا ہے سختیِ دل نے بہت مجھے — حکاک کے پسر تو اسے چیرِ سنگ ہے
تلوار تیز کر کے نہ دی تو نے اُس کے ہاتھ — عاشق کے قتل میں تری تقصیرِ سنگ ہے
جوشش ہمارے دل میں ہے یوں ان بتوں کی قدر — جوں بت کدے میں صاحبِ توقیرِ سنگ ہے

یہ دل جو بغل میں خیال آفریں ہے — ۲۷۷/۹ — مگر خرمنِ حرص کا خوشہ چیں ہے
ہوا جوں کمان خشک زاہد و لیکن — ہنوز اُس کے تیرِ طمع دل نشیں ہے
اجل تو اُٹھا کر کے لے چل یہاں سے — مجھے مطلق اُٹھنے کی طاقت نہیں ہے
اِدھر دھجیاں ہو رہا ہے گریباں — ق — اُدھر خونِ دل سے بھری آستیں ہے
یہ کیا حال ہے تیرا دیوانے سچ کہہ — ہماری طرح تو بھی عاشق کہیں ہے
نظر کام کرتی نہیں جس کمر پر — اُسے دیکھ جوشش جو باریک بیں ہے

Marfat.com

اس کان ملاحت کی اگر یاد نہیں ہے	۲۷۸/۲	یہ خون دل اور لخت جگر کیوں نمکیں ہے
کیا جانیے کیا لطف ہے سینے میں ہمارے		جس تیر کو کھینچوں ہوں نکلتا ہی نہیں ہے
سنتا ہے جہاں شور یہ کہتا ہے وہ ظالم	—	اس گرد میں شاید وہ دوانا بھی کہیں ہے
دم مارے ترے آگے کیا ماہ کی قدرت ہے	۲۷۹/۲	مکھڑا ترا اٹھے پیارے اللہ کی قدرت ہے
ناطاقتی دل نے گھبرا مجھے ایسا ہے	—	نے تاب ہے نالے کی نے آہ کی قدرت ہے
آنکھوں میں اپنی دشت و بیاباں بہشت ہے	۲۸۰/۲	جب تک بغل میں یہ دل وحشت سرشت ہے
گھر ہی میں کیوں نہ سجدے کیا کیجے زاہد	—	کعبے میں اور کیا ہے یہی سنگ و خشت ہے
پھینٹا تو ایک پیچا ہے اور جامہ چست ہے	۲۸۱/۲	اس کابلی پنجے کی بھی کیا سج درست ہے
نادر آوری سے کیسا ہی مضمون باندھیے		الفاظ جس کے سست ہیں وہ شعر سست ہے
جب جدائی میں شام ہوتی ہے	۲۸۲/۹	نیند سب کی حرام ہوتی ہے
ترک تازی پہ تو جو باندھے کمر		ابھی ترکی تمام ہوتی ہے
دیکھ بولی زلیخا یوسف کو		یہی شکل غلام ہوتی ہے
بھول جاتا ہوں میں خدائی کو		اس سے جب رام رام ہوتی ہے
اک اشارے سے ابروِ خوں ریز		باعث قتل عام ہوتی ہے
جب وہ آتا ہے منزل دل میں		اور ہی دھوم دھام ہوتی ہے
زلف و رخ کے خیال ہی میں سدا		صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
روکش ابروئے یار کب ہو		تیغ گو بے نیام ہوتی ہے

Marfat.com

فوج دردو الم کی اے جوشش — مجھ پہ یورش مدام ہوتی ہے

۴۸۳/۵ جو کچھ شمع کی جسم و جاں کی طرح ہے — وہی اس دلِ ناتواں کی طرح ہے
نہ گل میں ترا رنگ و بو دیکھتا ہوں — نہ غنچے میں تیرے دہاں کی طرح ہے
ترے ہجر میں اشک اقلیم دل سے — رواں ہر گھڑی کارواں کی طرح ہے
رقیبوں کے خواہاں محبوں کے دشمن — یہی اب کے نواب و خاں کی طرح ہے
بھلا کس سے تشبیہ دوں اُن کو جوشش — سبھوں سے نرالی بتاں کی طرح ہے

۴۸۴/۵ کچھ کام نہیں ہمیں وفا سے — تو ہاتھ نہ کھینچیو جفا سے
کل سب کے گلے لگے ملے تم — تھے ہم بھی تو صورت آشنا سے
ظالم تجھے حق رکھے سلامت — ہم مر گئے تو تری بلا سے
دیکھا بس آبِ تیغ تجھ کو — پیاسے مرتے ہیں تیرے پیا سے
جوں آئینہ اس جہاں میں جوشش — معمور ہے دل مرا صفا سے

۴۸۵/۵ یار محفوظ ہے رقیبوں سے — بولتا کب ہے ہم غریبوں سے
بار پائیں ہم اُس کی محفل میں — یہ توقع کہاں نصیبوں سے
دردِ دل کی مرے دوا نہ کریں — ہے یہی آرزو طبیبوں سے
باغباں ان کو باغ سے مت ہانک — چہل رہتی ہے عندلیبوں سے
دوستی اُس سے کی پر اے جوشش — دشمنی ہو گئی حبیبوں سے

۴۸۶ مجھ کو آنکھوں نے کیا سرو چراغاں اشک سے — شعلہ زن ہوں جیب سے تا بہ داماں اشک سے

Marfat.com

آئینہ ساں اُس رخ حیرت فزا کے روبرو — رات بھری رہتی ہی میری چشم حیراں اشک سے
منہ لگاکر منہ سے اُس کے رات روئی اس قدر — جمع ہوگئیں یار کی زلف پریشاں اشک سے
ہاتھ کیوں ڈالے ہی گردن پر مری اب ای جنوں — جل گیا مدت ہوئی میرا گریباں اشک سے
یاد میں اُس گل بدن کی آہ روئے یاں تلک — ہوگئے سرسبز میرے خار مژگاں اشک سے
تیر تیرے کے دل پہ جو بیٹھے تھے اے ابرو کماں — اب تلک نکلیں ہیں ان تیروں کے پیکاں اشک سے
کم نہیں ہونے کی جو شش سوزش دل مثل شمع — تر کرے گو چشم گریاں تا بہ داماں اشک سے

۲۸۴

ہر چند کہ دیکھے ہے وہ پیار کی آنکھوں سے — پر نکلے ہے بے رحمی اُس یار کی آنکھوں سے
شدت سے لگا ہنسنے احوال پہ گریے — آنسو بھی کبھی ٹپکے مکار کی آنکھوں سے
. . . کیا شرح و بیاں کیجے — بیماری نمایاں ہے بیمار کی آنکھوں سے
ہے تیغ نگہ کھینچے شمشیر کف مژگاں — اب جیتے نہیں بچتے خوں خوار کی آنکھوں سے
. . . کی آنکھوں سے آنکھیں تری بہتر ہیں — کیا اچھی ہیں ای پیارے دو چار کی آنکھوں سے
. . . سے کرہم چشمی اے آئینے — غافل نہ ملا آنکھیں بیدار کی آنکھوں سے
ہر طرح اُسے دیکھا وہ دیکھ ہی لیتا ہے — عیاری کرے کیا کوئی عیار کی آنکھوں سے
اتنی بھی رسائی ہو جو شش تو غنیمت ہے — خاک کف پا ملیے دلدار کی آنکھوں سے

۲۸۵

کام کیا مجھ کو ربط عالم سے — آشنا ہوں میں اک تری دم سے
جان تک تجھ کو دے چکے ہم تو — اور تو چاہتا ہی کیا ہم سے
آستیں کا مری خدا حافظ — آگ نکلے ہے دیدۂ نم سے

گر نہ ہووے امیدِ شادیِ وصل
جی نکل جائے ہجر کے غم سے

وہی آرام سے ہے ای جوشش
اُٹھ گیا جو کوئی کہ عالم سے

۲۹۰/۹

منہ بنائے ہوئے پھرتا ہے وہ کل سے ہم سے
کوئی آج اُس کو ملا دے کسی کل سے ہم سے

نالہ و آہ و فغاں کیوں نہ ہوں ہم دم اپنے
دوستی عشق کو ہے روزِ ازل سے ہم سے

نالہ خاموش پھر آزردہ نہ ہو جائے کہیں
آج بولا ہے وہ کس ردّ و بدل سے ہم سے

خوف رکھتے ہیں تری کم نگہی کا ورنہ
یار ڈرتے ہیں کوئی تیغِ اجل سے ہم سے

جوشش اُس عربدہ جو ترکِ ستمگار نے آج
آشتی کی ہے بڑی جنگ و جدل سے ہم سے

۲۹۱/۹

کیا شمع کو ہے نسبت اُس شوخ سیمبر سے
داغی غلام جس کے ہیں سینکڑوں قمر سے

کیوں کر نہ کہیے نازک مو سے تری کمر کو
وہ تاب آگ سے کھائے یہ گرمیِ نظر سے

جلوے نے تیرے بخشی یہ باغ کو تجلی
پیوند ہر شجر کو ہے طور کے شجر سے

جل کر تمام سینہ اک آبلہ ہوا ہے
نکلے ہے یا الٰہی کیا آگ چشمِ تر سے

نوکِ مژہ پہ قطرے آنسو کے جم رہے ہیں
حیرت زدوں کو تیرے کیا کام ہے گہر سے

نوبت یہاں تلک تو پہنچی ہے اب ہنر کی
ہر بے ہنر کو دعویٰ ہے صاحبِ ہنر سے

ہے عشق کارفرما اقلیمِ دل کا اپنی
گو بادشاہ بھی ہو بدتر ہے یاں نفر سے

جب تک کہ دھڑ پہ سر تھا لاکھوں ہی دردِ سر تھا
سر دے کے تجھ کو قاتل چھوٹا میں دردِ سر سے

ٹک کھول چشمِ غفلت جوشش ہے جائے عبرت
میاں سرسری گزر مت دنیا کی رہ گزر سے

۲۹۱/۵

لاکھوں ہی کیے قتل گنہ گار مجھی سے
رہتی ہے کھڑی ایک تری تلوار مجھی سے

Marfat.com

ہر ایک گنہ گار کی یاں ایک سزا ہے
گردن زدنی ہیں تو گنہگار مجھی سے

کہتے ہیں تری تیغ کو ہے قاتلِ عالم
اے کاش ہو اس کو سروکار مجھی سے

منصف تو بد دل پہ یہی ڈر ہے کہ تجھ کو
بخشیں نہ کہیں میرے طرفدار مجھی سے

منظور اسے جور و جفا سب ہے اک جو بخشش —
رہتا ہے خفا اک وہ ستمگار مجھی سے

یار نکلا نہ تا سحر گھر سے ۲۹۲/۹
بندھ گئے ہاتھ حلقۂ در سے

گریہ ہی رستخیز نالہ ہے
مجھ کو ڈر کیا ہے شورِ محشر سے

آستیں جل نہ بجھے گی شمع صفت
ہاتھ اٹھا میرے دیدۂ تر سے

اہلِ جوہر نہیں فراغ نصیب
تیغ زنجیر میں ہے جوہر سے

ہوتی ہے اب روانہ کشتیِ مے
ابر دل کھول کر کہو برسے

اپنے سینے میں داغ آتش زا
ہیں پڑے سیکڑوں سمندر سے

فیض پروردہ سے نہیں کہ نہیں
لب صدف کا تر آب گوہر سے

دل حیراں مرا حضور اُس کے
چھین لے آئینہ سکندر سے

عمل بد عمل میں ہیں بخشش —
دل مرا کانپتا ہے اس ڈر سے

روشن ہوا یہ خانۂ دل اُس کے نور سے ۲۹۳/۷
موسیٰ ہمیں غرض نہیں کچھ کوہ طور سے

آئینِ عاشقی میں ترقی کی آرزو
رہتی ہے میرے عجز کو اس کے غرور سے

اے غافلو یہ زندگی ناپائدار ہے
باور نہ ہو تو پوچھ لو اہلِ قبور سے

نقش حصیر اپنے بدن پر ہے پیرہن
سنجاب سے ہے کام نہ مطلب سمور سے

Marfat.com

جز اشک دھوئے کون مرے منہ سے گردِ غم — غربت زدہ ہوں آیا ہوں میں راہ دور سے
آپ ہی میں جل بجھوں گا سحر تک بہ رنگِ شمع — مجھ کو اٹھا نہ دیجیو اپنے حضور سے
پھنس جائے گا تو دام تعلق میں یک بیک — جوشش نہ تھی امید یہ تیرے شعور سے
۱۲۹۴ھ جدا ہوں جیب سے میں اُس شعلہ رو سے — بھبھو کے نکلے ہیں ہر ایک مو سے
میاں تم میرے گھر آؤ نہ آؤ — اُٹھایا میں نے دل اِس آرزو سے
۱۲۹۵ھ بکھرے بالوں میں ہی کھڑا تھا جس خوبی سے — ابر میں مہ کو نہ دیکھا کبھی اس خوبی سے
کبھی غمزہ تھا کبھی عشوہ کبھی ناز و ادا — لے لیا دل کو مری جان نے کس خوبی سے
غافلوں کو نہیں کچھ خاک درِ عشق کی قدر — مطلع جوں نہیں اکسیر کی اس خوبی سے
خم رخی خوب نہیں مانو کہا آؤ مسلو — آگے تم ملتے تھے جس خوبی سے تس خوبی سے
دشمن حسن و حواس آہ ہے تجھے دیکھتے ہی — نہ حواس اپنے رہے اور نہ حس خوبی سے
مبتلا درد سر عشق میں ہے یک عالم — صندل اس طرح لگاتا ہی دو گھس خوبی سے
گردش چرخ سے نالاں نہ ہو گردانا ہے — جوشش اس اشیا میں بیٹھ کے پس خوبی سے
۱۲۹۶ھ اگر دو چار بھی ہو جائے ہی کہیں مجھ سے — تو یہ غضب ہے کہ وہ بولتا نہیں مجھ سے
سیاہ بخت بھی ہوتے ہیں میاں کہیں مجھ سے — کہ سرخ رو نہ ہوئی تیری تیغ کیں مجھ سے
گئے گلابی مرے ہاتھ سے کہیں اُس کے — شب گزشتہ عجب حرکتیں رہیں مجھ سے
میں ان رقیب چکوروں سے تو نہیں ملتا — رہی ہے چیں بہ جبیں کیوں وہ مہ جبیں مجھ سے
ہجوم نالہ و آہ و فغاں سے یک دم میں — بہ تنگ آ گئے سب میرے ہم نشیں مجھ سے

Marfat.com

کیا
اس اشک کو میں کھایا ہی جلا دینا
کہوں ہزار غزل اس زمین میں جوشش
. . . . ستم سے
اللہ تاقیامت تجھ کو رکھے سلامت
. . . . تیرے میں سر سے ہاتھ اُٹھاؤں
چاند مکھڑے سے تری ہی یار کم ہر طرح سے
یا خدا ہوجاؤں گا یا ہوں گا خاکِ رہ گزر
چاہیے کی اپنے تو جس طرح چاہے لے قسم
گر جفا گر جو رہے گا ہی تعدی گہ ستم
خواہ بت خانہ ہو مسکن خواہ بیت اللہ ہو
گوش دل سے اپنے اے بے دردِ تو سُن یا نہ سُن
ہجر میں روئیں گے یا نالے کریں گے تو نہ رو
وہ کبھی عشوے کرے ہے اور کبھی ناز و ادا
دور اشک سے تپ دل پر غم نہ ہو سکے
جمعیت جہان کو برہم کرے فلک
گو ہاتھ آئے تخت سلیماں پہ تا بہ رگ
جب تک کہ عدو پیالے یہ آنکھیں لڑا نہ دیں

گلہ رکھے ہی جو دامانِ آستیں مجھ سے
— . . . .
۲۹۷/۳ پر یاد رکھیو پیارے پیدا نہ ہو گئے ہم سے
کیا کیا ستم نہ دیکھے تجھ سے ہم تیرے کرم سے
— لیکن نہ سر اُٹھاؤں ظالم تری قدم سے
۲۹۸/۹۸ نظروں میں اٹکل چکے ہیں اس کو ہم ہر طرح سے
لے رہوں گا یار میں تیرے قدم ہر طرح سے
ہم تو ہیں تیار کھانے کو قسم ہر طرح سے
حال پر میرے وہ کرتا ہی کرم ہر طرح سے
تیرے ہی بندے کہائیں گے صنم ہر طرح سے
ہم کہیں گے قصۂ درد و الم ہر طرح سے
یار ہم کریں گے اپنا آپ غم ہر طرح سے
— ہم پہ ہو رہتا ہے اے جوشش ستم ہر طرح سے
۲۹۹/۵ یاراں سے سوز برق کبھی کم نہ ہو سکے
لیکن یہ بزم غم کبھی برہم نہ ہو سکے
وارستگاں سے منت خاتم نہ ہو سکے
مستوں سے تیرے سیر دو عالم ہو سکے

اس بحر موج خیز میں جوشش حباب وار — سیراب میرے دیدۂ پُرنم نہ ہو سکے

۵۰۰ جینا ہوا ہے دہر میں تجھ بن نہ ہو سکے — صحبت برار زیست کسی دن نہ ہو سکے

شبنم کی طرح سامنے اُس آفتاب کے — ہونے کو تو ہوئے تھے ولیکن نہ ہو سکے

عقرب کی کیا مجال جو ہو جائے دوبدو — زلفِ سیہ کے سامنے ناگن نہ ہو سکے

ہے سحر سامری تری آنکھوں کا اختراع — تیرا حریف تو کوئی کاہن نہ ہو سکے

جوشش کرے دو قتل تو اس بیکسی بغیر — کوئی مرا ممد و معاون نہ ہو سکے

۵۰۱ تیری خدمت سے جدا یار نہیں ہونے کے — ہم کہیں اور گرفتار نہیں ہونے کے

گو کہ اس خانۂ ہستی سے کریں نقل مکاں — یہ تری چشم کے بیمار نہیں ہونے کے

آئینہ رو ہی وہ اور ہم میں غبار رہ عشق — اس کی خاطر پہ کبھی بار نہیں ہونے کے

گور میں تو نے سلایا ہی سبھوں کو اے بخت — شورِ محشر سے بھی بیدار نہیں ہونے کے

بیچتا ہوئے جو دل تجھ کو تو بیچ اے جوشش — پھر بتاں اس کے خریدار نہیں ہونے کے

۵۰۲/۲ دامن کو دکھائیے کیا دن بہار کے — قربان ہوں میں اس مژۂ اشک بار کے

لالے کی پنکھڑی نہ ہو دامان میں مرے — ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں دلِ داغ دار کے

ساقی کہیں شتاب بھی آ اس بہار میں — جوشش کی جان نکلے ہے مارے خمار کے

۵۰۳ متروک جگر نالے ہیں مردود اثر کے — جوں تیر ہوائی نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے

کیوں کر نہ گری قاصد اشک اپنی نظر سے — کس کام کے ہیں یہ نہ خبر کے نہ عطر کے

ہوتی ہے ترقی مری بے تابیٔ دل کو — اے کاش . . . آنکھ نہ بھر کے

Marfat.com

غیروں سے تجھے دیکھ کے سرگرم محبت　　ہم رہ گئے ناچار دم سرد ہی بھر کے
رسوائے خلائق تجھے کر چھوڑیں گے آخر　　ڈر طفل سخن گوں سے کہ یہ بھیدی ہیں گھر کے
اس کے لب و دندان کے مشتاق ہیں جوشش —— نے لعل کے طالب ہیں نہ مشتاق گہر کے

۵۰۴/۶
کشتی ہے تباہ دل شدوں کی　　لیتا خبر اے منعم بے خودوں کی
اے سرو سہی کے اک گلشن　　چلیو مت چال خوش قدوں کی
کیوں کر وہ کرے سلوک ہم سے　　خاطر ہے عزیز حاسدوں کی
تعمیر کنشت دل ہو اعجب　　زاہد نہ بنا تھی مسجدوں کی
کہنا مت مان واعظوں کا　　بیہودہ ہے بات بیہدوں کی
داڑھی نہ رہے گی شیخ صاحب —— صحبت میں نہ بیٹھو امردوں کی

۵۰۵/۴
نت نئے عذر ہیں نہ آنے کے　　ہم ہیں دیوانے ان بہانے کے
شوق سے تو مجھے نشانہ کر　　ہوں میں قابل ترے نشانے کے
مجھ سے جوشش تو کچھ سبب مت پوچھ　ق　واں سے آنے کے یاں سے جانے کے
چپ ہی رہ جا یہ کھیل ہیں پیارے —— اس کی قدرت کے کارخانے کے

۵۰۶/۴
متفق سب ہیں کہ ہے دنیا جگہ آرام کی　　اس میں گر تو ہی نہیں ملتا تو پھر کس کام کی
سالہا گذری کہ ہم بیٹھے ہیں تیری منتظر　　اے کبوتر خوش لگی مجھ کو ہوا کس بام کی
مار ڈالا درد دل نے انتہائے عشق ہیں　　تھی یہی تدبیر اس آغاز کے انجام کی
تو جو ہم کو یاد فرماتا نہیں اے بے وفا　　چال کیا دنیا سے اٹھ گئی نامہ و پیغام کی

Marfat.com

جلتے بھی ہم نہیں اس کے در میں پانے نصیب   مشکل کیا مینا کی ہوا اور کیا ہی شیشۂ جام کی
کفر پر مت طعن کر اے شیخ میرے روبرو   مجھ کو ہے معلوم کیفیت ترے اسلام کی
کیوں نہ چھیڑوں اس کو اے کوشش کہ بھاتی ہے مجھے —   خوبی اس کو جھڑکیوں کی شستگی دشنام کی

۵۰۶

گرم غیروں سے آشنائی کی   یار نے حد ہی بے وفائی کی
روز محشر تو روبرو محشر ہے   بری ہوتی ہے شب جدائی کی
نہ مٹا جو لکھا تھا قسمت میں   ہم نے ہر چند جبہہ سائی کی
بے وفا وہ نکل گیا کوشش —   بھولے جو اس سے آشنائی کی

۵۰۷

چھوڑ دی چال ظلم رانی کی   ان نے کیا خاک مہربانی کی
کیوں ڈرائے ہے اے اجل مجھ کو   ہے ہوس کس کو زندگانی کی
نہ ایسے جینے سے موت بہتر ہے   اس کی خاطر پہ جب گرانی کی
اے خضر تجھ ہی کو مبارک ہو   آرزو عمر جاودانی کی
صاف دل تو وہ بدگمان نہ ہوا   ہم نے ہر چند جاں فشانی کی
ہم رہے پائے اعتراض ہی میں   غیر پر ان نے مہربانی کی
چشم نے رات تا سحر کوشش —   اس کے پاؤں پہ درفشانی کی

۵۰۸

طبیعت آج بہکی ہی ہمارے دیدۂ تر کی   دبیر چرخ سے کہہ دو خبر لے اپنے دفتر کی
صفائی خط کی ان کے کون پا سکتا ہے کیا قدرت   ادھر جاتی ہے قلعی یاں تو آئینے کے جوہر کی
کہاں طے ہو سکے رستہ تجلی خیز وحدت کا   پڑی اس راہ میں روح الامیں کو اپنے شہپر کی

Marfat.com

لگے گھبرانے اپنی بیقراری اس کو سب بھولے — اگر دیکھے کبھی سیماب صورت میری مضطر کی
کیا باد صبا نے نافۂ تاتار ہر گل کو — گرہ جب کھل گئی گلشن میں اس زلف معنبر کی
لب شیریں تری شیریں سخن سے ایسے شیریں ہیں — کہ جن کے سامنے قدر اٹھ گئی قند مکرر کی
لب ہر زخم پر ہے جوشش تجلائی جوشش — نہ کام آئی ہمارے آبداری اس کے خنجر کی
۱۰۵ / ۸ نہیں دل کو ہمارے تاب اس سنگ ملامت کی — ہمیں رسوا کیا اے عشق تو نے کیا قیامت کی
خدا نے دن یہ دکھلائے کہ ہم ہم بزم ہیں ورنہ — نہ تھی تجھ سے توقع بے وفا صحبت سلامت کی
دل و جاں نے بھی نیت نماز عشق کی باندھی — وضو کر اشک سے اس دیدۂ تر نے امامت کی
زباں پر بات آئی تھی کہ ہم آکر گلے لگ گئے — ہمارے جی کی جی ہی میں رہی اس گھڑی تم نے کرامت کی
صحیفہ دل ہی کا مجموعۂ راز الٰہی ہے — وگرنہ بہت دیکھی ہیں کتابیں ان صحافت کی
پڑا پھرتا ہوں سرگرداں خیال زلف میں کس کے — کہی جاتی نہیں تجھ سے اپنی ایاموں کی شامت کی
کہیں ابر کرم بھی یہ نہ جانے جی دھڑکتا ہے — ہوئی بے طرح نہایت مری اشک ندامت کی
اٹھے کیوں کر کہوں یہ فتنۂ ایام ای جوشش — قیامت ہو گئے روکش چمن میں قد و قامت کی

۱۱۵ / ۸ سمجھے یہ ہم جب اس کے گرفتار ہو چکے — ہونے تجھے خلق جتنے جفا کار ہو چکے
سر پر نمود ہو گل داغ جنوں شتاب — یہ گل تو زیب گوشۂ دستار ہو چکے
حاضر ہیں بندگی میں ہمیں مار ڈالیے — دیکھا تمہارے منہ کو گنہگار ہو چکے
مشہور عاشقی میں ہوئے اس گناہ کی — جو کچھ سزا ہو اس کی سزاوار ہو چکے
گر ہے یہی دوا ابھی شخص اے طبیب — یہ تجھ سے اس کی چشم کے بیمار ہو چکے

Marfat.com

ہے کشتی وجود فنا دم میں جوں حباب — اِس بحر نے کنارے سے ہم پار ہو چکے
اے شیخ عزم طوفِ حرم تھا یہ کیا کریں — اب وہم ان بتوں کے پرستار ہو چکے
جوشش سنائی گا یہ غمِ ہجر تا بہ کے — ہم اپنی زندگانی سے بیزار ہو چکے

۵۱۲/۶ چشم کس طرح نہ حیرت سے ہو پامال اس کی — مردمِ دیدۂ آئینہ ہے تمثال اس کی
مشکِ پاک ہی وہ شیشے کی خوں ریزی ہے — مردماں دیکھو تو پھر آنکھیں ہیں کیوں لال اس کی
نے کسی نے ترے بیمار کو مارا اے چشم — جز قضا کون کرے پرسشِ احوال اس کی
ہالۂ ماہ نہ آنکھوں پہ چڑھے ہی نہ بھیل — بس کہ دل جب سے ہے خوبیِ خط و خال اس کی
غنچۂ دل کی جگہ سمجھیے نیزا آتا ہے — ٹوٹ کر سینے میں رہ جائے اگر بھال اس کی
دیکھیو دیکھیو مت اس کی طرف اے جوشش — آفتِ جان ہے رخ زلف ہے جنجال اس کی

۵۱۳/۲ وہ جوانی ہے کہ جو تھے ایام آخر ہو چکے — پیری آئی اب کہاں آرام آخر ہو چکے
ضبطِ اشک و آہ سے کیا فائدہ ای ہمدما — رو دیے "دل کھول کر" بدنام آخر ہو چکے

۵۱۴/۱۰ پہنچی ہے خبر کیا اُسے ابروئے صنم کی — خم بار خجالت سے ہے محرابِ حرم کی
آنکھوں کو کیا فرشِ رہ ای یار ولیکن — اُڑ کر نہ پڑی خاک کبھی تیرے قدم کی
کس طرح کہوں حالِ دلِ زار کسی سے — نالوں سے نہیں ملتی ہے فرصت مجھے دم کی
مطلق نہیں آگاہ وہ آئینِ وفا سے — کرتا ہے شکایت جو ترے ظلم و ستم کی
طالب جو ہوا اس کے دہن اور کمر کا — اس ہستیِ موہوم سے لی راہ عدم کی
اے شیخ جو تو کعبۂ دل دار کو دیکھے — دل میں نہ رہے تیری ہوس باغِ ارم کی

Marfat.com

وہ جلسے تو معلوم جو کچھ رہتے تھے باہم — بے رحم نے ان روزوں ملاقات بھی کم کی
پھر کھا قسم اے وعدہ فراموش قسم ہے — بھاتی ہے ادا مجھ کو تری جھوٹی قسم کی
سیدھا تجھے کر چھوڑیں گے نے جائیں اے شیخ — ساقی نے صراحی کی جو گردن کبھی خم کی
جوشش کی طرف دیکھے ہے دزدیدہ نگہ سے — ہے سب سے جدی وضع ترے لطف و کرم کی

سادہ رویاں جو خط نکالیں گے ۱۵ھ ۶ — ایک عالم کو مار ڈالیں گے
تیر اس کا جو ادھر آئے گا — اپنی چھاتی سے ہم نکالیں گے
قتل کرنا نہیں جو تو ہم کو — ہم بھی کیا تجھ سے خوں بہا لیں گے
امتحانِ بتاں سے کیوں ڈریے — جان لیویں گے اور کیا لیں گے
جیتے ہم رہ چکے اگر اے دل — تجھ سا دشمن بغل میں پالیں گے
اِس زمیں میں جو کوئی کہے گا غزل — ہم غزل سے غزل لڑائیں گے

لوحِ ہستی کو نہ لے تیغ و تبر چیریں گے ۱۶ھ ۷ — ذکر ارہ ہی سے چیریں گے اگر چیریں گے
عشق کی راہ میں سر کاٹ کے دھر دیویں گے — .... جو سر چیریں گے
داغ دل پر ہیں سے کوئی ہاتھ نہیں رکھ سکتا — .... سینہ چیریں گے
غیر کے کہنے میں مت چل زکریا کی طرح — ورنہ یاں تجھ کو بھی آرے تلے دھر چیریں گے
دل کے پھوڑے نے ستایا ہی یہ سنتی ہیں خبر — اُس کو جرّاح مسترہ تا بہ سحر چیریں گے
ق ہم نے جوشش یہ سنا ہے کہ ہنرمند کئی — کہتے ہیں سب سے ہو کیسا ہی حجر چیریں گے
بیٹھے چیرا کریں خارا و بلور و الماس — دل وہ پتھر نہیں جو اہل ہنر چیریں گے

Marfat.com

گو اپنے ہاتھ مفت ہی دونوں جہاں لگے (رہ ۱۷)
لیکن بغیر کوے صنم جی کہاں لگے

دیر و حرم تو کیا ہے سنا شیخ و برہمن —
جنت بھی ہے جہنم اگر جی نہ واں لگے

روز عاشق ترا آنے کو اے جانی آئے (رہ ۱۸)
سبکی ہے جو ترے دل پہ گرانی آئے

کس سے تصویر تری کھینچ سکے ای آئینہ رو
منہ لگے دیکھنے گر سامنے مانی آئے

ہم کو تو یاد نہیں ہم پہ جو گزری تجھ بن
تیرے آگے کہے جس کو یہ کہانی آئے

آنکھیں روشن ہوں مری حضرت یعقوب کی طرح
جس گھڑی سامنے وہ یوسف ثانی آئے

چین کیا خاک ملے دل کو مری پیری میں
ہر گھڑی یاد جب ایام جوانی آئے

گرم ہو بزم سخن اس سے جہاں میں جوشش —
شمع کی طرح نہ جسے چرب زبانی آئے

یہ تو ممکن نہیں آغوش میں وہ یار آئے (رہ ۱۹)
نام لیتے ہوئے عاشق کا جسے عار آئے

خوش ہے یوں سینے میں دل دام تعلق سے نکل
چھوٹ کر باغ میں جوں مرغ گرفتار آئے

جنس بازار محبت ہے مرا دل اے درد
بیچیے گر کوئی تجھ سا ہی خریدار آئے

دل رنجور نے دی مہر خموشی لب پر
آہ کیا ہم پہ عیادت کو جو غمخوار آئے

کھینچ لائے نہ اگر عفو کی امید اس کو
کس طرح سامنے تیرے یہ گنہگار آئے

سر کشوں سے نہ رکھ امید توقع جوشش —
کب قدم بوسی کو خار سر دیوار آئے

رونے پر جس گھڑی یہ چشم پر آب آئی (رہ ۲۰)
ریلے میں بہ چلے گر میرے پر سحاب آئے

صحبت بر آر کب ہو آئینہ خاطروں سے
جب عکس ہی سے اپنے اس کو حجاب آئے

قانون دل کی آواز کانوں میں جب بھری ہو
خاطر میں کب صدای چنگ و رباب آئے

Marfat.com

ہے چشمِ مست تیری غارت گرِ دل و دیں — کیا تیرے پاس کوئی خانہ خراب آئے

رہیو انیس دل تم اے صبر تاب و طاقت — نامے کا میرے جب تک واں سے جواب آئے

جوشش بھری ہوئی ہیں ٹکڑے جگر کے دل کے — اس چشمِ خوں فشاں میں کس طرح خواب آئے

رونے پر جب یہ چشمِ تر آئے ۵۲۱/۲ — کوہ کے پانی تا کمر آئے

رو بہ روئے اُس کے تو نہ رہ جوشش — کہیں اس کا بھی دل نہ بھر آئے

بھاتی نہیں زیادہ تری گفتگو مجھے ۵۲۲/۹ — میں خوب جانتا ہوں تجھے اور تو مجھے

پڑتی ہے جب نگاہ مری ماہتاب پر — آتا ہے یاد آہ وہی سادہ رو مجھے

کس طرح میں نہ روؤں کہ بہرِ نمازِ عشق — کرنا ہے آبِ چشم سے اپنے وضو مجھے

رسوا نہ ہوں میں چشمِ عزیزاں میں اس قدر — وحشت لیے پھرے نہ اگر کو بکو مجھے

ایسے کہاں نصیب کہ دیدارِ یار ہو — گردش ہی میں رکھے گی سدا جستجو مجھے

زخمِ جگر تو میرا نہ پائے گا التیام — احسان مندِ منت نہ کر اے رفو مجھے

کرتا ہوں زلفِ یار سے ہر آن گفتگو — کہتی ہے خلق اس لیے افسانہ گو مجھے

تقصیر ایسی کیا ہوئی مجھ سے کہ جب نہ تب — چشمِ غضب سے دیکھے ہے وہ تند خو مجھے

جوشش اسی کے در کی گدائی سے کام ہے — شاہی دو جہاں کی نہیں آرزو مجھے

اے بخت تاج و تخت سے کیا کام کیا مجھے ۵۲۳/۶ — کافی ہے بس یہی کلہ بوریا مجھے

دنیا کی جستجو ہے نہ عقبیٰ کی آرزو — جب سے ملا ہے یہ دلِ درد آشنا مجھے

اس بحرِ بے کنار میں جوں کا حباب — اندیشۂ بقا ہے نہ ننگِ فنا مجھے

Marfat.com

ہوتا اگر نہ غنچہ و گل میں ترا ظہور
یارب چمن کی سیر سے کیا کام تھا مجھے

جوں جوں ہنسے ہے یار میں روتا ہوں زار زار
کیسا جتائیے کہ ان دنوں کیا ہو گیا مجھے

جوشش ملے ہے لذت کونین عشق میں —
در کار کیا ہے منت شاہ و گدا مجھے

۵۲۴ عیش کی ہے اسی سے آس مجھے
غم دیا جس نے بے قیاس مجھے

اُس جفا جو سے اشک و آہ بغیر
کون کر دیوے روشناس مجھے

باغباں دست بردِ گلچیں نے
اس چمن سے کیا اُداس مجھے

دم خنجر پہ دم نکلتا ہے
اب ہے مرنے سے کیا ہراس مجھے

ابھی طوفاں مچاؤں رو رو کر
گر نہ ہو یار تیرا پاس مجھے

اپنی عریانی ہی سے ہوں محفوظ
کچھ نہیں حاجت لباس مجھے

اُس تغافل شعار کے ہاتھوں
ایک ہی ہے امید و یاس مجھے

صحبتِ غیر اُس کو بھاتی ہے
کب بٹھاتا ہے اپنے پاس مجھے

دل کو مت چھوڑ تیری خدمت میں
درد اتنی ہی التماس مجھے

شکوۂ دہر کیا کروں جوشش —
غم سے باقی نہیں حواس مجھے

۵۲۵ آ گئی خوش وضع خاموشی و تنہائی مجھے
کوئی دیوانہ کہے ہے کوئی سودائی مجھے

لگ گئی ہے آنکھ پر آنکھوں میں پھرتا ہی ہی
عین خواب وصل ہے یہ خواب تنہائی مجھے

اور ہی کچھ رنگ دشت خار کا ہوئی بہار
اک قدم چلنے دے گر یہ آبلہ پائی مجھے

کعبۂ دل چھوڑ کر مسجد میں سجدہ کیجیے
زاہدا آتی نہیں یہ ناصیہ سائی مجھے

Marfat.com

تجھ سے ہو جائے شناسائی یہی ہے آرزو — یوں تو اک عالم سے ہو گئی ہے شناسائی مجھے
لے گئی یک مرتبہ دل کو شرابِ بےخودی — چشمِ مخمور اس کی بخشش یاد جب آئی مجھے

جو درد و غم سے کسی کے ہوئے گواہ مجھے ٥٢٦/٥ — رکھیں نہ دوست کبھی میرا اشک و آہ مجھے
ہزار بار ترے در پہ لائی بےتابی — پہ دیکھنے نہ دیا تجھ کو اک نگاہ مجھے
جہاں تمام نظر آئے ہے سیہ بخت — ترا خیال جو آئے ہے گاہ گاہ مجھے
کسی کے روئے درخشاں کا ہوں میں تو فدا — پسند آئے نہ ملک حسن مہر و ماہ مجھے
عجب نہیں جو نہ ہووے وہ میرے درپئے کیں — کہ اُس کی تیغ سمجھتی ہے خیر خواہ مجھے

جوں گردِ کارواں نہیں آرام یاں مجھے ٥٢٧/٩ — کس رہ گزر میں چھوڑ گئے ہم رہاں مجھے
بے مہریِ سپہر بھی شرمندہ ہو گئی — تجھ سے تو یہ امید نہ تھی مہرباں مجھے
جوں گرد باد بیٹھنے دے گا نہ چین سے — گردش ہی میں رکھے گا سدا آسماں مجھے
نام و نشاں سے ہاتھ اٹھاؤں نہ جب تلک — کیونکر ترا نشاں ملے اے بےنشاں مجھے
اظہار اپنی خوبیوں کا اس قدر نہ کر — معلوم ہو گئیں تری سب خوبیاں مجھے
کہنے سے غیر کے تو مجھے بدگماں نہ جان — ہے وہ ہی بدگماں جو کہے بدگماں مجھے
اے یار سجدہ گاہِ دو عالم نظر پڑا — جوں آستانِ کعبہ ترا آستاں مجھے
بےتابیاں نہ کر دلِ بےتاب اس قدر — مارے ہی ڈالتی ہیں یہ بےتابیاں مجھے
جوشش سوائے شمعِ شبستاں ہزار حیف — اس بزم میں ملا نہ کوئی ہم زباں مجھے

ناتوانی اٹھنے دیتی تھی نہ بستر سے مجھے ٥٢٨/٧ — وحشتِ دل نے نکالا کھینچ کر گھر سے مجھے

Marfat.com

نے بلد نے راہ بر ہے کوئی راہ عشق میں — دست و پا گم کردہ ہوں چلنا پڑا سر سے مجھے
طالب دیدار کو کچھ جان کا صرفہ نہیں — تشنہ ہوں سیراب کر مژگاں کے خنجر سے مجھے
اے ہوس کس واسطے ہوں طالب ظل ہما — سر پہ کچکول گدائی کم ہے افسر سے مجھے
میں نہ ہم بزم ہوں جن دن سے اے نازک مزاج — سانس بھی لینی ہوئی دو بھر تری ڈر سے مجھے
اے صفا دشمن نمود جوہر آئینہ دیکھ — صاف دل ہوں کام کیا اظہار جوہر سے مجھے
نقش دل پر مصرع فدوی ہے جو شش جوں نگیں — اب نکلنا خوش نہیں آتا کہیں گھر سے مجھے

۵۲۹ ۵ کھینچ شمشیر کہ دھڑکا نہ تجھے ہے نہ مجھے — قتل کر قتل کہ خطرہ نہ تجھے ہے نہ مجھے
ہاتھ آیا ہے قناعت کا خزانہ اے دل — اب کسی بات کی پروا نہ تجھے ہے نہ مجھے
میں تصور سے ہوں محظوظ تو غیروں سے خوش — یار ملنے کی تمنا نہ تجھے ہے نہ مجھے
رحم ہرگز نہ کیا چاہیے اب اندیشہ — ستم و جور و جفا کا نہ تجھے ہے نہ مجھے
ترک گلہ از جہاں کیوں نہ کروں اے جوشش — خواہش سیر و تماشا نہ تجھے ہے نہ مجھے

۵۳۰ ۳ ایک بوسہ جو لب سے دو گے مجھے — اے مری جان مول لو گے مجھے
ابھی تم نام بھول جاتے ہو — ہجر میں یاد کب کرو گے مجھے
غیر سے پیش رفت ہووے گی — میں سنوں گا جو کچھ کہو گے مجھے

۵۳۱ ۱۱ مت ستا چشم اشک بار مجھے — دیکھ لینے دے روئے یار مجھے
کس ادا سے وہ ہاتھ جھاڑے ہے — ناز سے پشت دست مار مجھے
دل پر درد آہ و نالہ کی — دے ہے تکلیف بار بار مجھے

Marfat.com

دشمنِ جاں ہوا میں تیری لیے | تو نے سمجھا نہ دوستدار مجھے
زور رکھتی ہے آتشِ دوری | مثلِ سیماب بے قرار مجھے
کیجیے اس در پہ روزگار بسر | دے جو فرصت یہ روزگار مجھے
شمع ساں بزمِ وصل سے اُس کی | داغِ حسرت ہے یادگار مجھے
میں ہوں سرخوش مئے محبت سے | خلق کہتی ہے بادہ خوار مجھے
پائمالیِ فوجِ غم نے آہ | کر دیا خاکِ رہ گزار مجھے
کیا کہوں بخششِ قضا و قدر ق | ٹوکتا کیا ہے بار بار مجھے
چشم دی ہے سو خوں فشاں جوشش | دل ملا ہے سو داغدار مجھے

۵۳۲
کہائے صاحبِ جوہر اگرچہ نے ہنر ہوئے | بسانِ تیغ جس کے قبضے میں یک مشتِ زر ہوئے
سراپا معنیِ باریک ہی زلفِ دراز اُس کی | بجا ہے اہلِ معنی یہ مطول مختصر ہوئے
صفا پیدا کرے اس بحر نے پایاں میں جو کوئی | اُسے گھر بیٹھے آب و دانہ حاصل جوں گہر ہوئے
ہوا پرتو سے تیرے آئینہ جس طرح نورانی | ضیائے شمس سے روشن نہ یوں جرمِ قمر ہوئے
سنو اے ساکنانِ دہر گر نالے کروں گرمی | بنائے گنبدِ گردوں ابھی زیر و زبر ہوئے
کروں میں حلق تر آبِ دمِ شمشیر سے اُس کے | نہیں ممکن کہ ہمت سے قضا کی اس قدر ہوئے
جو کوئی دشتِ جنوں میں خاک چھانے گرد باسا | وہی ہم خانہ بردوشوں کا جوشش ہم سفر ہوئے

۵۳۳
۹
جب تلک یاں رہے اے کشورِ خوار رہے | غرض آیا وہی یہ خانہ خمار رہے
گو رکھا میں نے بہیں اپنے دل و جاں عزیز | لیکن آخر یہ غم و درد مجھے مار رہے

Marfat.com

ملک ہنہ لے آفتِ دیں گبر و مسلماں کو دکھا — تا نہ آپس میں کسی نوع کی تکرار رہے

زاہد اس زہدِ ریائی سے تو بہتر ہے اگر — گرد بادِ صد اجبت و دستار رہے

صورتِ یار نمودار نہ ہوئے ہرگز — آگے آنکھوں کے اگر پردۂ پندار رہے

راہ پائی نہ کبھی گلشنِ وحدت کی طرف — جو کوئی دامِ تعین میں گرفتار رہے

دل کہیں چشم کہیں ہوش کہیں گوش کہیں — ایسی طاعت سے تو بہتر ہی جو انکار رہے

بخت نے ہم کو دکھایا نہ کبھی روئے وصال — جب تلک جیتے رہے طالبِ دیدار رہے

جب تلک مے کدۂ دہر میں ہیں اے جوشش — مست و مدہوش رہے عقل سے بیزار رہے

۵۳۴

خوشی سے گہ وہ میری بزم میں گزر نہ کرے — ڈروں ہوں صحبتِ غم دیدگاں اثر نہ کرے

شراب میں تو بڑی منفعت ہی کہتے ہیں اے ساقی — جو زہر بھی تری ہاتھوں سے پییں ضرر نہ کرے

بہ رنگِ شمع تپِ دل فرو نہ ہوئے گی — کہو یہ چشم مجھے آنسوؤں سے تر نہ کرے

اگر نہ ہوئے منظور میری پامالی — تو مشتِ خاک پہ میری کبھی گزر نہ کرے

جو کوئی اور ہماری جگہ ہوا جوشش — تو اُس کی گالیاں سن سن کے درگزر نہ کرے

۵۳۵

اس دل میں آ تجلیِ عرفاں کیا کرے — اُجڑے میں جل کے شمعِ شبستاں کیا کرے

آئینہ وار آنکھ جھپکتی نہیں کبھی — کس طرح سوئے عاشقِ حیراں کیا کرے

کرتا ہی ماہ مہر سے ہر دم مقابلت — کوئی کسی پہ دہر میں احساں کیا کرے

یاں جس کی چشمِ دل میں نہ ہو نورِ معرفت — وہ کور سیرِ عالمِ امکاں کیا کرے

انجامِ کارِ عشق کو ساماں چاہیے — جوشش جو ہوئے بے سر و ساماں کیا کرے

Marfat.com

۵۳۶/۹

آنکھوں سے اٹھ گئے اس عزلت گزیں کے پردے — حائل کہاں ہیں اب اس پردہ نشیں کے پردے

اے باغباں رشکِ نقش و نگارِ چیں ہیں — گلشن میں عکسِ گل سے ہر شہ نشیں کے پردے

ان کی نظر سے اٹھ گئے جن کو ہے کشف کونی — کیا آسماں کے پردے اور کیا زمیں کے پردے

جو دور ہے اسے یہ نزدیک دیکھتے ہیں — جوں دوربیں ہیں چشمِ باریک بیں کے پردے

آنکھوں سے یہ نکل کر دامن ہی دیکھتا ہے — طفلِ سرشک بیٹھا کب آستیں کے پردے

غفلت ہی کا ہے پردہ جو دیکھتے نہیں ہیں — منہ پر نہیں پڑے ہیں اس مہ جبیں کے پردے

جس دم حبیب میرا بے پردہ ہوئی اس دم — اٹھ جائیں بے تحاشا عرشِ بریں کے پردے

وحدت سرائے جاناں ان کو کہاں میسر — دل پہ پڑے ہیں جن کے یاں کفر و دیں کے پردے

مطرب نہ چھیڑ ان کو جوشش کا دل جلے گا — رکھتے ہیں سوز تیری سازِ حزیں کے پردے

۵۳۷/۹

گر حال پر مرے وہ ستمگر نظر کرے — جور و جفا کسی پہ نہ بارِ دگر کرے

موثر تری ہی دل میں نہیں ورنہ اے صنم — یہ آہ گرم وہ ہے کہ پتھر میں گھر کرے

دیتا نہیں ہے فرصتِ تحریرِ دردِ دل — اس طفلِ اشک کو کوئی کیا نامہ بر کرے

یہ دستِ خیز شعلۂ غم کیا عجب ہے گر — بیرونِ سینہ دل کو یہ تنگ شرر کرے

ہو خشک تشنگی سے یہ امکان ہی نہیں — آبِ خدنگ تر لبِ زخمِ جگر کرے

جوشش کہاں نصیب کہ یہ شورشِ جنوں — رسوائے خاص و عام کری در بدر کرے

۵۳۸/۵

کب مجھے نامہ و پیغام سے وہ شاد کرے — جس سے یہ ہو نہیں سکتا کہ کبھی یاد کرے

زلف سے مجھ کو نکالا تو کیا قیدِ خط — حق تری عمر دراز اے ستم ایجاد کرے

Marfat.com

داد دینی تو کسی کی مجھے منظور نہیں   تیرے آگے کوئی کیا نالہ و فریاد کرے
قیس کی طرح کروں دشتِ جنوں کو آباد   عشق گر تھوڑی سی وحشت مجھے امداد کرے
اس گرفتار کو ہے آرزو اتنی جوشش —   کہ قفس سے مجھے صیاد نہ آزاد کرے

گر قصد اپنے گھر کا وہ غنچہ دہن کرے ۵۳۹/۹   ہر گل چمن میں چاک ابھی پیرہن کرے
تا حشر سیر باغ و بہار عدن کرے   جو خاک کوے دوست عبیر کفن کرے
مانند شمع مجھ کو یہ سوز و گداز عشق   نزدیک ہے کہ رونق ہر انجمن کرے
جانے ہیں شاعری میں خطا اس کی شاعراں   جو زلف کو مقابلِ مشکِ ختن کرے
رخصت نہ ایک حرف کے دیتے تنگی دہاں   قصدِ سخن ہزار وہ غنچہ دہن کرے
گر شیخ دین میں ہے پرستش بتاں کی کفر   گزرے ہم ایسے دیں سے خدا برہمن کرے
عقدے رہیں نہ غنچہ و بلبل کے درمیاں   وا بند پیرہن کو جو وہ گل بدن کرے
اے یار قید ہو تری زنجیر زلف میں   دیوانہ ہوئے جو کوئی دیوانہ پن کرے
جوشش کرے جو اہل سخن کے سخن میں دخل —   یک عمر چاہیے کہ وہ مشق سخن کرے

کیا فائدہ جو شکوۂ ایام کیجیے ۵۴۰/۵   راضی رضا پہ رہیے اور آرام کیجیے
اپنی تو جاں بری نظر آتی نہیں مگر   اس جنگ جو سے صلح کا پیغام کیجیے
اے نامہ بر جو لائے ہمیں تو جواب خط   یہ نقدِ جاں ابھی تجھے انعام کیجیے
نے تم سے ہم ملے نہ کبھی ہم سخن ہوئے   بے فائدہ کسی کو نہ بدنام کیجیے
جوشش رہا نہ دہر میں کچھ لطف زندگی —   چلیے یہاں سے اپنے سر انجام کیجیے

Marfat.com

...سیر اپنے عاشقوں کی جاں فشانی کیجیے ۵۴۱ د
آیئے کوچے تلک ٹک مہربانی کیجیے

...اب ہو نکلا ہی جاتا ہے مری آنکھوں کی راہ
گوہر دل کی کہاں تک پاسبانی کیجیے

...ون دل لخت جگر سب کچھ یہاں موجود ہے
جی میں ہے بیتروں کی اُس کے مہمانی کیجیے

...ہم کو پیری نے کیا یاں تک ضعیف و ناتواں
اتنی طاقت نہیں کہ مذکور جوانی کیجیے

...ندگی سے ہے یہی منظور اے جوشش مجھے —
پاس اُس کے بیٹھیے اور شعر خوانی کیجیے

...لم کیا کیا نہ ہم پر گردش ایام سے گزرے ۵۴۲ د
تعلق دل سے اٹھ جائے تو کیا آرام گزرے ہے

...وہ غارت گر نظر آتا نہیں جس کے لیے ہم نے
دل و دیں سے اُٹھایا ہاتھ ننگ و نام سے گزرے

...نہ منہ اُس کا نظر آیا کبھی نے زلف ہاتھ آئی
ہم ایسی صبح سے باز آئے ایسی شام سے گزرے

...نہ رونے کے رہے قابل نہ لائق آہ کرنے کے
ہوئے ناکارے ہم اے ضعف اب اس کام سے گزرے

...فساد و بغض جو کچھ کفر سے ہے شیخ صاحب کو —
یہی اسلام ہے جوشش تو اس اسلام سے گزرے

عشق میں جان ہی سے در گزرے ۵۴۳ ے
ہم سے جو ہو سکا سو کر گزرے

یار بن لطف کیا ہے جینے کا
ایسی ہم زندگی سے در گزرے

مغتنم جانتا ہوں رنج کو
گر مری یوں ہی عمر بھر گزرے

تشنہ خوں ہے خدنگ اُس کے
اُس جگر کے سوا جدھر گزرے

کہیو میری طرف سے اے قاصد ق
اُس کی محفل میں تو اگر گزرے

کسی دشمن کو بھی نہ روزی ہو —
دن جو کچھ تیرے درد سے پر گزرے

ہم نے دریا بہا دیے جوشش —
دیدۂ تر لیے جدھر گزرے

Marfat.com

۵۴۴/۶ جس سر زمین پر کہ وہ سرو رواں چلے — قمری و فاختہ ہی کے سائے میں واں چلے
دے گالیاں یہ شمع نے گل گیر سے کہا — چھوٹے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے
چل نکلا طفل اشک سے کہہ کر یہ لخت دل — میں بھی رکاب میں ہوں تمہی تو جہاں چلے
کروٹ بھی ماری ضعف کے لینا محال ہے — طاقت کہاں ہے آپ کہ یہ ناتواں چلے
دل کی شکستگی کی نہ کچھ فکر ہو سکی — بس دیکھتے ہی اس کو اک شیشہ گراں چلے
طفل سرشک و لخت جگر خون دل سبھی — آپس میں مل کے پوچھ تو جوشش کہاں چلے

—

۵۴۵/۵ اوروں کی سننے پائے نہ اپنی سنا چلے — کیا آئے اس جہان میں ہم اور کیا چلے
تنہا عدم میں رہنے کا ہوئے گا اتفاق — اک دل رفیق تھا سو اُسے بھی گنوا چلے
مثل حباب دم میں ہے اس کو شکستگی — اس بحر بے کنار میں جو سر اٹھا چلے
پردیں جو دیکھے تک تری کانوں کے جھمکے — چادر میں ماہتاب کی منہ کو چھپا چلے
جوشش ہی کچھ نہ زخمی تیغ نگہ ہوا — جتنے تھے اس کے سامنے تلوار کھا چلے

—

۵۴۶/۷ آئے دو چار باتیں دل آزار کر چلے — کیا خوب تم عیادت بیمار کر چلے
گر ہے یہ خط یہ زلف تو یہ شیخ و برہمن — کوئی دن میں ترک سبحہ و زنار کر چلے
عشاق مسکراتے تجھے دیکھ مر گئے — حق نمک ادا یہ نمک خوار کر چلے
لے گور میں چلے دل نالاں کو ہم مگر — آہ و فغاں سے خلق کو بیزار کر چلے
زلفوں کو منہ پہ کھول کے رخصت ہونا نہ ہے — دام بلا میں ہم کو گرفتار کر چلے
یوں تو لڑائیں انکھڑیاں غیروں سے ہی مگر — میرے جگر میں تیر ہی تم مار کر چلے

Marfat.com

کھینچی نہیں ہے اس نے ابھی تیغ امتحاں ۔۔۔ کتنے ہی اُس کے عشق سے انکار کر چلے
حاضر ہوں بندگی میں ذرا پھر کھڑی تو ہو ۔۔۔ یہ کیا ہے اے رقیبو کہ انکار کر چلے
اُکتاہٹ آتی کیا ہی ابھی گھر کو جائیو ۔۔۔ کوئی دم میں یاں سے ہم بھی سفر یار کر چلے
جوشش اگرچہ نزع میں آیا وہ بے وفا — صد شکر ہے کہ آخری دیدار کر چلے

گلزار کو جو مہروشاں دید کر چلے ٥٤٧/٣ عاشق گلوں کو جوں گل خورشید کر چلے
آنکھیں دکھا کے تم چلے نرگس کو باغ سے ۔۔۔ عالم کی دید سے اسے نومید کر چلے
ہے دور دور چشم سیہ مست کا تری — کوئی دن میں شیخ مستوں کی تقلید کر چکے

حسرت و درد و الم اندوہ و غم لے کر چکے ٥٤٨/٥ جو کوئی پہلا تھا یاں سے ہم لیکر چلے
تھی بہت راہ عدم دور و دراز اس واسطے ۔۔۔ کوئی دم اس دار فنا بیٹھے دم لیکر چلے
عیش و عشرت کا نہ منہ دیکھا اس آفت زار میں ۔۔۔ چشم تر آئے تھے ہم اور چشم نم لیکر چلے
عشق میں کہلائے گا سالار فوج غم وہی ۔۔۔ دوش دل پر آہ کا جو کوئی علم لے کر چلے
تم نے رخصت مانگی جوشش جب یہاں آنے لئے — بدگماں ایسے ہوئے جو تم قسم لے کر چلے

کشور عشق میں رسوا سر بازار ہوئے ٥٤٩/٦ اُس کے ہاتھ آپ بکے جس کے خریدار ہوئے
طوق و زنجیر سے رہتا ہے سروکار ہمیں ۔۔۔ حلقۂ زلف میں ہم جب سے گرفتار ہوئے
وائے قسمت کہ اسے ایک نظر دیکھتے ہی ۔۔۔ قابل قتل ہوئے ایسے گنہگار ہوئے
سینہ صافی میں ہوں مشہور میں آئینہ صفت ۔۔۔ تھے غرض جب سے طرح دار پہ یار ہوئے
خط کے آنے سے میاں ہوتے ہو مجھ پہ عبث ۔۔۔ اک طرح دار ہی تھے اور طرح دار ہوئے

Marfat.com

دور کر اس دلِ آزار طلب کو جوشش — یہ دل آزار تری شکل سے بیزار ہے

۵۵۰ آہ صبحِ شعور شام ہوئی — عمر غفلت ہی میں تمام ہوئی
کھینچ مت مجھ پہ خنجرِ مژگاں — یار بس تیر کی اب تمام ہوئی
رات نالے نے یہ مچائی دھوم — نیند ہمسائے کی حرام ہوئی
آہ اس مے کدے میں اے ساقی — مے الفت نہ صرف جام ہوئی
روز ملتے تھے اب وہ بات کہاں — نوبت نامہ و پیام ہوئی
جب کیا کفر کیش کافر کیش — یار تب اس سے رام رام ہوئی
ہم نے سر کو جھکا دیا جوشش — تیغ جب اس کی بے نیام ہوئی

۵۵۱/۹ لب جو تم جو بے حجاب ہوئے — سارے گرداب آفتاب ہوئے
دیکھ بھی ٹک ادھر ای خانہ خراب — ہم ترے واسطے خراب ہوئے
لہو کے گھونٹ کیوں نہ گھونٹیں ہم — تم تو غیروں سے ہم شراب ہوئے
رات غیروں کے سامنے دیکھا — عشوے کیا کیا تہ نقاب ہوئے
ہم ہیں اب اور ہجر کی راتیں — وصل کے دن خیال و خواب ہوئے
گالیاں بے حساب دینے لگے — آج تم بر سرِ حساب ہوئے
دیکھ اس آفتاب کی صورت — مضطرب آہ جوں سراب ہوئے
اسی ترسا بچے کا بندہ ہوں — جس کے دیوانے شیخ و شاب ہوئے
اس کے ہونٹوں کی بات کیا جوشش — ہم سے ناکام کامیاب ہوئے

Marfat.com

۵۵۲ یاد میں اُس لب کی جیب گریباں ہوئے
دیدۂ تر چشمۂ حیواں ہوئے

دی پریشانی فلک نے غنچہ ساں
تنگ دل ہم سے جو تنگ خنداں ہوئے

آتشِ دل وہ ہے جس سے مثلِ موم
نرم اُس کے تیر کے پیکاں ہوئے

خونِ دل لختِ جگر تھا ماحضر
تنگ آیا جس سے ہم مہماں ہوئے

جن کی خاطر ہیں نہ تھی حور و پری
تیری زلفوں کے بلا گرداں ہوئے

۵۵۳ مشتاق میں بھی ہوں یہ دل بیقرار بھی
منہ دیکھتا ہے کیا کوئی تلوار بھی

ہم وہ فتادہ ہیں کہ نہ ہوئے کبھی بلند
ہمراہ گرد باد ہمارا غبار بھی

ہر چند وصل میں تو ہزاروں ہی لطف ہیں
لیکن رکھے ہے زور مزہ انتظار بھی

شرمندہ چشمِ تر سے نہیں صرف جویبار
ہے غرقِ آب شرم میں ابرِ بہار بھی

بلبل گلوں ہی سے نہیں نالاں چمن کے بیچ
پہلو میں اس غریب کے چبھتے ہیں خار بھی

اے خضر اپنی عمر پہ نازاں نہ ہو جیو
دیکھی کسی کی عمر یہاں پائدار بھی

تو نے دیا دل اُس کو اے دیوانے کیا کیا
دیتا ہے دل کسی کو کوئی ہوشیار بھی

جوشش سے اشک گرم سے رہتی ہیں شکوہ مند
دل بھی جگر بھی اور مژہ اشکبار بھی

۵۵۴ غیروں پہ تلطف ہے ترا بلکہ کرم بھی
یار اک نگہ لطف کے مشتاق ہیں ہم بھی

چوں نقشِ قدم تو ہوئے پامالِ خلائق
دیکھیں گے اِن آنکھوں سے کبھی اُس کے قدم بھی

اس دل سے تو جانے کی نہیں دیر کی الفت
بالفرض اگر ہم نے کیا طوفِ حرم بھی

خنداں ہے اِدھر برق اُدھر ابر ہے گریاں
شادی ہے زمانے میں تو ہے ساتھ ہی غم بھی

Marfat.com

دل اور جگر بہ گئے جوں اشک کے ہمراہ
اے کاش کہ بہ جاتے مری دیدۂ نم بھی

اس کے لبِ مے گوں کا لکھوں وصف تو جوشش —
لغزش ہی میں آجائے ابھی پائے قلم بھی

٥٥٥
زنگ کلفت سے جو فرصت پائیے
دل کو آئینہ ہی کر دکھلائیے

غیر کو تو وہ اٹھا دیتا نہیں
آپ ہی اس بزم سے اٹھ جائیے

عشق میں کیوں چھوڑیے پاسِ نفس
پھونک پھونک اس آگ کو سلگائیے

شکوۂ اغیار سے کیا فائدہ
چپکے ہی رہ جائیے غم کھائیے

چلیے ٹک دشت و بیاباں کی طرف
اس دلِ وحشی کے تئیں بہلائیے

ہو چکی فکرِ غزل تو انصرام —
جوشش اپنی فکر میں آجائیے

٥٥٦
دامانِ دل سے گردِ تعلق کو جھاڑیے
جوں سرو پاؤں باغِ تجرد میں گاڑیے

ممکن نہیں کہ دیکھیے روئے شگفتگی
جب تک بہ رنگِ غنچہ گریباں نہ پھاڑیے

جو کچھ کہ ہاتھ آئے اڑا دیجیے اسے
قاروں کی طرح مال زمیں میں نہ گاڑیے

بستی ہیں دل کی حرص و ہوا کا قیام ہے
توفیق ہو رفیق تو اس کو اجاڑیے

جوشش کوئی ہزار کرے یاں مخالفت —
اپنی طرف سے تو نہ کسی سے بگاڑیے

٥٥٧
کوئے بتاں میں یار و اگر جانے پائیے
ایسے ہی جائیے کہ کبھی پھر نہ آئیے

مجھ کو سنا سنا کے وہ کہتا ہے غیر سے
اس تیغ کو کسی پہ کبھی آزمائیے

ہے مجھ سے یار دیدہ و دانستہ منحرف
روٹھا جو کوئی ہوئے تو اس کو منائیے

کہتا ہوں دردِ دل تو وہ کہتا ہے کیا مجھے
چپ رہیے بس زیادہ نہ باتیں بنائیے

Marfat.com

جور و جفائے یار سے جی جائے یار ہے — حرف شکایت اپنی زباں پہ نہ لائیے
بے یار مے کشی کی نہ تکلیف دو مجھے — لازم ہے کیا کہ زہر کا پیالہ پلائیے
رزّاق دے ہی رہتا ہے کھانے کو ہر طرح — کس کس کے آگے اتنے لیے سر جھکائیے
جوشش وہ تیغ کھینچ کے آیا ہے سامنے — کس زندگی کے واسطے اب جی چھپائیے

٥٥٨
مرنا تو بہتر ہے جو مر جائیے — جی سے کسی کے نہ اُتر جائیے
قتل تو کرتا نہیں وہ کس طرح — اس کے گنہ گار ٹھہر جائیے
جی نہیں لگتا چمن دہر میں — کیجیے کیا آہ کدھر جائیے
کیا لکھوں طاقت نہیں اے نامہ بر — مرنے ہی کی لے کے خبر جائیے
آئے ہو گریاں تلک اے مہرباں — بیٹھیے کوئی دم تو ٹھہر جائیے
سوئے حرم یا طرف بت کدہ ق — الغرض اے شیخ جدھر جائیے
دونوں جگہ جلوہ گہ یار ہے — خواہ ادھر خواہ اُدھر جائیے

٥٥٩
سحر کا وقت ہے اور پی چکا ہی جام کئی — ابھی نہ گھر سے نکل ہیں خدا کے کام کئی
گل اور لالہ و سرو و صنوبر و شمشاد — ترے غلاموں میں نامی ہیں یہ غلام کئی
میں کیا کہوں تری تیغ نگہ کی خوں ریزی — کئی سسکتے ہیں اور ہو گئے تمام کئی
ادھر ہے عشوہ و غمزہ اُدھر ہے ناز و ادا — کھڑے ہیں آگے ترے بہر اہتمام کئی
نہ مار لاف خرام اے تدرو اس کے حضور — خجل ہوئے ہیں یہاں تجھ سے خوش خرام کئی
پھرا نہ ایک بھی جیتا گلی سے قاتل کی — گئے ہیں لے کے مرا نامہ و پیام کئی

Marfat.com

کچھ ایک مجنوں ہی فرہاد و وامق و جوشش — دوانے پن میں نکالے ہوئے ہیں نام ک
٥٦٠/٥ مردم پیشیں نہ کہہ یہ کر گئے وہ کر گئے — آئے اس دنیا میں اور دو چار دن
کل بسر بازار ایسے روئے اس کی یاد میں — دل جگر دونوں گلی میں یار کی بہ کر
تیری الفت کی بدولت اس خراب آباد سے — جو جو سہنے کی نہ تھیں باتیں وو ہم س
جی رہے یا جائے بن جائے رہا جاتا نہیں — جب گئے اس تیغ کے آگے ہی کچھ ک
عالمانِ دہر جوشش مدرسے میں عشق کے — آنے کو آئے کتابیں اپنی ست ک
٥٦١/٤ روٹھ مت چل یار موسم روٹھ چلنے کے گئے — مت بدل تیور کہ دن تیور بدلنے کے
سوکھ ہی جانا ترا بہتر تھا اے نخلِ مراد — پھولنے کے موسم اور ایام پھلنے کے
سر کٹا جائے کیوں کر اس کی بزم عیش میں — جب گئے ہم شمع ساں مشتاق جلنے کے
نے رہا ساقی نہ مطرب نے رہا چنگ و رباب — وے جو تھی اسباب اپنے دل بہلنے ک
٥٦٢/٤ اس تند خو سے جو ہیں مری آنکھ لڑ گئی — اس دل سے اور عقل سے وو ہیں بگڑ گ
کیا کہیے تیرے ہاتھوں سے اے دستِ بردِ عشق — اس دل کی بستی بات کے کہتے اجڑ گ
تیرا تو قول تھا کہ نہ ہوئے گی بہ تمام — اے ساقی دو ہی گھونٹ میں بس بنڑ گ
جوشش لکھا ہیں اس کو سفینے پر اس طرح — گویا کہ بھولی تھی یہ غزل یاد پڑ گئی
٥٦٣ ہر چند رکھے چشم ترا انگشت کے تلے — ہے طفل اشک کو سفر انگشت کے
مت نازسے لبوں کو دھر انگشت کے تلے — اخگر کوئی رکھے ہے سر انگشت کے
کس طرح سے وو بادہ پیما ہوا جنوں — ہوں سو سو خار جس کی ہر انگشت کے ت

Marfat.com

شانے نے ہاتھ کھینچا ہے جو زلفِ یار سے — کوئی دل آگیا مگر انگشت کے تلے
پڑ جائیں انگلیوں میں پھپھولے طبیب کے — رکھے وہ نبض میری گر انگشت کے تلے
اہلِ رقم کو چین نہیں ہے کسی جگہ — دیکھو قلم کو ہے سفر انگشت کے تلے
انگشت دخل رکھ مرے ہر حرف پر حسود — بے آب ہوئے کب گہر انگشت کے تلے
جوشش دل اس کے ہاتھ پڑا ہی جو مثلِ موم — مل ڈالے سنگ کو بھی دھر انگشت کے تلے

۵۶۴
گو کہ اس باغِ جہاں میں ہو بہارِ دوستی — لیک ہے دو چار دن جوں گل قرارِ دوستی
شمع پروانے سے بدظن بدگمان بلبل سے گل — اٹھ گیا ایسا جہاں سے اعتبارِ دوستی
اب نہ وہ شورِ جنوں جوشش رہا ہے نے وہ عشق — آہ اک سینے میں رہ گئی یادگارِ دوستی

۵۶۵
روتے روتے مٹ نہ جائیں دل سے داغِ دوستی — ہے انھیں پھولوں سے آب و رنگِ باغِ دوستی
دوستی نے تیری اک عالم کو دشمن کر دیا — یار کافر ہوں اگر اب ہو دماغِ دوستی
ناصحوں کی باد پیمائی سے الفت کم نہ ہو — کب بجھے بادِ مخالف سے چراغِ دوستی
تھے عجب ایام جو ہم اور تو ہم بزم تھے — شوق کی مے سے لبالب تھا ایاغِ دوستی
دوستی نایاب ہے عالم میں عنقا کی طرح — لیجیے کیا خاک اے جوشش سراغِ دوستی

۵۶۶
اس جفا جو کو دل دیا تو نے — اے دوانے یہ کیا کیا تو نے
دردِ سر سے جہان کے چھوٹے — مار ڈالا بھلا کیا تو نے
کہتے کہتے زباں تھکی لیکن — نہ سنا ماجرا مرا تو نے
منہ پہ حرفِ وفا نہیں لاتا — کس سے سیکھی ہے یہ جفا تو نے

Marfat.com

قصۂ درد کو مرے سچ کہہ   نہ سُنا رات یا سنا تو نے
رازِ دل کیوں چھپا لیے جوشش —   مجھ کو سمجھا نہ آشنا تو نے

۵۶۷ اے عشق مجھے خوار کیا کیا تو نے   رسوا سرِ بازار کیا کیا تو نے
جو راز کہ سو پردے میں اک اشک چھپا تھا   اُس راز کو اظہار کیا کیا تو نے
رکھ کر مجھے محروم ملاقات سے اپنی   منت کشِ اغیار کیا کیا تو نے
اے عشق کے شہباز مری طائرِ دل کو   چنگل ہی میں مردار کیا کیا تو نے
جوشش کو جو رکھ باز طلب گاریٔ دیں سے —   دنیا کا طلب گار کیا کیا تو نے

۵۶۸ حباب آسا جو دکھلا دی ہستی اس دوانے نے   پلک کے مارنے کی بھی نہ دی فرصت زمانے نے
دلِ صد چاک میرا کیوں نہ ہو رشکِ گلِ خنداں   نمک چھڑکا ہے زخموں پر کسی کے مسکرانے نے
اگر اوج آرزو ہے مشق وضعِ لاابالی کر   بگولے کو کیا ہے سرکش اتنا خاک اُڑانے نے
خفا تھا وہ بتِ بے رحم درد آمیز باتوں سے   جگایا رات اُس کو صبح تک میرے فسانے نے
حریف اُس ترک کا ہو یہ جگر کس کا ہے اب جوشش —   کنارہ یاں کیا ہے جس کے تیروں سے نشانے نے

۵۶۹ بادہ پی بادۂ غم و غصۂ دیریں لے جائے   حسد و بغض و عنا و غضب و کیں لے جائے
نقدِ جاں کو جو تری کاکلِ مشکیں لے جائے   زلفِ سرکش سے بھی کہہ دو کہ دل و دیں لے جائے
فرشِ رہ دیدۂ عشاق ہے اُس تک قاصد   کوئی آئین نہیں نامہ کس آئیں لے جائے
عوضِ بوسہ اگر چاہے ابھی دیتا ہوں   دین و ایمان و دل و جاں وہ بے دیں لے جائے
نقدِ جاں تحفہ ہے بازارِ محبت میں ترے   دستِ رنگیں سے یا ساعدِ سیمیں لے جائے

Marfat.com

آہ کیا طالعِ برگشتہ سکارِ دل ہے — شکنِ زلف نہ لے ابروئے پرچیں سے جائے
برگِ گل کو دے خجالت کفِ پا اس کی — پنجۂ مرجان کا وہ دستِ نگاریں تے جائے
پھینک دوں باغ میں گر دل کے جگر کے ٹکڑے — بھر کے دامن میں ابھی شوق سے گل چیں لے جائے
بادۂ شوق سے لب ریز ہے یہ ساغرِ دل — وہ ہی لے جائے گا جو اس کو بہ تمکیں لے جائے
سرخوشی بخشے اُن آنکھوں کا تصور جوشش — تلخ کامی مری یادِ لبِ نوشیں لے جائے

۵ع
چھوڑیے کس طرح سے مے نوشی — زورِ عالم رکھے ہے بے ہوشی
اک نظر اُس کو دیکھنے پائیں — گو میسر نہ ہو ہم آغوشی
قید کرنا کسی کو ہے منظور — زلف کرتی ہے تجھ سے سرگوشی
ہوں میں گشتہ مثلِ رنگِ رُوا — کیا کہوں اپنی خانہ بردوشی
وصف میں اُس دہن کے اے جوشش — ہم نے کی اختیار خاموشی

۱۵ع
تیرے دیوانے بیابانِ عدم کو چل بسے — کیا تماشا ہے کہ ویران شہر ہو جنگل بسے
ایسی کوئی بستی نہ دیکھی ہم نے اس دل کے سوا — آج جو اُجڑے ہو تیرے ہاتھ سے اور کل بسے
بے قراری کیوں نہ ہو اس کا دم و ہوش آٹھ پہر — رات دن اے شوخ جس دل میں ترا چنچل بسے
دیکھنے ہی سے ترے ہیکل کے ہے کل اس کو یاں — کل کہاں اُس دل کو جس دل میں تری ہیکل بسے
آئے گی گل کی لپٹ کپڑوں سے تیرے گل بدن — گو نہ پھولوں سے ترا پیراہنِ ململ بسے
گھیرے یوں رہتا ہے عرشِ دل کو ہر شب دودِ آہ — آسماں پر جس طرح سے رات کو بادل بسے
کیوں نہ دیوانہ ہوں جوشش دیکھ کے اُس شوخ کے — دانتوں میں مسی بنا بے آنکھوں میں کاجل بسے

Marfat.com

تا صبح جو اے دل نہ ترے ساتھ گزرتی ۵۷۲ کیا جانیے کس طرح سے کل رات گزرتی

بے تابیِ دل چین نہ دیتی مجھے اے صبر — کل تو جو نہ ہوتا عجب اوقات گزرتی

نے جام نہ شیشہ ہے نہ مطرب ہے نہ نے ہے — یہ ہوتے تو کس خوبی سے برسات گزرتی

بس کاٹ کے رکھ دیتا زباں کو تری آگے — شکوے کی زباں پر جو کوئی بات گزرتی

اُس چشمِ سیہ مست کو گر دیکھتا زاہد — پھر عمر تری سوئے خرابات گزرتی

اے شیخ جو تو دیکھتا اُس آفتِ جاں کو — نت مانگتے ہی تجھ کو مناجات گزرتی

گر تو شبِ تنہائی میں ہوتا نہ ای جوشش — بے حرف و حکایات ہی اے یار گزرتی

اُس نے جس دم مجھ سے بے تقصیر کے ٹکڑے کیے ۵۷۳ دو ہیں ہو کر منفعل شمشیر کے ٹکڑے کیے

پُرزے کاغذ کے جہاں دیکھو انھیں ناموں کے ہیں — اُس نے اتنے میرے نامے چیر کر ٹکڑے کیے

اُس کی زلفوں کا دوانا یہ دل دیوانہ تھا — ناصحو اس واسطے زنجیر کے ٹکڑے کیے

صاف جب دل سے نہ نکلا اُس کماں ابرو کا تیر — پھینک کر تیر و کماں زہگیر کے ٹکڑے کیے

زلف و ابرو کو تنک دیکھا تھا یہ تقصیر ہوئی — باندھ کر اس واجب التعزیر کے ٹکڑے کیے

کھینچ کر تصویر میری دی مصور نے اُسے — آہ جھنجھلا کر مری تصویر کے ٹکڑے کیے

سلسلے میں اُس کی زلفوں کے ہوئے جا کر مرید — شیخ جی نے آج اپنے پیر کے ٹکڑے کیے

قتل گہ میں دیکھ کر جوشش کو کہتی ہے یہ خلق — ہائے کس نے ایسے خوش تقریر کے ٹکڑے کیے

آرزوئے ہستیِ موہوم اے دل کس لیے ۵۷۴ دور کر جانے بھی دے یہ فکرِ باطل کس لیے

دی ہے دھونی اب درِ دل پر جو ہونی ہو سو ہو — کوچہ و بازار ہوتے پھریے سائل کس لیے

Marfat.com

ہم کنارا اس سے غریقِ بحرِ الفت ہو گئے — ہم اٹھائیں منتِ آغوشِ ساحل کس لیے

بیقراری دل کو ہے لے سالکانِ راہِ عشق — ہیں مقامات اس قدر منزل بہ منزل کس لیے

بیٹھ رہ کنجِ قناعت میں خموشی کر شعار — دل جلی ہوتی پھرے ہے شمعِ محفل کس لیے

گر نہ مقدور... رکھتا تھا جوششِ عشق میں — بخت نے سونپا تھا ایسا کام مشکل کس لیے

۵۷۵ / ۶ خفگی اس سے درمیاں آئے — مجھ کو وہ دن خدا نہ دکھلائے

سوزشِ دل اگر بیاں کروں — ابھی میری زبان جل جائے

جو رہے یاد میں ترے لب کی — زندگی کا مزہ وہی پائے

قتل میرا تو چاہتے ہیں سبھی — کاش اس کے بھی جی میں آ جائے

روٹھ بیٹھا ہے مجھ سے وہ جوشش ق — کوئی جا کر اسے یہ سمجھائے

آرزو ہی میں تیرے ملنے کی — آہ کیا وہ غریب مر جائے

۵۷۶ / ۴ اس یارِ جفا جو نے ہے کیا وضع نکالی — ہر بات میں ہیں جھڑکیاں ہر بات میں گالی

چھاتی جو بھر آئے ہے تو یہ آئی ہے جی میں — کوچے میں ترے بیٹھ کے دل کیجے خالی

اس کے غمِ دوری سے ہم آغوش ہوں جب سے — روتے ہیں مرے حال پہ تصویر نہالی

شاکی نہ ہوئے دل پُر درد سے جوشش — وہ دل بھی کوئی دل ہے جو ہو درد سے خالی

۵۷۷ / ۶ ہے جی میں تجھ بغیر کبھی لب نہ کھولیے — تیرے ہی پاس بیٹھیے تجھ سے ہی بولیے

لے چلیو راہِ عشق میں اس ناتوان کو — اے عقل اختیار کی ٹک باگ کو لیے

دل کو مرے جلائے ہے کیوں آتشِ فراق — مجھ سے تو انتقام جو لینے تھے سو لیے

Marfat.com

تیری بھویں غضب ہیں بناوٹ سے ان کو کیا
ہائے رخصتِ بہار یہ حسرت ہی رہ گئی
جوشش سے پوچھتے ہو عبث لطفِ صیل کا —
جگر سے آہ اس کے تیر کا پیکان لے نکلی ٥٧٨
گریباں چاک سر پر خاک آنکھوں میں بھرا آنسو
نہ اس سے اٹھ سکا جب بوجھ اسبابِ تنعم کا
نکلتے ہی ڈبایا بحرِ خوں میں ایک عالم کو
گلی سے اس کی جب گھبرا کے باندھا رختِ وحشت میں
کسی کو گھر دیے میں نے نہ اپنے شعر ای جوشش —
نہ برچھی ہاتھ میں لیوے نہ شمشیر و سپر باندھے ٥٧٩
وہ باندھے شیخ عمامہ جسے سر دردِ دنیا ہو
کسی کو بھی نہ سوجھی گل کے مجمع میں تری چھل بل
جلے گا آتشِ گل سے یہ خار آشیاں تیرا
خطِ شوق اس کو لکھ کر باندھوں میں بالِ کبوتر پر
نہ چشمِ کم سے دیکھو اشک کو اور دل کے ٹکڑوں کو
میں کشتہ اس کی ابرو کا ہوں اور کاکل کا دیوانہ
درازی اس کی زلفوں کی بیاں کیا کیجے جوشش —

شمشیر زنگ خوردہ جو ہو اس کو رد
دل کھول کر چمن میں کبھی ہم نہ رو
الطاف سے ٹک اپنے ہی دل کو ٹٹو
یہ عزرائیل . . . میری جان
مجھے وحشت تری در سے بہ ایں عنوان
عدم سے شمع سب جلنے ہی کا سامان
تری تلوار اے ظالم یہ کیا طوفان
مجھے بھی ساتھ اپنے آہ یہ نادان
مگر چوری سے یہ شہرت مرا دیوان لے نکلا
ہمارے قتل پر ٹک وہ کماں ابرو کمر باندھے
ہمیں کس واسطے سر کو کوئی بے دردِ سر باندھے
نہ تجھ سا کوئی نٹ کھٹ ہو نہ خلقت کی نظر
صبا بلبل سے کہہ اس باغ سے رختِ سفر
یہ جی ڈرتا ہے جھنجھلا کر کہیں اس کے نہ پر باندھے
کہ ہے اہلِ نظر جو گانٹھ یہ لعل و گہر باندھے
نہ چھوڑوں دیکھنا اس کا اگر مارے و گر باندھے
نہ باندھی جائے گر وہ شام سے لے تا سحر باندھے

Marfat.com

۵۸۰/ے

چمن میں صبح دم اُس یار نے بندِ قبا کھولے
گرہ غنچوں کے دل کی کس طرح بادِ صبا کھولے

پھونکے گر صورِ اسرافیل برپا شورِ محشر ہو
جو دیکھے خواب میں تجھ کو وہ آنکھیں اپنی کیا کھولے

ہو رنگِ غنچہ محجوبی تری بھاتی ہے گلشن میں
تجھے منہ کھولنے سے کیا غرض تیری بلا کھولے

جو دستِ نارسا رکھے ہیں بندھ جائیں گے ڈرتا ہوں
نہ پھر شانے سے مشاطہ تری زلفِ رسا کھولے

لبِ خاموش تیرا جاہلوں سے وا نہیں ہوتا
یہ قفلِ ابجدی ہے اس کو تو حرف آشنا کھولے

مرے تو ناخنِ تدبیر فرسودہ ہوئے یارو
گرہ پڑ ہے گرہ دل میں پڑی اس کو خدا کھولے

بھرا ہے خونِ دل لختِ جگر سے تن یہ تیرا جوشش —
وہ آنکھیں بند کر لیوے جو کوئی منہ ترا کھولے

۵۸۱/۵

ممکن نہیں کہ مجھ تک وہ بن مرا اُٹھا آئے
بیٹھا رہوں میں کب تک یاں سے خدا اُٹھائے

آنکھوں میں وہ پھرے ہے اور آنکھیں مند گئی ہیں
ایسا نہ ہو جب مجھے کوئی روز جزا اُٹھائے

مطلب کو نے طلب یہ بیمار تیرا پہنچے
طاقت کہاں کہ یارب دستِ دعا اُٹھائے

گل خستہ حال ہو اور آشفتہ حال بلبل
منہ سے نقاب اُس کے گر تک صبا اُٹھائے

تنہائی کا مزہ بھی جوشش عجب مزہ ہے —
تنہا جو کوئی بیٹھے وہ ہی مزہ اُٹھائے

۵۸۲/۵

نہیں نالے کو تا گردوں رسائی
ہدف تک پہنچے کب تیرِ ہوائی

پھریں گے خوب رو یوں ہی کے در پر
اگر قسمت میں اپنی ہے گدائی

مرا دل توڑ کر اور دل شکن تو
پھرے ہے ڈھونڈتا اب مومیائی

خفا ہوتا ہے وہ نام وفا سے
کہاں تک کہیے اُس کی بے وفائی

نہ ہوگا ہم سے ترکِ عشق جوشش —
کرے مطعون گو ساری خدائی

Marfat.com

دیکھو ہنستا گر فلک سب یار ہنستے بولتے ۵۸۲ پاس میرے بیٹھتے اک بار ہنستے بولتے
ہے کسی کی چشم گویا اور لب خنداں کی یاد   جان دیوے کیوں نہ یہ بیمار ہنستے بولتے
آہ کیا ہوتا جو ہم اور تو گل و بلبل کی طرح   باہم اے رشکِ گل و گلزار ہنستے بولتے
زخم کاری کی طرح ہے نیم بسمل کا ترے   کام آخر ہو گیا خوں خوار ہنستے بولتے
بولنے والے ہنسیں گے سب تجھے ای تُندخو   کھینچتا ہے کوئی بھی تلوار ہنستے بولتے
خندۂ جام شراب و قلقلِ مینا کو دیکھ   مے کدے میں رہتے ہیں دو چار ہنستے بولتے
بولتی ہے رات بولے صبح ہنستی ہے ہنسے   اپنی تو ہے موت اے دل دار ہنستے بولتے
خوش قدان گل دامنِ کہسار میں جوشش کے ساتھ ق پھرتے تھے جوں کبک خوش رفتار ہنستے بولتے
ایک ہم روتے تھے اور سر مارتے تھے سنگ سے — لگ گئی تھی چپکی تجھ بن یار ہنستے بولتے
دامان وصل دستِ طلب دور تا بہ کے ۵۸۴ ہم سے گریزاں بتِ مغرور تا بہ کے
معمار کارخانۂ ارواح ہو جیے   رہیے بنائے جسم کے مزدور تا بہ کے
آئینہ وار سامنے اُس کے رہا کروں   ہوئے گا یا الٰہی یہ مقدور تا بہ کے
ہر دم خیال پردہ دری ہے شرک کو   رکھیے گا راز عشق کو مستور تا بہ کے
ہر آن نفسِ شوم سے ہے جنگ دیکھیے   ہوتا ہوں میں مظفر و منصور تا بہ کے
جوشش خموش درد و الم کا بیاں نہ کر — کوئی سنے یہ قصۂ مشہور تا بہ کے
ہے ذات اُس کی جسم کی تعمیر میں چھپی ۵۸۵ صورت . . . . . . میں چھپی
یاں جو عمل ہے اُس کی مکافات ساتھ ہے   نعمت یہ ہے ہر ایک کی تقصیر میں چھپی

کل میرے اُس کے چاہ کی تقریب آگئی — تقریر کی بہت پہ نہ تقریر میں چھپی
اے یار اپنی سنگ دلی پر نہ بھولیو — تاثیر بھی ہے نالۂ شب گیر میں چھپی
مجنوں کا نام کوئی نہ لیتا پہ کیا کروں — وحشت مری یہ تھا نہ زنجیر میں چھپی
بے تاب ہو کے تاب سے اس آفتاب کی — شبنم کی مثال نہ زلف گرہ گیر میں چھپی
ٹک کھینچ کر نیام سے تو کر لے امتحاں — جوشش کی ہے اجل تری شمشیر میں چھپی

۵۸۶
پاس کس کے تجھ کو دیکھا یار اُٹھتے بیٹھتے — طعنے دیتے ہیں مجھے اغیار اُٹھتے بیٹھتے
گھر کیا ہو آہ جس کے دل میں دردِ عشق نے — وہ کراہے کیوں نہ جوں بیمار اُٹھتے بیٹھتے
چلنے کی طاقت نہیں ہر چند مارے ضعف کے — آرہوں گا تجھ تلک اے یار اُٹھتے بیٹھتے
پائے گلبن تیری بو آئی جو بیٹھے کوئی دم — ورنہ واں سے بیٹھتے ہی یار اُٹھتے بیٹھتے
جی میں آئے بیٹھ یا اُٹھ کوئی ترا مانع نہیں — کھینچتا ہے مجھ پہ کیوں تلوار اُٹھتے بیٹھتے
قتل غیروں کو اگر کرتا نہ اپنے روبرو — پاس سے تیرے ہم اے خوں خوار اُٹھتے بیٹھتے
صبح سے تا صبح زاہد تو جو پڑھتا ہے نماز — پاؤں بھی دکھتے نہیں مکار اُٹھتے بیٹھتے
آشنا تعظیم سے جوشش اگر ہوتا رقیب — بہرِ تعظیم اُس کی ہم سو بار اُٹھتے بیٹھتے

۵۸۷ / ۱۱
نوبت اپنی تو جان تک پہنچی — حیف اُس کے نہ کان تک پہنچی
دل کے ٹکڑے ہیں یہ ستارے نہ ہو — آہ لے آسمان تک پہنچی
ہے وہ آزردہ بات شکوے کی — کیا کسی ہمزبان تک پہنچی
مفت فرسودہ ہوئی یہ پیشانی — نہ ترے آستان تک پہنچی

Marfat.com

دشمنی مجھ سے تیری تیغ نے کی — دوستی امتحان تک پہنچی
آتش عشق نے جو سر کھینچا — حسن کے دودمان تک پہنچی
بار غم جب کسی سے اُٹھ نہ سکا — نوبت اس ناتوان تک پہنچی
تیرے مقتول کا ہے کام تمام — کارد آ استخوان تک پہنچی
آتشِ گل سے جلتی شاخِ شجر — عندلیب آشیان تک پہنچی
کوئی سرگشتہ یاد آ ہی گیا — تیغ اُس کی جو سان تک پہنچی
دیکھتے اُس کو محو تھے جوشش — کب شکایت زبان تک پہنچی

۵۸۸
عیش و عشرت ہی میں کچھ ہے زندگی — مرگ ہے بے یار و بے مے زندگی
جو ترے کشتے ہیں اے مطرب پسر — ہے انھوں کی نالۂ نے زندگی
نے ہوا نے ابر نے ساقی نہ مے — کیجیے اس طرح تا کے زندگی
مر گئے جوشش اسی دریافت میں — کیا کہیں ہے کون سی شے زندگی

۵۸۹
کیا بدگمانیاں ہیں مری جان لیجیے — یہ دل تو ہے وہی اسے پہچان لیجیے
ہم سے تو یہ کبھی نہیں ہونے کا ناصحو — سنیے تمھاری بات کو اور مان لیجیے
نے عیش کی طلب ہے نہ عشرت کی آرزو — اے چرخ کس لیے ترا احسان لیجیے
گر حکم ہو تو کاٹ کے سر آگے لا رکھوں — لینے کا اس کے رکھیے نہ ارمان لیجیے
آیا ہوں تنگ شہر میں وحشت کے ہاتھ سے — جی چاہتا ہے راہ بیابان لیجیے
گر امتحانِ عشق ہو منظور تو ابھی — کرتا ہوں میں نیاز دل و جان لیجیے

Marfat.com

منہ دیکھ نوخطوں کا ہی آئے ہے خیال — دے کر کے نقد جان یہ قرآن لیجے

۵۹۰/ی مجھے اس سیم تن سے ان نوں صحبت نہیں ہتی ۔ یہ سچ ہے اہل دولت کی سدا دولت نہیں ہتی
زباں پر آئے میری کس طرح سے حرف شکوی کا ۔ تجھے جب دیکھتا ہوں میں مجھے طاقت نہیں ستی
جو کچھ گزرے ہی مجھ پر ہجر میں لکھتا اُسے لیکن ۔ اس اشک آہ سے قاصد مجھی فرصت نہیں ہتی
خدا کے واسطے محجوب مت ہو تو رقیبوں میں ۔ تری اس چشم پوشی میں مری عزت نہیں ہتی
وہ دن ہے کون سا جس دن نہیں روتا ہوں میں تجھ بن ۔ وہ شب ہے کون سی جس شب مجھے رقت نہیں ہتی
کروں کس طرح سے ای یار تجھ سے عرض حال اپنا ۔ یہاں تو دیکھتا ہوں میں کبھی خلوت نہیں ہتی
نہ ہو طالب دولت کبھی جوشش کہ سنتے ہیں — جو کچھ افلاس میں ہمت ہے وہ ہمت نہیں ہتی

۵۹۱/ی حشر تک کوئی صبح و شام سنے ۔ سرگزشت اپنی کب تمام سنے
یہ مری آہ آتشیں وہ ہے ۔ عرق آتا ہے جس کا نام سنے
غیر دشنام کچھ جواب نہ دے ۔ یار جس سے مرا سلام سنے
بس زباں کو سنبھالیے حضرت ۔ گالیاں کب تلک غلام سنے
اُس کا منہ پھر نہ دیکھے وہ بے رحم ۔ جس کے منہ سے ہمارا نام سنے
سخن درد دل میں رکھ جوشش — لطف کیا ہے کہ ہر کدام سنے

۵۹۲/ی غلط ہے یہ کہ یہ ارض و سما نہ جل جائے ۔ ہماری آہ کے شعلے سے کیسا دل جائے
جب اُس کو غیر سے یہ گرم جوشیاں ہیں ۔ ہمارا جی کہو جل جائے یا نہ جل جائے
جلے بلوں کے تو مشہد پہ تو کرے ہے گزر ۔ یہ دیکھیو کہیں دامن ترا نہ جل جائے

Marfat.com

گر استخواں پہ ہو اس دل جلے کی سایہ فگن — یہ دخل کیا ہے کہ بال ہما نہ جل جائے
کہے تھی شمع پتنگے کے حق میں رات یہ حرف — نہ کودے آگ میں یہ دل جلا نہ جل جائے
بجھے میں اس دل سوزاں کو یاروں کس طرح — ڈروں ہوں دست نگاریں ترا نہ جل جائے
ملے نہ بار اُسے بزم عشق میں جوشش — بہ رنگ شمع جو سر تا بہ پا نہ جل جائے

۵۹۳ کہیے بیت اللہ یا عرش بریں ٹھہرائیے — کچھ ٹھہرتی ہی نہیں کیا دل کے تئیں ٹھہرائیے
شمع ساں جلتی رہے ہے اشک سوزاں سے مژہ — کس طرح اس آستیں کو آستیں ٹھہرائیے
مجھ کو ٹھہراتی ہے عاشق تیرا آپ ہی خلق — اس میں تو تقصیر میری کچھ نہیں ٹھہرائیے
عشق کی سرکار کا بندہ یہ بندہ ہو چکا — گبر کہیے اس کو اب یا اہل دیں ٹھہرائیے
اس کمر کا تو کوئی دیتا نہیں مجھ کو نشاں — اس زمانے میں کسے باریک بیں ٹھہرائیے
مجنوں و فرہاد کا تو ذکر کیا اس عہد میں — مجھ سا بھی دیوانہ تو بارے کہیں ٹھہرائیے
جی میں آیا ہے غزل اک اور کہیے اس گھڑی — جوشش ایسی ہی شگفتہ اور زمیں ٹھہرائیے

۵۹۴ ترے ملنے کی سو سو فکر ای مغرور کر دیکھی — نہ دیکھی تیری صورت سعی تا مقدور کر دیکھی
شکست شیشۂ دل پر صدا نکلی نہیں مطلق — صراحی اس دل پر خوں کی چکنا چور کر دیکھی
نظر آئی سیاہی تیری زلفوں کی سی کب اتنی — ہزاروں مرتبہ سیر شب دیجور کر دیکھی
کسی کی چشم کا بیمار ہے جو یہ نہیں ہوتا — بہت سی ہم نے تدبیر دل رنجور کر دیکھی
تعلق کے ہی پردے میں چھپی ہے یار کی صورت — ہوا و حرص دنیا دل سے جوشش دور کر دیکھی

۵۹۵ گو ہاتھ نہ آئیں مرے نیساں کے موتی — ہیں اشک ہی مجھ بے سر و ساماں کے موتی

Marfat.com

مکھڑا ترا مہتاب ہے اور ابر سیہ زلف — ہیں اختر تابندہ تری کان کے موتی
گر تو ہی نہ دیکھے گا مرے دیدۂ تر کو — پھر کس کی نظر گزریں گے انجان کے موتی
غواص ہے یہ خال سیہ چشمۂ لب پر — آیا ہے ترے دانتوں کے تئیں جان کے موتی
رکھتے ہیں صفا یہ کہ یہی کہتا ہے عالم — جوشش ترے ہر شعر ہیں دیوان کے موتی

۵۹۶/۵
کیوں پلا دیتا نہیں مجھ کو شراب زندگی — ہے دھڑی ہونٹوں کی تیری موج آب زندگی
اب تو غفلت میں گزرتی ہے یہ روز باز پرس — کیا کروں کس طرح سے دوں گا حساب زندگی
آہ جیب باوفا کی موج ہو شیرازہ بند — کیوں نہ برہم ہوئیں اوراق کتاب زندگی
تو ہی کر اے خضر ایسی زندگانی بے نمک — بے مے و معشوق ہے یاں کس کو تاب زندگی
سبز رہتا ہے اسی سے اب مرا نخل حیات — ہے یہ میری چشم تر جوشش سحاب زندگی

۵۹۷/۵
ہوئی صحرا نشیں تشریف لائے جس کا جی چاہے — در و درباں نہیں رکھتے ہیں آئے جس کا جی چاہے
کوئی اتنی خبر پہنچا دے اُس کی چشم و ابرو کو — کہ ہم حاضر ہیں تلوار آزمائے جس کا جی چاہے
عبث کہنے سے غیروں کے مجھی تو منع کرتا ہے — ترے ملنے کو وہ کیوں کر نہ آئے جس کا جی چاہے
ہمیں تو گالیاں دے آپ یا کہہ دے رقیبوں کو — یہاں ہم تو ستم کش ہیں ستائے جس کا جی چاہے
ابھی تیر نگہ ہوتا ہے دل کے پار اے جوشش — ذرا اُس ترک سے آنکھیں ملائے جس کا جی چاہے

۵۹۸/۲
خدنگ یار اگر دل کے پار ہو جائے — تو بے قرار ہو مجھ کو قرار ہو جائے
نہ قتل کر مجھے اے قاتل آستیں تیری — مبادا خوں سے مرے داغ دار ہو جائے

۵۹۹/۸
وہ سعی قفس میں کر کہ ٹوٹے — اس میں رہے بال و پر کہ ٹوٹے

Marfat.com

پاتے طلب اُس کی جستجو میں — یاں تک پھرے در بہ در کہ لوٹے

رونے کا تار بندھ رہا ہے — ایسا نہ ہو چشم تر کہ لوٹے

ہے بے مے عشق شیشۂ دل — مار اس کو تو سنگ پر کہ لوٹے

دنیا سے تو ٹوٹتا نہیں دل — ایسی کچھ فکر کر کہ ٹوٹے

ہوئی بس کہ خوشیِ زخمِ تازہ — ہیں ٹانکے ترے جگر کہ ٹوٹے

محشر میں بھی نیند غافلوں کی — ممکن نہیں بے خبر کہ ٹوٹے

جوشش ہر خار دشت پر یاں — اس طرح قدم نہ دھر کہ ٹوٹے

جب ہوئے تم چمن میں آن کھڑے ٦٠٠ وہیں ہو گئے گلوں کے کان کھڑے

لشکرِ غم ہے دل کے میداں میں — آہ و نالے کے ہیں نشان کھڑے

بیٹھنے کی نہیں رہی طاقت — ہوئیں کیا ہم سے ناتوان کھڑے

اُس تلک بالِ شوق سے پہنچا — رہ گئے در پہ دربان کھڑے

اُس کے تیر نگاہ کی دولت — ہیں درِ دل پہ میہمان کھڑے

بے سبب ہم سے روٹھے جاتے ہو ق — سُن لو تک ہو کے مہربان کھڑے

دین و ایمان و جان دینے کو — ہم تو ہیں روبرو ہر آن کھڑے

آج وہ امتحان لے جوشش — ہم بھی ہیں بہرِ امتحان کھڑے

مزاجی لے گی یار سوا کرے گی ٦٠١ خدا جانے یہ الفت کیا کرے گی

اگر منظور تجھ کو بے وفائی تھی ٦٠٢ تو اے بے رحم صورت کیوں دکھائی تھی

Marfat.com

وہ کیا دن تھے وہ کیا ایام ای ظالم — کہ تیری بزم میں ہم کو رسائی تھی

۶۰۳ تمھاری صورت کو دیکھتے ہی ہمیں یہ حالت ہوئی ہماری — دل و جگر سے اٹھی ہیں شعلے ہوئی ہیں آنکھوں سے اشک جاری

صفِ مژہ کا گلہ کروں میں کہ اس نگہ کی کروں شکایت — کسی نے آکر لگائی برچھی کسی نے ماری مجھے کٹاری

عجب طرح کا قلق ہے دل کو کہ یاد آئیں ہیں مجھ کو ہر دم — ترے وہ غمزے تری وہ عشوے تری وہ باتیں پیاری پیاری

ہوئے جو رخصت طلب یکایک بھلا کہو تو جیے گے کیوں کر — نہ کچھ تسلی نہ کچھ تشفی نہ عہد و پیماں نہ یادگاری

بہ رنگِ شمع سحر کری گی ذلیل محفل میں آہ کی جوشش — یہ سوزشِ دل یہ اشک باری یہ اضطراب اور یہ بیقراری

۶۰۴ رہی ہر ایک کو یاں جستجوئے درویشی — کسی سے طے نہ ہوئی راہ کوئے درویشی

بہ رنگ گل نہیں کپڑے رنگے دکھانے کو — ہمارے خرقے سے آتی ہے بوئے درویشی

۶۰۵ رخصت کے وقت سامنے حیران تھے کھڑے — جب وہ ادھر چلا ادھر آنسو ڈھلک پڑے

جاتا ہوں اس کے گھر تو یہ رہتا ہے ڈر مجھے — وہ تند خو مبادا کہیں مجھ سے لڑ پڑے

۶۰۶ تو خوش مقال ہے کیا بات خوب رو تیری — سنے ہے نطق کو طوطی کے گفتگو تیری

پسند کرنے لگے سادہ رو بھی ای جوشش — ہوئی ہے ان دنوں کیا صاف گفتگو تیری

۶۰۷ برسے ہے سدا ابرِ مژہ سینے پر اپنے — لگ جائے کہیں زنگ نہ آئینے پر اپنے

ممسک سے بجا ہے جو نہ ہو فیض کسی کو — جوں گل نہیں مختار وہ گنجینے پر اپنے

جوں آئینہ اے شیخ نہ دم مار صفا سے — ٹک کر تو نظر سینۂ پر کینے پہ اپنے

مرنے پہ کسی کے کوئی جب روئے ہے جوشش — رقت مجھے آتی ہے بہت جینے پر اپنے

۶۰۸ ہر چند ہوئے ہیں تری نخچیر کے ٹکڑے — پر اب بھی ہے وہ نام پہ شمشیر کے ٹکڑے

Marfat.com

میرے ہی دل سخت پہ ٹوٹا ہے سمجھو
لائے ترے آگے جو کوئی تیر کے ٹکڑے

دیوانوں کو لے گئی خبر فصل بہاری
زنداں میں پڑے رہ گئے زنجیر کے ٹکڑے

عاشق کو ہے کب زندگیِ غیر گوارا
پروانہ یہ چاہے ہے کہ ہوں گل گیر کے ٹکڑے

دکھلایا تری تیغِ جدائی نے یہ عالم
دامن میں بھرے ہیں دل دلگیر کے ٹکڑے

اک عضو سے اُس کے نہ لگا لاکھوں ہی کھینچے
بہزاد نے ہر عضو کی تصویر کے ٹکڑے

جوں قصر کہن عشق کے صدموں سے اے جوشش —
ہوتے چلے اس چشم کی تعمیر کے ٹکڑے

٦٠٩ دیکھا بھی نہ ہو جس نے کبھی خواب جدائی
کس طرح سے ہو اُس کو بھلا تاب جدائی

دریائے محبت میں عجب سیر تھی جوشش —
ہوتا نہ اگر اس میں یہ گرداب جدائی

٦١٠ برسرِ بام جو وہ ترک نکل کر بیٹھے
مسندِ اوج پہ خورشید سنبھل کر بیٹھے

گردش اس چشم کی پیمانۂ بے ہوشی ہے
کوئی نہ مانے تو ذرا سامنے چل کر بیٹھے

اے شبِ وصل بغل بیں دل نالاں بھی ہے
جی دھڑکتا ہے نہ عشرت میں خلل کر بیٹھے

روٹھ کر بیٹھے جو کوئی تو منا سکتے ہیں
اُس سے کچھ چل نہیں سکتا جو مچل کر بیٹھے

مثل فرہاد وہی عشق میں نام آور ہو
جان دینے میں جو کوئی کہ پہل کر بیٹھے

کیا بُرا وقت جدائی کا غرض ہوتا ہے
حضرت دل ترے ہم دم بھی سو ٹل کر بیٹھے

کیوں نہ ہو نامۂ اعمال سیہ اے جوشش
جو نہ کرتے تھے عمل وہ ہی عمل کر بیٹھے

٦١١ دیوانہ ہوں مجھے نہ تساہل سے باندھیے
ہاتھوں کو خوب رشتۂ کاکل سے باندھیے

اہل چمن کو اتنا پریشاں نہ کیجیے
بکھرے ہوئے یہ بال ہیں سنبل سے باندھیے

Marfat.com

رگز نہ ہو جیسے کس دنا کس سے ملتجی — اس غم کدے میں دھیان توکل سے باندھیے
خوب جانتا ہوں کسی کو کروگے قتل — خنجر کمر میں آپ تجاہل سے باندھیے
گلشن جہان میں بد عہد ہیں سبھی — بلبل یہاں نہ عہد کسی گل سے باندھیے
وال ایک ہے دلِ وحشت سرشت کا — یا جرم سے باندھیے اسے یا کل سے باندھیے
شش تو اس طرح کی زمینوں میں یاد رکھ — مضموں جو باندھیے سو تامل سے باندھیے

۶۱۲/۴ دیوانے سے کیا کم ہے جو ایسے دل کو دل جانے — بہ رنگ غنچۂ تصویر جو ہرگز نہ کھل جانے
للہ اہلِ معنے اکا نہ ہوے صاحب معنے — صنوبر شکلِ دل ہے پر اُسے کون اہلِ دل جانے
وجاں گو کہ دیوے اُس کو لیکن مل نہیں سکتا — وہی اُس سے ملے جو کوئی ہماری طرح مل جانے
ل کچھ ہو نہیں سکتا ہی اُس کے عہد پیماں کا — جو کچھ تھے عہد اور پیماں وہی پیماں گسل جانے

۶۱۳/۴ لیا دل اس خریداری کے صدقے — میں تیرے حسن بازاری کے صدقے
کبھی خط کو بناتے ہو کبھی خال — تمہارے حسن بیناری کے صدقے
گرفتار اُس کی زلفوں میں ہوا دل — میں اس دل کی گرفتاری کے صدقے

۶۱۴/۴ ہے ہو یہ جو ہماری صوت و صدا کی گرمی — کس طرح منطفی ہو یا خدا کی گرمی
دل کیوں نہ ہو ئے پاس انفاس سے شگفتہ — غنچے کو وا کرے ہے بادِ صبا کی گرمی
خورشید عشق کے میں تنہا ہوں برستا — کیا کر سکے گی میرا روزِ جزا کی گرمی
کیا چاہیے سمور و سنجاب و قاقم اُس کو — برداشت ہو نہ جوشش جس کو ہوا کی گرمی

۶۱۵ غم کدے سے کچھ نہ لگا ہاتھ ہمارے — آہ دل سوزاں ہی چلی ساتھ ہمارے

Marfat.com

درد و غم و اندوہ و الم نالۂ و جاں کاہ — ہیں دشمنِ جانی سبھی یک ذات ہمارے
جس گھات سے دل تو نے لیا یار ہمارا — افسوس کہ ہاتھ آئی نہ وہ گھات ہمارے
خطرہ نہ کرو آؤ ملو شوق سے پیارے — جو سمجھے ہو دل میں نہیں وہ بات ہمارے
کیا ہم نے بگاڑا فلکِ سفلہ کا جوشش — کیوں درپے ایذا ہے یہ دن رات ہمارے

٦١٦/٤
دنیا کی جستجو تو ہم سے نہ ہو سکے گی — یہ منتِ آرزو تو ہم سے نہ ہو سکے گی
بہتیری عابدانہ کرتے رہیں شیخ کابت — پر اُس کے رو بہ رو تو ہم سے نہ ہو سکے گی
میخانۂ جہاں میں گزران شیخ صاحب — بے جام دے سبو تو ہم سے نہ ہو سکے گی
کیا پوچھتا ہے جوشش تعریف اُس دہن کی — کچھ اس میں گفتگو تو ہم سے نہ ہو سکے گی

٦١٧/٣
دھیان میں اس کے فنا ہو کر کوئی منہ دیکھ لے — دل وہ آئینہ نہیں جو ہر کوئی منہ دیکھ لے
راہ چلتے منہ چھپانا خوش نہیں آتا مجھے — شرم کیا جب نکلے ہے باہر کوئی منہ دیکھ لے
آپ ہی چہرہ دکھا دے دور کر منہ سے نقاب — لطف کیا ہے زور سے اگر کوئی منہ دیکھ لے

٦١٨/٤
لے گئی دل کو اُس کی محجوبی — یہ بھی ہے اپنے نصیب کی خوبی
کیا زبونی نظر پڑی مجھ میں — دولت ہے جو تو بہ ایں خوبی
دل نہ ہوتا حبابِ سیلِ سرشک — یہاں جو کشتی تری ہی ڈوبی
سبزۂ خط نے کھو دی اے جوشش — اُس کی وہ خوبی اور وہ محبوبی

Marfat.com

متفرق اشعار

دیکھی ہے یار جب سے تری زلف خواب میں (۲۱) تب سے یہ دل پڑا ہے عجب پیچ و تاب میں

سدا سنگِ حوادث سہتے ہیں اس شیشۂ دل پر
عجب صدمے گزرتے رہتے ہیں اس شیشۂ دل پر

یہ سچ ہے کہ اوروں ہی کو تم یاد کرو گے
میرے دلِ ناشاد کو کب شاد کرو گے

نہ دل کی محبت نہ الفت جگر کی
مرے اشک کو دھن بندھی ہے کدھر کی

حرص و ہوا کے اسباب آکر بھرے ہیں دل میں
کیا کیا خیالِ باطل گزرا کریں ہیں دل میں

بے طرح ان دنوں دل افسردہ ہو رہا ہے
جی زندگی سے اپنا آزردہ ہو رہا ہے

آنکھوں میں چھا گیا ہے مری جب سے نورِ حق
ہر سنگ و خشت سے ہے نمایاں ظہورِ حق

اے جان تو مجھ سے کیوں خفا ہے
کیا کہتے ہیں اس کو کیا بلا ہے

احوال دیکھ کر مری چشمِ پُر آب کا
دریا سے آج ٹوٹ گیا دل حباب کا

کب ترے کوچے میں یہ خاک نشیں رہتا ہے
بدگماں تو تو عبث چیں بہ جبیں رہتا ہے

لگا کے منہ سے نہ دے جام خوش نہیں آتا
مجھے یہ بوسہ بہ پیغام خوش نہیں آتا

آہ رکتی نہیں اور اشک بہا جاتا ہے
چپ تو رہیے پہ کوئی ہم سے رہا جاتا ہے

یا مہربان تھا وہ یا اس قدر خفا ہے
میاں یوں بھی واہ وا ہے اور یوں بھی واہ وا ہے

ملتا نہیں جس کو چاہتے ہیں
روتے ہیں پڑے کراہتے ہیں

Marfat.com

چشم خوں بار کی پانے دو تراوش نہ رہی
ابرو مژگاں میں کسی نوع کی کاوش نہ ر

آشنا جب کاکل مشکیں سے دست شانہ ہو
یہ دل صد چاک دیوانہ بھلا ہو یا نہ ہ

خلق ہم جب سے ہوئے درد و الم سے کام ہے
یہ سمجھتے ہی نہیں آرام کس کا نام ہ

قتل غیروں کو تو کرتا ہے یہ کیا کرتا ہے
یہ گنہ گار ترا تجھ کو دعا کرتا ہ

چمن میں ذکر کچھ آیا ہے اُس کی کاکل کا
جو اس قدر ہے پریشان حال سنبل گ

وہ نامہ . . . بھول گئے
ہمیں بتانِ تغافل شعار بھول گ

لبوں گا امتحاں حرا تو کہاں تلک
بس سوز عشق تو گئے استخواں تلک

غیروں پہ اُس کا ظلم و ستم دیکھتے رہے
روتے رہے کھڑے رہے ہم دیکھتے ر

مجھے خیال نہیں کچھ بہ جز خیال صنم
تمام دل میں ہوا جلوہ گر جمال صنم

گر غرض کچھ اب کریں گے اُس سے
بوسہ ہی طلب کریں گے اُس سے

چمن میں یار بن رہنے کو تو کیا ہے رہا کیجے
ولیکن جی نہیں لگتا ہمارا اس کو کیا کیجے

قطرے مرے آنسو کے ہیں یک لخت شرر سے
کیا آگ برستی ہے مرے دیدۂ تر سے

سماجت کی منہ ہیں مرے سوز باں ہو
ورنہ مہرباں تجھ پہ گر مہرباں ہ

اگر شرح کرنے لگوں درد دل کی —
خدا جانتا ہے کہ اک داستاں ہ

نہیں بجھتا کچھ اس اندوہ گیں کو
یہاں سے لے چل اے وحشت کہیں ک

تنک اودھر ہی رہ اے حرص دنیا
نہ دے تکلیف اس گوشہ نشیں کو

اختیاری کیا ہے یہ آوارگی
وہ مثل ہی بندگی بے چارگی

Marfat.com

جی نہیں لگتا کہیں کیا بیٹھیے — اُٹھ گیا دنیا سے دل یک بارگی

آشنا جب سے ہوئی اُس بتِ ہرجائی سے — در بہ در خاک بہ سر پھرتے ہیں سودائی سے

یہ تجلی ہوئی اے عشق ترے آنے سے — نور کے اُڑتے ہیں بکے مری کاشانے سے

کیا بہارِ حسن پر موقوف میرا عشق ہے — جب تلک جیتا ہوں میں ہوں اور میرا عشق ہے

چھپ چھپ کے دیکھتے ہو بت اُس کو ہر کہیں — ہوگا غضب جو پڑ گئی اُس کی نظر کہیں

اے رشکِ آفتاب ترا کیوں کے دید ہو — پھرتی ہے درمیاں سے نظر نا امید ہو

آزردہ ایک آن میں سو بار ہو چکا — وہ ترک تند خو تو مرا یار ہو چکا

ہرگز نہ جز اکے دن خجل ہو — جو اپنے کیے سے منفعل ہو

اُس شمع رو کا رات جو دل میں خیال تھا — آنکھوں سے اشک جاری علی الاتصال تھا

وہ گل اندام ہم آغوش کب آ کر ہوا — کب مرا خرقۂ پشمینہ معطر ہوا

رباعیّات

لے ساری خدائی کی خبر زیرِ گلیم ۱ — انعام یتیمی میں کرے دُرِ یتیم

احمد ہے بلا میم محمّد میرا — ذات اُس کی بلا شبہ ذاتِ کریم

ہرچند محمد ہے مدینہ کا مقیم (۲) — بیٹھا ہوا تسخیر کرے ہفت اقلیم

اعجاز کروں اُس کا بیاں کیا جوشش — جو ایک اشارے میں کرے مہ کو دو نیم

کرتا جو ہوں شاہِ دو جہاں کی تعریف (۳) — سُن کر نہ کرو میری زباں کی تعریف

Marfat.com

حیراں ہیں ملک بشر ہے کیوں کر ہوئے — پیغمبر آخر الزماں کی تعریف

اس جسم کو خاک میں ملایا ہم نے (۴) ہستی کو اپنی اب بھلایا ہم نے
کیا کہیئے حصول جستجو کا جوشش — اپنے تئیں کھو کر اُس کو پایا ہم نے

بس حرص و ہوا کی سمت مائل ہیں ہم ۵ ہستی وجود ہی کے قائل ہیں ہم
اُٹھتا نہیں جسم سے خودی کا پردہ — دیدار خدا کے آپ حائل ہیں ہم

آیا ہے پسند کنج عزلت مجھ کو (۶) اک خلق سے ہو گئی ہے نفرت مجھ کو
اُٹھنے کو مزاج چاہتا ہے کس کا — تکلیف اگر نہ دے یہ وحشت مجھ کو

اے دل جو تجھے ہے ہوس مے خواری (۷) ہر بزم میں اتنی ہی رہے ہشیاری
ہر چند کوئی پلائے تھوڑی پیجے — تا ہو نہ خط جام خط بیسماری

جوں چاہیے عجز و انکساری سیکھی ۸ ترکیب مدارات کی ساری سیکھی
ہر مور سلیمان ہے میرے نزدیک — جوشش کس سے یہ خاکساری سیکھی

لینا ہے زباں سے نام خالق بے جا ۹ اس امر میں شرط ہے تعلق دل کا
حاصل نہیں کچھ کہنے سے اللہ اللہ — توتے کی طرح پڑھا جو کلمہ تو کیا

پھرتے ہو خراب کسی کے ہمراہ ۱۰ ملتے جو ہو مجھ سے تم تو باصد اکراہ
نے حسن نہ خلق نے مروت نہ وفا — تس پر یہ گھمنڈ دل میں سبحان اللہ

نے گبر و یہود ہوں نہ اہل اسلام ۱۱ میں حضرت عشق کا کہاتا ہوں غلام
موقوف کیا ہے کفر و دیں کا جھگڑا — ناحق کے مباحثے سے مجھ کو کیا کام

Marfat.com

موقوف کر آہ غم گساری دل کی ۱۲ حد دشمنی ہے یہ دوستداری دل کی
سیماب کی طرح گرم جوشی سے تری — ہوتی ہے زیادہ بے قراری دل کی
آیا ہے موسم بہاراں ساقی ۱۳ رکھتے ہیں خمار مے گساراں ساقی
کس طرح نہ دیکھ رو دیں تجھ بن — بے مرد ہوا یہ ابر و باراں ساقی
اے شیر خدا اخ رسول الثقلین ۱۴ وے فاتح جنگ احد و بدر و حنین
بیماری میں اپنی ہیں اطبا حیران — دے جلد شفا مجھ کو طفیل حسنین
اے واقف اسرار خبر لے میری ۱۵ ہوں دکھ میں گرفتار خبر لے میری
بیماری صعب نے ستایا ہے مجھے — یا حیدر کرار خبر لے میری
نے دل میں ہمارے شوق دنیا کا دیا ۱۶ نے ہاتھ سے اپنے کام عقبیٰ کا لیا
حیراں ہیں کہ خالق حقیقی نے ہمیں — کس واسطے خلق اس زمانے میں کیا
دن رات تری ہمیشہ روتے گزری ۱۷ اوقات تری ہمیشہ روتے گزری
تو خلق ہوا جہاں میں جب سے جوشش — کیا بات تری ہمیشہ روتے گزری
گلشن میں شراب ارغوانی پیجے ۱۸ یا آں کہ بجائے بادہ پانی پیجے
دو نوں میں نہیں تفاوت اپنے نزدیک — گر ہاتھ سے تیرے یار جانی پیجے
می نوشی ہماری یا الٰہی نہ گئی ۱۹ اور ابر و ہوا کی خیر خواہی نہ گئی
اس مے کدۂ جہاں میں تو یہ ہم نے — کرنے کو تو کی و لے بنا ہی نہ گئی
ساقی کی دوستداری ہم سے چھوٹی ۲۰ اور پیر مغاں کی یاری ہم سے چھوٹی

Marfat.com

یوں تو ہیں گنہ گار سراپا لیکن — صد شکر کہ بادہ خواری ہم سے چھوٹی

۲۱ گو جان دے کوئی پر نہ اون کے ہوں گے — جی شوق سے لیں گے اُس کا جس کے ہوں گے

جوشش نہ رکھ ان بتوں سے ہرگز امید — یہ کس کے ہوئے ہیں اور کس کے ہوں گے

۲۲ کہنا نہ کسی کا دل میں لایا جوشش — ان سنگ دلوں سے دل لگایا جوشش

نے کہنے میں دل ہے اب نہ ملتے ہیں بتاں — جیسا میں کیا تھا ویسا پایا جوشش

۲۳ خاطر سے اُٹھا دیجیے دنیا کی ہوس — فریاد میں کیوں رہیے سدا مثل جرس

دیکھا ہے میں اس بحر میں مانند حباب — امید ٹھہرنے کی نہیں ایک نفس

۲۴ پیدا ہوئی جب سے تیری الفت دل میں — نے خواہش عیش ہے نہ عشرت دل میں

رہتا ہوں مدام درد و غم سے محظوظ — آنکھوں میں ہے اشک و آہ حسرت دل میں

۲۵ شیطان سدا مجھے کراتا ہے گناہ — دیتا ہی نہیں دل میں عبادت کو راہ

میں کیا ہوں بلا دی ہے دغا آدم کو — لاحول ولا قوۃ الا باللہ

۲۶ ہرگز نہ خیال ظلم رانی کیجے — ہر ایک پہ لطف و مہربانی کیجے

دو دن کی ہے زندگی جہاں میں جوشش — خاطر پہ کسی کی کیوں گرانی کیجے

۲۷ ہو بخت سے کاش استفادہ ہم کو — مطلب نہیں اور کچھ زیادہ ہم کو

وہ یار کسی طرح سے ہوئے محکوم — رہتا ہے سدا یہی ارادہ ہم کو

۲۸ یا تخت شہی پہ یاں بٹھائے مولیٰ — یا تختے کا منہ ہمیں دکھائے مولیٰ

وہ مالک مختار ہے ہم ہیں مجبور — راضی ہیں بقضا بہ جو رضائے مولیٰ

Marfat.com

۲۹ ہم مے کدۂ دہر میں رہتے ہیں مست — رکھتے ہیں غم نیست نہ اندیشۂ ہست
— بکتے ہیں یہی ولولۂ مستی میں — کیا خوب مثل ہے زندگی را عشق ہست

۳۰ جیسا کہ ترے لطف پہ رکھتے ہیں نظر — ویسا ہی ترے قہر سے ہے دل میں ڈر
— ہم تو ہیں گنہ گار تری ذات کریم — جس میں ہو بہتری ہماری سو کر

۳۱ نے ساقیِ غم گسار ونے شیشۂ مے — جو مجھ پہ گزرتی ہے کہوں کیا ہے ہے
— دل کا ہے یہ احوال کہ ہر دم ہر آن — پرکالۂ آتش ہے کہ پہلو میں ہے

۳۲ یہ لہو و لعب یہ شادمانی کب تک — یہ عیش و طرب یہ کامرانی کب تک
— پابند ہوا و حرص جوشش مت ہو — آخر ہے موت زندگانی کب تک

۳۳ ہے جن کو یہاں بے طمعی بے غرضی — سمجھیں ہیں ترقی و تنزل فرضی
— جوشش تو عبث فکر کم و بیش نہ کر — ہوتا ہے وہی جو کچھ ہے اُس کی مرضی

۳۴ گردوں کو قرار کس زمانے میں ہے — پھرتا ہے پڑا وہ جس زمانے میں ہے
— گرداب کو دیکھ کر بگولے پہ نگاہ — گردش میں ہے جو اس زمانے میں ہے

۳۵ بے فکر کہاں کوئی زمانے میں ہے — جو ہے سو فکر آب و دانے میں ہے
— جینے میں بہت خرابیاں ہیں جوشش — آرام ہے کچھ تو مر ہی جانے میں ہے

۳۶ کس واسطے ہم نالہ و فریاد کریں — بے فائدہ کیوں عمر کو برباد کریں
— آتا ہے یہی جی میں کہ جب تک ہے زیست — چپکے ہی رہیں اور تری یاد کریں

۳۷ ہے تیری کریمی کا بھروسا سب کو — مانگے ہے دعا یہ ایک عالم رد و د

Marfat.com

یارب کریم پنج تن کا صدقہ — برسے باران یہ حکم باران کو چ
کل رات عجب طرح سے گزری ہیہات ۳۸ اوقات عجب طرح سے گزری ہیہ
نہ چنگ و رباب تھا نہ ساقی نہ شراب — ہیہات عجب طرح سے گزری ہیہات
ہردم یہ آہ سرد بھرنا کیا ہے ۳۹ نے زندگی دو روزہ کرنا کیا ہے
اپنے جس حال میں ہی جوشش خوش رہ — آخر مرنا ہے اتنا ڈرنا کیا ہے
کرتا ہے خیال سو سو پھیرے دل میں ۴۰ گھر میں نے کیا نہ یار تیری دل میں
حسرت ہی میں اس بات کی مرجاؤں گا — افسوس ہی رہ جائے گا میرے دل میں
بے کل ہو جو اس کے پاس جاتے ہیں ہم ۴۱ حال دل بیتاب سناتے ہیں ہم
جوشش وہ منہ نہیں لگاتا ہم کو — اپنا سا منہ لیے پھر آتے ہیں ہم

مخمسات

ہم دو والے ہیں سمجھتے ہی نہیں خوب و زشت بند ۱ مظہر حق نظر آتا ہے ہر اک سنگ و خشت
جگہ آرام کی پاتے ہے ہی دیر و کنشت بصدائے زاہد و دعوت نہ کنم سوئے بہشت
کہ خدا در ازل از بہر بہشتم نہ سرشت
شیخ دہقانی تجھے بھول گئی اپنی کاشت کیا ہی کیا رنج و تعب روز کری تھا بر
کیوں پڑا سوئے ہے اب شام سے لیکر تا چاشت یک جو از خرمن ہستی نہ تواند برداشت

Marfat.com

ہر کہ از تخم فنا در رہ حق دانہ نکشت

بے کشی رندی و مستی ہے دوانوں کو مباح — گو رہِ عشق میں دیکھیں نہ کبھی روئے فلاح
شیخ بکتے ہے عبث مجھ سے تو ہر شام و صباح — تو و تسبیح و مصلیٰ و رہ زہد و صلاح

من و بت خانہ و زنار و رہ دیر و کنشت

میں تو عاصی ہوں گنہ گار ہوں اور وہ ہے کریم — خواہ جنت مری قسمت میں کرے خواہ جحیم
تجھ کو کیا اس سے اگر ہوئے تجھے طبع سلیم — منعم از مے مکن اے زاہدِ صوفی کہ حکیم

در ازل طینت ما را بہ مے ناب سرشت

گو کوئی بیٹھے بچھا کر کے ریا کی مسند — اور ہو خلق کی ہر ایک طرف سے آمد
یارو کہتا ہیں یہ بات ہیں از راہِ حسد — راحت عین بہشت و لب جو بش نہ بود

ہر کہ او دامنِ دل دار خود از دست بہشت

چلّے کھینچا ہی کرے ہو وہ بہ صد رنج و محن — اور تسبیح و مصلّیٰ ہی سے کرتا ہو سخن
گو ہوئے مشق اسے ساری مشیخت کے فن — صوفیِ صاف بہشتی نہ بود زانکہ چمن

خرقہ در رہنِ مے کدہا در گرو بادہ بہشت

مجھ کو جو بخشش جو گنہ کار کہیں نیک و بد — فی الحقیقت ہو اسے جان نہ از راہِ حسد
واسطے تیرے یہی شعر ہے حافظ کا سند — حافظا لطف حق ار با تو عنایت دارد

باش فارغ ز غم دوزخ و از یاد بہشت

Marfat.com

مخمّس دوم ۵ بند

جب سے شبِ فرقت نے صورت مجھے کھلائی ۔ ہے اشک کی بہتایت آوارگی سرسائی
آنکھوں میں خلائق کی ٹھہراہوں میں سودائی ۔ اے پادشہِ خوباں داد از غمِ تنہائی
دل بے تو بجاں آمد وقت است کہ باز آئی

گھبرائیے فرقت میں تو عشق میں ہے خامی ۔ اور آہ و فغاں کرنا ہے موجبِ بدنامی
گو دور رکھے تجھ سے یہ گردشِ ایامی ۔ اے دردِ توام درماں در بسترِ ناکامی
دے یادِ توام مونس در گوشۂ تنہائی

پہلو میں دل مضطر ہونٹوں پہ ہے آہ سرد ۔ آنکھوں میں بھرے آنسو لب خشک ہے چہرہ زرد
کہنے میں نہیں آتا ہم کیا کہیں اپنا درد ۔ مشتاقی و مہجوری دور از تو چناں کرد
کز دست بخواہد شد پایانِ شکیبائی

پھرتے ہیں اسے جویاں حیران و پریشاں ہم ۔ فرصت نہیں یک ساعت آرام نہیں اک دم
روتے ہیں بشدت اور پڑھتے ہیں یہی ہیم ۔ یارب بہ کہ بتواں گفت ایں نکتہ کہ در عالم
رخسارہ بکس ننمود آں شاہدِ ہرجائی

جوشش یہی کہتا ہے برآتے ہیں سب مقصد ۔ شادی سے مبدل اب ہوتا ہے غم بے حد
ہو عیش سے ہم بستر عشرت کی بچھا مسند ۔ حافظ شبِ ہجراں شد بوئے خوش یار آمد
شادیت مبارک باد ای عاشقِ شیدائی

Marfat.com

مخمس سوم ۷ بند

اُٹھے تھے شعلۂ غم ایک روز سینے سے ۳/۳۵ بہ تنگ سخت ہوا تھا میں اپنے جینے سے
پڑھے تھا شعر یہی دیکھ کر سفینے سے نہ ہاتھ اُٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے
کسے دماغ کہ ہو دوبدو کمینے سے

نہ سر پہ چتر پھرے گو کہ ابرِ نیساں کا نہ بادشاہ کہاؤں میں جن و انساں کا
نہ حکمراں ہوں ہر شہر و سرِ بیاباں کا نہیں خیال مجھے خاتمِ سلیماں کا
بہ رنگ نام ہوں برکندہ دل نگینے سے

جو دیکھا ساقی کو مغرور مے پرستوں نے صراحی سنگ سے کی چور مے پرستوں نے
پیالہ پھینک دیا دور مے پرستوں نے بسانِ دانۂ انگور مے پرستوں نے
لیا ہے فیض مرے دل کے آبگینے سے

کیا خراب خیالات دور نے ہم کو رہِ صواب سے پھیرا غرور نے ہم کو
کیا نہ منفعل اپنے قصور نے ہم کو مآلِ کار سمجھایا شعور نے ہم کو
بہ نقدِ مال لگا ہاتھ اس دفینے سے

تمام عمر قفس میں مری گزر جائے رہے نہ طاقتِ پرواز بال و پر جائے
غرض قبول ہے یہ جان بھی اگر جائے ڈرا ہوا ہوں میں کہ دلِ زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

Marfat.com

نہ پھولتے ہوئی اس گلستاں کے کچھ عرصہ — نہ ربط کو ہے گل و بلبلاں سے کچھ عرصہ
نہ آنے جانے بہار و خزاں گے کچھ عرصہ — ترقی اور تنزّل کو یاں گے کچھ عرصہ

مثالِ ماہ زیادہ نہیں مہینے سے

پڑا ہے شور ترا اب چمن چمن اے درد — کفن ہوا تن غنچہ نہ پیرہن اے درد
کہاں چاہیے جوشش سے یہ سخن اے درد — بسا ہے کون تری دل میں گل بدن اے درد

کہ بو گلاب کی آئی ترے پسینے سے

مثنویات

مثنوی در ہجو بکاری

ہے یہ چرخ کمینہ دون پرور — ۱/۴۲ — دشمن خاندانِ اہل ہنر
کس زباں سے میں اس کی ہجو کروں — ایک ایذا رساں ہے یہ ملعون
گر شکایت کروں کچھ اُس کی رقم — تیغ غیرت کرے زباں کو قلم
خطرۂ آسمان کرتا ہوں — حال اپنا بیان کرتا ہوں
ایک مدت سے شہر میں تھے ہم — نے کہیں ذکر رنج تھا نے غم
حبِّ دنیا سے ننگ رکھتے تھے — ساتھ اپنے ہی جنگ رکھتے تھے
ہم نشینی تھی گوشہ گیروں سے — ملتے پھرتے تھے ہم فقیروں سے

Marfat.com

اتفاقاً یہ اتفاق ہوا | شہر کا رہنا دل پہ شاق ہوا
فلکِ حیلہ جو نے شہ پائی | چھوٹتے اُس کے جی میں یہ آئی
قدر اندوہ و غم نہیں اس کو | لے چلا چاہیے کہیں اس کو
تا ہو آگاہ درد و رنج و محن | نہ کرے خوش دلی سے فکر سخن
الغرض مجھ کو لے چلا واں سے | ہو گئی دوری جسم کو جاں سے
ساتھ لے خستگی و خواری کو | لا دکھایا مجھے ٹکاری کو
جس گھڑی قلعے کے میں پاس گیا | دیکھتے ہی مرا حواس گیا
لگا کہنے اُٹھا کے دست دعا | ہوا مجھ سے گناہ ایسا کیا
یا الٰہی تو کس جگہ لایا | کیوں مجھے یہ زمانہ دکھلایا
گرد اس کے ہے خندق ایسی عمیق | کہ سراپا ہے قلعہ اس میں غریق
نہ کہیں برج ہے نہ بارہ ہے | کسی دریا کا یہ کنارہ ہے
خاک میں مل گئی ہے ساری فصیل | جابجا رہ گئی ہے قدر قلیل
زندھی نہیں ہے آشیانۂ چغد | دہن نوبت تک ہے خانۂ چغد
یہ کھڑا ہے جو کہنہ دروازہ | ہجو اس کی ہے معنیِ تازہ
ہیں جو اس میں کواڑ چپیدہ | تا بہ چوکھٹ تمام بوسیدہ
جائے نقارخانہ اُس کے اوپر | کر دی ہے شکست شور و شر
دیکھو ٹک دیکھو گردشِ افلاک | قلعہ سارا ہے ایک تودۂ خاک

Marfat.com

بارے جا قلعے میں دخیل ہوئے — سخت رسوا ہوئے ذلیل ہوئے
نہ ملی جا جگہ ہم کو رہنے کو — رہ گئی یہ بھی بات کہنے کو
کیوں نہ ہو واں جگہ کا ملنا محال — یارو ہوئے جہاں کا یہ احوال
چند گھر ہیں جو درمیانِ قلعہ — جن سے ہے نام اور نشانِ قلعہ
کیا کہوں ان کی میں خوش اسلوبی — جن کی تعمیر کی ہے یہ خوبی
چار دیوار آس پاس نہیں — ہیں بھی چھپّر تو اُن پہ گھاس نہیں
بتیاں ان میں جو لگائی ہیں — بتیاں کیا دیا سلائیاں ہیں
نے کہیں در رہا ہے نے دیوا — جوشِ باراں سے پڑ گئے ہیں غا
گڑھے سے یہ مکان کیا کم ہیں — رشکِ بیت الخلائے عالم ہیں
لوگ کہتے ہیں جس کو رنگ محل — کیے اس میں شکست نے یہ خلل
ہے جو دالان درنہ دار دھے — سایہ باں کا اثر نہ دار دھے
کوٹھری ہے تو چھت نہیں اس میں — ہے جو کوٹھا تو ست نہیں اُس میں
زیرِ سقف اس کے ٹک جو ہوں میں کھڑا — ڈر رہے ہے کہیں یہ گر نہ پڑے
اتنے بوسیدہ ہو گئے ہیں منڈیر — صحن خانہ میں لگ رہے ہیں ڈھیر
خم ہو رہ گئے ہیں ساری ستون — رنگ ان پر ہے مالکوں کا خون
اور عمارات تو جو ہیں اکثر — فی الحقیقت وہ ان سے بھی بدتر
قلعے کا تو عیاں ہوا سب حال — اب سنو اس کے گرد کا احوال

Marfat.com

گاؤں سارے اُجاڑ ہی دیکھے جھاڑ جنگل پہاڑ ہی دیکھے
کون جا ہے جہاں نہ قوم نہیں کون گھر ہے کہ جس میں بوم نہیں
جس طرف دیکھتے ہیں کھنڈھر ہے چغد و زاغ و زغن ہی کا گھر ہے
کہیں باقی رہی نہ آبادی ہے گھروں میں شغال کے شادی
اب وہ سرسبز کشت زار کہاں سبزۂ نو کہاں بہار کہاں
کھیت جتنے ہیں ہار ٹھیں ان میں یا کٹیلوں کے جھاڑ ہیں ان میں
پہنچتی ہے جہاں تلک کہ نگاہ نظر آتا ہے صرف سبزۂ کاہ
ہے بگولا ہلاک اس غم میں سر پہ ڈالے ہے خاک اس غم میں
یا الٰہی میں کس طرف جاؤں سرکشی اپنی کس کو دکھلاؤں
آدمی کا کہیں نشان نہیں ہیں بھی بعضے تو ان میں جان نہیں
غرض ایسا کوئی دیار نہیں اور ہے بھی تو آشنا خوار نہیں
ہو گئے ہیں اُجاڑ شہر کے شہر پر ہے یہ ملک بس خدا کا قہر
کہیں سنتے نہیں صدائے شغال شیر ہی بولتے ہیں جائے شغال
چاہیے اہلِ ہوش یاں نہ رہے ہوئیں حیواں جہاں وہاں نہ رہے
اور رہے بھی یہاں تو کھائے کیا کھانے کے واسطے پکائے کیا
کھانے کو چاہیے جو کچھ اسباب سو تو ہے یک قلم یہاں نایاب
ایک دانہ نہیں گھروں کے بیچ خاک اُڑتی تھی خرمنوں کے بیچ

Marfat.com

بعض بنسا جو رہ گیا ہے کہیں — اُس کی دُکان میں بھی خاک نہیں
یہ تو ممکن نہیں کہ یاں کچھ کھاؤ — یوں پکایا کرو خیالی پلاؤ
چپ ہو جوشش نہ کر تو جوش و خروش — عقل سر پر کھڑی کہے ہے خموش
طول کرنے سے فائدہ کیا ہے — مثنوی مختصر تماشا ہے

نقل کبوتر باز

اک محلے میں تھے کبوتر باز ۲/۱۲ اپنے فن میں سبھوں سے تھے ممتاز
ٹھاٹ تھا ان کے کبوتر کا — گھر نہ تھا ان کا تکیہ تھا پر کا
بلیاں جتنی تھیں محلے کی — اک محلہ کیا پتے پتے کی
چھٹیاں رہتیں جعفری کے ساتھ — ماریں تھیں نت کبوتروں پر ہاتھ
ایک دن آپ تو کہیں کو چلے — کہ گئے جورو کو تقید سے
ایک پر بھی مرے کبوتر کا — کسی بلی نے گر کہیں چھیڑا
آتے ہی لینے دوں نہ تجھ کو سانس — چھوٹتے .... میں چلا دوں بانس
سن کے یہ وہ غریب چپکی رہی — دل میں کہنے لگی کہ خوب کہی
بارے ناچار کر خدا پہ نظر — پھینک کر بیٹھی جعفری کا ڈر
دور کر اپنے اور بگانے کو — بے تکلف لگی نہانے کو

Marfat.com

اتفاقاً کہیں تھا اک بلاّ — جیسے کتّے کا ہو بڑا پلاّ
توڑ کر جعفری کو جا ہی گھسا — اک کبوتر کو موذی لے بھاگا
چڑھ گیا جلد ایک کوٹھے پر — تھا وہ کوٹھا سبھوں کا مدّ نظر
اس کی پڑتی جو ہے گی اس پہ نظر — تن بدن کی رہی نہ اس کو خبر
بارے جا پہنچی یہ بھی اُس کے ساتھ — وہ کوئی آئے ہے کسی کے ہاتھ
دیکھ کر رنڈیاں محلّے کی — لگیں کہنے کہ خیر ہے بی بی
سُن کے یہ بات بھر کے ٹھنڈی سانس — بولی ننگی بھلی کہ . . . میں بانس

نقل افیونی

م/۹

اک افیمی کی نقل کرتا ہوں — نقل کرتے بھی اُس کی ڈرتا ہوں
کہ مبادا اُس کا منہ پہ آئے نام — ہو کے بے خود کہوں رحیم کو رام
اک نقل اُس کی مجھ کو بھاتی ہے — اس لیے اب زباں پہ آتی ہے
ایک دن آپ گھولتے تھے نشہ — ہوا از بس ہجوم مکھی کا
ایک کی آتی ہے جو کم بختی — ہم صفیروں سے اپنے وہ بھٹکی
جا گھسی اُن کی ناک میں اک بار — خواب غفلت سے آپ ہو بیدار
اُنگلی . . . میں ڈال تھام کے ناک — بولتے کیا ہیں . . . پاک؟

Marfat.com

. . . . کدھر تو جائے گی
اب مجھے کس طرح ستائے گی

الغرض جو نسیم کھاتا ہے
— . . . گردن کو بھول جاتا ہے

اے صاحبِ حسن و خلق تجھ سا
ہے پیدا نہ کوئی ہوا نہ ہوگا

خورشید اگرچہ بادشا ہے
تیرے دروازے کا گدا ہے

جلوے پہ جو تیرا حسن آئے
مہتاب نہ اس کی تاب لائے

نے حور ہے تو نہ تو پری ہے
پر مالکِ ملکِ دل بری ہے

جس وقت تو خوش خرام ہوئے
شمشاد ترا غلام ہوئے

آگے تیرے جو آئے شیریں
لونڈی تیری کہائے شیریں

برپا کرتا ہے یاں قیامت
اللہ رے تیرا قد و قامت

شیریں مفتوں ہو دیکھ تجھ کو
لیلیٰ مجنوں ہو دیکھ تجھ کو

مانی جو ٹک تو منہ دکھائے
کاغذ پھاڑے قلم جلائے

بہزاد جب کھینچے تیری تصویر
لاگے ترے عشق کا اسے تیر

جس وقت تو بے حجاب ہوئے
سارا عالم خراب ہوئے

آئینے کو تو جو منہ دکھائے
وہ اپنی صفا کو بھول جائے

ہے جیسی صفا ترے سخن میں
ایسا اک در نہیں عدن میں

گانا ترا کیا کہوں میں کیا ہے
جادو ہے سحر ہے بلا ہے

گانے پہ مزاج جب ترا ہو
سمجھے گر بیجو باورا ہو

Marfat.com

بجھ میں نیرنگ بے سخن ہے — اس واسطے نام نورتن ہے
اپنی یہ دعا ہے تاقیامت — اللہ تجھے رکھے سلامت

قطعات

۱/۲
بزم جہاں ہے رنگیں جوں لالہ زار ہولی — لائی ہے ساتھ اپنے تو گیا بہار ہولی
بکے گلال کے جو ہر طرف اڑ رہے ہیں — دل کا نکالتی ہے اپنے غبار ہولی
پچکاری ہاتھ میں ہے نا کاری باتیں منہ پر — آپس میں کھیلتے ہیں یوں بحل عذار ہولی
گردن میں ایک کے ہے ہاتھ ایک کا حمائل — باہم کریں ہیں بیٹھے بوس و کنار ہولی
بے اختیار آتی ہے یہ ترنگ دل میں — پہلو میں کھینچ لیجے اور کیجیے پیار ہولی
رنگیں لباس پہرے بیٹھے ہیں ہر پری رو — آپس میں قمقموں کی ہوتی ہے مار ہولی
چھاتی کے قمقموں پر جب قمقمہ لگے ہے — خنداں نظر پڑے ہے مثل انار ہولی
جی چاہتا یہی ہے اس وقت بے تکلف — ہاتھوں میں لے کر ان کو دیجے فشار ہولی
ابرک کی ڈھال ہے اور ہاتھوں میں قمقمے ہیں — کھیلے ہے اس طرح سے اب ہنر گار ہولی
یہ شوق ہے دلوں میں ہر اک کہ تیرے ہوتے — ہر طرف ہو رہی ہے تیری پکار ہولی
لے لے عبیر و ابرک ہر سو اڑا اڑا کر — ہر شخص بولتا ہے بے اختیار ہولی
ہے راگ و رنگ ہر سو یاں بادرا ہے بیجو — گاتا ہے ہر پری رو دے دے کے تا ہو لی
ڈھولک ستار و طبلہ چنگ و رباب قانون — سب بج رہے ہیں باجے تا موسیقار ہولی

Marfat.com

اک طرف ڈومنی ہے اک طرف راج پاتر — اک طرف کنچنی ہے گاتی پکار ہولی
اک طرف ناچتے ہیں گت لونڈی بھگتیوں کے — اک طرف بھانڈ گاتے ہیں بھڑٹے مار ہولی
اور کہتے ہیں کہ بھڑوا ہو جو نہ ہولی کھیلے — اس وقت تو ہوئی ہے ہم پر سوار ہولی
ہولی کا موسم آیا عشرت نے منہ دکھایا — لے شاہ تا گدا سب کھیلیں ہیں یار ہولی
اس سال گر نہ ہوئے گا تو شریک مجلس — روئے گی تیرے در پر جا زار زار ہولی
جائے امیر وابرک خاک ہی اڑا اڑا کر — کھیلیں دھلینڈی کے دن سب پُر بہار ہولی
جوشش ابیر وابرک اڑتا نہیں سروں پر — لعل و گہر کرے ہے سب پر نثار ہولی

قطعہ تاریخ وفات میر وارث علی نالاں تخلص

مر گیا جب سے میرا سید پاک — چشم گریاں ہے سینہ بریاں ہے
شام تا صبح صبح سے تا شام — ہاتھ میرا ہے اور گریباں ہے
اُٹھ گیا شعر و شاعری کا لطف — اس کے غم میں ہے جو سخن داں ہے
نہ قصیدہ پڑھے ہے کوئی نہ قطعہ — نہ کوئی دہر میں غزل خواں ہے
فکر تاریخ فوت تھی اُس کی — کہا ہاتف نے کیوں تو حیراں ہے
نام کو اس کے اور تخلص کو — جمع کر دیکھ ہم گر میاں ہے
جوشش اس کی وفات کی تاریخ — میر وارث علی نالاں ہے

اے خداوند جہاں قبلۂ وارستہ دلاں — مبدع لطف و کرم منبع جود و احساں

کون غم خوار ہی تجھ ذات سوا عالم میں — کیجیے کس سے پریشانی احوال بیاں
تنگ دل غنچہ صفت ہوں چمن دہر کے بیچ — آئینہ وار ہر اک بزم میں ہوں میں حیراں
نے مجھے تاب و تواں ہی نہ مری جی کو قرار — نے مرے کینے میں دل ہے نہ یہ چشم گریاں
پڑا پھرتا ہوں میں سرگشتہ بگولے کی طرح — نے کہیں ٹھور ٹھکانا ہے نہ ہی کوئی مکاں
شاہد حال خدا ہی مری ان باتوں کا — کچھ غلط اس میں کیا ہوئی اگر شرح و بیاں
اپنے معبود سے ہر صبح یہ مانگوں ہوں دعا — اور ہر شام کیا ہی میں یہی ورد زباں
یا الٰہی بہ طفیل حضرات معصوم — جبتک اس کہنہ سرا میں ہی یہ جوشش یہاں
خوان الوان لئیماں سے رکھ اس کو محروم — دے اسے دست کریماں ہی سے یک پارۂ ناں
ہے بہت بے ادبی طول سخن اس کے حضور — جو زباں داں کہ سمجھا ہو خموشی کی زباں

قطعہ تاریخ وفات محمد قلی خاں مشتاق تخلص

ہمارا خان عالی شان جوشش ہے — گیا اُٹھ اس جہاں سے اک دم میں
غم اس کا دوستوں ہی کو نہیں ہے — فلک بھی ہے سیہ پوش اُس کے غم میں
کہاں تک رو دیئے ماتم میں اُس کے — نہیں باقی رہا نم چشم نم میں
جو تاریخ وفات خان مرحوم — یہ چاہا کیجیے اس درد و الم میں
گریباں پھاڑ اپنا ہاتف غیب — یہ بولا اب گیا مشتاق اہم میں ۲۲۳ ہجری

Marfat.com

قصائد

قصیدہ اول نعت در جناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

مطلع
جو کوئی درگہ عالی کا تیری ہو زوار
لگے پلک سے پلک پھر نہ اُس کی آئینہ وار

ہر ایک زینہ در ہے کہ رشک پایۂ عرش
ملائکان مقرّب کا واں نہیں ہے گزار

سپہر پایہ ہے وہ آستاں ترا جس میں
ستارہ وار ہیں گل میخ دیدہ بیدار

بنا ہے گنبد عالی ہے ایک قبۂ نور
فرشتے اُس کے ہیں مزدور ذات حق معمار

کلس کلس نہیں ہے گنبد منور کا
گچھے ہیں سنہرے یہ اُس کے سبزۂ سیّار

نظر نہ ٹھہرے ترے مرقدِ مقدّس پر
بہ سانِ طور سراپا ہے وہ تجلّی زار

میں راست باز ہوں یہ بات راست کہتا ہوں
دو نردبان فلک اُس کے دونوں ہیں مینار

زمینِ صحن مبارک یہاں تلک ہے صاف
نگاہ کیجیے تو فلس سمک تلک ہو شمار

جو دیکھے مہر تو آنکھ اس کی بھی جھپک جائے
جھلک رکھے ہے یہ ہر وقت ہر در و دیوار

لکھے ہیں آیۂ قرآن سب بہ آب طلا
بیان میں نہیں آتا کچھ اس کا نقش و نگار

ظہور نور ترا یوں محیط عالم ہے
کہ جیسے نقطے کے حاوی ہے دائرہ پرکار

ترا کلام وہ معجز بیان ہے شاہا
کہ جس کو سنتے ہی کفار ہو گئے دیں دار

Marfat.com

جو ہو بڑا ہی زباں آور و کلیم کلام | نہ ہوسکے اس کو تری آگے طاقت گفتار
ترا وہ ابر کرم خلق پر ہے سایہ فگن | بجھا دے آتش دوزخ کو جس کی ایک پھوار
تری سخا کے سبب کیسہ بھر تہی کیسہ | رکھے ہے ماہ سے ماہی تلک ہزار دینار
تمام عالم اگر زنگبار ہو جائے | نہ دیکھے تیغ عدو کش تری رخ زنگار
جو تیر دست مبارک فلک پہ جائے بیٹھ | ادھر نظر پڑی سوفار اُدھر ہو پیکاں پار
عجب نہیں ہے کہ اس شبہے میں پڑی عالم | کہ ہے یہ اختر تابندہ یا کہ ہے سوفار
زبان بیری ہے قاصر بیان میں اس کے | میں کس زباں سے کروں معجزے تری اظہار
یہ معجزہ ہے کہ امّی لقب ہو جو کوئی | اسی پہ علم لدنّی کا آخر بس ہو مدار
یہ معجزہ ہے کہ شق القمر کیا تونے | یہ معجزہ اٹھی زمرکان خل لعل دی بار
یہ معجزہ ہے کہ قسمت کری تو جس شے کو | مساوی ہوئے دو مقسوم ہر صغار و کبار
یہ معجزہ ہے کہ ہم بند ہاتھ ہی میں رہا | نظر نہ آیا مگر کا تری کہیں آثار
مہندسان زمانہ ہزار قصد کریں | کسی سے ہوئے نہ اعجاز احمدی کا شمار
کشایش اس کی ہی تقدیر میں تری ہاتھوں | کھلے نہ ناخن تدبیر سے جو عقدۂ کار
دو جرم بخش کہ بخشایش گنہ اس کی | زباں پہ آنے نہ دیوے کسی کے استغفار
جو بوے گلشن خلق اس کی لے نہ جائے نسیم | نہ مشک بو ہو کبھی ناف آہوے تاتار
زمین بھی پھرے پانی میں جوں کف دریا | سر زمیں پہ اگر ہو نہ اس کے علم کا بار
وغا کے روز ہو کیسا ہی رستم دستاں | مقابلہ نہ کرے اس کا لائق روبہ فرار

Marfat.com

جہاد پر جو کمر باندھے لشکر اسلام
کلوخ ہاتھ نہ آئے بجز سر کفار

کیا کریم نے حل اک مشکلات تجھے
ترے کرم سے نہ دشوار ہو گئے دشوار

تری جناب مقابیں ہیں اے شہ کونین
دعا یہ مانگوں ہوں میں صبح و شام لیل و نہار

گناہ گار ہوں عاصی ہوں امتوں میں تری
شمار ہوں نہ جرائم سے بروز شمار

زمیں کے سر پہ ہی جب تک کہ سایبان فلک
فلک کے سر پہ ہی جب تک کہ مہر کی دستار

موافقوں کے ترے پاؤں دولت و اقبال —
مخالفوں کے رہے سر پہ سایۂ ادبار

صاف طینت نہ کیا چاہیے گردوں کو خیال
عکس رکھتا ہے یہ ہر ایک سے آئینہ مثال

ناتواں ہیچ ہے نہ رکھ چشم توقع اس سے
پست ہمت ہے نہ کر اس کی بزرگی کا خیال

ماہ نو کو ہی دیتا ہے ترقی ضیا
بدر کے سر پہ ہی لائی ہے آخر کو زوال

شعبدہ بازی و نیرنگی سے اس کج رو کی
اہل کاران فلک کا ہے عجب کچھ احوال

عالم شب جو ہی مہتاب گر اس کو دیکھو
چہرۂ صاف پہ اس کے ہی جمی گرد ملال

نہ عطارد کو دبیری کا بھروسا اپنی
نہ غم و غصہ سے ہے رنگ رخ زہرہ بحال

ہر سحر خوف ستم سے اسی بد طینت کے
کانپتا نکلے ہی خورشید بہ این جاہ و جلال

دیکھ دیکھ آٹھ پہر اس کی تلون طبعی
نہیں مریخ کو کتوالی پہ کچھ استقلال

چرخ ہفتم تے دیا چرخ زحل کو ایسا
کہ وہ تھا بدر کے مانند ہوا شکل ہلال

اس جفا کار و جفا جو کے جو بارہ ہیں بروج
گذری ہی رنج و تعب میں ہی انھوں کی مہ و سال

غلطی ہی جو حمل پر کریں آرام حمل
سر کے ٹکرانے میں اس کو نہیں اک دم اہمال

Marfat.com

بار اندوہ و غم و رنج و مصیبت کے سبب ٹوٹ کر رم کرنے لگا اور زباں دی ہی نکال

دود لہ خوف جدائی سے دو رہتا ہے مدام گرچہ جوزا کو میسر ہے شب و روز وصال

دست و پا گم کیے بے ہوش پڑا ہی سرطان تاب و طاقت نہیں اتنی کہ چلے پاؤں نکال

جب سے آ کر کے پڑا پنجے میں اس موذی کے تھا اسد شیر ژیاں ہو گیا مانند شغال

تو بہت شکل اسد سے کہ مجازی ہے وہ مثل سنبل ہے سدا سنبلہ آشفتہ حال

ہاتھ سے اس کے گہے پلۂ میزاں نہ اٹھا کثرت بار غم او پہ یہ نہ اٹھتا ہے دال

رات دن درپے ایذا یہ فلک رہتا ہے نیش عقرب کا نہیں چھوڑتا دیکھو دنبال

دیکھ کر حال بروج اور تعدی اس کی قوس نے ڈر سے دیا تیر و کماں ہاتھ سے ڈال

متلاشی کسی ذابح کا نہیں یہ قصاب لحم و شحم اپنا ہوا ہی گا جدی کو جنجال

فرصت اک دم نہیں ملتی کہ وہ آرام کرے دلو کو بھرتے ہی گزری ہے سدا اشک و کھال

خشک آتا ہی نظر چشمۂ خورشید تلک زندگی حوت کو بے آب ہوئی سر کا وبال

کئی نادان اگر اکٹھے ہوں مثال پروین اور جوزا کی طرح جمع ہوں دو اہل کمال

متفق رہنے میں ان کے خلل انداز یہ ہو ان کے آپس میں نہ ہونے دی کبھی قال و مقال

جس کسی کی حرکات و سکنات ایسی ہوں فائدہ کیا جو رتم کیجیے اس کے افعال

کیوں نہ پھر وصف کروں اس شہ دیں پرور کا جس سے ہے دین قوی غرہ تیغ جلال

یعنی وہ شیر خدا قوت بازوے رسول کہ اگر تیغ دو سر اس کی نہ ہوتی قتال

منہدم ہوتی نہ گر دن کشی ظلمت کفر نور ایمان کو کھاتا ہی نہ عالم میں جمال

Marfat.com

گر نہ ہوتی بہ خدا ذات مبارک اس کی
کھول سکتا تھا کوئی عقدۂ کار دنیا

حفظ اُس کا جو نہ ہو سایہ فگن عالم پر
آب آتش کے جگر میں نہ رکھے ایک شرر

ہو طبیعت پہ اگر اُس کی غضب مستولی
خوف سے خلقت انساں تن فقط گل جائے

نہ رہے عرش نہ کرسی نہ زمین و نہ زماں
کوہ پیکر ہو کوئی یا ہو کوئی رُوئیں تن

آتشِ قہر کا اس کے جو پڑے ایک شرر
بحر بخشش جو کبھی جوش میں آئی اُس کا

زر فشانی کو اُٹھائے وہ اگر دستِ عطا
گر ارادہ وہ کرے کیجیے تیر اندازی

ساتھ ہی اُس کے ارادے کے تیقن یہ ہے
جا کے اُس درگہ عالی میں بہ صد عجز و نیاز

اے شہِ کون و مکاں دیکھ ترا جاہ و جلال
آستاں پہ زری سر آن کریں ہیں سجدے

خوشہ چین خرمنِ عالی کے ہیں ارباب علوم

مشکلات دو جہاں کا تھا نہ کوئی حلاّل
کر سکے تھا کوئی حل دین کے عقدے فی الحال

چار ارکانِ عناصر کا یہ ہوئے احوال
باد کے ہاتھ سے ہو خاک کو آرام محال

اور وہ دیکھے کبھی گاہِ غضب آنکھ نکال
راست کہتا ہوں میں یہ بات کرو خوب خیال

نہ رہے مشرق و مغرب نہ جنوب نہ شمال
سامنا چھوڑ دے جس وقت اُسے آئی جلال

کودنے اور اچھلنے لگے اگیا بتیال
ہوں تہی کیسہ سبھی مثل صدف مالامال

لائے خاطر میں تونگر کو نہ کوئی کنگال
جتنے اس روئے زمیں پر نظر آتے ہیں جبال

کہ مشتبک سبھی ہو جائیں بہ شکل غربال
پڑھوں اک مطلع ثانی یہی آیا ہے خیال

دست بستہ ہیں شہ ماضی و مستقبل و حال
غوث اور قطب و ولی عارف و اوتاد و ابدال

حکما و علما و فضلا اہل کمال

Marfat.com

عہد میں تیرے نہ دے کوئی کسی کو ایذا ہے سدا شیر کے چنگل میں چراگاہ غزال

عدل ایسا ہے ترا خوف عدالت سے تری رات دن بھاگا ہی پھرتا ہے فلک سا قتال

تیری تیغ دو زباں وہ ہے ثنا میں جس کی ہوئے دو ٹکڑے زباں منہ میں ہو کیوں کر لال

وصف دلدل میں کروں کیا وہ ہے ایسا چالاک ذہن میں ٹھہرے نہ ہرچند اسے کیجے خیال

سامنے گر کوئی ایسا ہی عدو ہو جس کی ابر آسا ہو زرہ خود ہو خورشید مثال

تیر ہو نیزۂ شہاب اور کماں قوس قزح کہکشاں کی سی ہو تلوار فلک کی سی ڈھال

اور بچی ہو کے وہ اس طرح سے ہنگام دغا خرِ دجال پہ بیٹھا ہو ہو بہ شکل دجال

بخدا ایک ہی ضربت میں یداللّٰہی کی زور بازو کا کہوں اس کے میں کیا تجھ سے حال

ہیچ میں ہاتھ جو سیمرغ کے سر پہ رکھ دے پہنچے یہ صدمہ کہ فی الفور وہ کر دے پنجال

بارگہ میں تری اے بادشہ ہر دو جہاں حکم ہو تو پڑھوں اک مطلع عرض احوال

لشکرِ دل نے کیا مزرع دل کو پامال ی .. ..

کس روش دیکھوں میں سرسبزی و شادابی کو باغ دل کا مرے جل جائے .. .. ..

چمن عیش ہے آرام گہ بادِ خزاں خشک ہو جائے ہے ریحاں مری مانند سفال

یہ جو بکتا ہوں ترے سامنے میں بیہودہ اس مری ہرزہ درائی کا شہا ہے یہ مآل

کہ نہ محتاج ہوں عالم میں کسی ناکس کا ملے تیرے ہی خزانے سے مجھے مال و منال

اور ازل تا بہ ابد زیر و زبر ہے یا شاہ سر ادبار عدو و ترا پائے اقبال

رحمت حق تلے جو دل میں رکھے تیری ولا — لعنتی وہ جسے ہو ساتھ ترے جنگ و جدال

Marfat.com

نقش کو غیر کے تو صفحۂ دل سے کر حک
جلوہ گر یار کی صورت ہو سدا جس دل میں

پرتو روئے صنم چاہیے دل میں ایسا
حرص دنیا کی اُٹھا دل سے تو اپنے جس طرح

دُرِ مقصود ملے یا کہ نکل جائے جان
سربلندی نہیں کچھ خوب زمانے میں کبھی

پختگی خوب ہے جس فن میں ہو مرد ہشیار
خوب دیکھا ہے میں نیرنگیٔ گردوں کہ سدا

غیر از آبلہ حاصل نہ ہوا کچھ زنہار
. . . .

. . . . بی کو نہیں چشم بینا
زیب و زینت میں جو ہوس کو تو جاتی ہے گڑا

ایک کے دل میں نہیں منزل مقصود کا شوق
فکر دنیا میں سمجھتے نہیں یہ طالب زر

یہ قصیدہ تو میں کہتا ہی تھا لیکن دل نے
یہ پڑھا مطلع رنگیں کہ جگر آب ہوا

ابر رحمت سے ہوا فیض چمن میں یاں تک
تا بہ کہاں ہے نظارگی یوں موقت خرام

دیکھے جلوۂ حق ارض سے لے تا بہ فلک
طعن خورشید پہ کرتی ہی ہے اس کی جھلک

جس طرح مہر سے مہ رکھے ہے اختر سے فلک
حرف کو صفحۂ کاغذ سے اُٹھائے کہ زلک

ماریے غوطہ یم عشق میں ہو کر نہ دھڑک
ماہ نو فرق پہ گردوں کے ہے مانند لچک

زر ناقص کو دکھاتے ہیں سبھی ردی محک
زخم پر یاس کے الماس سے چھڑکے ہے نمک

طے کیا پائے طلب نے لے سما تا بہ سمک
چشم میں اب اہل جہاں کی مردک

بارہا میں نے یہ دیکھا جو گیا ہوں اُن تک
جوہر مردم دانا نہیں سمجھے مردک

جادۂ دشت فنا پر ہیں یہاں گو ہر یک
کام کیا آئے یہ جاہ جو لگ جائے پلک

چشم پر طبع کی رکھ فکر غزل کی عینک
لخت دل چشم سے آتے ہیں چلو دامن تک

سبزہ کا ہے اشجار کا اب . . ک
شاخ گل باغ میں جس طرح سے جائے ہے لچک

جذبۂ عشق اُسے کھینچ منگاتا ہے نزد
واغ سے دل کے جو بچا ہے کہیں ٹک بے جا ئرک

حالتِ سینہ بھلا دل کے ہو جلنے سے کیا
گرمیِ شمع سے گئی شیشے کی فانوس تڑک

شوخ ٹک دیکھ لے تو کس کی ہے یہ شیشہ گری
طاق ابرو سے مرے شیشۂ دل کو نہ ٹپک

بادۂ شوق سے دل دار کے ہوں مست سدا
ہے دل سوختۂ عاشق بے باک گزک

گرمیِ غیر سے دل بھاگے ہے مانندِ سپند
دیکھتا ہے رخِ آتش کو تو جاتا ہے چٹک

گوشِ دل سے میں سُنی اُس کی غزل جیت شش
یوں کہا چپ ہو مرے آگے زیادہ مت بک

رات میں کلبۂ احزاں میں بہ فکرِ اشعار
تھا ہی بیٹھا کہ دی آ کر کے کسی نے دستک

دہیں فی الفور اٹھا ہو کے میں بے حیران بار
دیکھتا کیا ہوں میں جس وقت کہ پہنچا واں تک

... پوش ایک کھڑا در پہ ہے واللہ اعلم
صورتِ حضرتِ انسان ہے یا شکل ملک

حسن سے یک مرتبہ جس کے اے دل
اُس شبِ تار میں واللہ گئی آنکھ جھپک

فی الحقیقت تو یہ ہی نور مجسم تھا وہ
اس شباہت کا نہ انسان کوئی ہوگا نہ ملک

مہر وش ماہ لقا زہرہ جبیں کیونکے کہوں
جلوۂ طور نمایاں تھا بلا شبہ و شک

چشمۂ شاکِ محلّیٰ کی طرح زلفِ سیاہ
موج زن طورِ تجلّی کی تھی دامان تلک

گوشمالِ گل خورشید فلک گوش اُس کے
اور بنا گوش کو دیکھے تو رہے صبح دبک

بھویں اس طرح تھی گویا ملے ہیں دو ہلال
نہ رہے منہ کی سیاہی جو اسے دیکھے فلک

چشم مخمور تھی یوں بادۂ وحدت سے بھری
جس طرح ساغرِ لب ریز کہ وہ جائے چھلک

تند و تیز اُس کی نگہ ایسی کہ پہنچے اُس کو
نہ قزلباش کا نیزا اور نہ نیزا زنبک

ناک کا حسن کہوں کیا کہ وہ تھی حسن کی ناک
کیسا ہی حسن ہو اس پہ نہیں رہتا وہ نمک

Marfat.com

دہن ایسا کہ نہیں اس میں کہیں جائے سخن
غنچہ لب غنچہ دہن دیکھیں تو ہوئیں جھپک

لب و لب جس سے کہ اعجاز مسیحی پیدا
نہ کہے آب حیات اس کو جو ہووے زیرک

سبزۂ خط کو اگر اس کے نظر بھر دیکھے
لنڈ منڈ ایک طرف طوطی یک سو سبزک

تختۂ سینہ میں اس کے یہ صفا جس کے حضور
دیدۂ آئینۂ مہر کی جھپک جائے پلک

جلوۂ شمع ہو جوں پردۂ فانوس کے بیچ
آستینوں میں تھی یوں ساعد سیمیں کی جھمک

دست وہ دست نگاریں کہ حنا جس کے آگے
صورت پنجۂ مرجان تھی جوں خار خسک

گو کمر کو خط موہوم تو کہنے کو کہا
پر تیقن نہیں اس میں بھی ہے کچھ شبہ و شک

کیا کروں ساق بلوریں کی میں اس کی تعریف
کہیے گر آب زلال اس کو نہیں یہ ...

قامت ایسا ہی قیامت کہ جسے طوبیٰ بھی
اک نظر دیکھے تو یہ بولے کہ اللہ معک

ویسی جب آئی نظر شکل و شمائل اس کی
وہیں مضطر ہو قدم چوم لیا میں نے لپک

اور یہ عرض کی خدمت میں کہ اے بندہ نواز
کیا سبب ہے کہ قدم رنجہ کیا ہے یاں تک

سنتے ہی عرض مری یوں کیا مجھ کو ارشاد
راہ توصیف میں خوبان جہاں کی نہ بھٹک

شعر کہتا ہے تو کہہ شان میں تو ایسے کی
فخر سمجھے ہے ثنا جس کی فلک اور ملک

یعنی وہ حیدر کرار خدا کا مظہر
فیض سے جس کے ہے معمور سما تا بہ سمک

پڑھ اٹھا وہیں میں یہ مطلع ثانی اے دل
آفریں حسن کے کہیں جس کو سخن میں ہر یک

شان میں جس کی محمد کہے لحمی لحمک
پھر ماہیت ذات اس کی ہو کیونکر مدرک

کیا عجب در پہ اگر اس کے بہ روز نوروز
مہر اور ماہ کی افلاک بجائے جوزک

Marfat.com

موجبِ فخرِ فریدون و سکندر ہو اگر
قصر میں اُس کے تو ایسی ہی صفا ہے کہ اگر
مہر محجوب خجل طلس و گردوں اس کا
عہد میں اس کے ضعیفوں سے ڈریں ہیں گرگ

... سے اُس نے نہیں دور کہ چنبے کی طرح
اُس کی خاطر میں جو آتا ہے کبھی عزمِ شکار
... سے اُس کی نہیں دور ہے کچھ روزِ وغا
خود کو دیکھ سکے اُس کے یکس کا مقدور
نہ فلک گر ہو جہلت تو یقیں جا کو نگے

یہ وہ مطلع ہے خطا بیّنہ کہ ہو جائے کباب
گر کرے روزِ وغا آکے کسی کو تو کمک
اک اشارے میں کہیں سے کہیں اُڑ جاتا ہے
گرمیِ مہر اسے تا نہ پہنچنے پائے
جب علم ہوئے کبھی تیری یہ تیغِ دو زباں
سامنے اُس کے اگر ہو کوئی ایسا ہی خود
حرکتِ دست بھی ہو نہ کہ پیش از اُس کے
گر کبھی دیکھیں تجھے آب ہو جائے کا زہرہ

اُس کے فراش ہو قالیں کی مٹائیں کچلاب
آنکھ اُٹھا دیکھے تو پائے نگہ جائے کھسک
دیکھ کر بالشِ زریں و نگاریں تو شنگ
پر سرِ شعلہ بسر از رشک کرے بجارِ خسک

آتشِ برق سے یہ ابرِ سیہ جائے بھڑک
خود بخود جائے ہے فتراک میں سرِ صید لٹک
فیل کی دُم پہ جو بیٹھے تو وہ دیکھے مستک
دیکھتے ہی جیسے خورشید کی گئی آنکھ جھپک
جا بجا جنبشِ دُم اس کی میں وہ جائے مسک
مدعی کے جو پڑے کان میں ٹک اُس کی بھنک
طرفِ ثانی جو زِ ستم ہو تو وہ جائے دبک
آگے دلدل کے ترے گرد ہے بجلی کی چمک
ابرِ دلدل کی ترے ہوئی ہے آکر اسپک
الاماں برق ہے کہے دیکھتے ہی اُس کی چمک
صحن میں جس کی سپر کے ہوں تہِ اجرامِ فلک
صاف کاٹے یہ محدّب سے لے مقعّر تلک
نام سنتے ہی تو کانپیں ہیں سپاہ ازبک

Marfat.com

تھا نہ تو زور کری ہاتھ میں آتے ہی یہ خوف — قطرۂ خوں رگ یا قوت سے پڑتا ہی ٹپک
مشعلِ مہر ہے تا دستِ فلک میں روشن — جلوۂ ماہ ہے جیب تنک تہ دامانِ فلک
دوست داروں کا رہے اخترِ طالع طالع — او ز بدخواہ رخِ اوج نہ دیکھے مردک
فضل سے تیرے یہ جوشش کو ہے امید قوی — وصف کہتا ہی رہے منہ میں زباں ہے جب تک

عطا کیا ہے مجھے حق نے وہ دلِ روشن ۹۵ — کہ رشکِ شمع حرم ہے میانِ ظلمتِ تن
دیا وہ دیدۂ شناسائے معنی و الفاظ — کہ روشن اُس کی بہ دولت ہوا سوادِ سخن
عنایت ایسی ہی کی ہے زبانِ تیز بیاں — کہ تیغِ قاطعِ برہاں ہے درمیانِ دہن
کیا ہی مجھ کو کرامت وہ گوشِ ہوش نیوش — کروں ہوں سنتے ہی دریافت حسن و قبحِ سخن
ہوا ہے وہ سرِ شوریدہ مرحمت مجھ کو — کہ میرا دشت و بیابانِ عشق ہے مسکن
دیا ہے مجھ کو محبت میں اپنی سوز و گداز — جلوں ہوں شمع صفت تا سحر میانِ لگن
ہوئی نصیب مجھے دولتِ محبتِ حق — رہا سدا میں گرفتارِ درد و رنج و محن
خجل ہے سلکِ گہر اشکِ چشم سے میرے — اُسی کے نام کی دن رات ہی مجھے سمرن
سرشکِ چشم سے ہر چند آب پاشی کی — ہوئی نہ سینۂ سوزاں کی میرے دفع جلن
بجا ہے اس کو اگر کہیے خانۂ زنبور — زبس کہ عشق کے تیروں سے دل گیا ہی چھن
ہیں میں فیضِ تصور سے طالبِ دیدار — بہ جائے مردمک اُس کو رکھیں ہیں میرے نین
جو کوئی دوست بڑا ہو اُسے ملے ایذا — کچھ اس دیارِ محبت کا ہے نرالا چلن
سوائے اس کے دیا ہے مجھے وہ استغنا — کہ آنکھوں میں ہیں خزف ریزہ لعل و غیرہ عدن
دکھائیں گر مجھے کانِ طلا و دست افشار — تو پشتِ پا ہو مری زینتِ سرِ معدن

Marfat.com

سیاہ بخت سے ہی سایۂ ہما مانا
کسے دماغ کہ سر پہ ہما ہو سایہ فگن

لباس فاخرہ پر ناز گر کری منعم
پہنے حریر کو اُس کے مرا لباس خشن

کہاںئے نعمتِ ہر دو جہاں سے مستغنی
کسی کے آگے نہ خم ہو کبھی مری گردن

شب اس قصیدے کی میں فکر میں تھا مستغرق
کہ خواب ہو گیا میرے خیال کا رہزن

پلک کے لگتے ہی وہ خواب سہم گئیں دیکھا
کہ روح ہو گئی تحلیل اور خشک بدن

قصور اپنا نہ آیا خیال میں اپنے
خطائے فکر پر آخر گیا ہمارا ظن

معاینہ کیا اُس دم کہ ایک مرد بزرگ
کہے ہے زیرِ زنخ ہاتھ رکھ کے مشفقِ من

نہ کچھ قصور ہے تیرا نہ فکر کا تیری
عبث ہوا ہے تو فکرِ سلیم سے بدظن

ہو گئی یہ اس لیے تنبیہ خواب میں تجھ پر
نہ ہوئی تا سببِ عُجب شاعری کا فن

یہ سنتے آنکھیں جو کھل گئیں حواس سا آیا
خیال دل میں یہ گزرا اصلاح ہے احسن

کہ چھوڑ کر یہ پریشان گفتگو لاؤں
زبان خامہ پہ وصفِ شہِ زمین و زمن

سرورِ سینۂ احمد فروغِ چشمِ علی
شہنشہ دو جہاں حضرتِ امام حسن

وہ ہی گلِ چمنِ حسن و خلق کیوں کے نہ ہو
حریف پیرہنِ یوسف اس کا پیراہن

ہے اُس کے عہد میں قیدی نہ کوئی دیوانہ
رہے ہے خانۂ زنجیر میں سدا شیون

گو اُس کے عہد میں سنبھالے تام بادہ کوئی
سپردِ بادِ خزاں ہو بہار . . . .

دیار اُس کا ہے دل جیب و دل رُبا ایسا
کہ جس کے دشت میں جیبنز کا من . . . .

جہان تک کریں وہاں نشر حسن محبوباں
شرف رکھے چمنِ بزم پہ اُن کا چاہِ ذقن

Marfat.com

کروں تو کیا کروں اُس کے دیار کی تعریف
عدو کے دل میں گزرتا ہی تب خیال نبرد
خدا علیم ہے اُس کو یقین جانو گے
مقابلہ اگر کرے اُس کا جو لشکرِ کفار
اگر بہ درد و غا آ کے سامنے ہو جائے
تو اُس کی تیغ عدو کش کی ایک ضرب میں
جنابِ اقدس اعلیٰ میں اُس شہ دیں کی
ترا سحابِ کرم گر نہ ہووے سایہ فگن
گر کرے اسے سیراب تیرا ابر کرم ...
ترے کرم نے سے جلائے وہ شمع کافوری
کیا ہے دستِ کرم نے ترے جہاں خالی
بالاتفاق جو کہتے ہیں سب خلا ہے محال
بیاں میں نہیں آتا ہے کچھ ترا احسان
ترے جمال سے لیوے ہی نور دیدۂ مہر
گر آستان پہ تری جبہہ سا ہو مانگے دعا
جو ہو ترے چمن خلق کی تماشائی
تو جس ضعیف کو چاہے قوی کرے ایسا

ہما کا رکھتے ہیں رتبہ جہاں کے زاغ و زغن
کرے ہے تیغ قضا پہلے اُس کا قطع کفن
کہ جس کو فوج کا اپنے کرے وہ پیر پرن
تو اک اشارے میں اُس کے ہوں لاکھوں بے سر تن
وہ خصمِ دیں کہ جو دس سر کا ہوئے جوں راون
دسوں سر آن پڑیں بر سرِ سمِ توسن
سُنا یہ مطلع رنگیں بہ صد زباں سوسن
نہ دیکھے روئے بہار اس جہاں کا گلشن
عجب نہیں ہی کہ گلشن کا رشک ہو گلخن
جو کوئی رکھتا نہ ہووے چراغ میں روغن
رہے ہوا بھی نہ باقی کہ ہو ملا پر ظن
حکیم جتنے ہیں نزدیک اپنے ہیں شکوہ دن
جہان کا ہے وہ محسن ترا جو ہے محسن
کرے ہے مہر سے نور اقتباس جوں روزن
جوان از سرِ نو ہو ابھی یہ چرخِ کہن
نسیمِ صبح نہ دیکھے رُخِ خطا و ختن
مقابل اُس کے ہوں گر گیو و برزو و بہمن

Marfat.com

نہ پہنچے جنگ کی نوبت کہ لائیں رو بہ فرار
سوائے درگہ عالی نہ سوجھے کوئی امن

برش رکھے ہے یہ شمشیر آبدار تری
نہ چار آئینہ چھوڑے نہ بکتر و جوشن

کدھر خیال گیا میرا کیا کہا میں نے
جو سر پہ کوہ کے بیٹھے تو دیکھے . . .

جہاں کہیں کہ صف آرا تری شجاعت ہو
مجال کیا جو کوئی سامنے ہو رویں تن

اُسے تو قوّت بازو . . . . . .
. . . چٹکی میں آتے ہی موم ہو آہن

فلک پہ بجلی کی شرمندہ اچپلاہٹ ہو
کلول کرنے لگے جس گھڑی ترا توسن

تمام جلد پہ تہ خون کی نمایاں ہو
بجا ہے گر کہوں گل گوں کو تیرے رشک چمن

وہ اس طرح کا ہے جاں باز کیجیو باور
خیال میں بھی نہ آئے جو کمک و دلے امن

تری جناب کرامت مآب سے ہی امید
کہ بعد میرے کچھ ایسا سبب ہو قبلۂ من

یہ مشتِ خاک مری خاکِ ہند میں رہے
اگرچہ ہے یہ مرا زاد بوم اور وطن

اسی دیار میں پامالِ مرد ماں ہوئے
ہے جس دیار میں مولیٰ مری ترا مدفن

جو کوئی دوست ہے تیرا وہی خدا کا دوست
جو کوئی ہے ترا دشمن خدا کا ہے دشمن

ہے ایک نورِ محمد سے لے کے تا مہدی
دوئی کا ذکر نہیں کچھ ہیں ایک ہی تن من

محمدی نہ ہوں جو شش کہاؤں عیسائی
تفاوت اس میں کیا ہو جو تک سرِ سوزن

جہاں کے باغ میں تا موج زن ہو بادِ صبا
صبا کے ہاتھ میں جب تک گلوں کا ہے دامن

جو خیر خواہ ہو تیرا عزیز دل ہا ہو
رہے ذلیل وہ بد خواہ ہوئی جو کھٹن

یہ چرخ کہنہ تو ہی اس طرح کا صفا ضمیر
کہ مثلِ آئینہ ہوتا نہیں ہے عکس پذیر

Marfat.com

کسی سے دل میں کدورت یہ کس طرح رکھے
ہوئی نہیں ہے عناصر سے اس کی کچھ تخمیر

صفا پرست ہے یہ اور صاف طینت ہے
بنایا نور سے اپنے خدا نے اس کا خمیر

خجل ہے آب گہر شرمسار آب زلال
نہیں ہے کوئی صفا پروری میں اس کا نظیر

اسے کسی کے بُری سے نہ کچھ بھلے سے ...
کوئی جہان میں ہوئے امیر کوئی فقیر

غرض کسی کی ترقی سے نے تنزّلی سے
وزیر بادشہ ہویا ہو بادشاہ وزیر

ص ۲۴۴ چودھویں شعر کے بعد

مجھ کو بیچ خریدار جو ٹھہرے کوئی
مشتری کا بھی بائع سے ہے ہر آن سوال

ص ۲۴۷ آٹھویں شعر کے بعد

زندگی بھی جسے دے قوت بازو دیوے
زور بازو کا ہوں اس کے میں تجھ سے کیا حال

ص ۲۴۸ سترہویں شعر کے بعد

بہر گل گشت چمن باغ میں جب جاتا ہوں
لالہ و گل کے تئیں مارے ہے نرگس چشمک

ص ۲۵۱ دوسرے شعر کے بعد

زلہ خوار اس کا عجب کیا ہے جو ہووے عالم
ہے فلک سفرہ دیہ مہر و مہ اس کی صحنک

ص ۲۵۴ آٹھویں شعر کے بعد شعر

ترے ہی فیض سے سرسبز و روستید یہاں
دکھائی دیوے ہے خلعت بہار نگ سرو و سمن

Marfat.com

ضمیمہ

(۱) ۶۳ شعر جو قلمی دیوان میں قلم زد ہیں یا جن کے مقابل لفظِ خارج لکھا ہوا ہے:

شخف

کس طرح نظر اپنی رُخِ یار پہ ٹھہرے ۲۶۳ مہتاب کو دیکھے نہیں مقدور کتاں کا

کر تو پامال ہمیں شوق سے جتنا چاہے ۹ خاک ہو کر ترے کوچے میں اُڑا کیجیے گا

یا رب اُس بزم کی حسرت میں کہاں تک جوں شمع روز اٹھ شام سے تا صبح جلا کیجیے گا

دل کو دیتا ہوں میں اتنی ہی توقع پہ تمھیں اِس کے لینے میں بھی ناز و ادا کیجیے گا

جیتے ہی جی گر ایک بھی بوسہ آہ اسے انعام نہ ہوگا
زیرِ زمیں بھی کشتۂ لب کو یار ترے آرام نہ ہوگا

رات کٹنے ہے روتے ہی اب جان کا سودا ہوئے گا آخر
وصل جو تجھ سے اے مرے صاحب صبح نہ ہوگا شام نہ ہوگا

صید دلوں کا کیوں نہ کرے وہ دھوم ہے صیادوں میں اُس کی
خال و خط اُس کا جیسا ہے ویسا دانہ نہ ہوگا دام نہ ہوگا

کام سبھوں کا ہاتھ سے تیرے یار نکلتے دیکھتے ہیں ہم
آہ ترے ناکام کا ظالم ہاتھ سے تیرے کام نہ ہوگا

ہاتھ سے میرے وہ اپنے کو اگر کھینچے گا ۱۱ میں ادھر کھینچوں گا اور وہ اُدھر کھینچے گا

Marfat.com

چھوڑ کر تیر و کماں گردوں بلا گرداں ہوا ۱۲ جس گھڑی تیرِ بلا کا دل نشانہ ہو گیا

میٹا رہا ہمیشہ دلِ بے قرار سے ۱۳ سبقت نہ بے قراری میں سیماب لے گیا

خ حیراں ہوں کس طرح ہو وہ انساں میں جلوہ گر ۱۳ جلوے سے اُس کے طور تو جل خاک ہو گیا

ش سب ہیں چھوٹے عدم تک اپنے ساتھ ۱۴ داغِ حسرت دل میں تھا اک رہ گیا

ش وابستہ زندگی ہے مری تیغِ یار سے ۱۵ مرنا مرا قضا و قدر سے گزر گیا

اُس کے آگے رکھی اک نان جلی جوں مہر ۱۵ خوان پر اپنے فلک نے جسے مہمان کیا

کیا مسجد و بت خانہ میں کیا دیر و حرم میں ۱۷ تھا بدنظر تو ہی اگر بدنظر تھا

شب آہ کے شعلے کے تلاطم میں سحر تک — بے تاب دلِ سوختہ مانندِ شرر تھا

ترے ہوتے ہوئے غیروں کی باتیں خوش نہیں آتیں ۱۹ جو دیتا تو ہی مجھ کو گالیاں دو چار بہتر تھا

سر دکا اس کو سر کا دل سے تھا شیریں یہاں ہر دم ۱۹ یہ دل عاشق تھا جب تک تیشۂ فرہاد رکھتا تھا

گزرتی تھی اوقات خوف و رجا میں ۱۹ بُرا تا کتا تھا وہ جب تک بھلا تھا

رات ساری رات بے ہوشی دم و ہوش اُس کے تھی ۲۱ کیا کہوں تجھ سے یہ دل ناشاد تھا یا شاد تھا

کیا ہوا چاہتا ہے غیروں کا ۲۲ اپنا دل وار ہے ہزار ہوا

بتانِ سنگ دل کی بزم میں توقیر ہوئی پیدا ہماری آہِ بے تاثیر میں تاثیر ہوئی پیدا

لگے سنگِ ملامت چلنے عاشق ہوتے ہی اُس پر یہ کیا تقصیر تھی جو ساتھ ہی تعزیر ہوئی پیدا

مسلسل اشک کے قطرے چلے آتے ہیں آنکھوں سے نئے دیوانے کی خاطر نئی زنجیر ہوئی پیدا

غلط ہے یہ جو کہیے آپ ہی عاشق ہوئے تجھ پر جو کچھ تقدیر میں تھی اپنی بے تدبیر ہوئی پیدا

Marfat.com

فسونِ غمزۂ پنہاں کو تیری چشم گویا سے
سنا ٹک جن نے اُس کو طاقتِ تسخیر ہوئی پیدا

تصور میں مژہ کے چشم نے جو اشک باری کی
ہمارے مزرعِ سینہ سے چوبِ تیر ہوئی پیدا

کوئی صورت نہیں لگتی ہے یاں انساں کی صورت سے
مصور تیرے ہاتھوں سے یہ کیا تصویر ہوئی پیدا

پسندِ اہلِ معنی اب لگا ہونے سخن میرا
مری کج مج زباں میں جو نئی تقریر ہوئی پیدا

لگاتے ہاتھ اُس کو قلبِ ماہیت ہوا خوشش
یہ مشتِ خاک میری رشکِ صد اکسیر ہوئی پیدا

شمعِ فانوس بزم میں کٹ گئی ۲۷
منہ پہ جب لے کے وہ نقاب آیا

دونوں بے رتبہ تھے کل اُس کے حضور –
ماہتاب آیا آفتاب آیا

صد ستایا ہے مجھے دل نے اے سیلاب سرشک ۲۰
ساتھ اپنے اسے بھی اک ذری تھم لیتا جا

اس رہ گزر میں تیرے افتادگوں کا گھر کیا ۲۵
جوں نقش پا گیا مٹ جس خاک پر بنایا

سنکھ ہے اُس مژہ کے صرفہ نہیں ہے جاں کا
دل باختہ کو تیرے کیا بے جگر بنایا

اے شیخ پیر تیرا بے پیر تھا کہ تجھ پر –
جبے کا بوجھ لادا اور مفت خر بنایا

کیوں کر بچائے جی کو تم ... ی جو خوب رو ۳۰
بولی کھلا ملا ہوا آنکھیں کھلا ملا

وہ سوختہ ہوں دیکھ جلے جان ہمارا
خورشید قیامت جو ہو ..... ہمارا

ممکن نہیں اے بخت کسی ہاتھ سے نکلے
حسرت کدۂ دہر میں ارمان ہمارا

اے دستِ جنوں ایک ذری سعی ہے درکار
جھکتا سوے داماں ہے گریبان ہمارا

دامن مژۂ تر کا جو اک بار نچوڑیں
جوں دامنِ دریا ہو یہ دامان ہمارا

ناساز ترے ساز سے ہم کیوں نہ ہوں مطرب
زنگولۂ دل دار پہ ہے کان ہمارا

Marfat.com

ہم قابلِ احسان نہ تھے ایک کے لیکن — محسن کیا سب کو یہ ہی احسان ہمارا
تو جان نہ جان اس کو مری جان ہی تجھ پر — سو جان سے قربان دل و جان ہمارا
کس واسطے آیا نہیں یاں کوئی بہ جز حرص — مانع تو کسی کا نہیں دربان ہمارا
اُلجھے ہوئے ہر مصرع ہیں جوں زلف ای خوش — دیوانہ پسند آہ ہی دیوان ہمارا

یاں مجنوں و فرہاد اِسی سعی میں مر گئے ٢٣ — دریائے محبّت کا نہ ہاتھ آیا کنارہ
محبت آ بھری ہو گئی ہوا ہوائے ہوا — ہمارے خانۂ دل میں نہیں ہی جای ہوا
یہ کارخانۂ اجسام باد بندی ہی — حباب وار نہیں جسم میں سوائے ہوا
گرفتہ دل نہ کرے چاک چاک سینے کو — در و دریچہ بناتے ہیں سب برائے ہوا
یہ برقِ نالہ کڑکتا ہی تجھ بن ای ساقی — غرش کو ابر کی سُن سُن کے اور صدائے ہوا
ہوا موافقِ اہلِ نمو ہی عالم میں — نہ ہوئے سبز شجر جب تلک نہ کھائے ہوا
ہوا و حرص کی روتے ہیں جان کو سرآن — ہمیں خراب کیا ہائے حرص ہائے ہوا
یہ داغِ دل تو ہمارا چراغ ہی لیکن — نہ اِس چراغ کو جوشش کبھی بجھائے ہوا

گو کہ رہتا ہی یہ جرس نالاں ٢٤ — میرے نالوں سے پر نہیں آتا
یار راتوں کو تیرے کوچے میں — . . . .
اور کہتے نہیں رقیب اُسے — ایسے کچھ تجھ کو ڈر نہیں آتا

صاف دل مجھ کو اگر سمجھیں نہ آئینہ سا ٢٥ — مشقِ پرواز میں ٹوٹا یہ پر و بال اپنا
راحتِ دل مرے جس طرح ہو اُس طرح پہنچ — اب ترے ہجر میں بے طرح ہی احوال اپنا

Marfat.com

گرہ میں غنچوں نے نافے کے نافے باندھ لیے ۲۱۷ چمن میں کھل جو گئی زلفِ مشک بو تیری شمع

خوشی کسی کو زمانے میں ڈھونڈتا تو ہے ـــــ یہ بے سبب نہیں اے چرخ جستجو تیری

آنکھوں میں ہماری ہے شبِ تار سے بدتر ۲۱۸ گو جلوے دکھائے شبِ مہتاب جدائی ش

(۲) ۳۰ شعر جو متن میں ہیں لیکن کاتب کی غلطی سے درج نہ ہو سکے ۔

نہ ہوں میں چرب زبان بزمِ عشق میں کس طرح ۸ بہ رنگِ شمع ارادہ ہے سر کٹانے کا ش

شیخ مسجد میں جو آنے سے تو مانے ہے برا ۱۰ کیا غرض ہے کوئی کاہے کو ادھر آئے گا

کل جو اُسے دیکھ کر ہو گئے ہم بے خبر ۲۲ ہنس کے وہ کہنے لگا پھر بھی ادھر دیکھنا شمع

گھبرا گیا ہوں آہ کدھر جاؤں کیا کروں ۲۶ بک بک کے ناصحوں نے مرا سر پھرا دیا

جذبۂ عشق سے کچھ چل نہ سکا یوسف کا ۳۰ ورنہ تھا ننگ غلامیِ زلیخا کرنا ش

ہر کسی کا نہیں مقدور بہت مشکل ہے کام مردوں ہی کا ہے ترکِ تمنا کرنا

کوچۂ یار میں چلتا تو ہے پر اے جوشش ـــ ہم تو رہ جائیں گے جاتے ہی تجھے کیا کرنا

اے ترکِ چشم اب بھی ترکش کمر سے کھولو ۳۶ تودے کی طرح سینہ سارا تو چھان مارا شمع

نہ دے رائیگاں اس کے اشعار جوشش ۴۳ میاں ہے یہی اس دوانے کی دولت

اکثر ہوئی ہے تیر نگہ کی ترے سپر ۴۴ کیوں کر نہ ہوئے خانۂ زنبور پشتِ دست

وہ جفا کار کوئی مجھ سے کرے ہے باتیں ۴۵ غیر سننے کو کھڑے ہیں پسِ دیوار عبث

دلِ وحشی کبھی ٹھہرے نہ جوشش ۵۱ نہ باندھے زلف اگر ہر بند بر بند

غنچۂ دل کو پریشاں نہیں ہونے دیتا ۵۹ ہے دمِ سرد مرا بادِ صبا سے بہتر

Marfat.com

پیراہن زریں سے ہی بے مایہ کو عزت ۶۹ زیبائش طاؤس ہی بال و پر طاؤس

دامن کشیدہ گزرے ہی جوہر مزار سے ۷۳ کرتا ہی یار خاک شہیداں کی احتیاط

عشق میں تیرے ہوا رنگ یہ چہرے کا مرے ۸۰ کہربا کا نہیں لگتا ہی مرے رنگ سے زنگ

مبتلا اس بلا میں کوئی نہ ہو ۹۴ جس بلا میں کہ مبتلا ہیں ہم

غرور بندگی دل سے اٹھا دے خاکساری کر ۱۲۶ خدا ملتا نہیں جوشش کسی کو خود نمائی میں

جوشش نہ سر اٹھانے دے واں بار انفعال — جو کوئی اپنے فعل پہ یاں منفعل نہ ہو

تو جو مرتا ہی اس پر لے جوشش ۱۳۰ لے گیا کوئی ساتھ دنیا کو

رو بہ رو اس بت خوں خوار کے شرمندہ کیا ۱۴۱ چشم حیراں نے مرے دیدۂ قربانی کو

سمجھے وہی جو کوئی اس فن میں یگانہ ہو ۱۵۴ ہر شعر میں جوشش کے ہیں معنی بیگانہ

ساقیا ہر سحر بہ رنگ مہر ۱۵۴ ہی کف رعشہ دار میں پیالہ

خضر ہو یا کہ مسیحا ہو سمجھ کر آئے ۱۵۹ پھر پکارے ہوتے وہ چاہ ذقن کہتا ہی

خوں خوار ہو رہا ہی سفید آئینے کا منہ کس کی مجال ہی جو ترے رو بہ رو رہے

الفاظ شوخ معنی دل کش ہوں شعر میں — جوشش یہی تلاش یہی جستجو رہے

کس کو ہیں منصف بدوں ٹک آپ ہی انصاف سے ظلم اپنا اور میری بے گناہی دیکھیے

یا کبھی لکھ بھیجیے خط یا خبر منگوائیے — یہ تو میں کہتا نہیں ہوں مجھ کو آ ہی دیکھیے

یار تیرے تیر کا ہر ٹکڑا اجائے تیر ہی ۲۰۶ اس لیے دل نے تڑپ کر تیر کے ٹکڑے کیے

گو شام سے سحر تک روئے ہی اور جلے ہی ۲۲۰ یہ شمع دو بدو تو ہم سے نہ ہو سکے گی

Marfat.com

(۳) ۶۱ شعر جو ن میں نہیں ہیں، تذکروں سے ماخوذ ہیں:-

کس طرح سے ہو شرح و بیاں رازِ نہاں کا — قدرت نہ قلم کی ہے نہ مقدورِ زباں کا شخ

آوارۂ صحرائے جنوں رک نہیں سکتے — دامن نہ کوئی تھام سکے ریگِ رواں کا ش

اِس گلشنِ ہستی سے نکل راہِ عدم لے — بے رنگ نظر آئے ہے کچھ رنگ یہاں کا شخف

عنقا کی طرح گو کہ نشاں وہ نہیں رکھتا — ملتا ہے پتا نام ہی سے اُس کے نشاں کا خ

اس دل کو دکھاتا ہوں میں بازارِ محبت — خطرہ نہیں جوشش مجھے کچھ سود و زیاں کا خ

ہم چشم کیوں کہوں میں اسے شعلہ زار کا — عالم ہی کچھ جدا ہے دلِ داغ دار کا شخغم

سرکارِ بے خودی کا یہ مختارِ کار ہے — کیا اختیار ہے دلِ بے اختیار کا شخم

ممکن نہیں کہ بادِ صبا تجھ سے بجھ سکے — یہ داغ تو چراغ ہے دل کے دیار کا ش

ایسی مرے خرابۂ دل میں بھری ہے آگ — فوارہ چھوٹتا ہے ذرہ سے شرار کا ش

پیتا ہے گر تو بادۂ عشرت سمجھ کے پی — جوشش بُرا ہے دردِ سر اس کے خمار کا شخ

بزم میں یک شب بھی گرمایا نہ دل گلگیر کا — فائدہ اے شمع اشک و آہِ بے تاثیر کا خ

دم بہ دم آلودہ رہتا خون سے عشاق کے — جوہرِ ذاتی ہے یہ جوہر تری شمشیر کا شخف

اے ہوس مار ڈالے مفلسی لیکن کبھی — اہلِ استغنا نہ لائیں منہ پہ نام اکسیر کا ش

مجھ سے دیوانے کے مرنے کا کسے غم تھا مگر — حلقۂ ماتم ہوا حلقہ مری زنجیر کا ش

ہزار پیار کرے گا ہزار چاہے گا — مری طرح نہ کوئی تجھ کو یار چاہے گا شخ ت

اگرچہ ہے فلکِ سفلہ میرے درپے کیں — یہ ہوگا وہی جو پروردگار چاہے گا شخ

Marfat.com

شمخ گر یوہیں یہ دل درپے آزار رہے گا — اک روز نہ اک روز مجھے مار رہے گا
شخ ہر چند میں گھر تو نہیں رکھتا ہوں ولیکن — آنکھوں میں رکھوں گا جو مرا یار رہے گا
شم یہ وعدۂ شب تم جو کیے جاتے ہو پیارے — کیا تب تئیں جیتا ہی یہ بیمار رہے گا
شخ گر ہجر میں اُس کے یہی رونا ہے تو جوشش — کب دیدۂ نم قابلِ دیدار رہے گا
شخ جوشش مت رو دل و جگر کو ۹ کس کا کس کا تو غم کرے گا
ش یہ بھی ہے کوئی منصفی دیکھ تو اے جفا طلب — آپ تو بے وفا ہوا ہم سے کرے وفا طلب
غ ہم کو شبِ وصال میسّر ہوئی تو کیا ۴۸ ہے روے یار آنکھوں میں اپنی بجائے صبح
م کرنا جو قتل ہو تجھے ظالم تو کر گزر ۷۹ کیا یار بار دیکھے ہے شمشیر کی طرف
ف فسّاد ڈھونڈتا ہے لہو اب کہاں تلک — نشتر پہنچ چکا ہے مرے استخواں تلک
ش الہٰی کیوں پھنسایا ہم کو دامِ آشنائی میں ۲۶۲ رہیں گے کب تلک ہم مبتلا دردِ جدائی میں
ش قفس سے چھوڑ مت صیّاد تیرے مبتلا ہیں ہم — نظر آتی نہیں اپنی رہائی اِس رہائی میں
ش ہزار افسوس اے ظالم کہ تو بھی بے وفا نکلا — ملے تھے ڈھونڈ کر اک تجھ سے ہم ساری خدائی میں
ش تنہائی سے صحبت ہے دن رات جدائی میں — کیا خوب گزرتی ہے اوقات جدائی میں
ش تب مارے ادب کے ہم دامن نہ ترا تھاما — افسوس کہ ملتے ہیں اب ہاتھ جدائی میں
ش دل اور جگر کو تو ٹکڑے ہی کیا غم نے — اب جان کا سودا ہے ہیہات جدائی میں
ش یہ نالہ و یہ زاری یہ خستگی و خواری — جیدھر کو چلوں جوشش ہے ساتھ جدائی میں
م رہتا ہوں اس کے سایۂ تیغ نگاہ میں — کرتا ہوں زندگی میں اجل کی پناہ میں

Marfat.com

نہیں یہ اُس کی مژگاں ترکِ چشم اُس کے سپاہی ہیں ۱۱۷ لیے پھرتے ہیں ہر دم خنجرِ تر کا نہ پہلو میں ش
متاعِ صبر کو دی آگ جب سے عشق نے جوشش — بہ رنگِ شعلہ دل جلتا ہے بے تابانہ پہلو میں ش
دل جو بے تاب و بے قرار نہ ہو — مجھ سے صحبت کبھی بر آر نہ ہو ش
شکر صد شکر کہ خالق نے دیا اے جوشش ۱۴۴ لبِ خنداں اُسے اور دیدۂ گریاں مجھ کو ش
ایک عالم کی دل خراشی ہے یہ ۱۵۴ آہ ہے یا قلم تراش ہے یہ خف
چشم سے غافل نہ ہوا چاہیے اس کے مقابل نہ ہوا چاہیے شخ
دل کا ضرر جان کا نقصان ہے — اب کہیں مائل نہ ہوا چاہیے اشخ
نہ آنا نہ خط نے کبھی کچھ زبانی — غریبوں پر اتنی بھی نامہربانی ش
اُس رخِ صاف کے آگے جو کبھی آتا ہے — آئینہ اپنا ہی منہ دیکھنے لگ جاتا ہے خ
میں کیوں مرتا ہوں قاتل تشنہ لب ہے سخت حیرانی تری تیغِ نگہ کا زخمی تو نہیں مانگتا پانی ش
کرے کیا وصف جوشش حسن کا تیرے کہ تو وہ ہے — جسے دیکھ آئینے کے منہ میں بھر بھر آئے ہے پانی ش
تیرے مشتاق کے نے زور نہ زر ہاتھ میں ہے شام سے تا بہ سحر حلقۂ در ہاتھ میں ہے شم
عیب کو میرے سبھی عین ہنر جانتے ہیں بے ہنر ہوں میں ولیکن یہ ہنر ہاتھ میں ہے ش
جوشش اک دن متوجہ اُسے کر چھوڑوں گا — نالہ و آہ کا سر رشتہ اگر ہاتھ میں ہے شم
گر تری تیغ ٹک علم ہوئے — قہر ہو ظلم ہو ستم ہوئے ش
سو فتنہ اُٹھائے ہے جو ہر آن یہی ہے یہ دل نہیں ہے تو وہ طوفان یہی ہے ش
ہم گئے . . . . کعبہ لی راہ دیر کی جس وقت وحشت آ گئی صحرا کی سیر کی ت

Marfat.com

ش آنے ہی نہ دے بادِ صبا کو وہ جفا جو — کوچے میں اگر اُس کے مری خاک نہ ہووے

ش کبھی ہنستا ہوں اُس کو دیکھ جوشش ق کبھی رقّت ہے اور آہ و فغاں ہے

ش کہوں کیا تجھ سے میں احوال اپنا — غرض گا ہے چنیں گا ہے چناں ہے

ش گرفتہ دل کرے کیا سیرِ گلشن ۔ ۲۱۶ صبا کیا غنچۂ دل وا کرے گی

ش عشّاق کے احوال پہ کب اُس کو نظر ہے — وہ آپ دوانا ہے خط و خال پر اپنے

ش ظالم نہ کچھ گناہ نہ تقصیر نے قصور — کیوں مجھ سے بولتا نہیں تو آج خیر ہے

ش اے گلابی مت ابھر منہ لگ کے اُس کے اِس قدر لعلِ لب کے ایک دن ہم بھی پرستاروں میں تھے

ش نالہ و آہ و فغاں درد و الم سوز و گداز — آہ کیسے کیسے مشفق اپنے غم خواروں میں تھے

ش سر رکھ کسی چوکھٹ ہی پہ سو رہتے ہیں ہر شب — بالین نہیں چاہیے آرام یہی ہے

ش کیوں منفعل اتنا ہوئے دے کر مجھے بوسہ جی چاہے تو اب پھیر لو انعام کو اپنے

ش ہے اُن سے عبث دعویِ اخلاص و محبّت — جو صبح کو بیگانہ ہوں اور شام کو اپنے

تمت

اشعار کے ساتھ اُن صفحات کا شمار ہے جن میں اُن کے ساتھ کے اور اشعار ملتے ہیں۔ اگر کسی شعر کے ساتھ کوئی ہندسہ نہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ طؔ میں کسی دوسرے مقام پر اُس کے ساتھ کے شعر نہیں۔

Marfat.com

غلط نامہ

صفحوں کا شمار نشان ۔ کے اوپر ہی، مصرعوں کا اس کے بعد یا نیچے۔ پہلے غلط الفاظ درج ہیں، صحیح نشان : کے بعد ہیں۔ کہیں کہیں صرف صحیح الفاظ پر اکتفا کی گئی ہی۔

۱۴/۱ ہی: ہو ۳ ہوئی ۱۹ ہیں: ہیں ۵/۱ ۳ اِس ۲۲ پھونکا ۹/۱ ۱۰ ہو: ہی ۵/۱ ۵ ادام: زلف ۲۶ نوش ترے: نیش ترے ۱۰/۱۴ پھر بھی دو ۸ مگر: میں پہ ۲۷ سے: میں ۳۲ خوناب ۱۱/۱۹ قطرۂ اشک ۱۳/۱۴ اتس پر ۲۲ عشق: عیش، ۲ یار ۵/۱۴ جگر: سیر ۱۶/۱ ۳۱ سنگ ۸/۱ ۲۲ دروازے ۹/۱ ۱۴ سائے ۲۰/۲۱ آلودہ ۱/۱ ۱۲ ایجاد ۲۹ دار کو: وار ۲۲/۱ ۱۵ ادے ۳۱ تیشہ ر غم ۲۵/۲۰ کہہ ۲۶/۱۹ کا: میں ۲۵ لے ۲۳/۱ ۳ سبھی ۱۱ کی یک ساں ۳۴ ۲ اپنی ۱۳/۱۱ کی لے ۳۲/۱۱ تیری ۳۳/۲۴ لب آن ۳۲/۲۱ کی ۳۳ پوچھے ۱۶ دیدۂ ۳۶/۱ ۱۳ سے خط: پہ خط ۳۸/۲۲ ڈبایا ۳۹/۱۹ کو ہمّتِ ۳۴ عقیقِ یمن ۲۶ آئے ۴۱/۱ ۱۲ لگے ۱۴ خوں ۱۳ صیّاد: صیّاد دام ۲۲ کو: کہ ۴۳/۱ ۹ ہوا ور ہا ۲۵ دیوانے ۴۴/۱ بھیجئے کیا کیجیے ۴۵/۲۶ دیوانے ۴۶/۱ ۵ ہم رہ ۲۰ ۳۲ دیکھیں ۳۳ کی ۲۳ گئی ۳۴ گئی ۴۹/۱۰ شاخ ۵۰/۵ دور ہیر ۶ مژہ ۵۱/۱ جہر ۱۷ اگردِ ۳۰ شرر ۵۲/۱ ہمیں۔ ۳ لائق ۵۳/۳۰ یوہیں ۳۳ کر: کو ۵۴/۱ ۲۶ دل ۵۵/۱ ۱۱ پامال ۲۳ سکے ہو: سے ہو ۵۶/۱ ۱۴ اتم: جم ۵۹/۸ سامانی ۱۱ در ودرباں ۶۱/۱ ۲ ہوں میں ۱۰ حیراں ہوں میں اب ۱۲ نکلیں ۱۸ گھر: در ۶۲/۵ مناسب: موافق ۲۰ چلیں ۶۳/۲۰ اُس کی زلف ۳۳ بیش ۶۴/۲۲ آئے گا: ۔ اُگلا ۶۵/۱ ۴ جہاں میں ہوں دو چار ۲۲ موقر ۶۶/۵ فائدہ ۱۱ پر ۶۸/۶ شہد ۱۹ اپنے ۲۰ زرد ۶۹/۲۲ بام ۲۳ تیرے ۲۸ جیں ۷۰/۲۴ محبت ۷۱/۲ یہ ہی: ہی یہ

Marfat.com

۷۸/۱ پیچاں: ریحاں ۲۵ آتی: آئے ۷۹/۱۵ دل ۵ اکوئی ۸۰/۲۴ جس نے: جتنی ۸۱/۲ پروانے ۸۲/۱۶
دماغ: فراغ ۱۸ میرا ایاغ ۸۳/۹ ہیں ۲۷ باقی ۸۴/۱۴ ہی چھوٹا ۸۵/۱ اوروں ۲۳ سر
۳۱ سفید ۸۶/۱ تلوار ۲۹ ٹکڑے ۳۲ ہوئیں ۳۲ کنار ۳۳ سہو ۳۴ جائیں ۸۷/۲۳ دو
۸۸/۱۷ ایک کی ۲۳ وصل ۸۹/۲۱ کی: کا ۳۱ پہ خط و زلف ۹۰/۹ میں جو ۱۷ سخت ۱۸ اک بھلے
ہی ۹۱/۹ مجھ ۱۶ ہوئے ۲۲ نیشتر ۲۴ سامنے روے شرر ۲۶ ان دنوں اُن نے نکالے
ہیں کوئی ڈھنگ سے ڈھنگ ۲۰ اچھا ۲۹ کے ۳۱ ننگوں ۳۱ کس طرح نہ ہو ۳۲ رکھتے
ہیں بے ننگ سے ننگ ۳۳ خوش آیا ہی نہیں ۳۴ رگڑوں میں ترے اٹک ۸۸
دل سے ۹ دہر میں ۲۲ رہے سنگ پہ ہی ۲۶ نے ۲۹ یہ: یہ ۳۴ دل ۸۹/۲ لیجیے ۹۲/۲۴ یارو:
ماروں ۱۰ تری ۹۳/۲۴ چلے ۲۰ رُل ۱۳ کی ۲۳ لو ہو ۲۰ کسی ۹۶/۲۵ نہ چاہے سبز ۲۹ گریں ۹۷/۲۱
گریۂ مینا ۹۸/۹ دکھلاتا - ۱۱ میں: ہیں ۱۷ کوئی ۲۰ زندہ ۲۲ ورنہ کرے ۲۵ کیا ۳۳ کی
۹۹/۳۱ مارتا ۱۳ نگاہ پر ۱۰۰/۲۴ - ایسا نہ ہوا بھی ۲۶ لبِ ۳۱ فلک ۱۰۱/۱۸ ملا بلا
۲۱ شعلہ ۱۰۲/۲۸ خمار ۱۰۳/۲۴ پچتاؤ گے ۲۱ خواب ۱۲ دیے ۲۱ صد چاک ۱۰۴/۲۱ چاہوں
۲۲ بادشاہی ۱۰۶/۱۴ بھی رہنے کی ۲۶ آبلہ ۱۰۷/۱۴ حائلِ یار ۱۰۹/۲۹ یہ ۱۱۰/۳ دیدہ ۹ کو
۱۱۱/۲۰ سنکار ۲۱ پر ۱۱۲/۲۰ او ۲۰ وہ: وے ۲۰ کلیجا ۳۰ ٹھہرے ۳۴ کے: میں ۱۱۳/۹ لب
ہیں ۱۳ نکالی ۱۴ ہنستے ۲۰ جدا ۱۱۴/۹ کہاں ۱۱۵/۲۹ پہ ۳۰ راہ ۱۱۶/۱۳ پریشاں ۱۱۷/۹ یہ
۱۹ رکھیو ۱۱۸/۲۲ بال ۱۱۹/۲۵ مرے: پرے ۳۰ سوتا ہی ۱۲۰/۲۴ بجز ۱۲۱/۵ تناں ۱۲۲/۱۵ سا: ساں
۱۲۳/۱۹ غزل ۱۲۴/۲۲ کر ترے کوچے کی ۲۷ سرو ۱۲۵/۲۶ باندھے ہوئے ۱۲۶/۲ ہزار ۲۸ لگا۔

Marfat.com

۱۲۸ ۱۹ تجھ سے بکس سے ۲۵ مہرباں: مہر و ماہ ۱۲۹ ۴ دل و جگر: جو دل جگر ۸ بھریں
۲۵ نہ گریباں نہ داماں ۱۳۰ ۳ اُس ۱۰ تو ۱۳۱/۱۵ نالہ ۲۲ ارادہ ۱۳۲ ۳ کو ز
۱۷ کی تاب ۲۹ اُس سے بل کھائے پھریے ۱۳۳/۱ گر: گو ۲۱ پوچھنا ۱۳۴ ۱۳ بہا دیا
۲۰ چھٹکارا ۱۳۵ ۲ پہنچے ہو یا ۲۰ رسوا ہو ۱۳۷/۳۱ کی ۱۳۸/۱۹ اُدھر اپنی ہی صورت ہے
۱۳۹ ۹ جانیں ۱۴۰/۳۱ سمجھائے ۱۴۱/۲۰ آیۂ ۴ ۳ سمجھتے ۱۴۲/۱۷ سانے ۳۰ نہ زا سود سمجھیں۔
۱۴۴ ۵ تمام ۲۳ ہے۔ ۳۰ اے گوشۂ ۱۴۵/۱۴ دیکھیو ۱۴۷ ۲۲ سویرے ۱۴۸/۴ چھوڑ دے
۱۴۹ ۸ خلق ۱۰ قصیدہ ۲۸ بان ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۷ بنجر ۱۵۲ ۲ ہم کو ۲۷ تہ و ۱۵۴ ۳۰ الٰہی یہ
مہینے ۱۵۶ ۲۳ ۲۲ کہتا ۲۷ ہے: سے ۳۳ فرقت ۱۵۸/۲۴ کعبہ ۱۵۹/۹ اک خون ۱۶۰ ۲۰ منشی ۱۶۲ ۱۵
در: گھر ۲۴ بخیل ۱۶۴ ۱۳ کہیں اسے ۱۶۵ ۱۵ دیوانہ: مستانہ ۱۶۶ سنجیدگی
۱۶۷/۱۹ کو: کی ۱۶۸/۳۲ تری ۱۷۳ ۸ ترا اے ۱۷۴ ۱۵ کے: سے ۱۷۶/۱۴ بڑی ۱۶ سیکڑوں
۳۴ اِک ۱۷۷/۱۹ آتش ۲۶ مرا ۳۳ حصیر ۱۷۸ ۱۹ احسن و ۱۸۰/۴ دیدہ ۴ برآر ۱۶ ۱۸۱ ۲۳
دکھا دیے ۱۸۲/۳۱ پا سکتا ہے ۱۸۳ ۱۵ آئی ۲۰ شامت ۲۲ ندامت ۲۴ جس کے ۱۸۴ ۴
تو ۳۳ کوچۂ ۱۸۵/۱۲ لگالیں ۲۰ لڑالیں ۲۷ زکریا ۱۸۷ ۱۵ ہوئے ۳۳ کاسۂ ۱۸۸ ۵
ملی ۱۸۹ ۵ نہ ہوئے ۶ میری ۱۹۰ ۱۲ مجھے، ۱۹۱/۲۷ کی ۳۳ اپنی ۱۹۲/۱۵ وومری ۱۹۳ ۲ حائل
۲۵ رستخیز ۱۹۴ ۱۳ جانیں ۱۵ کی ۱۹۵ ۲۰ اسلام ۲۸۔ اِس ۱۹۶/۲ سائے ۱۵ رہنے
۱۹۷/۳ زرا۔ ۱۵ حسرت ۱۸ فنا میں ۱۹۸ ۱۳ عجب کیا کیشِ کفر ۱۹۹ ۲۹ خلائق ۲۳ اُدھر
۲۰۰ ۲ کے: کر ۲۰۱ ۱۴ کیجیے ۲۰۲ ۱۴ بدلے مت تیور ۲۰۳ ۱۴ امتیاز: اعتبار ۲۰۴ ۳۲

Marfat.com

اب : اے ۲۰۵ ۸ دہی ۲۷ تری ۲۰۶ ۱۴ لے یار : ہیہات ۱۸ اُس : اُن ۲۲ زہ گیر
۲۰۷ ۳ ۲۳ آتی ہی ۲۱۱ ۲۶ کی : کے ۲۱۲ ۳ ۲۳ مری ۲۱۴ ۲۲ - اور : کوئی ۲۹ یہ ۲۱۶ ۱۶
دہیں ۱۸ نالہ ۲۱۷ ۲۲ ہنسے ۲۱۸ ۱۳ جس : جن ۲۴ ہیں ۲۲۰ ۲۸ یاں ۲۲۲/۱ اپنی ۲۲۳/۲۹
جہاں ۲۲۷ ۳ اوس : وِس ۳۱ یا ۲۲۹ ۱۷ دست ۲۳۲ ۱۶ عبرت ۲۳۹ ۲۷ باؤرا
۲۴۰ قطعہ ۲۴۲ قصیدہ اوّل ۲۴۳ ۳۱ بہی پھرے ۳۲ حلم ۲۴۴ ۲ ۳ گزرے ۲۴۵
۲۸ کیجے ۲۴۶ ۲۱ وہ ۱۸ ابیتال ۳۱ پر ترے ۲۴۸ ۱۰ اندھڑک ۱۸ انے لے
۲۴ سمجھیں ۳۱ جگر ۳۴ سبزہ کا ہی ۲۴۹ ۱۵ میں حیراں ۲۵ مشکِ محلّق ۲۶ کے تھے
۳۶ اُس بن نہیں ۲۵۰ ۳۴ ۳ بجائے خورد ک ۲۵۱ ۲ کنجلک ۴ دیکھیے ۵ اطلسِ
گردوں ۸ سدا رقص ۱۹ یہ ود ۴ ۳ کانبیں ۲۵۲ ۱۱ دو ۲۵۵ ۱ فراد ۱۹ نہ رہے
۲۵۶ ۹ نے ۱۵ اجب ۱۹ سر سبز در و سپید ۲۰ بہ رنگِ

ایک قسم کے اغلاط یک جا کر دیے گئے ہیں

مختفی ہ اور ے پر غلط ہمزہ : ے ۷/۱۸ ۹/۱۶ غنچہ ۱۴/۱۳ دیدہ ۲۱/۸ ۲۴/۳۰ ۳۰/۱۳ ۳۵/۱۳ ۳۹/۲۱ ۵۳/۲۶ جوی لیے
۵۴/۱۴ ۵۵/۶ ۱۱ کوی ۵۸/۱۵ ۶۴/۸ ۶۶/۷ بیجیے ۲۱ ۶۷/۶ ۷۶/۱۹ ۸۸/۳۴ ۹۱/۹ ۹۸/۳۲ نالہ ۱۰۸/۱۷ ۱۱۸/۳۰ ۱۲۱/۲۴ ۲۶
۱۲۴/۱ پای ۲۰ ۱۲۵/۱۸ ۱۴۴/۶ ۱۴۸/۳۴ ۱۵۲/۱۶ ۱۶۴/۱ ۵ ، ۲۵ ، ۲۶ ۱۹۴/۲۴ چاہیی ۱۹۵ کیجیے ۵ جگہ ۱۹۷/۲۳
۲۰۰/۱۷ جھاڑی ۲۱۶/۱ ۲۱۷/۱۴ ۱۶ ۲۲۲/۵ ۲۳۸/۱۸ **ے پر ہمزہ چاہیے :** ۳۹/۲۲ آؤ ۴۸/۲۱ ۵۴/۱۸ ۸۱/۱۶ ۸۴/۲۰
۹۳/۱۷ آئی ۹۴/۲۸ ۹۶/۲ ہوئی ۹۶/۲ ۱۰۴/۵ ۱۸۴/۱ ستائی ۱۸۹/۱ ۱۹۸/۸ ۲۵۶/۱۸ دو چاہیے ۱۶/۲۱ ، ۱۹/۱ ۲۷ ۲۸/۲۷
۳۲/۱۷ ۴۵/۲۰ ۴۹/۷ ۵۶/۱۵ ۵۸/۲۳ ۶۶/۳۲ ۶۶/۱۴ ۷۱/۲۳ ۷۲/۵ ۷۷/۹ ۷۸/۳۳ ۹۲/۱۸ ۹۴/۳۳ ۹۵/۳۲ ۹۹/۲۴ ۱۰۱/۲ ۱۰۳/۹ ۱۰۷/۳۰

Marfat.com

۱۳۰/۲۹ ۱۸۵/۲۴ ۱۸۹/۱۳ ۱۹۵/۱۳ ۱۹۸/۱۱ ۲۰۱/۷ ۲۰۳/۴ ۲۰۸/۲۱ ۲۱۷/۸ ۲۱۹/۱۱ ۲۲۰/۳۰ اورو و ۲۴۴/۳۰ ق بین المصرعین
چاہیے: ۱۹۲/۱ ۳۰۴ ۳۰۳ ۱۳۵/۳۰۳ ۶۷/۲۴ ۶۳/۲۴ ۱۲ ۶۸/۱۱: ن پر نقطہ غلط ۱۶۳/۲۵ ۶۴/۱۰۹، ۵۳/۲۱و۲۲ ۵/۱۰۹:
۲۴۸/۲۲ ۲۴۹/۲۲ ۲۵۴/۱۰ ہائے مخلوط چاہیے: ۱۱/۳۰ ۱۲/۳۰ ۲۵/۱۴ ۳۲/۲۶ ۳۸/۱۶ ۴۱/۱۳ ۸۳/۵ ۸۴/۳۲ ۹۷/۳ ۱۱۸/۵
۳۲ ۱۹۷/۲۹ ۲۱۹/۲۲ ۲۴۸/۳۵ ۲۴۹/۳۴ ۲۵۴/۲۰ ۲۵۶/۲۰ معنی یا معنیٰ کی جگہ معنے: ۲۲/۷ ۴۶/۱۷ ۲۱۹/۱۳
لفظوں کو غلط ملایا ہی: ۲۷/۳ ۴۱/۱۶ ۴۲/۴ ۱۷، ۱۹ ۱۴۲/۲۵ ۱۹۸/۵ دوچشمی ہ غلط ۲۳/۲۵
۹۹/۱۵ پھینکنا چاہیے: ۳۵/۷ ۱۴۳/۲۱ ۲۰۵/۵ ۲۰۶/۲۲ الٰہی چاہیے: ۱۱/۴ وغیرہ۔ و کی جگہ د ۱۴/۲۴، ۲۲/۲۷
۵۴/۲۳ ۹۷/۷ ۱۸۸/۲۴ ۱۹۰/۲۱ وغیرہ۔

مزید اغلاط: ۱۹/۱۱ حیرت ۲۴/۹ غمزدہ ۲۶/۱۶ چشم ترکس ۳۰/۱۶ گئی ۳۷/۱۳ کی: کی ۳۸/۱۳ آپ ۴۹/۲۷ تیری
۴۲/۱۵ دیں ۴۴/۴ آبلوں ۴۸/۲۵ ہرکی ۴۹/۱۳ ترے ۴۹/۲۹ مہر: مہ ۵۵/۲۳ پہنچا ۵۶/۳۲ جائے ۵۹/۹ ہر: ہر
۶۶/۱۰ آستاں ۸۷/۱۴ ہوئی ۹۲/۲۵ دوروی ۹۳/۹ کیجی ۹۳/۴ سی ۹۶/۴ خواہ ۹۸/۱۹ اُس بت ۹۹/۲۸ وہ نہیں ۱۰۲/۷ مرا
۱۰۴/۱۳ کوئی ۱۱۰/۱ پوچھی ۱۱۰/۲۴ ایک ۱۱۱/۲ دیتی ۱۱۲/۱۹ ترے ۱۱۴/۵ شدگاں ۱۱۴/۱۳ زنگِ ۱۱۹/۲۵ ڈرک ۱۲۰/۹ دیوانی
۱۲۰/۲۴ آنکھوں ۱۲۱/۲۲ مے ۱۲۸/۲۴ ہولے آہ ۱۳۰/۹ دو: وہ ۱۳۰/۲۳ پردازِ دل ۱۳۹/۱۲ ں ۱۴۰/۱۶ کیا: لیا ۱۴۱/۱۶ اب ۱۴۳/۹ بودو
۱۴۸/۲۶ پنس: اِس ۱۵۳/۱۲ اتنے ۱۵۷/۲۵ آہنیں ۱۵۷/۲۴ ہے: سے ۱۵۸/۲۴ سے ۱۶۲/۱۵ گاہ ۱۶۵/۱۰ وہی ۱۶۵/۱۱ اک ۱۶۷/۱۱ ہم جب سے
۱۷۱/۲۹ جان ۱۷۲/۱۲ اِن ۱۷۹/۱ سکھا ۱۸۰/۲۴ پھڑ ۱۸۵/۲۲ سے ۱۸۹/۱۳ اکیں ۱۹۳/۷ دیکھتی ۱۹۹/۳۲ بالفرض ۲۰۲/۳۴ بیٹھیں ۲۰۹/۳۴ پھلے
۲۱۱/۲۶ کے ۲۱۳/۳۰ کرنے ۲۲۷/۴ نیست ۲۳۴/۱۳ لگائیں ۲۳۵/۲۶ بولیں ۲۴۵/۴ زباں ۲۴۷/۱۶ خرود جال ہوں دو ٹکڑے نہیں
کچھ اشکال ۲۴۷/۱۸ دو ۲۴۷/۳۳ اُسے ۲۴۸/۳۵ نظر، کمر ۲۴۹/۱۹ کی ۲۵۰/۸ مہ ۲۵۱/۹ کے ۲۵۱/۱۳ ۲۵۲/۱۰ آتش
۲۵۳/۴ مشعل ۲۵۴/۹ اپنی ۲۵۴/۲۲ رہی ۲۵۵/۱۶ اگر

Marfat.com

اشارات و مخففّات

+ قابلِ ترجیح

× غلط ہے

اصلاح: شوق نیموی کی اصلاح

اضافہ: کاتب نے سہواً جو الفاظ چھوڑ دیے ہیں اُن کی جگہ مرتّب کی طرف سے اضافہ

ث: تانیث یا مؤنث

حاشیہ: مصرع کے متعلق حواشی دیکھے جائیں

حسن: تذکرۂ میر حسن یا خود میر حسن

خ: گلزارِ ابراہیم

خ: ایضاً قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں اختلاف کی صورت میں یہ فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اگر کوئی شعر مطبوعہ میں نہیں جب بھی خ ہی استعمال ہوا ہے

خ ٹپنہ: نسخہ گلزارِ ابراہیم پٹنہ یونی ورسٹی

خ مشرقیہ: نسخہ ایضاً کتب خانہ مشرقیہ بانکی پور

ذ: تذکیر یا مذکّر

ش: تذکرۂ شورش

شیفتہ: گلشنِ بے خار مصنّفہ شیفتہ

ط: نسخہ مطبوعہ دیوانِ جوشش

ع: تذکرۂ عشقی عظیم آبادی

ف: مسرت افزا

ق: قطعہ

قت: تذکرۂ قدرت و شوق

ک: متروک. مرتّب کا متروک سمجھنا ضروری نہیں۔

م: گلشنِ سخن مصنفہ مبتلا

ن: نسخۂ قلمی دیوانِ جوشش

و: واحد

ہ: اہلِ اُردو یا فارسی دانانِ ہند کا تصرف لفظی و معنوی

خ، خ، ش، ع، ف، م، ن کے مرکبات بھی استعمال کیے گئے ہیں، جیسے شعم، شخمع وغیرہ

Marfat.com

Marfat.com

(خانصاحب عبد اللطیف نے لطیفی پریس لمیٹڈ دہلی میں طبع کیا)

Marfat.com